جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

یا حی — یا رحمٰن

کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا آیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب

الحمد للہ والمنہ

کہ مسلمانوں کی راہ نما غیر قوموں کی پیشوا اپنی طرز کی پہلی نظیر

یعنی

تفسیر ثنائی

کی پہلی جلد

جسمیں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے

مصنفہ

جناب مولنا وبالفضل اولنا مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب

مدرس اول مدرسہ تائید الاسلام امرتسر کٹرہ سفید

مطبع چشمہ نور امرتسر میں باہتمام کارپردازان ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۳ھ میں طبع ہوکر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی

یا قیوم — یا علیم

روز قیامت ہر کسی در دست گیرد نامہٗ من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم ۝ سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا
انك انت العليم الحكيم ۝ ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه
وسلموا تسليما ۝ انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا ۝ ان اولى الناس
بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبي والذين امنوا والله ولي المؤمنين ۝

التماس مصنف

اس تفسیر کے لکھنے کا مجھے دو وجہ سے خیال پیدا ہوا ایک تو میں نے دیکھا کہ مسلمان عموماً فہم قرآن شریف سے ناواقف بلکہ ناشناخت

حروف سے بھی ناآشنا ہیں۔ ایسے وقت میں عربی تصانیف سے انکا فائدہ اٹھانا قریب بمحال ہے اردو تفاسیر سے بھی بوجہ کسی قدر طوالت کے عام لوگ مستفید نہیں ہو سکتے نیز اُن کا طرز بیان خاص طریق پر ہے +

دوئم میں نے مخالفین کے حال پر غور کی تو باوجود بے علمی اور بے سروسامانی کے مدعی ہمہ دانی پایا۔ خدا کی پاک کتاب پر منہ کھول کھول کر معترض ہو رہے ہیں حال آنکہ کل سرمایہ اُن کا سوائے تراجم اردو کے کچھ بھی نہیں جنمیں سے بعض تو تحت لفظی ہیں اور بعض کے محاورات بھی انقلاب زمانہ سے منقلب ہو گئے اسلئے وہ ہی مطلب بتلانیسے عاجز ہیں معہذا میں نے قرآن کریم کو جامع علوم عقلیہ اور نقلیہ بالخصوص علم مناظرہ میں امام پایا۔ دعوی پر دلیل ایسے خوب کی ادا ہوتی ہے کہ ہر ایک درجہ کا آدمی اس سے فائدہ لے سکے گو اوسکی فاضلانہ تقریر کے لئے بہت بڑے علم اور خوض کامل کی ضرورت ہے گو تراجم بامحاورہ بھی ہوں مگر جب تک حسب موقع شرح نہ کی جائے عام بلکہ متوسط درجہ کے خاص بھی فہم مطالب کما حقہ سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے بالخصوص جبکہ ایک مسلسل بیان کی صورت میں لایا جاوے (جیسا کہ اس عاجز نے کیا) تو عجیب ہی لطف پیدا کرتا ہے آج تک ہمارے مفسرین نے اس طرف توجہ نہیں کی صرف تفسیر حقانی کے مولف مرحوم مغفور نے کسی قدر التفات کیا مگر ناظرین اوس میں اور ان اوراق میں فرق بین پاوینگے مولف مرحوم کے بیان میں تسلسل نہیں جو ان میں ہے فالحمد للّٰہ علی ذلک پھر میں نے بعض مقامات کے حل مطالب میں شان نزول کا ذکر بھی ضروری سمجھا سو یہ آیت کے متعلق جہاں تک منقول تھا اوسکو بھی نقل کیا اور بعض مقامات میں رد مخالفین کے طرز پر اور بعض جگہ موافقین نادانوں کے جواب بھی لکھے سو الحمد للّٰہ کہ تفسیر جیسی کہ زمانہ کو ضرورت تھی ویسی ہی طیار ہوئی خدا اسکو قبول فرماوے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

✣

مقدمہ

اس مقدمہ میں چند دلائل مختصرہ سے سید الانبیاء سید الاصفیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ التحیۃ والسلام کی نبوت کا ثبوت ہوگا اسلئے کہ کتاب مبسوط سے پہلے صاحب کتاب کی رسالت کا اثبات بہی ضروری ہے۔

آپکی نبوت کی دلیل اول کا اجمالی بیان

مقتضائے عقل ہے کہ جو شخص کل جہان سے مخالف ہوکر جانب[1] اللہ مامور اور نبی ہونیکا دعوی کرتا ہے اسکی حالت تین باتوں میں منحصر ہوتی ہے یعنی یا تو وہ سچا ہوگا یا دنیا ساز یا مجنون پس

[1] یہ قید اس لئے ہے کہ مطلق مخالفت میں شقوق ثلثہ منحصر نہیں۔ بسا اوقات انسان اپنی سمجھ میں ایک بات کو صحیح جان کر سب سے مخالف ہو بیٹھتا ہے حالانکہ وہ غلطی پر ہوتا ہے نہ سچا نہ دنیا ساز نہ مجنون بلکہ سمجھ کا پھیر اسی مخالفت پر آمادہ کرتا ہے مگر یہ احتمال اسی صورت میں ہو سکتا ہے جو فہم کے متعلق ہو نبوت کا مسئلہ فہم سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ امر قریب قریب رویت کے ہے اس میں تین شقوق کے علاوہ چوتھی شق ممکن ہی نہیں فتدبر۔ منہ

اس قاعدہ سے ہم آپکی نبوت کی جانچ کرتے ہیں چونکہ آپ نہ دنیا ساز تھے نہ مجنون اسلئے شق اول ثابت ہوگی ورنہ چوتھی صورت نکالنی ہوگی جو ممکن نہیں۔

اس اجمال کی تفصیل ہم دو فصلوں میں کرینگے فصل اول میں آپکے انتظام ملکی کا ذکر ہوگا جس سے احتمال جنون آپ کی ذات ستودہ صفات سے رفع ہوگا فصل دوم آپ کے زہد اور توکل علی اللہ کے متعلق ہوگی جس سے الزام دنیا داری آپ کے ذمہ سے دور ہو جائیگی۔

فصل اول آپکے انتظام ملکی کے بیان میں

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ کے کمالات خداداد پر نظر کرنے سے اس فصل کی ابتدا میں اس شعر کے لکھنے پر مجبور ہوں یہ احتمال (جنون) جس کے رفع کرنے کو یہ فصل تجویز ہے ایسا احتمال ہے کہ اسکا قائل کوئی دشمن بہی آپ کی نسبت نہیں مگر چونکہ ہماری دلیل کسی کے مسلمات پر مبنی نہیں اسلئے اس احتمال کا دور کرنا بہی مناسب ہے۔

پس سنو!

کہ اسمیں شک نہیں کہ آپ جب پیدا ہوئے تہے تو عرب کا ملک ایک سخت جہالت میں پہنسا ہوا تہا شراب خواری

جوابازی۔ غارت گری۔ لڑکیوں کا زندہ درگور کرنا وغیرہ وغیرہ۔
بداخلاقیوں کا تو عام رواج تھا۔ ان عیوب سے پاک کرنے والا
ان کو کون تھا؟ یہی ستودہ صفات [illegible]
سال تک مکہ میں [illegible] مخالفوں سے کس نے جہاد
[illegible]
صاحب کرامات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اعلیٰ مرتبہ [illegible]
[illegible] بتاتا ہوں [illegible]
[illegible] طے ہو جائیں [illegible]
[illegible] جو تمہاری
[illegible] ہوں۔

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (س سباء ع ۶)۔

تم میں کسی طرح کا جنون نہیں۔ بلکہ میں تو
تمہیں بڑے [illegible] مصیبت [illegible] اور
[illegible] ڈراتا ہوں اور اس کی مزدوری
بھی تم سے نہیں مانگتا بلکہ اللہ ہی پر چھوڑتا ہوں۔ سب چیزیں
اسکے پاس حاضر ہیں۔

[illegible] ہے۔
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] مضمون
[illegible] مختصر بیان
[illegible] سمجھائی ہے۔

فصل دوم آپ کے زہد کے بیان میں

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

پہلے آپ کی کتاب قرآن کریم سے دریافت ضروری ہے کہ آپ کی کتاب نے دنیا کی محبت کی نسبت کیا تعلیم دی ہے۔ ایک جگہ مختصر الفاظ میں بیان ہے کہ دنیا کا اسباب بہت تھوڑا ہے۔[1] پھر ایک جگہ فرمایا کہ دنیا کا گذارہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اور آخرت کا بدلہ پرہیزگاروں

۱ مَتَاعٌ قَلِيلٌ س آل عمران ع ۲۰۔
۲ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ س نساء ع ۱۱۔

کے لئے ہی سب سے بہتر ہے۔

ایک جگہ فرمایا دنیا تو صرف[51] کھیل کود ہے۔ ایک جگہ دنیا[52] پر خوش ہو کر خدا کو بھول جانیوالوں کے حق میں بطور ناراضگی فرمایا کہ کیا یہ آخرت کے عوض میں دنیا پر ہی راضی ہو بیٹھے ہین حالانکہ دنیا کا گذارہ آخرت کے مقابلہ مین بہت ہی قلیل ہے

ایک جگہ[53] فرمایا لوگوں کو کھیتی - باڑی - گھوڑا - گاڑی بیوی بچے بھلے معلوم ہوں حالانکہ یہ سب اسباب دنیاوی زندگی کے ہین تو ان کو کہدے میں تم کو ایک بھلی بات بتلاؤں - جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اُن کے لئے اللہ کے ہان باغ ہین اور بڑی خوشی ہے جہین وہ ہمیشہ رہین گے۔

ایک جگہ[54] فرمایا کہ دنیا کا مال اور بال بچے یہ سب دنیا کی ہی زینت ہین اور ہمیشہ کو باقی رہنے والی نیکیاں ہی اللہ کے ہاں نیک عوض رکہتی ہین۔

ایک جگہ[55] فرمایا کہ دنیا کی چیزوں کا حاصل کھیل کود ایکدوسرے پر فخر اور تعلی کرنا اور ظاہری آراستگی ہے اور پھر اسکو مینہ سے تشبیہ دیکر فرمایا کہ اس دنیا سے آگے چلکر یا تو بھلے کاموں پر انعام ہی یا بدکرداری پر سزا

ایک جگہ دنیا[56] دارون کی مذمت میں ارشاد فرماتے ہین کہ تم دنیا کو سب ترجیح دیتے ہو حالانکہ (دنیا فانی ہی) اور آخرت ہمیشہ رہنے والی اور بہت اچھی ہے علی ہذا القیاس اس مضمون کی اگر ساری آیتین جمع کیجائین تو ایک کامل کتاب بنجائی لیکن ہم اسیقدر پر قناعت کرکے آپ کے خصایل حمیدہ مشتے نمونہ خروارے صحیح صحیح روایتون سی بیان کرتے ہین تاکہ معترض چلن بخلوت میروندآن کار دیگر میکنند کا الزام نہ لگائین۔

آپ کی بیوی عایشہ صدیقہ رض (جو آپکے خانگی امور سے بخوبی واقف تھین) بیان کرتی ہین کہ آپ اور آپکے گھر والوں نے دو روز پے درپے جو کی روٹی سے بھی سیری نہین کی آپکے خادم خاص انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ مین آپکی سخت بھوک معلوم کرکے جو کی روٹی کے ٹکڑے اور سڑی

---

۵۱ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ (عنکبوت ع ۱۹)

۵۲ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ - سورہ رعد ع ۳ -

۵۳ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - سورہ آل عمران ع ۲

۵۵ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ سورۃ الحدید ع ۱ -

۵۶ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى سورہ الاعلیٰ -

۵۴ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا - سورہ کہف

چربی (جو اُسوقت گہر مین میسر ہوئی تہی) لیکر آپ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اُسوقت آپ کے پہننے کی ذرع (جو بوجہ قلت گذارہ) چند صیر جو کے عوض مین گرد تہی۔

آپکے خلیفہ ثانی امیرالمومنین **عمر** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ کو خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے دیکھا جس سے آپ کے بدن مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے تہے۔ یہ تکلیف حضور مقدس کی دیکھ کر مینے عرض کیا کہ آپ دعا کرین کہ مسلمانون پر خدا فراخی کرے۔ کسرے اور قیصر جو مشرک ہیں اُنپر کیسی فراخی ہے۔ آپنے بڑے طیش میں آکر فرمایا کیا تو بہی (باوجود دانا ہونیکے) یہ بات کہتا ہے۔ کیا تو اس سے خوش نہیں کہ اُن (کافرون) کیلئے دُنیا میں جو چند روزہ ہے) عیش عشرت ہو اور ہمکو آخرت میں (جو ہمیشہ رہنے والی ہے) ملے۔

انسؓ کہتے ہین آپ ہمیشہ دعا کیا کرتے تہے کہ اے اللہ مجہے زندگی میں بہی مسکین رکھ اور مرتے ہوئے بہی مسکین ہی مار اور قیامت کے دن بہی مسکینوں میں اُٹہائیو۔

اپنی بیوی عایشہ صدیقہؓ سے فرمایا کہ مسکین کو اپنے دروازہ سے خالی نہ پہیر اگرچہ ایک ہی کہجور دیدے۔ اے عایشہ مسکینون سے محبت کیا کر خدا تجہے مقرب بنادیگا۔ علاوہ آپنے زہد او خاکساری کے اپنے اتباع کو بہی یہی تعلیم فرماتے ایک شخص نے عرض کیا حضرت میں آپ سے محبت رکہتا ہون۔ آپ نے فرمایا ذرا سنبہل کر بول اُس نے مکرر عرض کیا حضرت اُمیں اقعی سچ کہتا ہون مجہے آپ سے بہت محبت ہے آپ نے فرمایا اچہا اب سے تو فقر وفاقہ کے اُٹہانیکو طیار رہ۔

حصول سلطنت کے زمانہ کا حال آپ کی بیوی عایشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہین کہ آپنے تین روز تک بہی پے درپے پیٹ بہر کر نہیں کہایا۔ سب سے بڑکر آپکے زہد اور دُنیا او مافیہا سے بے رغبتی کا ثبوت یہ ہے کہ آپنے ایک بڑی آمدنی کی مد کہ جس کے برابر اسلام میں کوئی آمدن نہین نہ صرف اپنے لئے ہی حرام کی بلکہ ہمیشہ کیلئے اپنی اولاد کو بہی اُس سے روکدیا۔ وہ کیا ہے **مد زکوٰۃ**۔ آپکے نواسہ امام **حسن** علیہ السلام نے سہ سال عمر مین ایک دفعہ صدقہ کی کہجور اُٹہا کر مُنہہ میں ڈالی آپ نے اُسیوقت مُنہ سے نکلوادی اور فرمایا تجہے معلوم نہیں کہ ہم زکوٰۃ نہین کہایا کرتے۔

سہل بن سعد سے کسینے پوچہا کہ آنحضرت نے میدہ کی روٹی بہی کہائی تہی۔ اُس نے کہا کہاں؟ میدہ تو آپنے آنکہ سے بہی نہیں دیکہا۔ پہر اُس نے کہا تمہارے زمانہ مین چہلنیاں بہی ہوتی تہین اُس نے کہا کوئی نہین۔ سایل نے لوٹ کر سوال کیا کہ تمہارے زمانہ میں تو آٹا اکثر جو کا استعمال ہوتا تہا پہر ایسے آٹے کو بغیر چہلنیون کے تم کیونکر کہایا کرتے تہے۔ اُس نے جواب دیا کہ پہونک مار لیتے تہے جسقدر اُڑنا ہوتا اُڑجاتا باقی کو گوندہ لیتے۔ آپکی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

بیان کرتی ہین کہ ایک دفعہ ہمنے آپکے لئے ایک بستر ٹاٹ کا جو دوہرہ کرکے بچھایا کرتے تھے چارتہ کرکے بچھادیا اُس روز صبح ہوتے ہی آپنے فرمایا کہ آج رات تمنے میرے نیچے کیا بچھایا۔ تہا ہمنے عرض کیا حضرت! آپ ہی کا بستر تہا مگر ہمنے اُسے نرم کرنے کو بجائے دوتہ کے چارتہ بچھایا تھا۔ یہ سنکر آپنے فرمایا کہ اسی طرح حسب معمول دوتہ بچھایا کرو اس نے تو بوجہ آرام کے رات مجھے نماز تہجد سے غافل کردیا اللہ اکبر ؎

تواضع زگردن فرازان نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

بہلا اگر اور چیزوں کی نسبت شبہ ہو تو ہو کہ ملتی ہونگی اسلئے بحکم عصمت بی بی ست از بے چادری اپنے آپ کو زاہد بناتے تہے اس ٹاٹ کی نسبت تو کوئی شبہ نہین یہ تو آپکی ملک ہی تہا اور آپکے ہی کے قبضہ میں۔ دوہرہ بچھاتے خواہ چوہرہ۔ پہر باوجود اسکے اپنے اس آرام کو بہی باین لحاظ کہ یہ آرام قلیل بہی مجہے نماز تہجد سے مانع ہے ترک فرمایا۔ مشکوٰۃ ۱۱

اِس سے بڑھکر زہد اور بے رغبتی کیا ہوگی کہ فوت ہوتے وقت آپکی زرع (باوجود حصول سلطنت) چند سیر جو کے عوض مین گرو تھی۔

ایک دفعہ آپکا تحصیلدار ابو عبیدہ بحرین کے شہر سے کچھ مال لایا۔ لوگ آپکی آمد کا حال سنکر آپ کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے کہیں ہمی کچھ اُس مین سے ملے آپنے اُن کا غیر معمولی اجتماع دیکھکر فرمایا کہ تمنے سنا ہوگا کہ ابو عبیدہ آیا ہے اُنہوں نے عرض کیا ہاں حضرت آپنے فرمایا کہ مجہے ہرگز اس بات کا اندیشہ نہیں کہ فقر و فاقہ سے تم تنگ رہوگے۔ بلکہ اندیشہ اِس امر کا ہے کہ دُنیا تمپر فراخ ہوگی۔ پہر تم بہی پہلوں کیطرح اسمین مشغول ہوکر راہ سے بہول جاؤگے۔ مشکوٰۃ ۴۵۰

سُبحان اللہ کتنی زہد کی تعلیم ہے۔

پہر اسجگہہ تمام مال تقسیم کرکے اُٹھے اور ایک حبہ بہی ساتھ نہ لیا۔

ایک دفعہ نماز عصر کی پڑہکر خلاف عادت بہت جلد مکان کو تشریف لیگئے صحابہ کو اس خلاف عادت امر پر تعجب ہوا اتنے میں آپ واپس تشریف لے آئے۔ فرمایا مجہے نماز میں یاد آیا تہا کہ میرے گھر میں ایک چاندی کا ٹکڑا پڑا ہے مناسب نہیں کہ نبی کے گہر میں کچہ مال بہی بلا تقسیم پڑا رہے اسلئے میں جاکر بہ تقسیم کرآیا ہوں

ایک دفعہ آپکی لخت جگر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اپنی تکالیف شاقہ کا (جو انکو گھر کی محنت مشقت سے پہنچتی تہین) آنجناب کی حضور مین اظہار کرکے درخواست کی کہ مجہے ایک خادم ملجائے تو میرے گھر کے کاموں میں باعث راحت ہو آپ نے بجائے خادم مرحمت کرنیکے بحکم

كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ

رات کو اُن کے مکان پر جاکر لخت جگر کو سمجہایا کہ تم سوتے وقت تینتیس [۳۳] دفعہ سبحان اللہ تینتیس دفعہ الحمد للہ اور تینتیس دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا (اسکے عوض مین جو خدا کی ہاں سے تمکو ثواب ملیگا) وہ کئی درجے

غلام کی آسایش سے (جو صرف دنیا میں چند روزہ ہے) بہتر ہے۔ اس نصیحت پدرانہ کو صاحبزادی نے بھی بسر و چشم قبول کیا کیوں نہ ہو

الْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ

ناظرین! اس سے بڑھکر بھی کوئی زاہد ہو گا کہ اپنی اولاد کی بھی تکلیف شدید دیکھ کر بھی باوجود حصول سلطنت کے بجائے امداد مناسب کے ایسے کام بتلائے جو ہر طرح سے انکو آخرت میں ہی کارآمد ہوں جن کا اثر بجز آخرت کے دنیا میں کسیطرح کا نہ ہو سکے سچ ہے

کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ

ان سب واقعات سے چشم پوشی کر کے آپ پر اتہام دنیا سازی لگانا اگر انصاف کا خون نہین تو کیا ہے؟ سچ ہے

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است
گلست سعدی و در چشم دشمنان خار است

کیا یہ سب واقعات مذکورہ بالا بسبب تنگدستی اور محتاجی کے تھے جو عصمت بی بی ست از بے چادری کے مصداق ہوں نہیں ہرگز نہیں؟

بلکہ بعد حصول سلطنت اور تمام ملک پر حکمرانی کے تھے جو

تواضع زگردن فرازان نکوست

کے مصداق ہین۔

پس ان دو فیصلوں سے دو نو احتمال (جنون اور دنیا سازی) جناب کی ذات ستودہ صفات سے بکلی مرتفع ہو گئے پس احتمالات ثلثہ مین سے آپ کی نبوت کے متعلق دو کے ابطال کے بعد ایک ہی رہا وہ یہ کہ آپ صادق مصدوق سچے رسول تھے ورنہ چوتھا احتمال قاعدہ عقلی مین زاید کرنا ہوگا جو ممکن ہی نہین۔ فثبت المدعی۔

آپکی تعلیم سے نبوت کا ثبوت

آپ کی تعلیم کا مسئلہ بالکل صاف اور سیدھا ہے بشرطیکہ کچھ انصاف بھی ہو مثلاً توحید باری کو (جو اصل الاصول ہے) دیکھئے قرآن کریم نے کیسا صاف اور صریح لفظوں میں ایسے لوگوں کے سامنے جو اس توحید کے سخت منکر تھے بیان کیا نہ صرف بیان ہی کیا

سلہ ہماری ہمسایہ قوم آریہ اور برہمو تو اس کو تقاضائے عقل ہی سمجھتے ہوں گے مگر ملک کے واقعات کو ملحوظ رکھ کر ایسے لگانا انصاف ہے،

کیا یہ سچ نہین

پانی مین سے آگ کا لگانا دشوار ہے
بہتے دریا کو پھیر لانا دشوار ہے
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا۔
بگڑی ہوی قوم کا بنانا دشوار ہے

بلکہ مدلل کرکے منوا ہی لیا۔

ایک جگہ فرمایا[۱] تو کہدے خدا اکیلا ہے سب سے بے نیاز۔ نہ کوئی اسکا بچہ ہے اور نہ کسیکا وہ۔ اور نہ اسکا کوئی مثل اور برابر ہے۔

ایک جگہ فرمایا[۲] خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو پوشیدہ اور حاضر کو برابر جانتا ہے وہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان سوا خدا کے کوئی معبود نہیں جو سب جہان کا بادشاہ۔ سب عیب سے پاک اصل سلامتی کا مالک سب کو امن دینے والا۔ سب کا نگہبان سب پر غالب۔ سب نقصانوں کا پورا کرنے والا سب سے بڑا۔ پاک ہے مشرکوں کی بیہودہ گوئی سے۔ وہی پیدا کرنے والا ہر جاندار کی تصویر بنانیوالا۔ اسکی صفات حمیدہ ہین۔ زمین کی سب چیزین اسکی تعریف کررہی ہین وہی سب پر غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

ایک جگہ فرمایا[۳] کہ وہی خدا مالک ہے جس نے سات آسمان اور زمین بھی انہی کی طرح بنائے ان زمینوں میں روئیدگی وغیرہ کے متعلق اسی کے احکام نافذ ہین۔

ایک جگہ فرمایا[۴] سوائے خدا کے کوئی معبود نہین جو ہمیشہ زندہ اور قایم ہے نہ اسکو اونگھہ آوے نہ نیند۔ جو کچھہ زمین و آسمان مین ہے سب اسیکا ہے وہ ایسی ہیبت کا بادشاہ ہو کہ بغیر اسکے اذن کے کوئی بھی اسکے آگے کسیکی سفارش نہیں کرسکتا وہ سب لوگون کے آگے اور پیچھے کے حالات جانتا ہے اور لوگ اسکے معلومات سے کچھہ بھی دریافت نہیں کرسکتے ہاں جسقدر وہ خود ہی بتلادے زمین و آسمان کو اسکے علم نے گھیر رکھا ہے اور وہ انکی نگہبانی سے تھکتا نہین اور وہ بہت بڑا اور بلند ہے

کیا اس سے بھی کچھہ زیادہ تفصیل ہوسکتی ہے ؟

---

[۱] قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

[۲] هو الله الذي لا اله الا هو علم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم ه هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلم المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحن الله عما يشركون ه هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموت والارض وهو العزيز الحكيم ه سر حشر ع ۳۔

[۳] الله الذي خلق سبع سموت ومن الارض مثلهن يتنزل الامر بينهن ۔ سر طلاق ع ۲۔

[۴] الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم له ما في السموت وما في الارض من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموت والارض ولا يئوده حفظهما وهو العلي العظيم ٭

(سر بقر ع ۳۴)

ایک جگہ[۱] فرمایا تو انکو کہدے کہ میں بہی تمہاری طرح آدمی ہون ہان میری
طرف یہ پیغام الٰہی پہنچتا ہے کہ تمہارا (ہمارا) سب کا معبود ایک ہی ہے
پس اسی کیطرف سیدہے ہو کر چلو اور اپنے گناہون پر بخشش مانگو اور
افسوس ہے مشرکون کے حال پر جو اپنے آپکو شرک سے پاک نہیں کرتے اور قیامت کے منکر ہیں
ایک جگہ[۲] فرمایا تو (اے محمد) (صلی اللہ علیہ وسلم) انکو کہدے اگر خدا
کے ساتھ شریک اور ساجہی ہوتے جیسیکہ مشرک کہتے ہین تو بسبب
عادت شرکا تو ضرور خدا کیطرف چڑہائی کرتے
ایک جگہ[۳] دلیل عقلی سے شرک کی نہ صرف نفی بلکہ اسکے محال ہونے
کیطرف اشارہ فرمایا جہان مذکور ہے کہ ان نادانون نے بجائے
توحید کے اور خدا مقرر کر لئے کیا وہ انکو جمع کرینگے (سچ جانو) کہ بجز ایک کے
کوئی دوسرا خدا نہیں اگر سواے خداے واحد کے اور خدا بہی ہوتے
تو آسمان زمین بسبب انکے تنازعات کے بالکل بگڑ جاتے یا بگڑ چکے ہوتے
وہ ذات پاک تو ایسی ستودہ صفات ہے کہ جو چاہے وہ کرسکتا
ہے کوئی اوس سے پوچہنے والا نہیں اور مخلوق تو سب کے سب اوس کے
غلام ہین سب کو انکے کئے سے سوال کریگا کیا ایسے دانا ہو کر
بہی خدا کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں تو کہدے کہ لاؤ اس کی
کوئی دلیل عقلی یا نقلی کہ جہان میں دوسرا خدا بہی ہے یا ہو سکتا ہے
ایک جگہ[۴] نہایت ہی مختصر مگر شستہ الفاظ میں شرک کی برائی
اور مذمت بیان فرماتے ہین جہان پر فرمایا کیا تم اے مشرکو!
گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور معبود بہی ہین (اگر وہ اس امر پر
گواہی دین بہی تو) تو کہدے کہ مین تو ایسے صریح البطلان امر
پر شاہد نہین ہوتا تو یہہ بہی کہدے کہ چونکہ خدا ایک ہی ہے اسلئے
میں تمہارے شرک سے بیزار ہون
ایک جگہ[۵] فرمایا جب کفار ہماری کہلی کہلی آیتین (متعلق توحید کے)
سنتے ہین تو بول اٹھتے ہین کہ کوئی اور قرآن اسکے سوا اسے
لا یا انمین سے آیات توحید کو بدل ڈال جس کے جواب مین

[۱] انما الٰهكم اله واحد (سورہ حم سجدہ)
[۲] قل لو كان معه الهة كما يقولون اذا لابتغوا الى ذى العرش سبيلا (سورۂ بنی اسرائیل ع)
[۳] لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا فسبحن الله رب العرش عما يشركون (سورۃ الانبیاء ع۲)

[۴] ائنكم لتشهدون ان مع الله الهة اخرى قل لا اشهد قل انما هو اله واحد واننى برىء مما تشركون (سورۃ الانعام ع۲)
[۵] واذا تتلى عليهم اياتنا بينت قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت بقرآن غير هذا او بدله قل ما يكون لى ان ابدله من تلقاء نفسى ان اتبع الا ما يوحى الى انى اخاف ان عصيت ربى عذاب يوم عظيم
(یونس ع۲)

ارشاد ہے کہ تو کہدے کہ میرے تو اختیار میں نہیں کہ اپنی طرف سے اسے بدل ڈالوں میں تو سوائے پیغام الٰہی کے کچھ کرسکتا ہی نہیں (نہ میں خدا کو کسی امر کا مشورہ دیسکتا ہوں) بلکہ اسکی نافرمانی پر مجھے بھی عذاب کا ڈر ہے۔

ایک جگہ لہ عظمت الٰہی ذہن نشین کرنے کو ارشاد ہے کہ تو ان سے کہدے اگر خدا تم پر ہمیشہ کو رات ہی رکھے تو بتلاؤ کون ہے جو دن کو تمہارے لئے پیدا کرے اور اگر دن ہمیشہ دراز کردے تو کون ہے کہ تمہارے آرام کے لئے رات بنادے۔

ایک جگہ ٢ه فرمایا بتلاؤ اگر خدا تمہارا پانی خشک کردے تو کون ہے کہ تمہارے لئے پانی پیدا کرسکے۔

ایک جگہ ٣ه تو صاف فیصلہ ہی کردیا کہ خداوند تعالیٰ شرک کو ہرگز نہ بخشیگا اسی قسم کی اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جس نے ایک دفعہ بھی قرآن کریم کو خواہ بنظر سرسری دیکھا ہوگا وہ بھی جان گیا ہوگا کہ قرآن شریف کو شرک سے کس درجہ نفرت ہے یہی وجہ ہے کہ مشرکوں کو اس سے رنج ہوتا تھا دیکھو تو جب انہوں نے اُس چشمہ نور منبع جود۔ مظہر کرم۔ سچے رسول (فداہ روحی) میں باوجود تلاش بسیار کوئی عیب دیکھا تو بجز اسکے کچھ الزام نہ لگاسکے کہ یہ کیسا شخص ہے کہ جو سب خداؤں کو چھوڑکر ایک ہی خدا کے پیچھے ہولیا ہے یہ تو ایک عجیب ہی بات بتلاتا ہے اور جاتے ہوئے ایک جماعت اپنی ساتھیوں کو نصیحت کرگئی کہ اپنے اپنے معبودوں کو مت چھوڑو یہ توحید تو یونہی بناوٹ ہے پہلے تو ہمنے کبھی نہیں سنا کہ خدا ایک ہے (ہمیشہ ہی سنتے آئے کہ فلاں شخص فلاں دیبی بھی کچھ خدائی میں حصہ رکھتے ہیں) اب تو یہ ایک نئی سناتا ہے کہ سب جہان کا مالک ایک ہی ہے۔

یہ الزام مشرکین کا جتلا رہا ہے کہ انکو بغیر اس تعلیم توحید کے جناب کی ذات ستودہ صفات میں کوئی عیب نہیں ملا سو اگر یہی ہے تو علی الراس والعین۔

ان کان الرفض حب آل محمد
فلیشهد الثقلان انی رافضی

لہ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ (قصص ع)

٢ه قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ (ملک ع)

٣ه إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (نساء ع)

لہ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (ص ع ۱)

آپ کو تو شرک سے اس قدر نفرت تھی کہ شرک کے وہم و گمان پر آپ نے تصویر* کا رکھنا منع فرما دیا (کیا دور اندیشی ہے) اسلئے کہ جن قوموں میں اب صورت پرستی کا رواج ہے کیا عجب کہ پہلے ان میں اسیطرح رکھنے کا دستور ہوا ہو۔

علاوہ ان آیات صریحہ کے جو اپنا مفہوم بتلانے میں بالکل واضح ہیں دیگر آیات میں جناب والا کی نسبت صاف اور صریح لفظوں میں ان احتمالات کا جنسے غیر قومیں یا پٹے اپنے بزرگونکی نسبت غلط گمانی میں پڑ گئیں قلع قمع فرمایا ہے

ایک جگہ[1] فرمایا تو بلند آواز سے کہدے کہ میں اپنے نفع نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو اپنے بھلے کی بہت سی چیزیں جمع کر لیتا اور کبھی مجھے تکلیف نہ پہنچتی۔

ایک جگہ[2] فرمایا ہمنے تیری طرف اور تجھ سے پہلے نبیوں کی طرف پیغام بھیجا ہوا ہے کہ اگر تو بھی شرک کریگا تو ہم تیرے سب عمل ضایع کر دینگے اور تو سخت ٹوٹا پاوے گا۔

ایک جگہ[3] فرمایا کہ اگر تجھ کو خدا کوئی تکلیف پہنچاوے تو کوئی ایسا نہیں جو اسکو ٹال سکے اور اگر وہ تجھ کو کچھ بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا

ایک جگہ[4] نہایت ہی عاجزی سے اقرار عبودیت کی تعلیم ہے تو کہدے میری نمازیں اور میری دعائیں اور میرا جینا میرا مرنا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے جو سب جہان کا مربی ہے

ایک دفعہ کفار کی مختلف درخواستوں سے آپ کے دل پر کسیقدر گھبراہٹ ہوئی اور کفار ناہنجار کی گردن کشی سے طبیعت پر طبعی طور سے رنج پیدا ہوا تو ارشاد باری پہنچا کہ اگر تجھکو ان کے انکار سے تکلیف پہنچتی ہے اور تجھ پر بوجھ پڑتا ہے۔ تو اگر تجھ کو طاقت ہے کہ زمین میں سرنگ نکال کر یا آسمان پر سیڑھی لگا کر کوئی نشان مطلوب انکو دکھلا سکے تو دکھلا دے خدا اگر چاہتا تو سب کو ایک جگہ ہدایت پر جمع کر دیتا تو ایسی گھبراہٹ کرنے سے

---

[1] قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ (س اعراف ع ۲۳)

حاشیہ* حدیث صحیح میں ارشاد ہے کہ جو لوگ تصویریں بناتے ہیں انصاف کے دن ان کو کہا جاوے گا کہ تم بھی انمیں جان ڈالو جب تک وہ ان میں جان نہ ڈالیں گے تب تک عذاب میں مبتلا رہیں گے افسوس ہے کہ اس آخری زمانہ میں مسلمانوں میں بھی اسکا رواج ہو گیا ہے جسکو سبب نادان مخالفوں نے مذہبی بیان کیا ہے!!

[2] وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (س زمر ع)

[3] اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ (س انعام ع ۲)

[4] قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (س انعام ع ۱۹)

نادان مت بن - ایک جگہ[1] صاف صاف لفظون مین فرمایا کہ مین بہی تمہاری طرح ایک آدمی ہون مجہہ کو خدائی مین کوئی حصہ نہیں ہان مجہہ کو اطلاع پہنچی ہے کہ تمہارا سب کا خدا ایک ہی ہے پس جو کوئی اُس سے ملنے کی امید رکہے وہ اپنے اعمال مین شرک نہ کرے ❊

ایک[2] جگہ فرمایا تو کہدے کہ مجہے یہی حکم ہے کہ اسکی خالص عبادت کرون اور سب سے پہلے اسکا تابعدار بنون (نہ کہ شریک اور ساجہی) تو یہ بہی کہہ دے کہ اسکی نافرمانی کرنے پر مجہے بہی عذاب کا ڈر ہے یہ بہی کہدے کہ میں تو اسہی کی خالص عبادت کرون گا تم سوا اسکے جسکی چاہو کرو (ڈرے اپنا سر کہاؤ)

خلاصہ یہ

کہ ان آیتون اور نیز دیگر آیتون سے یہ تو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ بانی اسلام علیہ السلام کے دل میں عظمت الٰہی نہایت ہی جاگیر تہی بمقابلہ تعظیم خداوندی کے اپنی عزت یا بڑائی ہیچ جانتے تہے ہر طرح سے خدا کی توحید اور تعظیم ہی کی تعلیم دیتے رہے یہان تک کہ مقابلہ خدا کے اپنا مرتبہ بجز عبودیت کے کوئی دوسرا تجویز نہین فرمایا۔

اب سوال یہ ہے

کہ کیا ایسا شخص جو ہر طرح سے خدا کی عظمت کرتا ہو اور اُسکی توحید کا قائل نہ خود ہی ہو بلکہ دوسرون کو بہی باوجود مخالفت شدیدہ کے یہی سکہاتا ہو اور اسی تعظیم الٰہی کے سبب سے ہی اپنے گہر بار سے نکالا جائے مگر وہ اسکی کچہہ بہی پروا نہ کرے تو ایسا خدا کا بندہ ایسی جرأت کر سکتا ہے کہ خدا پر جہوٹا دعوے پیغمبری کرے جسکے معنی دوسرے لفظون میں صریح یہ ہیں کہ گویا خدا کو وہ علیم قدیر مالک الملک نہین جانتا جب ہی تو اتنی دلیری کرتا ہے کہ ایک معمولی آدمی ہو کر نیابت خداوندی کا مدعی ہوتا ہے اس سوال کے جواب مین مین نہین سمجہتا کہ کوئی منصف ہان کہے بلکہ چہار طرف سے گونج آئیگی کہ

نہین نہین ہرگز نہین

پس آنحضرت فداہ روحی نے جو باوجود اسقدر تعظیم الٰہی کرنے کے دعوی پیغمبری کیا تو یہ کس بنا پر تہا بیشک سچے الہام ربانی اعلام پر فقر...

آپکے علمی طریق سے نبوت کا ثبوت

دلیل سوم

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری　آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

---

[1] قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (سورہ کہف ع ۱۲)

[2] قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ (زمر ع ۲)

آپ کی کتاب قرآن کریم نے توآپکی لایف (سوانح) کوجس
طرح صاف اور صریح لفظون میں بیان کیاہے اُسکا ذکر عیاں را
چہ بیان مفصل کیفیت کی غرض سے ہم آپکے واقعات و آیات
سے بیان کرتے ہین تاکہ دو نو طریق (علمی اور عملی) آپکے مطابق
معلوم ہوں اور کسی بداندیش کو۔ چوں سخلوت میروند آن کار دیگر
میکنند" کہنے کا موقع نہ رہے۔ ایک روایت میں آیا ہی کسی نے
آپکے سامنے آکر عرض کیا حضرت! ہم آپکو اللہ کے آگے شفیع
بناتے ہین اور اللہ کو آپکے آگے چونکہ یہہ کلمہ صحیح نہ تہا اس لئے
کہ شفیع تو اُسکو لایا کرتے ہین جو خود نہ کرسکے اور خدا تو سب کچھ کر سکتا
ہے اسلئے آپکو یہ کلمہ سنکر بہت رنج ہوا اور بڑے طیش مین آکر
آپنے اُس قایل کو ایسے کلمات سے کہ جنسے جناب باری کی شان
میں کسی قسم کی بہی ہتک ہو اور اُسکی توحید میں فرق آوے سخت
منع فرمایا (کیا یہہ چہوٹون کی شان ہے) ایک دفعہ آپکی خدمت
شریف مین ایک شخص نے آکر کہا جو خدا چاہے اور آپ چاہینگے
وہی ہوگا۔ آپنے بڑے رنجیدہ ہوکر فرمایا کیا تو نے مجہے اللہ کا شریک
بنادیا ایسے کلمات ہرگز نہ کہا کرو بلکہ یہہ کہا کرو کہ جو خدا اکیلا چاہیگا وہ
ہوگا۔ آپکی عادت شریفہ تہی کہ جب آپ کسی سواری پر سوار
ہوتے تو پہلے یہہ دعا کرتے کہ سب تعریفین اللہ ہی کو ہین اور وہ
سب عیبون سے پاک ہی جس نے ہمارے ایسے بڑے بڑے جانور (گہوڑے
اونٹ ہاتھی وغیرہ) کو تابع کردیا ورنہ ہم تو ایسے شاہ زور جانوروں کے

مشکوٰۃ شریف قریب بھی نہ جاسکتے تہے اور جب کبھی کسی بلندی پہاڑ وغیرہ پر چڑہتے
توچونکہ اِس سے ایک قسم کا علو ہوتاہے اور بہ نسبت سابق کے
انسان اپنی اونچائی دیکہتاہے اِسلئے اسی وقت مین آپ بڑے
دور اندیشی سے نہایت بلند اور برتر کو دیکہتے اور اللہ اکبر کہتے
یعنی میری بلندی جو اِسوقت مجہی حاصل ہوئی ہے ہیچ ہے اصل مین
سب سے بڑا خدا ہی ہے اور جب آپ نیچے اُترتے توچونکہ یہ ایک مشکوٰۃ شریف
قسم کا نقصان ہی کہ بلندی سے پستی مین گرے اِسلئے یہ عیب
اپنے ذمہ لیتے اور خدا کی نسبت وہان بہی سُبحان اللہ ہی پکارتے
یعنے سب عیوب مخلوقات کا خاصہ ہین خدا ان سب عیبون سے
پاک ہی ہمیشہ خدا کی تعظیم آپکے دلپر ایسی غالب رہتی کہ کوئی کام ایسا
نہ کرتے اور نہ کرنیکی اجازت دیتے جس سے خدا کی عظمت مین فرق
مشکوٰۃ شریف آئے۔ ایکدفعہ آپ ایک مکان مین بیٹہے تہی کہ وہان چہوٹی
مشکوٰۃ شریف چہوٹی لڑکئین حسب دستور اپنے باپ دادا کی مدح کررہی تہین۔
ان مین سے ایک نابالغ لڑکی نے یہہ بہی کہدیا کہ ہم مین ایسا ایک نبی
وہ نبی ہے جو کل کی بات بہی جانتاہی چونکہ یہہ کلمہ سوای خدا کے
کسی دوسرے کے حق مین کسیطرح سے جایز نہیں اور نیز اسمین
مشکوٰۃ شریف سے ایک قسم کی شرک کی بوآتی ہے اِسلئے آپنے اُس لڑکی کو
فوراً منع کردیا کہ اسے چہوڑکر پہلا ہی راگ گاتی جا (کیا بہتے
دنیا ساز اس طرح اپنی ہتک عزت کیاکرین جنکو حصول دنیا ہی مقصود
ہو وہ تو جس طرح ہوسکے اپنی مطلب سے مطلب کہین ایک خدا

کی جگہ دو نہین یا تین آنکی بلاسے انہین تو ملنے الاعتقاد
مرید ملجانے چاہئیں جو انکے کمالات کے قایل ہون جس سے
انکی چاندی کھری ہو) ۔
سب سے بڑھکر آپکی صفائی تو اس سے ثابت ہوتی ہی کہ آپ اپنی
علیحدگی مین بہی خدا تعالی کی وہی تعظیم کرتے تہی جیسے کہ سب کے
سامنے بلکہ اس سے بہی زیادہ ۔ ایک روایت مین آیا ہی کہ آپ
نے تہجد کی نماز مین ایک دفعہ یہ آیت پڑہی (اے خدا اگر تو ان مشکوۃ شریف
بندے گنہگارون کو انکے گناہون کے سبب سے عذاب کرے تو
بیشک کرسکتا ہے ممکن نہین کہ کوئی تجھے مانع ہو اسلئے کہ یہ سب
تیرے بندے ہین اور اگر تو اپنی بخشش عامہ سے انپر رحم کرنا چاہے
تو یہ بہی کرسکتا ہے کیونکہ تو سب پر غالب اور بڑی حکمت والا ہی)[٥]
سارا وقت تہجد کا جو قریبًا ڈیڑہ پہر رات کے تہا اسی آیت کو پڑہتے
ہوئے گذار دیا ۔ اس قدر تعظیم خداوندی نے ایسا اثر کیا کہ کسی قسم کا
نہ تو تکان معلوم ہوا نہ ضعف حالانکہ سب سے علیحدگی کا وقت تہا ۔ ایضًا
ایک حدیث مین آیا ہے کہ تہجد کی نماز دراز پڑہنے سے آپکے پاؤن
پہول گئے صحابہ نے عرض کیا حضرت آپ اتنی تکلیف کیون
گوارا فرماتے ہین حالانکہ آپ گناہون سے پاک ہین تو آپنے کیا ہی
عمدہ جواب دیا جس سے ثابت ہوتا ہی کہ تعظیم الٰہی آپکے دل مین
گہر گئی ہوئی تہی ۔ فرمایا کیا مین خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنون اسپر
مغرور ہو جاؤن کہ خدا نے مجھے بے گناہ بنایا ۔

کیا یہ سچ ہے

کہ نماز تہجد کا وقت ایسا وقت ہے جسمین اٹہکر خدا کی عبادت
کرنا ہر ایک کا کام نہیں مخالف موافق سب اسکی تکلیف سے آگاہ
ہیں علاوہ تکلیف کے لوگون سے ہر قسم کی علیحدگی کا بہی ہونا ہے
پہر ایسے وقت مین خدا کی یاد کرنا کیا اُن لوگون سے ہوسکتا ہے
جو اسکو اپنے حال سے بہی ناواقف جانتے ہین ۔ یا اُن لوگون کا کام ہے
جو خدا کو ہر طرح سے متصرف علیم حکیم جزا و سزا کا مالک جانتے ہون
بیشک اسکا جواب شق ثانی مین صحیح ہوگا ۔ تو کیا یہ ممکن ہے
کہ یہی شخص جو خدا کی ہر طرح تعظیم کرے خلوت جلوت میں اُسی کی
عبادت مین مصروف رہے اور اپنے آپ کو اُس کے آگے ذلیل کرنا
ہی باعث عزت سمجھے وہی ایسی جرأت کرے کہ ایک معمولی آدمی ہو کر
دعوے نیابت الٰہی (پیغمبری) کا کرے ہرگز نہین فاعتبروا
یا اولی الالباب لعلکم تفلحون

قدیمان خود را بیفزاے قدر ۔ کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر
یہ تینون دلیلین جنکا ذکر اوپر ہوا ہے بالکل عقلی ہین اگر ان مین کچہ
نقل کو دخل ہے تو صرف واقعات بتلانے کے لئے ہے نہ کہ اصل
مدعا کیلئے یہی وجہ ہے کہ ان دلایل کے مخاطب ہر فرقہ کے لوگ
ہوسکتے ہین چاہے کوئی ہون ۔ ان دلایل کے بیان مین جسقدر ہم نے
مخالفون کے اعتراضات اور منہ زوریون سے سکوت کیا ہے اسوجہ
سے نہین کیا کہ ہم اُن سے غافل اور بے خبر ہین بلکہ اسوجہ سے کیا ہی

[٥] ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم ۔

کہ اُن کا جواب تفسیر میں حسب موقعہ آویگا انشاءاللہ تعالیٰ نیز اس امر کے لیئے ہم ایک مستقل رسالہ لکھنے والے ہیں جس میں مفصل بحث اسی امر پر ہوگی۔ اب ہم ایک دلیل ایسی بیان کرتے ہیں جسکے مخاطب تمام اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ہونگے نہ کہ آریہ اور برہمو وغیرہ۔

حضور اقدس کی نبوت کی چوتھی دلیل

توراۃ کی پانچویں کتاب استثناء کے ۱۸ باب ۱۹ آیت میں لکھا ہے "اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (نبی) میرا نام لیکے کہیگا نہ سُنے گا تو میں اُسکا اس سے حساب لونگا لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے" یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمیں ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم میں جہان اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جلد[1] تباہ کیا جاتا ہے واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں کہا ہی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے (اسلامی نبوت تو متنازع فیہ ہے اسلئے بتلاتے وقت اسکا ذکر صحیح نہ ہوگا) مسیلمہ کذاب اور عبید اللہ عنسی کے واقعات تاریخ دانوں سے پوشیدہ نہیں کہ کس طرح ان دونوں نے اپنے اپنے زمانہ میں حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ و جلال دیکھ کر دعوی نبوت کے کئی امید کیسے خدا پر جھوٹ باندھے لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوتا تھا۔ حالانکہ تھوڑے دنوں میں بہت کچھ ترقی کر چکے تھے۔ ...

اب سوال یہ ہے کہ

کیا وجہ ہے کہ عبارت مذکورہ سے بانی اسلام مستثنیٰ رہے حالانکہ بقول اہل کتاب (عَلَیْہِمْ مَا یَسْتَحِقُّوْنَہٗ) پیغمبر اسلام کاذب (معاذ اللہ) تھے اکو (نعوذ باللہ) زانی (استغفر اللہ) دنیادار (پناہ بخدا) پھر نہ ہوا کیا وجہ کہ توراۃ کی عبارت مذکورہ کے موافق اور ... ت کہ خدا پر جھوٹ باندھنے والے قتل کئے جاوینگے کے مطابق آپ کے گلے پر کیوں تلوار نہ پھری حالانکہ آپ لوگوں کے

[1] اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ جو نبی قتل ہوا وہ جھوٹا ہی بلکہ اُن میں عموم مطلق ہے یعنی یہ نہیں کہ جو قتل ہو وہ جھوٹا ہی ہو جیسا کوئی کہے کہ جو شخص زہر کھاتا ہے وہ مرجاتا ہے اسکے یہ معنی ہرگز نہیں کہ جو مرتا ہے وہ زہر ہی کھاتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کھائیگا وہ ضرور مریگا اور اگر اس کے سوا بھی کوئی مرے تو ہو سکتا ہے گو اُس نے زہر نہ کھایا ہو یہی مثال ہے دعوی نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائیگا ہلاک ہوگا اگر اسکے سوا بھی کوئی ہلاک ہو ممکن ہے لیکن یہ ہرگز نہ ہوگا کہ زہر کھا کر نہ مرے ...

ہمشیرہ نے جناب والا کو دعوت میں زہر بھی دیا مگر وہاں بھی

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

بالکل سچا معلوم ہوا اور

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

نے پورا جلوہ دکھایا کیا توراۃ کلام الٰہی نہیں؟ کیا اسمیں برکت اور صداقت نہیں کیا کسی مسلمان نے آپ پر دم کر دیا ہی یا دضو کا پانی ڈال دیا آخر ہوا تو کیا جو اِس کے مطابق حضور اقدس نہ مارے گئے باوجودیکہ آپ کئی لڑائیوں میں بھی گئے ان لڑائیوں میں آپ کو تکالیف شدیدہ بھی آئین مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونی پائی پس اگر یہہ کلام توراۃ کا سچ ہے تو آپکی نبوت بھی بلا کلام حق ہے — ورنہ عیسائیوں کا کم سے کم اتنا تو فرض ہے کہ جبتک اس عبارت کی کوئی توجیہ اُنکی سمجھ میں نہ آئے سرورِ عالم سید الانبیا سند الانبیاء **محمد مصطفےٰ** فداہ ابی امی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو تسلیم کرین ورنہ اُن کی تکذیب سے توراۃ کی بھی تکذیب ہوگی۔

مرادِ ما نصیحت بود گفتیم — حوالت با خدا کردیم و رفتیم

فصل متعلق تفسیر

جو روش مینے تفسیر کے متعلق اختیار کی ہے یعنی ایک سلسلہ میں سارے مضمون کو لایا ہوں اس مین علماء مفسرین مختلف ہوئے ہیں بعض تو کہتے ہین کہ قرآن کریم کا بیان سب مسلسل ہے اور بعض کہتے ہیں یہہ خواہ مخواہ کا تکلف ہے قرآن جس موقع نازل ہوتا رہا اس موقع سے بیشک مطابق ہے یہہ نہیں کہ ایکدفعہ سارا اُترا ہوا ہے جسکا سلسلہ وار بیان ہونا ضروری ہو۔

میرے خیال میں دونو کی رائے فی الجملہ صحیح ہے اسمین شک نہیں کہ قرآن کریم حسب موقع نازل ہوتا رہا اور اس موقع کا پہلے موقع سے جسپر پہلی آیت اُتری تھی مطابق اور موافق ہونا بھی ضروری نہین مگر اس وجہ سے کہ یہ آیات ساری کی ساری ہر ایک سورت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مرتب کی ہوئی ہیں تو کوئی نہ کوئی مناسبت لاحق کو سابق سے ضرور ہوگی ملاکہ اتنی نہین جو ایک ساتھ اُترنے میں ہوتی آخر اس فعل نبوی کا بھی تو کچھہ استحقاق ہے اِسلئے مینے ایک آیت کو دوسری سے جوڑ دیا اور تلاش کرنیسے کچھہ نہ کچھہ مناسبت بھی پائی اکثر تو تفاسیر سے حاصل کیا ہے گو طرز بیان جدا ہے کیون نہ ہو

---

* حاشیہ خیبر مین ایک یہودی عورت نے آنحضرت کی دعوت کر کے زہر ملا دیا آپنے اُسکا کھانا چھوڑ دیا اور فرمایا کہ مجھے اس گوشت نے بتلایا ہے کہ اسمین زہر ہے پھر اُن سے پوچھا کہ تم نے یہ کام کیون کیا انہوں نے کہا ہمنے اس غرض سے کیا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہونگے تو ہم آپ سے چھوٹ جاوینگے اور اگر سچے ہونگے تو بچ رہین گے اس لفظ (مشکوٰۃ) میں اس واقعہ کیطرف اشارہ ہے۔ اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا بھی عقیدہ تھا کہ جھوٹا نبی زندہ نہیں رہ سکتا مگر جلد ہی مارا جاتا ہے — منہ

ہر گلے را رنگ و بوئی دیگر است

یہ یہ طرز بیان گو آجتک دو تفاسیر مین نہین آیا لیکن بی مین اسکا کسیقدر تفسیر رحمانی نمونہ ہوسکتی ہے گو بعد ذالک اس مین اور اسمین فرق ہے چونکہ میری غرض صرف یہ ہے کہ قرآن کریم سے عوام مسلمان اپنی اپنی سمجھ کے موافق کچھ حصہ لین اسلئے مین نے اصل تفسیر کو حواشی سے علیحدہ کرکے اختلاف قرأت وغیرہ کے جھگڑون سے بھی علیحدہ کردیا کیونکہ وجوہ قرأت ہر حال مین معتبر اور مسلم ہے۔

چونکہ میری غرض اصلی اس تحریر سے صرف یہ ہے کہ عوام اہل اسلام قرآن کریم کے مطالب سے واقف اور آگاہ ہون اسلئے مین نے ترجمہ کرتے ہوئے الفاظ عربیہ کی پابندی نہین کی یعنی یہ نہیں کیا کہ جو لفظ پیچھے ہو اسکا ترجمہ بھی پیچھے کردون - بلکہ عربی محاورہ کو ہندی محاورہ میں لایا ہون اس امر کی پابندی بھی نہین کی کہ جملہ اسمیہ کا ترجمہ اسمیہ مین ادا کردون بلکہ مطلب اسکا جس جملہ مین باعتبار محاورہ ہندی کے پایا ادا کردیا ہے بعض جگہ واو کو سر کلام سمجھ کر اسکا ترجمہ نہین کیا - غرض جو کچھ کیا وہ اسی مطلب کے لئے کیا کہ ہندی مین بامحاورہ کلام ہو مسلمانون سے عموماً اور علماء اسلام سے خصوصاً درخواست ہے کہ اسکی غلطیون کے متعلق براہ رحمت راقم آثم کو مطلع فرمادین۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

راقم

ہیچمدان ابو الوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری

سورۃ الفاتحہ مکیۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اسکے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سب جہان والوں کا پرورش کنندہ

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مٰلِكِ یَوْمِ

قیامت کے دن کا

الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ

مالک تیری ہی

نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ

عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے

نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا

مدد مانگتے ہیں ہمیں

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○

سیدھی راہ پہنچا

سورت فاتحہ

چونکہ یہ سورت بندونکی زبان پر گویا ایک عرضی کا مسودہ نازل ہوا ہے اسلئے اس کے ترجمہ سے پہلے (کہو) محذوف سمجھنا چاہئے یعنی اے میرے بندو! تم یوں کہو ہم شروع کرتے ہیں سب کام اللہ کے نام سے جو باوجود گناہ بندوں کے بڑا ہی مہربان نہایت رحم والا ہے غرض مطلب سے پہلے ہم اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ سب تعریفیں اللہ پاک کیلئے ہیں جو سب جہان والوں کا پرورش کنندہ سب مخلوق کیا چھوٹی کیا بڑی اسکی نمکخوار اور غلام ہے نصرف پرورش ہی کرتا ہے بلکہ باوجود انکے گناہوں کے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے گو اگر دنیا میں باوجود کثرت احسانات کے اسکی طرف رجوع نہ کریں اور اپنے تکبر اور سرکشی میں پھنسے رہیں تو اس نے ایکدن شریروں اور نیکبختوں کی تمیز کرنیکو مقرر کر رکھا ہے جس کا نام روز قیامت ہے اس قیامت کے دن کا مالک بھی وہی ہے چونکہ ایسے خدا مالک الملک کے حکم سے روگردانی کرنا بہت ہی مذموم اور قبیح ہے اور نیز ایسا مالک الملک کوئی اور نہیں لہذا ہم سب سے علیحدہ ہو کر اے ہمارے مہربان مولا! تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہر ایک کام کی انجام دہی میں تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں چنانچہ بالفعل ہمارا ایک ضروری حاجت ہے جس کے سبب سے ہم تیرے عاجز بندے ایکدوسرے کے مخالف اور دشمن ہو رہے ہیں اور نہایت ہی ورسی کوشش کر چکے ہیں تاہم کوئی فیصلہ بین طور پر نہیں ہوتا لہذا ہم نیازمندان سب کے سب عاجز اگر التماس کرتے ہیں کہ تو ہی اے مولا! مہربان ہمکو اس میں کامیاب کر وہ مطلب یہ ہے کہ دین میں ہمیں سیدھی راہ پر

شانِ نزول - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ - مکہ شریف میں جب نماز فرض ہوئی تھی تو یہ سورت نازل ہوئی ۱۲ اف

حاشیہ اِھْدِنَا یہ پہلا موقع قرآن کریم کا ہے کہ دعا کا ذکر آیا اسکی تعلیم کیگئی قرآن کریم اور حدیث شریف سے یہ بات

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ	اور اگر یہی ہے کہ جس پر ہم ہین تو اسی پہ ہمین دائم رکھا ہی ہماری مولا! ہماری یہ آرزو نہین کہ جن راہکو ہم ناقص العقل سیدھی سمجھین یا ہمارے اوپر یہی اچھی جانین وہ دکھا حاشا وکلا بلکہ
اُن (بزرگون) کی راہ پر کہ جن پر تو نے انعام کئے	اُن بزرگون کی راہ پر پہنچا کہ جنپر تو نے بوجہ اُنکی دیانتداری کے بڑے بڑے انعام کئے

واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ دعا جب دل کی توجہ سے کیجاوے تو ضرور ہی قبول ہوتی ہے قرآن کریم مین تو صریح ارشاد
ہے کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی پکارنے والا جب مجھ سے دعا مانگتا ہے تو مین قبول کرتا ہون حدیث
شریف مین آیا ہے کہ خدا ایسا جواد ہے کہ بندہ دعا گو کے خالی ہاتھ پھیرنے سے اُسے شرم آتی ہی اسی مضمون کی آیات اور احادیث
کثیر التعداد ہین جملہ اہل اسلام بلکہ جمہور انام بہی اس امر پر متفق ہین اور عقل بہی اسی کی مقتضی ہے کہ ایک عاجز بندہ جو اپنے تئین
کو سب طاقتون کا مالک جانکر اُس سے اپنے ارادون کے پورا ہونے مین استمداد کرتا ہے تو ایسے وقت مین اس عاجز بندے کی حاجت
روائی نہ کرنا ایک قسم کا بخل ہے جبکہ انسانی طبایع کا تقاضا ہی کہ اگر کسی سایل کا سوال الحاح کو پہنچا ہے تو طبیعت انسانی اسکی حاجت
روائی پر متوجہ ہوتی ہے حالانکہ انسانی طبایع مین بخل بہی پایا جاتا ہے پہر جو ذات ستودہ صفات بخل اور امساک سی مبری ہو اُسکا
ہو کہ سایل کے سوال پر متوجہ نہ ہو تو اِس سے زیادہ بخل کیا ہوگا تعالی اللہ عن ذلک عُلُوًّا کبیرا یسئلہ من فی السمٰوٰت والارض
کل یوم ھو فی شان فبای الاء ربکما تکذبان یہی وجہ ہے کہ سب لوگ بالطبع تکلیف کیوقت اِس فعل پر مجبور ہوتے
ہین اور اسکی طفیل سے اپنی حاجت روائی کی امید رکہتے ہین مگر افسوس ہے کہ مسٹر سید احمد خان اس امر مین صرف اہل اسلام بلکہ جملہ
انام سے مخالف ہو بیٹھے ہین اور قبولیت دعا کے معنی وہ نہین مانتے جو سب لوگ مانتے ہین چنانچہ اپنی تفسیر جلد اول کے صفحہ ۱۰ مین
یون رقمطراز ہین ”دعا جب دل سے کی جاتی ہے ہمیشہ مستجاب ہوتی ہے مگر لوگ دعا کے مقصد اور استجابت کا مطلب سمجھنے
مین غلطی کرتے ہین وہ جانتے ہین کہ جس مطلب کیلئے ہم دعا کرتے ہین دعا کرنے سے وہ مطلب حاصل ہو جائیگا اور استجابت کے معنے اُس مطلب کا
حاصل ہو جانا سمجھتے ہین حالانکہ یہ غلطی ہے حصول مطلب کیلئے جو اسباب خدا نے مقرر کئے ہین وہ مطلب تو اُنہی اسباب کے جمع ہونے سے
حاصل ہوتا ہے مگر دعا نہ تو اُس مطلب کے اسباب سے ہے اور نہ اس مطلب کے اسباب کو جمع کرنیوالی ہے بلکہ وہ اس قوت کو تحریک کرنیوالی
ہے جس سے اُس رنج و مصیبت اور اضطرار مین جو مطلب کے نہ حاصل ہونے سے ہوتا ہے تسکین دینے والی ہی“ ناظرین غور کرین کہ
سید کی کیسی جرأت ہے اور مجھے ہمیشہ اُنکی جرأت پر تعجب ہوا کرتا ہے کہ تمام جہان کے مقابلہ خم مار کر کھڑے ہو جاتے ہین مگر اُس کے

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ نہ اُن لوگون کی جن پر غضب کیا گیا	اور عطیات دینی اور ہر طرح کی مہربانیاں مبذول فرمائین نہ اُن بے ایمان لوگون کی جنپر اُنکی بے ایمانی کے سبب سے غضب کیا گیا جیسے یہود

سامان مہیا نہین کرتے۔ کوئی دلیل قوی تو کجا ضعیف بھی اپنے دعوی پر پیش نہین کرتے بتلادین تو اِس مسئلہ مین جو سب لوگون کے خلاف رائے ظاہر کی تو اسکی کوئی دلیل بھی بیان کی نہین معلوم اپنے آپ کو معصوم واجب الاتباع جانتے ہین کہ جو کچھ کہین اُمت پر اُسکا ماننا واجب ہو جائیگا۔ ہمارے خیال مین سر سید کا یہ کہنا تو صحیح ہے کہ دعا اُس مطلب کے اسباب مین سے نہین مگر یہ فرمانا کہ نہ اُس مطلب کے اسباب کو جمع کرنیوالی ہے بالکل غلط ہے ہم حسب درخواست سید صاحب تفسیر القرآن بالقرآن کی کئی ایک آیتین بتلاتے ہین کہ جن سے سید صاحب کے اِس بیان کی غلطی ناظرین و نیز سید صاحب پر پورے طور سے منکشف ہو جائیگی۔ اِس مطلب کو بہت سی جگہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ انبیاء سابقین نے جب تنگ آکر دعا کی تو ہمنے فوراً اُن کے دشمنون کو ہلاک کیا چنانچہ حضرت نوح کی نسبت فرمایا فَدَعَا رَبَّهٗ أَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ؕ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ فا کو جسکا ترجمہ پس ہے جب پہلے کلام پر تفریع لاتے ہین تو پہلا کلام پچھلے کے لئے سبب ہوتا ہے جیسے سبني زيد فضربته مجھے زید نے گالی تو مینے اُسے پیٹا اِس سے صاف ظاہر ہے کہ گالی دینا اُسکے پٹنے کا سبب ہے۔ اِسی طرح اِس آیت مین فدعا ربه ففتحنا کیلئے علت ہے جس سے صاف سمجھہ مین آتا ہے کہ حضرت نوح کی دعا بارش کیلئے یا کم سے کم بارش کے اسباب جمع کرنیکے لئے سبب تھی گو کفار کی ہلاکت کے اسباب کچھہ اور ہی ہون مگر اسمین تو شک نہین کہ اُن اسباب کو جمع کرنے مین دعا کو بھی دخل ہے ورنہ فا لاکر ففتحنا فرمانا بے معنی ہے۔ دوسری جگہ بھی اسیطرح فرمایا ان قومي كذبون فافتح بيني وبينهم فتحا ونجني ومن معي من المومنين فانجيناه ومن معه في الفلك المشحون ثم اغرقنا بعد الباقين ان في ذلك لاية وما كان اكثرهم مومنين ؕ ناظرین ذرا غور کرین کہ کس طرح پہلے کلام پر پچھلے کو تفریعاً بیان فرماتے ہین کہ نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ اے خدا تو ہم مین فیصلہ کرا دے مجھے اور میرے ساتھیون کو بھی اس سے نجات دے۔ اِس سے آگے کے

+ حاشیہ در حاشیہ سر سید نے بجواب مولوی مہدی علی صاحب منجملہ اُن کی ہرگز کہ آپ اپنی مطلب پر دلیل عقلی یا نقلی ضرور پیش کرین اور دلیل نقلی کی تعریف سید صاحب نے یہ کی ہے کہ تفسیر القرآن بالقرآن دیکھو تہذیب بابت رمضان ۱۲۹۳ صفحہ ۲۵۴ — منہ

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اور نہ اُن کی جو گمراہ ہیں۔	اور نہ اُن لوگون کی جو بوجہ اپنی کوتہ اندیشی کے گمراہ ہیں جیسے نصارٰی۔ ہمارے مہربان مولا! ہم عاجزون کی التماس مخلصانہ قبول فرما ✦

لفظون میں صاف ارشاد ہے کہ پس نوح کی دعا کرتے ہی ہمنے اُسکو اور اُس کے ساتھیون کو نجات دی جس سے ایک جزو دعا کا پورا ہوا پہر دوسرون کو ہلاک کردیا جس سے دو نو جزو اسکی دعا کے پورے کردئے بیشک اسمین بڑی نشانی ہے کہ خدا اپنے بندون کی دعا کو ضائع نہین کیا کرتا لیکن بہت سے لوگ (مثل سید صاحب کے) نہین مانتے اور مقام پر اس سے بہی واضح طور پر بیان فرمایا بلکہ اجابت دعا کے معنی بہی صاف صاف بتلا دئے چنانچہ فرمایا! فاستجاب لکم ربکم انی ممدکم بالف من الملئکۃ مردفین یعنی (اے مسلمانو!) تمہاری دعا فتح اسلام کے بارے مین ہمنے اِس طور سے قبول کی کہ مین تمہاری مدد کرنے کو ایک ہزار فرشتہ نشان والے بہیجون گا اس سے صاف اور صریح طور سے معلوم ہوا کہ قبولیت دعا کے یہ معنی ہین کہ جو مراد مانگی جائے وہ حاصل ہوجاے جیسی کہ صحابہؓ کو یوم بدر حاصل ہوئی اِس قسم کی بہت سی آیات قرانی ہین جن سے صاف صاف اگر دیانتداری سے باقاعدہ سمجہنا چاہین تو مفہوم ہوتا ہے کہ ہان دعا بہی واقعی حصول مطلب مین دخل رکہتی ہے بلکہ ہماری سمجہ مین نہین معلوم سید صاحب کو اِس کے مخالف کونسی دلیل عقلی یا نقلی سوجہی ہے جو اس سے انکاری ہو بیٹہے۔ اگر وہی شبہ ہے جو عموماً عام لوگون کو ہوا کرتا ہے کہ جس کام کے لئے دُعا کی جاتی ہے اگر وہ شدنی ہے تو دعا بیفایدہ ہے اور اگر ناشدنی ہے تو دعا سے ہو نہین سکتا تو اس کا جواب وہی ہے جو شیخ الاسلام ابن قیم نے الجواب الکافی مین دیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ دُعا بہی مثل دیگر اسباب مورد و نوعین کے ہے جیسیکہ کہانا بہوک کیلئے اور پینا پیاس کے لئے پس اگر یہی سوال کہانے اور پینے پر وارد ہو کہ اگر بہوک نے جانا ہی ہے تو کہانے کی بہی حاجت نہین اور اگر نہین جانا تو کہانے سے بہی نہ جائیگی۔ پہر اس سوال کا جواب غالباً سرسید بہی دینگے کہ کسی چیز کا مقدر ہونا اُس چیز کے متسبب ہونیکے مخالف نہین ورنہ دُنیا مین کوئی چیز بہی ایکدوسری سے متسبب نہ ہو اِس لئے کہ سب امور واقعیہ کی تقدیر ہوچکی ہوئی ہے۔ پس اسی سے سید صاحب اسی پر دعا کو بہی قیاس فرمالیجے۔ اصل یہ ہے کہ دنیا مین جتقدر اسباب خدا نے مقرر فرمائے ہین اُن سب کا یہی حال ہے کہ بعض دفعہ انکو ہونے بہی وہ مطلب حاصل نہین ہوتا اِسلئے کہ محض اسباب کے ہونے سے ہی تسبب کا وجود نہین ہواکرتا جبتک کہ کسکے موانع بہی معدوم نہ ہون مثلاً آفتاب دہوپکے لئے

سورة البقرة مدنية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ

میں ہون اللہ زیادہ جاننے والا - یہ کتاب

لَا رَيْبَ فِيْهِ

بلاشک (صحیح) ہے

سورت بقرہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے - میں ہون اللہ سب سے زیادہ ہر بات کو جاننے والا - اگر تم میرے علم پر یقین کرتے ہو تو جان لو کہ یہ کتاب جسکا نام قرآن شریف ہے بلاشک صحیح اور میری طرف سے ہے - اور جو یہ شبہ ہو کہ اگر کتاب بلاشک صحیح ہے تو اسکو سب لوگ کیون نہیں مانتے تو اسکا جواب سنو کہ مخلوق تین قسم کی ہے ایک تو وہ لوگ ہین جنکو اس بات کا خیال ہے کہ ہمارا کوئی مالک ہے جو ہم سے ہمارے افعال کی نسبت سوال کریگا کہ تمنے کیا کچھہ کیا ایسے تو ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہتے ہین - دوسری قسم کے وہ لوگ ہین جو ہمیشہ اپنے خیالات کو دوسرون پر ترجیح دیتے ہین

ایک سبب ہے حالانکہ اُسکے طلوع سے جبتک کہ موانع مثل بادل وغیرہ مرتفع نہ ہون دہوپ نہیں ہوتی اس ہماری تقریر سے ایک شبہ بہی دور ہو گیا جو دعا کے سبب ہونے پر کیا جاتا ہے جسکو سید صاحب نے بہی تہذیب الاخلاق ماہ ربیع الاول ۱۳۱۳ میں پیش کیا ہے کہ بسا اوقات دعا کی جاتی ہے مگر حاجت براری نہیں ہوتی پس معلوم ہوا کہ دعا کوئی سبب حصول مقصود کیلئے نہیں ہے ورنہ ایسا نہ ہوتا اُس لئے کہ اگر حاجت روائی نہ ہونے سے دعا کے سبب ہونے میں شبہ ہو تو دہوپ کے لئے آفتاب کے سبب ہونے میں بہی شبہ ہونا چاہئے بلکہ جو لوگ فی زماننا نوکری کے لئے پڑہتے ہیں اور سید صاحب بہی تعلیم علوم جدیدہ کو زمانہ حال میں معاش کا بڑا بہاری سبب جانتے ہین حالانکہ بہت سے تعلیم یافتہ حیران سرگردان ہین پس اُنکی ناکامی سے معلوم ہوا کہ علوم جدیدہ حصول معاش کے لئے سبب نہین ؟ حالانکہ اُنکی ناکامی بہ نسبت دعا گوؤں کے تعجب انگیز ہے کیونکہ دعا گوؤں کو علیم حکیم سے معاملہ ہے جسکی نسبت یہی گمان ہے کہ اُسکے علم اور حکمت میں مطلب کا ملنا ہی مفید نہ ہو یا ہم مین بعض امور ایسے ہون جو دعا کی قبولیت کو مانع ہون جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ جنگلون اور بیابانوں

حاشیہ (الٓمّٓ) اِن حروف مقطعات کے معنی بتلانے مین بہت ہی اختلاف ہے جسکا ذکر مفصل تفسیر اتقان اور معالم میں مرقوم ہے - میرے نزدیک زیادہ صحیح وہ معنی ہین جو ابن عباس سے مروی ہین کہ ہر ایک حرف اللہ تعالی کے نام اور صفت کا مظہر ہے اس لئے کہ اس مضمون کی ایک حدیث مرفوع بہی تفسیر اتقان مین میری نظر سے گذری ہے اسی لئے مینے یہ ترجمہ جسکو آپ دیکھہ رہے ہین کیا ہے - واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

ف اس سورت کی فضیلت بہی حدیثون مین بہت آئی ہے ایک حدیث مین جو ترمذی وغیرہ نے نقل کی ہے وارد ہے کہ یہ سورت قیامت کے روز اپنے پڑہنے والے کیساتھہ ... اور اسکی طرف سے خدا کی جناب مین گفتگو کریگی اور اسکی سفارش ... بندہ نے ... جو کلام جانکر پڑہا تہا اور جسپر عمل کیا اسکو معاف کر دے ... اسکی سفارش کر کے معافی کرائیگی منہ

اگرچہ غلط ہوں دوسرے کی سنتے ہی نہیں خواہ کیسی ہی کہے بلکہ اُلٹے حق گوؤں کی جو ان کی رائے سے مخالف ہوں دشمن ہو جاتے ہیں تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو اپنی غرض کے یار مطلب کے آشنا نہ اسلام سے عداوت نہ کفر سے عار بلکہ جس طرف مطلب دنیاوی ہو اُسی طرف کے غلام اگر مسلمان ہیں تو اپنے مطلب کو اگر کافر ہیں تو اپنی غرض سے

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ

اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے ہدایت ہے۔ جو

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

غیب کی باتیں مانتے ہیں

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ

اور نماز ادا کرتے ہیں اور ہمارے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

دیے ہوئے سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ

اور وہ جو تیری طرف اتاری (کتاب) اور

اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

تجھ سے پہلی اُتری ہوئی بھی مانتے ہیں

پس یہ قرآن بیشک پہلی قسم کے لوگ یعنی اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے اُنکی پہچان کے لئے دو نشان ہیں۔ اول نشانی اور بڑی ضروری نشانی تو یہ ہے جو وہ بن دیکھے غیب کی باتیں حسب فرمان الٰہی مانتے ہیں اور نماز کو ایسا ادا کرتے ہیں کہ پانچوں وقت جماعت سے پڑھتے ہیں اور علاوہ اسکے ممسک اور بخیل بھی نہیں بلکہ ہمارے دیئے ہوئے سے خرچ بھی کرتے ہیں۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ وہ (اے محمد) تیری طرف اتاری ہوئی کتاب اور تجھ[2] سے پہلی اتری ہوئیں کتابیں بھی مانتے ہیں نہ صرف زبانی دنیاداروں کی طرح یا جھوٹے واعظوں کی مانند کہ کہیں کچھ اور کریں کچھ بلکہ وے نیک کام اور اخلاص میں ایسے مشاق ہیں کہ اُن کی اخلاص مندی دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے کہ یہی لوگ قیامت کو مانتے ہیں جو ہر وقت اُسی کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

ہیں لمبے لمبے ہاتھوں خدا کو پکارتے ہیں حالانکہ اسکا کھانا پینا لباس سب حرام ہوتا ہے پھر انکی دعا کیسے قبول ہو قرآن کریم نے بھی فلیستجیبوا لی کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے خلاصہ یہ کہ دعا بھی مثل اور اسباب کے ایک سبب ہے پس جیسے کہ اور اسباب پر حصول مطلوب ضروری نہیں باوجود اسکے انکی سببیت میں شبہ نہیں آتا اسی طرح اس میں بھی نہیں۔ ودلیلہ ما قد ذکرنا منہ

حاشیہ نمبر ۲ (اور تجھ سے پہلی اُتری ہوئی) بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کبھی کسی مسلمان نے عیسائیوں سے انجیل کے کلام الٰہی ہونے کی دلیل مانگی تو جھٹ سے انہوں نے یہ آیت یا اسکے ہم معنی کوئی دوسری آیت پڑھ دی اور سائل مسلمان پر زور ڈالا کہ

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ
یہی لوگ قیامت کو مانتے ہین   یہی لوگ اپنے
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
رب کے فرمان پر ہین   اور یہی لوگ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مراد کو پہنچنے والے ہین   وہ لوگ جو انکاری ہین
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تیرا سمجھانا اور نہ سمجھانا انکو برابر ہے وہ نہین مانین گے

لگے رہتے ہین جو کام کرتے ہین قیامت کی عزت اور ذلت کا لحاظ اسمین پہلے کرلیتے ہین ایسے لوگون کی نسبت ہم یہی شہادت دیتے ہین کہ بیشک یہی لوگ اپنے رب کے فرمان پر چلنے والے ہین اور اگر یہہ اسی طرز پر ہے تو بیشک یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہین ہان وہ لوگ جو عناد کے سبب سے ہر ایک حقانیت سے انکاری ہین تیرا سمجھانا اور نہ سمجھانا انکو برابر ہے وہ اس کتاب کو نہیں مانین گے - ایسے لوگون کو خدا نے بہی اپنی جناب سے دور کردیا ہے اب انکی ایسی بری حالت ہے کہ کوئی سچی بات ان کے ذہن تک رسائی کرہی نہین سکتی اس لئے خدا نے ان کے دلون کو قبولیت

کہ تمہارا قران کتب سابقہ کی شہادت دیتا ہے بلکہ اُن کی تسلیم کو داخل ایمان بتاتا ہے پہر تم اس سے زیادہ کیا ثبوت چاہتے ہو اس لئے مناسب ہے کہ اس جگہ جو پہلا ہی موقع کتب سابقہ کی تصدیق کا آیا ہے ہم اس امر کی تنقیح کرین کہ کتب سابقہ جن کی قران کریم تصدیق کرتا ہے وہ یہی ہین جن کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت زمانہ حال کے عیسائیون سے طلب ہے یا اور نیز ان کتابون کی قدر و منزلت کہان تک ہے اور یہہ واضح کرین کہ اس مطلب پر عیسائیون کا اس آیت کو پیش کرنا ثبت ہوا ہے یا صرف دہوکہ دہی اور دفع الوقتی ماتجہی - پس واضح ہو کہ کتب سابقہ جنکی تصدیق قران کریم نے کی ہے بحیثیت مجموعی یہ نہین جو اس وقت متداول ہین یہ تو ایک مثل کتب تواریخ کے ہین اس ہماری دعویٰ کا ثبوت انکی طرز موجودہ ہی بتلا رہی ہے تورات ابتدا سے انتہا تک انجیل اول سے آخر تک پڑہنے سے صاف سمجہہ مین آتا ہے کہ ان کے لکہنے والے حضرت موسیٰ اور مسیح کے سوا کوئی اور ہی ہین چنانچہ حضرت موسیٰ اور مسیح علیہما السلام کے بعد کے واقعات کا انمین درج ہونا اس امر کا بین ثبوت ہے کہ ان جلدون کی حضرت موسیٰ اور مسیح کو خبر نہین کجا یہہ کہ خدا کی طرف سے اُن پر الہام ہوئے ہون - مثلا حضرت موسیٰ کی وفات اور بعد وفات کے واقعات کا ذکر ہی تورات مین مذکور ہے تورات کی پانچوین کتاب استثنا کے باب ۳۴ آیت ۵ مین لکہا ہے " سو خداوند کا بندہ موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق موآب کی سرزمین مین مرگیا اور اُس نے اُسے موآب کی ایک

وادی مین بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آج کے دن تک کوئی اسکی قبر کو نہین جانتا اور موسیٰ اپنے مرنیکے وقت ایک سو بیس

تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ خَتَمَ اللّٰهُ
وہ نہین مانینگے خدا نے لگادی
عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى
دلون کو کانون کو بند کردیا
أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اور اُن کی آنکھون پر پردہ ہے اور ان کو عذاب
عَظِيمٌ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ
بڑا ہوگا۔ اور لوگون مین بعض وہ ہین جو کہتے ہین

حق سے اور کانون کو حق سننے سے بند کردیا اور آنکی آنکھون پر پردہ ہے
پس تینون طریق انسان کی ہدایت کے ہوتے ہین سو خدا نے اُن کی
سرکشی اور لاپرواہی کے سبب سے تینوں کو بند کردیا اور اسی پر بس نہین بلکہ
چونکہ بڑے معاند اور مفسد ہین قیامت کے روز اُن کو عذاب بہی بڑا
ہی ہوگا۔

ع اور تیسرا قسم عام لوگون مین سے بعض وہ ہین* جو مسلمانون سے روخ
پیدا کرنے کو کہتے ہین کہ ہم اللہ کو مانتے اور قیامت پر یقین رکہتے ہین
مگر یہ باتین ان کی سب زبانی ہی ہین اوپر سے چاپلوسی کرتے ہین۔

برس کا تہا کہ نہ اسکی آنکھین دھندلائین اور نہ اسکی تازگی جاتی رہی سو بنی اسرائیل موسیٰ کے لئے موآب کے میدانون
مین تیس دن تک رویا کئے آگے چلکر دسوین آیت مین لکہا ہے کہ اب تک بنی اسرائیل مین موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہین اُٹہا
حضرت مسیح کے سولی پر جان دینے کا مذکور انجیل مین بصراحت موجود ہے بلکہ بعد سولی کے واقعات بہی انہین پائے جاتے ہین
اِن سب امور مین غور کرنیسے یہ نتیجہ بآسانی نکل سکتا ہے کہ اِن واقعات کے دیکہنے اور لکہنے والے سوااِن دونو صاحبون کے
کوئی شخص ہوگا اور اگر عیسائیون کا عقیدہ بہی بغور دیکہین تو وہ بہی اس امر کے قایل نہین کہ توراۃ انجیل موجودہ کے مصنف

شانِ نزول (بعض وہ لوگ ہین) حضرت اقدس جب مدینہ مین تشریف لیگئے اور آپ کا جاہ و جلال روز افزون ہونے لگا اور خالص لوگ جوق
درجوق مسلمان ہورہے تہے کہ دنیاداروں کو سوااِسکے کچہہ نہ سوجہی کہ بظاہر مسلمانی اختیار کرین اور باطن مین وہی اپنا خبث چہپاوین
جس قسم کا آدمی ملے اس سے ویسے ہی ہوجاوین با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام پر عمل کرین انکی اس چالبازی سے عام مسلمان دہوکہ
مین آنے لگے اور خاص مذہب اسلام کی ترقی کو بہی اس سے رکاوٹ کا اندیشہ تہا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن دنیاداروں کے حال سے اپنے
نبی کو مطلع کرنا چاہا اور قرآن کریم مین انکی خباثت کا متعدد جگہ ذکر فرمایا ۱۲ منہ

حاشیہ نمبر ۳ (ختم اللہ علی قلوبہم) اس مقام مین بعض لوگون کو شبہ ہوتا ہے کہ جب خود خدا نے ہی ان کافرون کو گمراہ کیا اور ان کے دلون
اور کانون پر مہر کردی اور اُن کی آنکہین بند کردین تو پہر ان کا کیا قصور ایسے لوگون کو عذاب کرنا انصاف سے دور ہے اس مضمون کی ابہی

آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ

کہ ہم اللہ اور قیامت پر یقین رکھتے ہین

بِمُؤْمِنِينَ ۝ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ

حالانکہ دل سے ایمان انکو نہین خدا کو اور عام مسلمانونکو دہوکہ

آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ

دیتے ہین اور یاد رکہین کہ اپنی جانون ہی کو فریب کرتے

وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

ہین لیکن سمجھتے نہین۔

حالانکہ دل سے ایمان اُن کو نہین ایسے بدمعاش مطلب کے یار ہین کہ اگر ہو سکے تو خدا کو بہی فریب دے جائین چنانچہ یہ کاروائی اُن کی دیکہنے سے دانا صاف جان جائینگے کہ گویا خدا کو دہوکہ دیتے ہین کیونکہ ایمان کا اظہار کرنا اور اندر کفر چہپانا اس لئے ہے کہ خدا اُن کے ظاہری ایمان کو دیکھ کر اُن سے مومنون کا سا معاملہ کرے ہرگز نہین خدا تو عالم الغیب ہے البتہ عام مسلمانون کو جو بے چارے غیب نہین جانتے دہوکہ دیتے ہین اور اپنے جو مطلب نکالنا ہو نکال لیتے ہین مگر یاد رکہین کہ درحقیقت اپنی جانون سے ہی فریب کرتے ہین کیونکہ اسکا وبال آخرکار اُنہی کی جانون پر ہوگا لیکن اپنی نادانی سے

تتمہ تفسیر

انبیاء ہین بلکہ اُن کے خیال کے مطابق بہی اُن کے بعد کے لوگ ہین اناجیل کے مصنف تو یہی صاحب ہین جن کے نام سے اناجیل مروج ہین۔ ایسا ہی توریت وغیرہ کا لکہنے والا اور واقعات کا جمع کرنے والا بہی کوئی شخص ہوگا۔ ہان اہل اسلام اور عیسائیون کا صرف اس قدر اختلاف ہے کہ عیسائی اسکے قایل ہین کہ جو کچھ اناجیل وغیرہ مین مذکور ہے بیشک حواریون نے ہی لکہا مگر وہ اسکے لکہنے مین معصوم تہے انکی حفاظت خدا کے ذمہ تہی جو واقعات مسیح کے تہے انکو الہام کے ذریعہ معلوم ہوتے تہے وہ لکہتے جاتے تہے یہی تقریر مسٹر عبداللہ آتہم مسیحی امرتسری نے میرے سامنے کی تہی مثلاً جو کچھ واقعات حضرت مسیح کو پیش آئے کہین اُنہون نے کلام الٰہی کا وعظ کہا کہین اپنی معمولی کامون بشری کہانے پینے مین مصروف رہے سب کے سب مصنفون نے اناجیل مین درج کر دی چنانچہ ان کے اختلافات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک واقع کو ایک لیتا ہے دوسرا نہین لیتا مثلاً مسیح کا زندہ ہوکر آسمان پر چلا جانا مرقس لیتا ہے متی نہین لیتا

تتمہ تفسیر

بہت سی آیتین ہین مگر چونکہ یہ پہلی آیت ہے اسلئے ہم اسکے حاشیہ مین کسیقدر بسط سے لکہین گے اور پہر موقع بموقع اسکے حوالہ ہی پر قناعت کر جائینگے مگر پہلے تحقیقی جواب کے یہ بتلانا ضروری ہے کہ اسلام کے قدیمی مہربان عیسائیون نے اس مسئلہ کے متعلق جو زبان درازیان کی ہین بالکل انصاف سے بعید اور فہم کلام سے دور ہین اور ان جنٹلمین عیسائیون کی ایمانداری کا پورا ثبوت ہے کہ اُنہون نے اس معاملہ مین سوکن کے جلانے کو اپنی ناک کی بہی پروا نہ کی قرآن کریم کی ان آیات پر اعتراض کرتے ہوئے اُنہون نے اپنے ہان کی بہی خبر نہ لی کہ توریت انجیل نے بہی اس مسئلہ کو متعدد مقامات مین بوضاحت لکہا ہے توریت کی دوسری کتاب سفر خروج باب ۴ آیت ۲۱ مین ہے

فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا

اُن کے دلون مین بیماری ہے پس خدا نے انکی بیماری زیادہ

وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ

کردی اور انکو اُن کے کذب کے سبب سے دردناک عذاب ہوگا

وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

اور جب کبھی کوئی اُن سے کہے کہ ملک مین فساد نہ کرو

قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ

تو کہتے ہین کہ ہم تو پکے مصلح ہین۔

سمجھتے نہین بہلا وہ اِس ضرر کو سوچین بہی کیا اُنکے دلون مین تو بیماری ہے اور خدا حکیم مطلق کی بتلائی ہوئی دوا قرآن کو استعمال نہین کرتے پس خدا نے بہی انکی بیماری زیادہ کردی یہ نہ جانین کہ اس دوا کے نہ کرنے سے جہوٹ جائینگی ہرگز نہین بلکہ انکو اُن کے کذب کے سبب سے دردناک عذاب ہوگا اس لئے کہ دعوے ایمان کا کرکے کفر چھپاتے ہین پہر طرفہ یہ کہ جب کبھی کوئی بطور نصیحت اِن سے کہے کہ تمہاری اِس دروغگوئی سے ملک مین فساد ہوتا ہے تم ایسے جہوٹ بولنے سے فساد نہ کرو تو جہٹ اپنی بریت بیان کرنیکو کہتے ہین کہ فساد ہی تو تم لوگ ہو ہم تو پکے ریفارمر مصلح ہین کیونکہ ہر ایک سے ملے جلے رہتے ہین اور اصول

ستی کا مسیح کے پیچھے ہولینا متی بیان کرتا ہے مرقس وغیرہ نہین کرتے۔ اِسی طرح اور سینکڑون واقعات ہین جو ایک انجیل مین ہین دوسری مین نہین اصل یہ ہے کہ ایسے واقعات کا جہوٹ جانا کچھ تعجب بہی نہین بالخصوص جبکہ ثبوت کی بنا صرف سماع پر ہی ہو چنانچہ لوقا بہی انجیل کے شروع مین ظاہر کرتا ہے کہ مینی بلکہ سب نے راویون سے سن سنکر واقعات لکھے ہین پس ثابت ہوگیا کہ توراۃ انجیل جنکی قرآن کریم نے شہادت دی ہے یہہ نہین انکو ان کے ساتھ بجز شراکت اسمی کے کوئی شراکت نہین جیسے کوئی شخص خاندان مغلیہ کا حال لکھکر اُسکا نام گلستان رکھدے تو وہ سعدی کی گلستان نہ ہوگی۔ پس اس انجیل موجودہ کے ثبوت مین آیت قرآنی کا پیش کرنا اور آیت شریفہ قرآنی کو اپنے دعوے کا مثبت جاننا ہرگز صحیح نہین۔ قرآن شریف نے کہین یہ نہین تبلایا کہ انجیل متداول مسیح پر نازل ہوئی

اور خدا نے موسیٰ سے کہا کہ جب تو مصر مین داخل ہوئے تو دیکھ سب معجزے جو مینے تیرے ہاتھ مین رکھے ہین فرعون کے آگے دکھلائیو۔ لیکن مین اسکے دل کو سخت کرون گا وہ اُن لوگون کو جانے نہ دیگا۔ ایضاً۔ ۱ باب ۷۔ ۴ آیت مین لکھا ہے لیکن خدا نے فرعون کے دل کو سخت کردیا اُس نے اُن کا جانا نہ چاہا ایضاً ۱۱ باب ۱۰ آیت اور موسیٰ اور ہارون نے یہ سب فرعون کو دکھائے اور خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کردیا کہ اُس نے اپنے ملک سے بنی اسرائیل کو جانے نہ دیا اسی طرح مقامات مفصلہ ذیل مین اِس مسئلہ کا ذکر ہے بغرض اختصار ہم صرف نام بتلانے پر ہی قناعت کرتے ہین۔

استثنا ۲ باب ۳۰ آیت۔ ایضاً ۲۹ باب ۴ آیت۔ یشوع ۱۱ باب ۲۰ آیت۔ قاضیون ۹ باب ۲۳ آیت۔ اسلاطین ۲۲ باب

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ

ہوشیار ہو بیشک یہی مفسد ہین مگر

لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

سوچتے نہین اور جب کوئی اُن سے کہتا ہے

اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

کہ لوگون کی طرح ایمان لاؤ تو کہتے ہین کیا

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ

ہم بیوقوفون کیطرح مان جائین ہوشیار رہو

معاش کو عمدہ طرح سے نباہتے ہین مگر یہ سب انکی چالاکیان زبان کی ہین ہوشیار ہو کر بیشک یہی مفسد ہین ناحق طلاقت لسانی سے جہنم کے قابل بنتے ہین مگر سوچتے نہین کہ اسکا وبال کہان تک ہمکو اٹھانا ہو گا پھر اتنے ہی جھوٹ پر بس نہین بلکہ جب کوئی لعلوہ مشورہ اُن سے کہتا ہے کہ بھائیو! ادھر اُدھر کی باتین بنانا اچھا نہین تم ایک طرف ہو کر اور مسلمان لوگونکی طرح خدا و رسول پر ایمان لاؤ تو کہتے ہین کیا ہم بیوقوف ہین جو بیوقوفون کی طرح مان جائین یہ کیا واہیات بات ہے کہ ایک ہی طرف جھک جائین آخر زمانہ بہ نسبت آدمی کو ہر ایک سے ملنا ہے کبھی کبھی مسلمان سے معاملہ ہے کبھی کسی کافر سے مطلب ایک ہی طرف ہو کر دوسرونکو چھوڑ دینا

یا یہ کہ اسکو بھی مانو بلکہ ایمان کے موقع پر اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اور مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى یعنے اُن کتابون کو جو تجھ سے پہلے اُترین اور موسٰے اور عیسےٰ کو ملین ان الفاظ شریفہ سے تعبیر کرنے مین اسیطرف اشارہ ہے جو ہم لکھہ آئے ہین رہی یہ بات کہ عیسائی اِن کے مصنفون کو الہامی مانتے ہیں سو پڑے مانین اسیکا ثبوت ہمکو دین کسی دلیل عقلی یا نقلی سے ثابت کرین کہ متی مرقس وغیرہ الہامی تھے اور یہہ کتابین اُنکی الہام سے ہین وَدُوْنَهٗ خَرْطُ الْقَتَادِ آیت قرآنی کو پیش کرتے ہوئے شرم کرین کہ دعوی کیا ہے اور دلیل کیا۔ دعوے اناجیل موجودہ کے مصنفون کے الہامی ہونیکا ہے اور دلیل سے موسٰی اور مسیح کا الہام ثابت ہوتا ہے فَاَنّٰى لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ۔ بعض عیسائی سادہ لوح مسلمانون کو دھوکہ دینے کی غرض سے کہا کرتے ہین کہ اگر اناجیل موجودہ اصلی نہین تو اصل

زبور ۵،۱-۲۵ آیت۔ ایضًا ۱۴۸-۶ آیت۔ امثال ۱۶ باب ۴ آیت یسعیا ۶ باب ۹ آیت ایضًا ۲۹ باب ۹ آیت متی ۱۲ باب ۲۴ آیت لوقا ۸ باب ۱۰ آیت یوحنا ۶ باب ۴۴ آیت وغیرہ وغیرہ۔ عیسائیون نے اپنے ان کی خبر تو نہ لی یا لی تو ہوگی مگر اپنی کلیسا مین روح پھونکنے کو ناحق اسلام سے الجھے پس عیسائی تو جب تک ان مقامات مذکورہ کا جواب نہ سوچ لین ہم سے مخاطب نہین ہو سکتے فما ھو جوابہم فہو جوابنا رہا یہ امر کہ ایسی آیات قرآنی کا کیا مطلب ہے اور اس سوال کا حقیقی جواب کیا ہے کہ اس کے جواب دینے سے پہلے ہم چند اصول بتلانا مناسب جانتے ہین کہ جواب مین آسانی ہو

اول۔ اصُول[1] اول سوائے خدا کے دنیا مین کوئی خالق نہین دنیا مین کیا جوہر کیا عرض بغیر خلق الٰہی کے پیدا نہین ہو سکتا۔

[1] اصول گو لفظا جمع کا ہو مگر بہ ہی مین مفرد پر بھی بولا جاتا ہے ۱۲ منہ

هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝
یہی بے وقوف ہین لیکن جانتے نہین
وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
اور جب مسلمانون سے ملتے ہین تو کہتے ہین کہ ہم تو مومن
وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا
سے مسلمان ہین اور جب اپنے بڑے کافرون سے علیحدگی مین
اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ
جاتے ہین تو کہتے ہین ہم تو تمہارے ساتھ ہین مسلمانون سے تو ہم صرف مسخری کرتے ہین

یہ تو سراسر نادانی ہے کہ اُنہون نے مخلص مومنون کو بیوقوف بنایا ہے نہین مگر ہوشیار رہو ان بدزبانون کی چالاکیون سے دبو نہین درحاصل یہی بیوقوف ہین جو قدرے دنیاوی فواید کی لحاظ سے اپنے مولا کریم کو ناراض کرتے ہین لیکن جانتے نہین سوچتے نہین کہ اسکا انجام کیا ہوگا ہان اپنی مطلب برآری مین ایسے مضبوط ہین کہ جب مسلمانون سے ملتے ہین تو کہتے ہین کہ ہم تو مدت سے مسلمان ہین اور جب اپنے بڑے کافرون سے علیحدگی مین جاتے ہین تو اپنی بیت کے کئی ذرایع بیان کرتے ہین منجملہ یہی کہتے ہین کہ ہم تو اصل مین تمہارے ساتھ متفق ہین مسلمانون سے تو ہم بطور خوش طبعی کے صرف مسخری سی کرتے رہتے ہین یہ نہیں سمجھتے کہ اگر ہماری مسخری سے مسلمانون کا کچھ حرج بھی ہے تو صرف اسیقدر کہ دنیا کے

لاکر دکھاؤ ہم اُس سے مقابلہ کر کے دیکھین جبکہ تمہارا قرآن شریف اُنکی شہادت دیتا ہے تو انکا وجود بھی بتلاؤ کہ کہان ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی کسی جنگل مین کسی شخص کو ایک چاندی کا ٹکڑہ دکھا کر کہے کہ یہہ روپیہ انگریزی ہے وہ شخص بوجہ اسکے کہ اس پر ملکہ وکٹوریہ کی تصویر نہین اس سے انکار کرے تو شخص مدعی کا حق ہے؟ کہ اپنے دعوی کی یہ دلیل بیان کرے کہ اگر یہہ روپیہ نہین تو اصلی روپیہ لا کر دکھا اور اس سے مقابلہ کر تا کہ معلوم ہو جاوے کہ اصلی کون سا ہے اور نقلی کون اگر نہ ملے تو میرا دعوی ماننا ہوگا ہرگز یہہ کلام مدعی کا صحیح نہین اسلئے کہ اُسکے انکار کی وجہ تو یہ تھی کہ چونکہ اس ٹکڑے پر وہ نشان روپیہ بننے کے ہونے چاہئین وہ نہین اسلئے یہ ٹکڑا روپیہ نہین ہو سکتا اسی طرح اناجیل موجودہ کی نسبت بھی مسلمانون کا یہ خیال ہے کہ علاوہ انکی موجودہ روائتی کے چونکہ ان مین ایسے واقعات

دوم - یہ کہ خدا کا علم بہت ہی وسیع ہے ہر ایک چیز کو اُس نے ایک ہی آن مین جان لیا ہوا ہے خواہ وہ چیز ہزار سال بعد ہی کیون نہ ہو

سوم - خدا کی قدرت سب پر غالب ہے اگر وہ چاہے تو مخلوق سے خلاف طبع کام بھی کرا سکتا ہے

چہارم خدا نے انسان کو ایسی طاقتین دے رکھی ہین کہ اگر انکو استعمال کیا جائے تو ترقی پذیر ہوتی ہین اور اگر مہمل چھوڑی جاوین تو بیکار بلکہ قریب زوال بھی ہو جاتی ہین۔

پنجم - کسی شخص کی نسبت قیافہ شناسی یا کسی اور وجہ سے پیش گوئی کرنا اسکو مجبور نہین کرتا۔

ششم انسان کو خدا نے کسی قسم کی تمیز اور عقل ضرور دی رکھی ہے جسکے سبب سے وہ دیگر حیوانات سے ممتاز ہوکر اشرف المخلوقات ہوا۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي

اللہ ان کو مسخری کی سزا دیگا اور انکی سرکشی کے

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ

سبب سے ان کو کہینچے گا حیران پہر نیگے یہی تو

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

ہین جنہون نے ہدایت کے عوض گمراہی لیلی ہے

بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ

پس تجارت ان کی سودمند نہ ہوئی

کسی معاملہ مین دہوکہ کہا جائین گے لیکن وہ کیا کرینگے جب اللہ تعالی انکو مسخری کی سزا دیگا اور انکی سرکشی کے سبب سے انکو عذاب مین مدت دراز کہینچے گا اپنی سرکشی مین حیران پہر ینگے کوئی چارہ نہیں سوجھیگا کہ کیا کرین نہ تو دنیا کی طرف آنیکی اجازت ہوگی اور نہ کوئی سفارش ہی کریگا اور خود ہی اپنے آپ کو اس قابل پاوینگے کہ عرض معروض کرین اس لئے کہ دنیا مین بڑے جرم کے مرتکب ہوچکے ہین یہی تو ہین جنہون نے ہدایت قرآنی کے عوض گمراہی لے لی ہے پس اس تجارت سے دنیا مین اگرچہ انکو کسیقدر منافع ہو لیکن انجام کار تو ضرور ہی ضرر اٹھائینگے اسلئے کہ واقع مین تجارت انکی سودمند نہ ہوئی

یہی درج ہین جو حضرت موسیٰ اور مسیح کے زمانہ کے قطعاً نہین ہوسکتے اِس لئے ہم انکو انجیل مسیحی نہین ملنتے علاوہ اس کے ہوسکتا ہے اور ممکن ہے کہ اصلی انجیل کلًّا یا جزءً اسی مین ہو جیسے کہ بعض فقرات جو حضرت مسیح نے بطور وعظ کے فرمائے ہین یہی بتلا رہے ہین مگر چونکہ ایسے فقرات الہامی مجموعہ غیر الہامی مین آگر وہی رنگ اختیار کرلیتے ہین اِسلئے ہم مجموعہ من حیث المجموعہ پر غیر الہامی کا حکم لگاتے ہین پس اناجیل موجودہ کی مثال بالکل یہ ہوگی کہ ایک واعظ قران کریم کی ایک دو آیت پڑہکر گھنٹہ دو گھنٹہ تک وعظ کہے پہر اسی وعظ کو کوئی شخص اول سے آخر تک کسی اخبار یا رسالہ مین چہپوا دے پس جیسا کہ یہ اخبار یا رسالہ الہامی نہین ہوسکتا گو اسمین آیات قرآنی بھی ہون۔ ایسا ہی اناجیل موجودہ الہامی نہین جبتک کہ عیسائی اِس امر کا ثبوت نہ دین کہ ان کے مصنف بھی الہامی تھے۔ ودونہ خرط القتاد

ہفتم۔ کسی بیمار صاحب الفراش کا کسی بڑے کام مین چلکر شریک ہونا اسکی مدح کا باعث نہین ہوسکتا۔

پس اب ہمین یہ دیکھنا چاہئے کہ انسان جو قوانین الٰہی بلکہ قوانین شاہی کا بھی مکلف ہوتا ہے اسے ان احکام کے ادا کرنے کی طاقت بھی ہے یا نہین۔ بیشک بموجب اصول ششم کے گر خانہ زاد نہین کیکی دی ہوئی ہے اور وہ طاقت بموجب اصول چہارم اِس قابل ہے کہ اگر اُسے کام مین نہ لایا جاوے تو بیشک تنزل پذیر ہوتی ہے بلکہ اگر ایک مدت تک مہمل ہی رہے تو قریب فنا ہی ہوجاتی ہے۔ اس امر کی وضاحت کیلئے ہم چورون اور ڈاکوؤن کا حال تمثیلاً بتلاتے ہین کہ زمانہ ابتدا مین انکو بڑے بڑے کام کرنیکی جرأت نہین ہوتی اِس لئے کہ اُن کے دل مین اُس کام کے عیوب نمایان اور اسکی پاداش کا ڈر ہوتا ہے پہر رفتہ رفتہ وہ ایک حدتک پہنچ کر ایسے ہوجاتے ہین

وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝
اور نہ تھے (سوداگری کا) ڈھب سے

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي
انکی مثال اوسکی طرح ہے جو

اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ
(جنگل میں) آگ جلائے

فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ
پس جب آگ نے اسکا ارد گرد روشن کیا

بہلا کیونکر نفع مند ہو سکتی تہی جبکہ یہ سودا بہی ایسا ہی اور نہ انکو سوداگری کا ڈہب ہے ورنہ ایسے ٹوٹے کی چیز ہرگز نہ خریدتے انکی تمثیل بالکل اس شخص کیطرح ہے جو کسی جنگل مین جہان بہت سخت اندہیرا ہو آ جا لا کر نیکو آگ جلاتے پس جب اس آگ نے اسکا ارد گرد روشن کیا تو اس شخص نے جانا کہ بس اب مجہو اس آگ کی کچہہ حاجت نہین آگ کو بجہا دیا پہر جب اٹہہ کر راہ چلنے لگا تو اندہیرے کے سبب سے تکلیف ہوئی تو اس آگ کی قدر معلوم کی یہی حال ان بنیاد منافقون کا ہے جب پہلے مسلمان ہوے تو انہون نے سمجہا کہ بس اتنو جو مطلب ہمین مسلمان ہونے سے تہا سو حاصل ہو گیا کہ مسلمانون مین ہمارا اعتبار پیدا ہو گیا اب ہم اسلام کو کیا کرینگے

تحقیق اسکی یہ ہے کہ ہر زمانہ مین دستور ہے کہ بزرگون کے واقعات سب کے سب جیسے کیسے ہی ہون مسلسل قلمبند کیا کرتے ہین گو اُن مین اس بزرگ کی معمولی مشاغل کہانا پینا چلنا پہرنا ہی کیون نہ ہو پہر اسی پر ہی بس نہین بلکہ مخاتات اور بعد وفات کے حالات بہی درج کر دیا کرتے ہین چنانچہ شیخ مجدد صاحب سرہندی اور مولانا اسمٰعیل شہید قدس سرہا وغیرہ بزرگان کی سوانح عمریان اسکی شاہد عدل ہین ان وقایع کے جمع کرنے سے مصنفون کی یہ غرض ہوتی ہے کہ جو کچہ واقعات ان بزرگون کی زندگی کے یا بعد مرنیکے جو ان کے متعلق ہون بعض کو بطور مسایل شرعیہ بعض کو بغرض نفت طلب بیان کرین یہ خیال انکو ہرگز نہین ہوتا کہ ان بزرگون کے الہامی واقعات کو ہی لکہین یہی وجہ ہے کہ ایسی تصنیفون مین اُن واقعات کا بہی مذکور ہوتا ہے جو اُن بزرگون

کہ بیکس مظلوم یتیم بیوہ عورتون کا مال بہی اگر ملے تو نہین چہوڑتے وجہ اسکی بغیر اسکے کیا ہے کہ انہون نے خداداد طاقت سے کام نہین لیا سو آخرکار رفتہ رفتہ ایسی ہو گئی کہ گویا معدوم ہے مگر درحقیقت معدوم نہین بلکہ مغلوب ہے اسی مغلوبیت کو اس آیت مین خَتَمَ اللّٰهُ کے ساتہہ تعبیر کیا ہے ان امین شک نہین کہ بموجب اصول سوم اگر خدا چاہے تو انکو بہی ہدایت کرے اور ان کو انکی حبر کرتے سے جو شل طبعی کے ہو رہی ہین جبراً روک دے اسی معنی کیطرف وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا - وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا أَشْرَكُوا - وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ وغیرہ آیات مین اشارہ فرمایا اور اگر انسان اپنی مغلوب طاقت سے کچہ کام لینا چاہے تو خدا عالم بہی بموجب اصول چہارم اس پر نظر رحمت کرتے ہین وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ یہی بتلا رہا ہے اور اگر توجہ ہی نہ ہو تو مطابق اسی اصول مذکور

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ
ان کا نور باطنی اللہ نے چہین لیا اور ان کو
فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ صُمٌّۢ بُكْمٌ
اندہیروں مین چہوڑ رکہا ہے کچہہ نہین دیکہتے بہرے ہین
عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَيِّبٍ
گونگے ہین اندہے ہین پس یہ رجوع نہ کرینگے یا مثال انکی مینہ والون
مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ
کی سی ہے جو اوپر سے اترا اسمین اندہیری اور گرج اور بجلی ہے

چلو اب جدہر سے فایدہ ملے ادہر کی راہ لین جہٹ کافرون سے جا ملے مگر یاد رہے جیسی حالت اس آگ والے کی ہوئی تہی کہ کوچ کیوقت اندہیرے مین پریشان تہا اسی طرح ان سے ہوگا اسلئے کہ انکا بہی نور باطنی اللہ تعالی نے چہین لیا ہے اور انکو سخت گمراہی کے اندہیرون مین چہوڑ رکہا ہے دنیا سے کوچ تو بہلا ایک مدت بعد ہوگی سے انکی یہ حالت ہے کہ کچہہ نہین دیکہتے نہین سوچتے کہ کسطرح ہم مولا کریم کو راضی کرین ہان اپنے مطلب کے پکے ہین مگر قرآن سننے سے بہرے ہین دل سے کلمۃ الحق کہنے کو گونگے ہین خدا کی عظمت اور اپنی بے ثباتی کے لایل دیکہنے مین اندہے ہین پس جبکہ انکی حالت ایسی نازک ہے کہ استعداد اور قابلیت ہی ان مین نہین تو یہ اپنے کفر سے بہی رجوع نہ کرینگے انکی او ر ایک مثال وضاحت کیلئے ہم بتلاتے ہین خواہ تمثیل مذکور سے انکو سمجہو یا مثال انکی مینہ والون کی سی ہے جو اوپر سے اترا اور اسمین برسنے کیوقت بہت سی اندہیری اور گرج اور بجلی بہی ہے پس وہ مینہ والے گرجن اور بجلی سے ایسے ڈرے

کے الہامی تو کجا اختیاری بہی نہین ہوتے مثلاً سوتے وقت خراٹے مارنا یا بحرکت طبعی گاہے بلندی سے پستی مین گر پڑنا یا موت کے وقت بتقاضائے طبیعت خدا کو ایلی ایلی کہکر پکارنا وغیرہ وغیرہ پس اسیطرح حضرت موسی اور مسیح کے خادمون نے بہی وہ واقعات جو ان صاحبون کے سامنے بلکہ ان سے پہلے اور پیچہلے جو ان سے متعلق تہے سب کو یکجا جمع کردیا یہی وجہ ہے کہ مسیح کے پیدا ہونے سے پہلے کے حالات بقول ان کے بعد وفات کے واقعات بہی اپنی تحقیق اور حافظہ اور سماع کے مطابق ایک ایک جگہ جمع کر کے کتابین بنائین جسے فی زماننا اناجیل کہتے ہین آخرکار لوگون نے انہی کو باین لحاظ کہ مسیح کے واقعات بتلا رہی ہین حضرت مسیح کی

کی دن بدن حالت ردی اور ابتر ہوتی جاتی ہے ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۔ اور فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ اسی مطلب کو واضح کرتا ہے ۔

رہا یہ سوال کہ انسان کا قصد کون پیدا کرتا ہے سو اس کا جواب بموجب اصول ششم یہ ہے کہ خدا نے جو انسان کو تمیز دے رکہی ہے اسی تمیز خداداد کو انسان ایک طرف اپنے اختیار سے لگا لیتا ہے اسی کا نام قصد ہے اگر کہا جاوے کہ خدا اسکے برے ارادون کو روکتا کیون نہین تو اسکا جواب بموجب اصول ہفتم یہ ہے کہ اس صورت مین انسان کسی مدح کا مستحق نہین رہ سکتا بلکہ عصمت بی بی است از بے چادری کا مصداق

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ
کڑکنے کی آواز سے موت سے ڈرتے ہوئے اپنی
الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ
انگلیاں کانوں میں دیتے ہیں اور خدا نے سب کافرون
بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ
کو گھیر رکھا ہے بجلی جھٹ سے ان کی بینائی اچک لے
كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ
جب کچھ روشنی ہوتی ہے تو اس میں چلدیتے ہیں اور جب اندھیرا

کڑکوں کی دہشت ناک آواز سے موت سے ڈر کے ہوتا اپنی انگلیاں کانوں میں دیتے ہیں اسیطرح ان دنیادار دنیا طلب کے یاروں کا حال ہے کہ قرآن کریم میں جو پابندی احکام کا ذکر آیا ہے اسکے سننے سے کانوں میں انگلیاں دیکر چلے دیتے ہیں تاکہ اس حکم کے سننے سے نفس پر کوئی اثر پیدا نہ ہو کہ پابندی کرنی پڑے اور موجودہ آزادی میں فرق آنے نہیں رہا یہ کہ یہ بھاگنا انکو کچھ نفع نہ دیگا اسلئے کہ خدا نے سب کافروں کو گشون کو گھیر رکھا ہے کوئی اسکے قبضہ سے باہر نہیں جا سکتا جیسے کہ مینہ کی بجلی ایسی چمکتی ہے کہ جھٹ سے ان مینہ والوں کی بینائی اچک لے اسی طرح قرآن کریم کی روشنی بھی ایسی چمکتی ہے کہ انکی آنکھیں جو دنیاداری سے بھری ہوئی ہیں اچک لے مگر توجہ نہیں کرتے جیسے کہ مینہ والوں پر جب کچھ روشنی ہوتی ہے تو اسکو غنیمت جانکر اسمیں چلدیتے ہیں اور جب بوجہ بادلوں کے اندھیرا

[illegible] انجیل کچھ زمانہ اس خیال سے کہ مسیح کی زندگی میں انپر نازل ہوئی تھی بلکہ اسکے حواریوں کی حالات بتلاتی ہیں جیسا سرور عالم سید الانبیاء فداہ روحی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جنہوں نے ابتدا میں اسی لحاظ سے کہ شاید لوگ میرے واقعات اور میرے کلام اور کلام الٰہی میں فرق نہ کرسکیں اور یہود و نصاریٰ کیطرح مورد اعتراض نہ بنیں اپنی حدیثیں لکھنی بھی منع فرمادی تھیں لیکن جب لوگوں کو اس امر کی تمیز بخوبی ہوگئی کہ واقعات نبوی اور ہیں کلام الٰہی اور وحی متلو اور ہے غیر متلو اور تو پھر احادیث نبوی کے لکھنے کی بھی اجازت بخشی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج مسلمانوں کے ہاں علوم حدیث اور ہیں اور علوم قرآن اور نہ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کے ہاں ملا ہوا کہ انجیل تعلیم میں شامل ہو رہا ہے

[illegible] علاوہ اسکے اگر خدا انسان کو بد ارادوں سے جبراً روکدے تو ایمان بالجبر کس کا نام ہے یہی محل نزاع ہے۔ اگر یہ سوال ہو کہ انسان کے دل میں ایسے خیالات جنکو وہ اپنے اختیار خدا داد سے قصد و ارادہ تک پہنچاتا ہے کون ڈالتا ہے انسان کا تو کام نہیں۔ لہذا بعض اوقات بعض بلا اختیار بھی میں ایسی باتیں آجاتی ہیں جن کا سان و گمان بھی نہیں ہوتا تو اسکا **جواب یہ ہے** کہ ہر قسم کے خیالات خدا ہی ڈالتا ہے اَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا اسکا ثبوت ہے مگر انہی حد تک جو اسکے بس میں نہیں انسان پر کوئی عذاب بھی نہیں بلکہ محض فضل خداوندی سے اس حد تک نیک خیال پر اجر بھی ملتا ہے ہاں جب اس سے بڑھکر انسان اس خیال کو قصد تک پہنچاتا ہے تو پھر وہی حال ہوتا ہے جو ہونا چاہئے۔ **اگر سوال کیا جاوے** کہ اس حدیث کے اور اسکے ہم معنی آیتوں کے کیا معنی ہونگے جن میں

أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

اندہیرا ہوتو ٹہر جاتے ہین اگر اللہ چاہتا

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ

تو ان کے کان اور آنکھین بہی چہین لیتا

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ تو یقینًا ہر ایک کام

قَدِيرٌ ع يَا أَيُّهَا النَّاسُ

کرسکتا ہے اے لوگو

ہوتو ٹہر جاتے میں یہی حال ہے ان کا کہ جب کبہی مسلمانون سے کچہ فائدہ پہنچے یا پہنچنے کی امید ہو یا قرآن کریم کا کوئی حکم متضمن سہولت اور ملاطفت ہو تو بڑی خوشی سے اظہار اسلام کرتے ہین اور جب کوئی تکلیف کا حکم مثل چندہ و جہاد وغیرہ ہو تو جی چراتے ہین جیسی کہ انکی شرارتون اور فتنہ پردازیون سے انکی باطنی بینائی اور شنوائی مسلوب ہوگئی ہے اگر اللہ چاہتا تو اُن کی ظاہری کان اور آنکھین بہی چہین لیتا کیا کچہ اللہ کو روک سکتی تہے اللہ تو یقینًا ہر ایک کام کرسکتا ہے یہ تو کچہ چیز بہی نہین اُسی کی دی ہوئی ہین پس تینون قسم کے لوگون کی تفصیل ختم ہوئی - اب ہم تمہین اے لوگو! ایک ضروری امر بتلاتے ہین

ہماری اس تقریر مفصل سے اس شبہہ کا بہی جواب ہو سکتا ہے جو عیسائی قرآن کریم کے قصص بنی اسرائیل پر کیا کرتے ہین کہ فلان قصہ جو قرآن نے بنی اسرائیل کا بیان کیا کتب سابقہ میں نہین فلان واقعہ جس طرح کہ قرآن نے بیان کیا ہے اس طرح کتب سابقہ مین نہین وغیرہ وغیرہ اس لئے کہ کتابین سب کی سب مجموعہ بائبل مثل ایک تاریخ کے ہین پس کسی واقع کا انہین نہ ہونا یا کسی قصہ کا ان مین قرآن کریم کے مخالف ہونا قرآن پر اعتراض نہین لاسکتا کیونکہ بہت سی کتب تواریخ کا یہی حال ہے کہ کوئی کسی واقع کو چہوڑ جاتا ہے کوئی کسی قصہ کو کسیطرح بیان کرتا ہے دوسرا کسی طرح پس جیسا کہ اُن مین احتمال اس امر کا ہوتا ہے کہ مورخ کو یہ واقع سرے سے ملا ہو یا ملا تو ہو لیکن ناتمام اسی طرح جامعین بائبل پر یہ احتمال ہوگا کہ انکو وہ واقع جسکو قرآن کریم نے بیان کیا ہے نہ ملا ہوگا یا ملا مگر ناقص یا غلط - اِن کے ایسا ہونے سے قرآن الہامی پر شبہہ نہین

جنہین صاف آیا ہے کہ آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ خواہ تم عمل کرو یا نہ کرو جو کچہ تمہاری قسمت مین لکہا ہوگا وہ تم سے ہو کر ہی رہیگا - اس سے تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان خواہ کتنے ہی انتظام کرے گناہ مقدرہ سے بچ نہیں سکتا - تو اسکا جواب بموجب اصول دوم و پنجم یہ ہے کہ بیشک ایسا ہی ہوتا ہے مگر ایسا ہونا انسان کو مجبور نہین بناتا بلکہ یہ تو با اختیار رہتا ہے ہان اس سے علم خداوندی کی وسعت اور حقانیت ضرور ثابت ہوتی ہے اسکی **مثال** یہ ہے کہ بادشاہ اپنے نوکر کو حکم کرے کہ کل صبح چہ بجے میرے پاس حاضر ہو جیو اتفاق سے بادشاہ اُسوقت اپنے مقام معہود پر نہ تہا نوکر نہ اس خیال سے کہ بادشاہ وہان نہین ہے بلکہ اسکی موجودیت کے علم پر بہی نہ آیا تو کیا وقت مواخذہ نوکر کا یہہ عذر ہو سکتا ہے کہ آپ اُسوقت جلوس گاہ مین نہ تہے اس لئے مین نہ آیا اگر کہے تو بادشاہ اسکا جواب یون دیگا

اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

تم اپنے مولا کی عبادت کرو جس نے تمکو

وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اور تم سے پہلے لوگون کو پیدا کیا شاید کہ تم بچ جاؤ

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا

جس نے تمہارے لئے زمین کو مثل فرش کے بنایا

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

اور آسمان کو مثل چھت کے اور تمہارے لئے آسمان سے بارش اُتارتا

ذرا دل کے کان لگا کر سنو! اور اسکی تعمیل بھی کرو وہ یہ کہ تم اپنے مولا کی صدق دل سے عبادت کرو اور اسی سے اپنی مرادین مانگو جس نے تمکو اور تم سے پہلے لوگون کو پیدا کیا اس پیدا کرنے کے شکر مین نہ سہی اسی خیال سے کرو شاید کہ تم اسکے عذاب سے جو گردن کشون پر آنے والا ہے بچ جاؤ بھلا ایسے مالک کی عبادت سے منہ پھیرنا کیسی نادانی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مثل فرش کے بنایا جہان چاہو سو رہو جہان چاہو لیٹ رہو یا وجود اسکے اگر کھیتی بھی چاہو تو کر سکو اور آسمان کو مثل چھت کے سجایا اور علاوہ اسکے ہمیشہ تمہارے لئے آسمان سے بارش اُتارتا ہے پھر اس بارش کے پانی

آسکتا ہے اس بیان کی شہادت یوحنا مولف انجیل بھی دے رہا ہے جو اپنی انجیل یوحنا باب ۲۱- آیت ۲۵ مین لکھا ہے :- پر اور بھی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئے اور اگر وے جدا جدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکھی جاتین تو دنیا مین نہ سما سکتین" پس اگر ایک واقعہ کتب سابقہ مین نہین اور قرآن کریم مین ہے تو اسکے جھٹلانے کی یہ وجہ نہین ہو سکتی کہ چونکہ ان مین نہین اسلئے غلط ہے کیونکہ کتب سابقہ مین کسی واقعہ کا نہ ہونا اس امر کی دلیل نہین ہو سکتا کہ ان کے مصنف کو یہ واقعہ نہ ملا ہو یا اسکو حسب مذاق اپنے نہ سمجھا ہو مگر اسکی دلیل ہرگز نہین ہو سکتا کہ یہ واقع وقوع پذیر ہی نہ ہوا ہو اسلئے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہین آتا - ۱۲ منہ

کہ گو مین اپنے جلوس گاہ مین آیا لیکن نہیے تو خیر حاضری اپنے قصد سے کی ہی پس اسکی سزا انکو دیگی - اسی طرح انسان بھی جو کچھ کرتا ہے اسکو مقدر مین ہوتا ہے مگر کرتا تو اپنے اختیار سے ہے اس سے **اختیار** ثابت ہوتا ہے نہ **جبر** اسکے مطابق وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا ارشاد وارد ہے- اگر یہ **سوال** ہو کہ اس آیت مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا کے کیا معنے ہونگے اس سے تو صاف ثابت ہے کہ بجز ہدایت خداوندی کوئی بھی ہدایت نہین پا سکتا اور جس کو خدا گمراہ کرے اسکو کوئی بھی ہدایت نہین کر سکتا معلوم ہوا کہ سب کچھ خدا کے ہی قبضہ قدرت مین ہے تو اسکا **جواب** بموجب اصول اہل

• یہ ہے کہ جو چیز دنیا مین ہوتی ہے خواہ وہ جوہر ہو یا عرض بغیر مشیت اور ارادہ الٰہی کے ہرگز نہین ہو سکتی اور یہ ظاہر ہے کہ ہدایت اور ضلالت بھی دنیا کے اعراض سے ہین تو پس ان کے وجود کی بابت اگر یون ارشاد ہوا کہ بدون ہماری مشیت اور ارادہ کے نہین ہو سکتے

فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ

پہلوں کے ساتھ تمہارے لئے ہر قسم کے میوجات سے رزق نکالتا ہے

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

پس تم دیدہ و دانستہ اللہ کیلئے شریک نہ بناؤ۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا

اور اگر تمہیں اس میں شبہ ہو جو ہمنے اپنے بندہ پر نازل کی،

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ

تو تم بھی اس جیسا ایک ٹکڑا بنا لاؤ اور سوا خدا کے اپنے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

سب مددگاروں کو بلالو اگر سچے ہو

کے ساتھ تمہارے لئے ہر قسم کے میوجات سے رزق نکالتا ہے پس جبکہ وہ ذات پاک ان سب کاموں میں اکیلا خود مختار ہے تو تم بھی دیدہ و دانستہ اس اللہ کے لئے شریک نہ بناؤ لو ہماری رضا جوئی ہمارے رسول کی معرفت سیکھو اور اگر تمہیں بوجہ غلط فہمی یا سوءظنی کے اس کتاب کی سچائی میں شبہ ہو جو ہمنے اپنے بندہ محمد رسول اللہ پر بذریعہ وحی نازل کی ہے تو اس غلطی کا دفعیہ یوں ہو سکتا ہے کہ چونکہ تم بھی اسی جیسے آدمی ہو تمہاری انسانیت اور اسکی آدمیت میں کوئی فرق نہیں سو تم بھی اس جیسا ایک ٹکڑہ بنا لاؤ اور سوا خدا کے سب اپنے مددگاروں کو بلا لو جو اس امر میں تمہاری مدد کریں اور تمکو اس مقابلہ میں کامیاب کرائیں اگر اس دعوی میں سچے ہو کہ اس رسول نے آپ ہی آپ بغیر الہام الٰہی کے کتاب بنالی تو ضرور مقابلہ پر آؤ

[illegible]

جیسی کہ اور چیزیں تو اہیں کیا موقع اعتراض یا اشتباہ ہے پس اس آیت کریمہ کے معنی بالکل روشن اور واضح یوں ہوئے کہ گو تم اپنے ارادہ خداداد سے ہدایت کیطرف متوجہ ہو لیکن جسکی ہدایت کو ہم ہی پیدا کریں اور وجود دیں وہی ہدایت پر آسکتا ہے اسی طرح جو شخص اپنے ارادہ سے گمراہی کیطرف جھکے اور خدا کی طرف سے اسکی گمراہی وجود پذیر بھی ہو جائے تو پھر کوئی نہیں جو اسکو ہدایت دے سکے اس لئے کہ بجز ذات پاک کوئی دوسرا خالق ہی نہیں جو ضلالت موجودہ کو فنا کر کے ہدایت پیدا کردے یہ امر بالکل واضح ہے **رہا یہ سوال** کہ ایسی آیتیں ہی کیوں نازل فرمائیں جنسے کہیں تو گمراہی کو شیطان وغیرہ کی نسبت کیا اور کہیں اپنی طرف جس سے کئی قسم کی غلط گمانیاں پیدا ہو گئیں ایک تو یہ کہ گمراہ کرنے والا خدا کو سمجھ گئے۔ دوم یہ کہ انہیں شیطان کو بھی خدا جیسا اختیار ثابت ہوا حالانکہ بحیثیت تعلیم اسلامی یہ دونوں

تفسیر

(ایک ٹکڑہ بنا لاؤ) اس آیت میں اللہ جلشانہ قرآن کریم کی صداقت بیان فرماتا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر تم کفار مکہ وغیرہ اس قرآن کو سچی الہامی کتاب نہیں جانتے تو اس جیسی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اگر نہ بنا سکو اور یقین ہے کہ نہیں بنا سکو گے حالانکہ تم بھی اسی رسول محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کیطرح آدمی ہو بلکہ اس سے کسیقدر معاملہ فہمی میں زیادہ واقف۔ تو پھر کیا وجہ کہ وہ بنا سکے اور تم نہ بناؤ بیشک اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہیں کوئی طاقت تم سے زائد ہے جو تم میں نہیں وہ وہی ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا
پس اگر نہ کرو اور نہ کرسکو گے
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا
تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ
آدمی اور پتھر ہون گے اور طیار کی گئی ہو
لِلْکٰفِرِیْنَ
کافرون کے لئے

پس اگر باوجود اس ابہارنے کے نہ کرو اور ہم تو ابہی سے کہے دیتے ہین کہ تم نہ کرسکو گے پس باوجود عاجز آنے کے تو عناد سے باز آؤ اور اس آگ سے بچو جس کا ایندھن مشرک آدمی اور انکے جہوٹے معبودون بتخانے اور قبرون کے پتھر ہونگے جن سے تمام عمر انکی منتین مانگتے ہی گندی ہوگی وہ بہی ان کے ہمراہ اب حاویہ جہنم میں ہون گے اب تم اسکی گرمی کا اندازہ خود ہی کرلو کہ دنیا کی آگ مین جب پتھر ڈالے جائین تو سرد ہوجاتی ہے مگر وہ آگ اس غضب کی ہوگی کہ انہین ایسی چیزین مثل ایندہن کے کام دینگی کیون نہو جبکہ طیار کیگئی ہے کافرون گردن کشون کیلئے تو اسکی اس درجہ حرارت بہی مناسب ہے

خیال غلط معلوم ہون تو اسکا جواب یہ ہے کہ جہان کہین گمراہی کو اپنی طرف نسبت کیا اس سے تو مجوسیون اور مشرکون کی تغلیط منظور ہے جو اس بات کے قایل تہے کہ دنیا مین خیر جسمین ہدایت بہی داخل ہے ایک خدا پیدا کرتا ہے اور شر جو گمراہی کو بہی شامل ہے دوسرا خدا بناتا ہے اسلئے وہ دو خداؤن اہرمن اور یزدان کے قایل تہے چونکہ یہ عقیدہ جیسا کہ سب انبیاء کی تعلیم کے خلاف تہا ویسا ہی عقل سلیم کے بہی خلاف اس لئے قران کریم نے اس باطل عقیدہ کے رد کرنے کو صاف اور صریح الفاظ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ کی منادی کرادی - ہدایت اور اضلال کے معنے اس سے پہلے ہم بتلا آئے ہین اور جہان کہین شیطان وغیرہ کیطرف نسبت کیا ہے وہ حسب محاورہ سبب کیطرف ہے نہ کہ اصلی فاعل کیطرف جیسے کہ اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ الْبَقْلَ موسم نے انگوری پیدا کی بولا کرتے ہین - اب ہم بتلانا چاہتے ہین کہ قرآن کریم نے اس امر کی تکذیب بہی کی ہے کہ انسان کو بالکل بیکار کاٹھ کی پتلی مثل حجر شجر کے مانا جائے کفار نے یہ سنکر کہ جو کچھ ہوتا ہے خدا کے ارادہ سے ہوتا ہے اپنی پاک دامنی پر اس سے حجت پکڑی ولو شاء الله ما اشرکنا نحن ولا اٰبائنا زبان پر لائے مگر چونکہ یہ بہی کج فہمی کی

یہ خلاصہ ہے اس آیت کی تقریر کا ہی یہ بحث کہ مثل سے کیا مراد ہے سو اس کے متعلق بیان کسیقدر بسیط ہے پہلے ہم مفسرین کی رائے دریافت کرتے ہین پہر ان مین جس رائے کو قرائن قویہ آیہ مرجح سمجھین گے ترجیح دین گے مفسرین تو سلفاً و خلفاً اس پر متفق ہین کہ مثل سے مراد مثل فی البلاغت ہے - تفسیر کبیر - ابو سعود - فتح البیان - ابن کثیر - کشاف - معالم - بیضاوی - جامع البیان - جلالین - قرطبی سب کے سب متفق ہین کہ مثل با بلاغت مراد ہے - مگر سید نے اس مسئلہ مین بہی سب کا مقابلہ کیا ہے کہتے ہین مثلیت قرآن کی فصاحت

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے ہیں اُن کو
اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
مژدہ سنا کہ ان کے لئے خدا کے ہان باغ ہین جنکے نیچے نہرین بہ رہی ہین
كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا
جب کبھی انکو کوئی پھل کہانیکو ملیگا تو وہ کہین گے کہ
هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ
یہ تو وہی ہے جو ہمین ابہی ملا تہا اور ان کو ملتا جلتا
مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
ہی ملیگا اور اُن کے لئے بیبیان ہونگی پاک کی ہوئی -

پس تو اے محمد ایسے سرکشون مفسدون سے منہ پہیر اور جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے ہین انکو مژدہ سنا کہ اُن کے لئے خدا کے ہان باغ ہین جن کے مکانونکے نیچے نہرین بہہ رہی ہین وہ اُن باغون مین نعمتون کی ایسی کثرت مین ہون گے کہ کثرت اقسام کی وجہ سے جب کبھی انکو کوئی پھل کھانے کو ملیگا تو وہ بوجہ مغایرت قلیلہ کے کہین گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمین ابہی ملا تہا اسکی وجہ یہ ہوگی کہ انکو ملتا جلتا ہی ملیگا کہ صورتین قریب قریب ہوگی مگر لذت مین مختلف پہر ایسی نعمتون مین یہ بھی نہ ہوگا کہ ان کو تجرد کی تکلیف ہو بلکہ ان کے لئے بیویان بہی ایسی ہی ہونگی جو ہر قسم کی ناپاکی مثل حیض اور بد اخلاقی سے پاک کی ہوئی یہ بہی نہین ہوسکے

نیز ہر ایک کافر فاسق کو ایک قسم کا بہانہ تہا اسلئے رد مین وہ لفظ استعمال کئے جو سخت اور نرم مین كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کہہ کر اس نافہمی پر ناراضی ظاہر فرمائی پس اگر قرآن کریم کی تعلیم کا یہی منشا ہوتا کہ انسان اپنے افعال مین اپنے ارادات مین اپنی حرکات مین مثل جمادات کے ہے تو اسکا ایسے بڑے شد و مد سے رد نہ فرماتے بلکہ موقع غنیمت سمجہ کر کہ ہمارے ہمخیال ہوئے جاتے ہین اسکی تائید کرتی رہا یہ سوال کہ خدا نے ایسا کیون نہ کیا کہ سب مخلوق نجات پاتی دنیا مین جس قدر مذاہب مختلف ہین یقیناً بعض ان مین سے غلطی پر ہین پہر انکی نجات کا بہی کوئی ذریعہ ہونا چاہئے تہا آخر وہ بہی تو اُسکی مخلوق ہین تاکہ خدا نے ہدایت کی راہ سب کو دکہائی اور جیسا کہ ثابت ہوا انسان اپنے ہی ارادہ سے غلطی کرتا ہے مگر کوئی صورت ایسی کیون نہ کی کہ سب کے سب دامی عیش مین رہتے اسکا جواب علامہ

بلاغت کے لحاظ نہین“ گو یہ بہی مانتے ہین کہ یہ قرآن مجید بیشک بہت بڑا فصیح ہے مگر اسکی فصاحت کی بینظیری اُس کے من اللہ ہونے کی دلیل نہین ہوسکتی اس لئے کہ بہت سے کلام دنیا مین بے نظیر ہین مگر وہ من اللہ نہین ہوسکتے اور نہ قرآن مین اسکا کوئی اشارہ ہے کہ مثلیت سے مراد فصاحت ہے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ مثلیت سے مراد ہدایت مین مثلیت ہے سورہ قصص مین فرمایا کہ کافرون

(اُن کے لئے باغ) اس آیت مین اللہ تعالی نے جنت اور اسکی نعمتون کا ذکر مجملاً فرمایا ہے - قرآن کریم مین بہت سی جگہ جنت دوزخ کا مذکور ہے جو اکثر کہلے کہلے لفظون مین بیان ہوا ہے سب کی سب آیتین اس پر متفق ہین کہ قیامت کے روز انسان کو بشرط ایمان جنت یا دوسرے لفظون مین باغ اور نعمتین ملین گی - اور یہی مذہب تمام اہل اسلام کا ہے کسی معتبر فرقہ نے اس سے انکار نہین کیا صحابہ سے لیکر آج تک سبکا

وَهُمْ
(بلکہ) وہ ان
فِيهَا
(باغوں) میں
خَالِدُونَ۔
ہمیشہ رہیں گے۔

کہ ایسی نعمتون میں چند روزہ ہی رہین بلکہ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہین گے یہ نہ سمجھنا کہ ان کافرون سے ہمین خواہ مخواہ عناد ہی ہے بلکہ انہین کا قصور ہے کہ جب کبھی ہم ان کو شرک سے بچانے کے لئے کوئی بات بطور مثال کے کہتے ہین جیسے کہ ان مشرکون کی مثال ہمنے ایک مکڑی سے دی ہے جو اپنا گھر بناکر اپنے زعم مین بڑا اپنا گھر جانتا ہے اور ان کے معبودون کی قدرت بتلائی ہے کہ اتنی بہی نہین کہ سب کے سب ملکر ایک مکہی بہی بنا سکین ایسا ہی کہین مچھر کا کہین کسی کمزور جانور کی مثال دیتے ہین تو یہ نادان بجائے ہدایت پانیکے الٹے ہمسے الجھتے ہین کہ خدا ان حقیر چیزون کا نام ہی کیون لیتا ہے

علاوہ اصول سابقہ کے اور دو اصول پر مبنی ہے

(۱) جس چیز کی چند صفات ہون اسکی ہر صفت کا ظہور ضروری ہے خواہ وہ صفات متضادہ ہی کیون نہ ہون اپنے اپنے موقع پر سب کا ظاہر ہونا ضروری ہے جیساکہ انسان کی صفات قیام قعود (اٹھنا۔ بیٹھنا)۔ بولنا۔ سکوت کرنا۔ چلنا۔ بیٹھنا ہر ایک صفت باوجود تضاد کے اپنا اپنا اثر دکہا رہی ہے۔

(۲) خداوند عالم جیساکہ خالق۔ مالک۔ رحیم۔ عادل۔ کامل ہے ویسا ہی اسکا غضب بہی اعلی درجہ کا ہے کہ اسکی برداشت ممکن نہین بلکہ جس قدر صفات کاملہ مخلوق مین پائی جاتی ہین سب کی سب ذات باری جل مجدہ کی صفات کاملہ کے نمونہ ہین۔

ہے کہ وے کہ توراۃ اور قرآن سے زیادہ ہدایت کرنے والی کتاب لاؤ مین اس کے پیچھے چلون گا پس ثابت ہوا کہ قرآن گو کیسا ہی فصیح ہو مگر جو معارضہ ہے وہ اسکے ہادی ہونیمین ہے ہان فصاحت بلاغت اسکو زیادہ روشن کرتی ہے صفحہ ۲۲ جلد اول۔ پس پہلے ہم ان آیتون مین قرینہ تلاش کرتے ہین جنمین معارضہ چاہا گیا ہے تاکہ سید صاحب کے قول (نہ قرآنی) ہین اسکا کوئی اشارہ

اتفاق پایا جاتا ہے اور قرآن کریم مین اس مضمون کی آیتین اس قدر ہین کہ بجائے خود ایک دفتر ہے مگر افسوس کہ سید احمد خان صاحب مرحوم نے اسمین بہی مسلمانون کا خلاف کیا انکا خیال ہے کہ جنت مین ایسی نعمتون کا ہونا صرف وہمی اور کوڑ مغز ملاؤن اور شہوت پرست ناہدون کے خیالی پلاؤ ہین بلکہ ایک روحانی لذت ہے جسکو کوئی نہین سمجھتا چنانچہ اپنی تفسیر جلد اول کے صفحہ ۳۳ مین لکھتے ہین:۔ یہ سمجھنا کہ جنت مثل ایک

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ
ہرگز خدا مثال بتلانے سے نہین رکنے کا
مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا
مچھر کی یا اُس سے بڑی جو لوگ
الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ
مومن ہین وہ تو جان جاتے ہین کہ بیشک یہ سچ ہے
مِنْ رَبِّهِمْ
اُن کے رب کی طرف سے

بہلا ان کے کہنے سے خدا ہدایت کیلئے مثال بتلانی ہی چھوڑ دیگا ہرگز خدا ہدایت کے لیئے مثال بتلانے سے نہیں رکنے کا چھوٹی ہو یا بڑی مچھر کی ہو یا اس سے بڑی اس لیئے کہ مثال تو صرف سامع کے سمجھانے کو ہوتی ہے اسمین کچھ متکلم کی شان کا لحاظ نہین جو مثال کہ مطلب بتلانے مین مفید ثابت ہو وہی عمدہ ہے چاہے کیسی ہی حقیر اور چھوٹی چیز کی ہو اسی بنا پر خدا بھی سمجھانے کی غرض سے گاہے بگاہے کوئی مثال دیدیتا ہے پس جو لوگ مومن ہین وے تو جان جاتے ہین کہ بیشک یہ مثال نہایت مناسب اور بالکل سچ ہے اور اُن کے رب کیطرف سے بتلائی ہوئی ہے -

پس اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خدا کی صفت خلق (پیدا کرنے کی) تو خلقت کے پیدا کرنے سے ظاہر ہوئی لیکن اتنی ہی باقی صفات کا تقاضا پورا نہین ہوسکتا تھا جبتک کہ اُن کے آثار ہی نہ پائے جاوین مگر چونکہ وہ صفات بظاہر کسیقدر متضاد بھی ہین اس لیئے خداوند عالم جل مجدہ نے جو بڑا عالم الغیب ہے ان صفات کے ظہور کے لیئے جیسے کہ صفات مختلف تہین ویسے ہی طرق اظہار بھی مختلف پیدا کیے ایک طرف شیطان اور شہوات نفسانیہ پیدا کئین کہ جو لوگ اُن کے پیچھے چلین وہ مورد غضب بنین لیکن چونکہ بلحاظ انسانی طبائع کے قریب قریب تمام لوگون کا اسمین پہنس جانا ہی کچھ مشکل نہ تھا اس لیئے یہ طریق صفت عدل کے مخالف تھا اس لحاظ سے دوسری طرف خدا نے انبیا علیہم السلام بھیجے اور قوی ملکوتیہ کو پیدا کیا جن سے انسان اپنے نفع نقصان کو سوچے سمجھے کے موافق ارشاد

کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے علاوہ اس آیت سورہ بقرہ کے سورہ یونس مین ارشاد ہے أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - سورہ ہود مین فرمایا أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ سورہ بنی ا

باغ کے پیدا ہوئی ہے اسمین مشک مرجان اور موتی کے جڑاؤ محل ہین باغ مین شاداب اور سرسبز درخت ہیں دودھ و شراب کی نہرین بہ رہی ہیں ہر قسم کا میوہ کھانیکو موجود ہے ساقی و ساقنین نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے جو ہماری ان کی گھر مین بیٹھی وہی شراب پلا رہی ہین ایک جنتی ایک حور کے گلے مین ہاتھ ڈالے پڑا ہے ایک نے ران پر سر دہرا ہوا ہے ایک چھاتی سے لپٹا رہا ہے

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ
اور جو لوگ کافر ہین وہ کہتے لگتے ہین
مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ
کہ خدا نے اس مثال سے کیا چاہا اسکے ذریعہ
كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ
بہتونکو گمراہ کردیتا ہے اور بہت سے لوگون کو راہ نمائی کرتا ہی اور
بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ
سوا فاسقونکے کسیکو گمراہ نہین کرتا جو اللہ کے عہد کو

اور جو لوگ کافر ہین بجائے ہدایت حاصل کرنیکے اولٹے یون کہنے لگتے ہین
کہ خدا نے اس مثال بتلانے سے کیا چاہا جو مکھیون اور مچھرون سے دیتا
ہے ایسا عالیشان ہوکر ان خسیس اشیا کا نام لیتا ہے آخر نتیجہ اسکا یہ ہوتا
ہے کہ اس مثال کے ذریعہ خدا بہتون ان جیسون کو ان کی بیجا نکتہ چینی سے
گمراہ کردیتا ہے انکو مطلقًا اسکا فایدہ سمجھ مین نہین آتا اور بہت سے صاف
باطن لوگون کو راہ نمائی (بھی) کردیتا ہے نہ اس مثال کا قصور ہے نہ کسی اور کا
بلکہ اُن کی شامت اعمال ہی ہے جب ہی تو سوائے ان فاسقون بدکردارون
کے کسی دوسرے کو گمراہ نہین کرتا جو اللہ کے عہد کو جو کبھی تکلیفون اور تنگیون کے

انبیاء علیہم السلام سیدھی راہ پر چلیے تو صفت عدل کا اقتضا یہ ہوکہ وعدہ الٰہی کے موافق انعام اکرام کا مستحق ٹھہرے اور اقتضا رحم سو
... یہ ہوا کیا کہ جو لوگ ... اپنے آپ ... خدا ... باوجود تقصیرات کے کسی ضروری حکم کی تعمیل کرچکے ہون
تو ان کو یا تو بغیر کسی ... کے معافی دی جائے یا ... بعض ... اسکا ... کر سورہ انعام ہی ہون پس ثابت ہوا کہ
کہ تمام سلسلہ ظاہری اور باطنی وہ اصل صفات خداوندی کے آثار ہین اور ایسا ہونا بھی ضروری تھا اس ہماری تقریر سے اس شبہ کا جواب بھی آگیا جو عوام لوگ کیا
کرتے ہین کہ خدا نے شیطان کو کیون پیدا کیا انبیا کو کیون بھیجا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ صفات خداوندی باوجود تضاد کے اس طرح سے سب کی سب
پوری ہوجاتی ہین نہ جیسا کہ عیسائیون نے غلط فہمی سے خدا کے عدل کو پورا کرنیکو مسیح کا کفارہ تجویز کیا جو بجائے عدل کے سراسر ظلم ہے ... منہ

مین فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِيْرًا ۔ اہین تو شک نہین کہ یہ آیات تحدی سب کی سب اس پر متفق ہین کہ ہم کفار عرب کے مقابلہ اور اُن کے عاجز کرنیکو نازل
ہوئی ہین یہی وجہ ہے کہ صرف مخاطبون کو ہی نہین بلکہ تمام اُن کے اعوان اور انصار کو انہین دعوت دی گئی کہ ملکر مقابلہ پر آؤ اور

۵
لیک نے لب جان بخش (یا بین ریش و نش) کا بوسہ لیا ہے کوئی کسی کرنے مین کچھ کرتا ہے کوئی کسی کرنے مین کچھ ۔ بیہودہ ہی جس پر تعجب آتا ہی
اگر بہشت یہی ہے تو ایسے مبالغہ ہمارے خرابات اس سے ہزار درجہ بہتر ہین ۔ یہ ہین سید صاحب کے الفاظ شریفہ جن پر آپ کو اور آپ کے
چیلے چانٹونکو بڑا فخر ہے کہ ہم محقق ہین ۔ سید صاحب ! تحقیق اسکا نام نہین کہ مخالفون کے اعتراضون سے دبکر اپنے مذہب کے مسلمات سے ہی

مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ

مضبوط کرنے کے بعد بھی توڑ ڈالتے

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ

ہین اور جس کے ملانے کا حکم اللہ نے کیا توڑ ڈالتے

اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ

ہین اور ملک میں فساد مچاتے ہین

وقت خدا سے باندہا کرتے ہین کہ اگر تو اس بلا سے ہمکو نجات بخشیگا تو ہم تیرے سب احکام مانینگے مضبوط وعدہ کرنیکے بعد بہی توڑ ڈالتے ہین پہر اُسی کفر شرک اور دُنیا سازی مین مبتلا ہو جاتے ہین علاوہ اسکے ان مین ایک بڑی بہاری یہ ہے کہ صلہ رحمی جسکے ملانیکا اللہ نے حکم کیا توڑ ڈالتے ہین خدا نے تو حکم کیا کہ آپسمین رشتہ دار سلوک کیا کرین یہ لوگ بجائے سلوک کے اُلٹا رشتہ دارون سے ہی عناد رکہتے ہین اور باوجود اسکے ملک مین فساد مچاتے ہین کہ اگر کوئی مخلص عاقل بالغ باختیار خود مسلمان ہوتا ہے تو اُسکو بلا وجہ تنگ کرتے ہین حالانکہ اس تنگ کرنیکا اُن کو کوئی حق نہین جب ہی تو ہم

بقیہ تفسیر

ساتہہ ہی اسکے پیشگوئی بہی ہو رہی ہے کہ نہ کرسکوگے پڑے ایک دوسرے کے مددگار بہی ہو کچہہ نہ بن سکیگا اور یہہ امر ظاہر ہے کہ مقابلہ مین ایسی باتون کا ذکر کہ تم سب کے سب ملکر اتفاق بہی کر لو تو بہی ہمارا کچہہ نہ بگاڑ سکوگے وہان ہی مناسب ہوتا ہے کہ جس امر پر اتفاق کرنیسے فریق مقابل کو بہی کچہہ امید کامیابی ہو جیساکہ ایک بڑی زبردست سلطنت ماتحت ریاستون سے مقابلے کے وقت کہے کہ تم سب کے سب ہی متفق ہو جاؤ تو بہی ہمارا کچہہ بگاڑ نہین سکتے نہ کہ ایسے امر کی نسبت اُن کا اتفاق ذکر کرکے دہمکی دی جاتی ہے کہ جس امر کے حصول کی نسبت اُن کو بعد اتفاق بہی وہم گمان نہ ہو کجا وہ امر کہ آسکے حصول کو ہی برا سمجہین پس بعد اس تمہید کے ہم دیکہتے ہین کہ کفار عرب کو یہہ جتلانا کہ تم سب کے سب ملکر بہی ایک سورت بنانا چاہو تو نہ بنا سکوگے کیا معنی رکہتا ہے اگر مثلیت سے مراد ہدایت مین مثل ہو جیساکہ سید صاحب کہتے ہین تو کلام بالکل بے معنی ہے اس لئے کہ اُن کا خیال ہی نہ تہا کہ اگر ہم اتفاق کر لین تو قرآن جیسی ہادی کوئی کتاب بنا لین بلکہ اُن کو تو قرآن کی ہدایت سے سخت نفرت تہی بار بار یہی کہتے تہے کہ اس قرآن کو بدل ڈال کوئی اور کتاب ہمارے پاس لا یہہ تو اچہا نہین ہمارے معبودون کو برا کہتا ہے۔ اسکی تکذیب کی وجہ معقول اُن کے نزدیک

بقیہ تفسیر

انکار کیا جاوے جیسے کہ ایک بزدل کے مکان مین چور آگہسے اُس بیچارے سے اتنا تو نہ ہو سکا کہ اسکا مقابلہ کرکے اپنا مال بچائے مجبوراً اپنی ہمت کے موافق یہی مناسب جانا کہ گہر کا سارا اسباب چہوڑکر بالکل علیحدہ ہو جاوین تاکہ اُس بلا سے نجات ہو یہی حال سرسید کا ہے کہ مخالف ملحدون کے اعتراضات تو اُٹہا نہ سکے انکا تدارک یہی مناسب سمجہا کہ اپنے مسلمات مین ہی تصرف کیا جائے قرآن کریم تو بقول اُنکے

أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

یہی لوگ ٹوٹا پانے والے ہین

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا

بہلا تم اللہ سے انکاری کیسے ہوتے ہو حالانکہ پہلے تم بیجان تہے

فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ

پہر اُسنے تمہین جان بخشی پہر تمکو مارینگا پہر تمہین زندہ کریگا

کہین کہ یہی لوگ ٹوٹا پانیوالے ہین سیکا کچھہ نہیں بگاڑتے اپنا ہی بگاڑ کرتے ہین کوئی ان سے یہ تو پوچھے کہ بہلا تم اللہ کی توحید سے انکاری کیسے ہوتے ہو حالانکہ اُسکی طرح طرح کی تیرہ بانیان ہین اپنی حالت اصلی کو نہین دیکھتے کہ پہلے تم بیجان تہے پہر اُس نے تمہین جان بخشی پہر بعد اسکے تمکو پرورش بہی کیا اور ایک مدت مقررہ تک زندہ رکھہ کر پہر تم کو مار بہی دیتا ہے پہر مر کر بہی تم ایسے نہ ہوگے کہ خدا سے کہین غائب ہو جاؤ بلکہ بعد مرنیکے وہ تمہین ایک روز زندہ کریگا بعد اُس زندگی کے یہ نہ ہوگا کہ تم اپنے کئے کی مزے کرو بلکہ تمہاری ساری لیاقت کہلی جاویگی اور اسی تمہاری لیاقت

یہی تہی کہ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ پس ایسے لوگون کے سامنے جو اس کتاب کی ہدایت سے بیزار اور سخت متنفر ہون اور یہی وجہ اُنکی نفرت کی ہو اور کبہی اُسکی ہدایت کو پسند نہ کرین اور کبہی اُس جیسی بنانیکی طرف رخ نہ لاوین ایسے لوگون کو یہ کہنا تم سب کے سب ملکر اس کتاب جیسی کوئی کتاب ہادی انام بنا لاؤ اور ساتہہ ہی یہ پیشگوئی بہی کر دینا کہ ہرگز نہ لاسکوگے بالکل اُسکے مشابہ ہے کہ جیسے کہ کوئی ہندو بت پرست یا عیسائی تثلیث پرست کسی مسلمان کو (جو اُنکی کتابون سے ایسی ہی تعلیم کے سبب بیزار ہو) یہ کہے کہ اگر تو ہماری کتاب متضمن تعلیم بت پرستی اور تثلیث پرستی کو نہین مانتا تو اس جیسی کوئی ہادی کتاب بنا لا اور ساتہہ ہی اسکے یہ پیشگوئی بہی کرے کہ تو اور تیرے حمایتی ہرگز ایسی نہ بنا سکوگے تو مین نہین سمجہتا کہ کوئی دانا اہل الرائے ... کی کچہہ وقعت کرے اور اس قائل مخالفت کی دلیل کافی جانیگا کیونکہ جو وجہ مسلمانون کو اُس کتاب کی تسلیم سے مانع ہے اسی قسم کی ... اُس سے مطالبہ کرنا گویا ایک تکلیف بالمحال ہے اسی قاعدہ پر کفار عرب کا جواب پر آمادہ ہونا اور لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ کہنا صاف جتلاتا ہے کہ وہ اسکے طرز بیان کی نسبت معارضہ سمجہتے تہے ورنہ یہ نہ کہتے اور

جد امجد کے ساکت ہی جس طرف پہرین اُسے انکار نہین اسی قول پر آپنے بنا کے جو چاہا کہہ دیا اور جہلا سے منوا ہی لیا مگر علما کی تو یہ شان نہین کہ ایسے مٹی کے کہلونون سے کہیلتے پہرین جبتک دماغ ہلا دین آپ اپنے مذہب کی توضیح یا دلیل ان لفظون میں فرماتے ہین کہ جنت یا بہشت کی ماہیت جو خدا نے بتلائی ہے وہ تو یہ ہے کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً

لے حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگ صفین میں معاویہ کیطرف سے نیزون پر قرآن لٹکا کر پکارا گیا تہا کہ یہ ہمارا منصف ہے فوج مرتضوی نے یہ حالت اُنکی دیکہہ کر ہتیار چہوڑ دئیے حضرت علی اُن کی رفع الوقتی سمجہہ گئے اور فوجکو سمجہایا کہ یہ انہون نے ایک حکمت عملی کی ہے تم ان کا کہنا نہ مانو یہ قرآن جو لٹکا رہے ہین خاموش ہے اور مین قرآن بولنے والا یعنی اسکا مترجم اور مطلب بتلانیوالا ہون۔ جد امجد کے لفظون مین اس قصہ کیطرف اشارہ ہے ۱۲ منہ

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ هُوَ
پہر تم اسکی طرف پہیرے جاؤگے بلکہ وہ ذات
الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
پاک وہی ہے جس نے تمہارے لئے دنیا کی سب چیزیں
جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ
بنائیں پہر آسمان کا قصد کیا تو اُن کو سات عدد
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

کیلئے تم اس مالک الملک کیطرف پہیرے جاؤگے یہ حقوق مالکیت کچھ ایسے نہیں کہ خواہ مخواہ جابرانہ تسلط ہو بلکہ وہ ذات پاک وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کرکے تمہارے لئے دنیا کی سب چیزیں بنائیں تاکہ تم اُن سے منافع حاصل کرو ورنہ خدا کو بہی کوئی چیز کام آتی ہے؟ چارپائے ہیں تو تمہارے لئے نباتات ہیں تو تمہارے لئے جمادات ہیں تو تمہارے خاطر یہ تمہارے ہی فایدہ کو آسمان کا قصد کیا تو ان کو ضرورت نے سات عدد بنایا کسی پر چاند کسی پر سورج کسی پر کوئی ستارہ کسی پر کوئی اس لئے کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے جو کچھہ مناسب مقتضائے علم ہوتا ہے وہی کرتا ہے اسکے

ساتہہ ہی اسکے اِس آمادگی اور استعداد کی وجہ بہی بتلانا کہ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ بالکل واضح کر رہا ہے کہ مثل سے مراد مثل فی الہدایت نہیں ورنہ یہی استعداد نہ بتلاتے بلکہ بجائے اسکے یہ کہتے کہ ہم تو اِن قرآن کو اور اس کے مثل ہادی بنانے کو بہی کفر جانتے ہیں کہ سارے اپنی ناک تہوڑی ہی کٹواتی ہے نیز اس موقع پر کفار عرب کا کہنا کہ قرآن کا بنانا کیا مشکل ہے یہ تو پہلے لوگوں کی داستین ہے قابل غور ہے اسلئے کہ ہدایت کی وجہ سے تو اسکو بالکل نیا سمجھتے تہے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ صاف مظہر ہے کہ قرآن کو باعتبار ہادی ہونیکے ایک نئی چیز جانتے تہے پس ان دو آیتوں کے ملانے سے صاف سمجہہ میں آتا ہے کہ کفار عرب خود اس معارضہ کو باعتبار ہدایت نہیں جانتے تہے بلکہ باعتبار طرز بیان سمجہتے تہے جبہی تو اسکی سہولت کی وجہ بتلانے میں حکایات سابقہ کہتے تہے ہاں سید نے جس آیت سورہ قصص کا ذکر کیا ہے اور اپنی دلیل بیان کی ہے کہ مثل سے مراد ہادی ہے اُن کی نسبت حیرت افزا ہے سید صاحب نے (حسب سلوک قدیم) تفصیل نہ فرمایا کہ دعویٰ کیا ہے اور دلیل کیا۔ دعویٰ مثلیت کا اور دلیل افضل کی اور وہ بہی مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ سید صاحب! دعویٰ تو آپ کا یہ تہا کہ آیات تحدی میں جو معارضہ چاہا گیا ہے وہ ہدایت میں ہے جسکی دلیل آیتہ

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنے کوئی نہیں جانتا کہ کیا اُن کے لئے آنکہوں کی ٹہنڈک (راحت) چہپا رکہی ہے اُسکے بدلہ میں جو وہ کرتے تہے پیغمبر علیہ السلام نے جو حقیقت بہشت بیان فرمائی جیسا کہ بخاری مسلم نے ابی ھریرہ کی سند پر بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ قال اللّٰہ تعالیٰ اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ

اور جب تیرے رب نے فرشتون سے کہا کہ مین

جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً

زمین مین ایک نائب بنانے کو ہون

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا

وہ بولے کیا آپ ایسے شخص کو نائب بناتے ہین جو اسمین فساد کرے

وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ

اور خون بہائے

علم کامل کی شہادت علاوہ دلایل عقلیہ کے اتفاقات بھی تبلا رہے ہین آیا

تو کر جب اس مالک الملک تیرے رب نے فرشتون سے کہا کہ مین زمین مین ایک اپنا نائب بنانیکو ہون جو سب دُنیا کی آبادی پر حکمرانی کرے اور تمام اشیاء اسکی تابعدار ہون یعنی آدم اور اُسکی اولاد وہ بولے کہ سکلے اجزا عناصر اربعہ تو آپسمین متضاد ہین ایسی ترکیب کی شے سے بیجا جوش اور خون خرابے کچھ بعید نہین کیا آپ ایسے شخص کو نائب حکومت بناتے ہین جو اس زمین مین فساد کرے اور خون بہائے جیسا کہ اسکی اجزائ ترکیبی سے معلوم ہوتا ہے اگر خلیفہ ہی بنانا منظور ہو تو ہم خاکساران خدام

[illegible] یہ بیان کی جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر قرآن اور تورات دونوں سے مُنہ پھیر کر (اے کفار مکہ) اپنے آپ کو ہی ہدایت پر جانتے ہو اور ان دونو کی تعلیم توحید کو غلط جانتے ہو اور ان کو بناوٹی کتابین سمجھتے ہو اور خود دین آلہی کے تابع کہلاتے ہو تو ان دونو سے بڑھکر کوئی اور کتاب اللہ کیطرف سے آئی ہوئی لاکر دکھاؤ اگر وہ واقع مین اللہ کیطرف سے ہوئی تو مین اسی کے پیچھے ہولونگا اس مضمون کو آیت تحدی سے کوئی علاقہ نہین یہ تو کفار کو صرف اس بات پر الزام دیا جاتا ہے کہ باوجودیکہ تمہارے پاس کوئی سماوی کتاب ہی نہین پھر بھی اُس سے مخالفت پر جمے ہوئے ہو کہ پناہ خدا جیسا کہ کوئی بڑا واقف اسرار آلہی اپنی کہتا ہو اور دوسرے کی نہین سُنتا پس اگر تم بھی دین سے ایسے ہی واقف اور آگاہ ہو تو اس کتاب الہی کو جس کے ذریعہ سے تمہین ایسی آگاہی ہوئی ہے لاکر دکھاؤ معلوم ہوجائیگا کہ حق بجانب کس کے ہے۔ اس مضمون

[illegible] سید صاحب! فرماتے ہین تو من قرۃ اعین مااخفی کا بیان ہے یا کچھ اور۔ بیشک یہی ہے اس آیت کا ترجمہ یہ ہو کہ جو اُن کیلئے آنکھون کی ٹھنڈک چھپائی گئی ہے اسکو کوئی نہین جانتا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چھپی ہوئی چیز کوئی ایسی ہے جو دیکھنے سے راحت بخشتی ہوگی سو وہی ہے جسکو مفسرین نے اس آیت کی تفسیر مین دیدار رب العالمین تبلایا ہے بلکہ اس آیت کی تفسیر خود دوسری آیت ہی کررہی

[illegible] (فرشتون سے کہا) یہ پہلا ہی موقع ہے کہ قرآن کریم مین فرشتون کا صریح ذکر آیا ہے چونکہ زمانہ حال کے محققون نے اس مسئلہ مین بھی عجیب ہی قسم کا اختلاف نہ صرف مسلمانون سے بلکہ جملہ ادیان (یہود ونصارٰی) سے بھی بلاوجہ پیدا کیا ہے اس لئے اس موقع پر بھی ہم اگر کسیقدر تفصیل لکھین تو ہمارا حق ہے۔ فرشتہ کا لفظ (جسے عربی مین ملک اور ملایک کہتے ہین) اصلی تو نہین معنے مین اطلاق ہوتا ہے جسکو عام مسلمان بلکہ یہود ونصارٰی

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۚ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

اور ہم تیری خوبیاں بیان کرتے ہین اور تجھی پاکی سی یاد کرتے ہین (خدا نے) کہا یقیناً مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے اور آدم کو سب چیزون کے نام سکہائے

قدیمی اس منصب کیلئے ہر طرح سے مناسب ہین اسلئے کہ ہم تو علاوہ اخلاص عملی کے تیری خوبیان بیان کرتے رہتے ہین اور تجھے پاکی سے یاد کرتے ہین علاوہ اس کمال عملی کے ہم مین کمال علمی بہی پایا جاتا ہے کہ ہم سب کچھہ جانتے ہین چونکہ ان کا یہ ضمنی دعوے کہ ہر چیز کو جانتے ہین بالکل غلط تہا اسلئے خدا نے اسکو کئی طرح سے غلط کیا پہلے تو یہ کہا کہ یقیناً مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے دوم عملی طور سے کہ آدم کو بعد پیدایش سب چیزون کے نام سکہائے

کوئی آیات مین بیان کیا ہے سورہ قلم مین فرمایا۔ اَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ - پس اس آیت کو کہ جسمین اہل کتاب اور وہ بہی من عند اللہ کی طلب ہے ان آیات کی تفسیر بنانا جنمین مثل کا معارضہ ہے صریح غلط فہمی اور ذلیا الکلام بما لا یرضی قائلہ نہین تو کیا ہے بہلا اگر یہ آیت اُن آیات کی تفسیر ہوتی تو اسمین من عند اللہ کا لفظ کیون ہوتا حالانکہ اُن آیات تحدی مین کفار کی بنائی ہوئی کتاب کا مطالبہ ہے اور اس آیت مین (جو بقول آپکے اُنکی تفسیر ہے) خدا کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کا تقاضہ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا شاید یہی وجہ ہے جو آپنے ترجمہ مین من عند اللہ کو ہی (جس کے معنی اللہ کے پاس ہین)

دیکھئے تو کس وضاحت سے فرماتے ہین وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ شکر ہے کہ اس آیت مین بہی علام الغیوب نے مین قُرَّةِ أَعْيُنٍ کا لفظ چہوڑا ہوا تہا جس سے اہل انصاف ہمارے بیان کی تصدیق بخوبی کر سکتے ہین۔ پس اب اس آیت کو جو رویت کے متعلق ہے ان آیتون کی تفسیر بالتصحیح بنانا جنمین ایسی نعماء جنت مذکور ہین جو نہ صرف دیکھنے سے متعلق ہونگی بلکہ دیکھنے سے ہٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ

عرب کے مشرک سمجہا کرتے تہے کہ خدا کی ایک مخلوق ہے جو گناہون سے پاک اور اللہ کے حکم کی تابعدار اُسکی عبادت مین ہر وقت مشغول رہتے ہین کسیکا زمین سے تعلق ہے کسیکا آسمان سے آسمان والے بحکم الٰہی زمین پر آجاتے ہین اور زمین والے آسمان پر جا سکتے ہین اُن کو خدا نے ایسے بنایا ہے کہ ہوا کی طرح مرئی اور مشاہد نہین ہوتے۔ ہان جب چاہین اپنی شکل یا کسی آدمی کی صورت مین دکہائی

(اور آدم کو سب نام سکہائے) اس آیت کے متعلق بہی کئی باہمون نے بہت ہی ہتہیار ڈالے ہین مگر بعد غور ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب کچہہ انکی نافہمی اور تعصب کے نتائج ہین قرآن کریم اپنے معانی بتلانے مین بالکل صاف ہے اور بفضلہ تعالیٰ اُس کے سمجھنے اور سمجہانے والے ہر زمانہ مین موجود رہے اور ہین اور ہونگے۔ ہماری ہمسایہ قوم آریہ نے اس آیت کے متعلق بہت سے ورق سیاہ کئے ہین جن کے دیکھنے سے اس قوم

فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ
پھران کو فرشتوں سے دکھا کر کہا کہ ان اشیا کے نام تم مجھے بتاؤ
صٰدِقِیْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
اگر تم سچے ہو (وہ) بول اٹھے کہ تو پاک ہے
لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ
ہم کچھ نہیں جانتے مگر اسی قدر جو تو نے ہمکو سکھایا بیشک
اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ قَالَ یٰۤاٰدَمُ
تو ہی بڑے علم اور حکمت والا ہے کہا ای آدم

پھر اُن کو فرشتوں سے دکھا کر کہا کہ ان اشیاء کے نام مجھے بتلاؤ اگر تم اپنے دعوی ہمہ دانی مین سچے ہو۔ اس علمی طور سے عاجز آگر بول اٹھے کہ بیشک ہمارا علم ناقص ہے تو سب نقصانوں سے پاک ہے ہمارا خیال ہمہ دانی غلط ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں جانتے مگر اسی قدر جو تو ہمکو سکھا دے بیشک ہمیں یقین ہے کہ تو ہی بڑے علم اور حکمت والا ہے جو کچھ تو کرتا ہے انہیں کمال درجہ کی حکمت ہوتی ہے اور اس حکمت کو بھی کما حقہ سوا تیرے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے بعد اُن کا بغیگان وہم کرنیکو آدم سے کہا کہ اے آدم تو ان کو ان چیزوں کے

اڑا دیا کیونکہ آپکے دعوے کو مضر نہیں۔ حضرت! قرآن کریم کا کوئی لفظ مضر نہیں بلکہ شفاء لما فی الصدور ہے یہ تو سب انکی

بقیہ حاشیہ نمبر اپنی ہی غلط فہمی ہے۔ پس اصل مطلب ان آیات کا یہی ہے جو ہمنے بدلائل بینہ ثابت کیا ہے کہ قرآن کی مثل سے مراد فصاحت بلاغت اور طرز بیان میں مثل ہے کہ مقدمات یقینیہ سے نتیجہ نکالنا اور ایسے طرز پر نکالنا کہ ہر مرتبہ کا آدمی اس سے مستفیض ہو مثلاً قیامت میں غور کیجئے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی دعوے ہے اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی دلیل بیان فرما کر نتیجہ پر الملاعذین ہے

بقیہ حاشیہ نمبر کہیں گے جو ایک قسم کی خوشی کا مظہر ہے۔ ہاں کھانے پینے سے بیشک تعلق رکھتی ہونگی اور اُن کی نسبت كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ۔ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ۔ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ وغیرہا ارشاد ہوگا۔) غلط فہمی اور تفسیر الکلام بالا یرضی قایلہ نہیں تو کیا ہے۔ رہا سید صاحب کا حدیث نبوی سے استدلال

بقیہ حاشیہ نمبر یہ خلاصہ ہے اُن معنوں کا جن پر اہل ادیان فرشتہ بولتے ہیں مگر مشرکین عرب میں ایک بات زاید تھی کہ وہ ملایکہ کو دے سکتے ہیں۔ وہ انبیاء پر خدا کا پیغام لاتے ہیں اگر کوئی قوم سرکشی کرے تو اسکی ہلاکت بھی بحکم الٰہی انہی کے ہاتھوں پر ہوتی

بقیہ حاشیہ نمبر اس قوم کی شوخی اور نئے جوش کا اندازہ ہوتا ہے افسوس کہ اس قوم نے باوجود دعوی توحید کے جسکی وجہ سے یہ لوگ اسلام سے بہت ہی قریب ہوگئے تھے بجائے فہم فراست کے تعصب اور ضدیت سے کام لیا اس آیت کے متعلق اُن کے اعتراضات مع تفصیل

أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ

تو ان کو ان چیزوں کے نام بتلا دے پس جب انکو ان چیزوں کے

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ

نام بتلائے تو خدا نے کہا میں نے تمسے نہیں کہا تھا کہ میں آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

اور زمین کی سب چھپی چیزیں جانتا ہون اور جو تم ظاہر کرتے

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا

اور چھپاتے ہو وہ بھی جانتا ہون اور جب ہم نے فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کو سلام کرو

نام بتلا دے پس جب حسب ارشاد خداوندی اُس نے اُن کو اُن چیزوں کے نام بتلائے اور فرشتون نے سب ماجرے بچشم خود ملاحظہ کیا اور جان لیا کہ ہمارا زعم کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں غلط ہے تو خدا نے بھی انکو تنبیہاً خطاب کر کے کہا کہ کیا مینے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمان اور زمین کی سب چھپی ہوئی چیزیں جانتا ہون اور جو کچھ تم ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو وہ بھی جانتا ہون اور ایک واقعہ بھی اسی کے متعلق جو گویا اس بیان کا تتمہ ہے سنو جس سے ہمارا کمال علمی بخوبی ظاہر ہو جائیگا سو جو تو یہی ہے جب ہم نے تمام فرشتون اور اُن کے اتباع کو معہ اُن کے حکم دیا تھا کہ آدم کو بڑے ادب سے سلام کریں پس سب نے کیا

بقیہ حاشیہ نمبر ۴ أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰٓى أَنْ يُّحْيِـىَ الْمَوْتٰى اِس دلیل میں جس مرتبہ کا آدمی غور کرتا ہے اپنی طبیعت کے موافق نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ ایسا باریک مسئلہ انسانی پیدایش اور معاد کا جسمین بڑے بڑے حکما حیران پریشان ہین ایسے سہل اور نرم الفاظ میں بیان کر دیا کہ جس سے بڑھکر ممکن ہی نہین یہی قرآن کی اعلیٰ درجہ کی بلاغت ہے اور یہی اسکی فلاسفری ہے ہان سرسید کا یہ کہنا کہ بہت سے ایسے کلام فصیح ہین جنکی مثل بنایا نہین گیا مگر وہ من اللہ نہین ہو سکتے محض دعویٰ ہی دعویٰ

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ پیش کیا ہے سو یہ اگر مطلب برآری اور الزام دہی کی غرض سے نہین تو ہمین ازحد فزون خوشی ہے کہ سرسید بھی حدیث نبوی کا نام لین جس سے کوسون دور بہاگا کرتے تھے غالباً صفائی نیت سے بخاری مسلم مشکوٰۃ کی تلاش نہین کی تھی جب تو فہم مطالب مین غلطی

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ بوجہ اُن کے مستور ہونے کے خدا کی بیٹیان کہا کرتے تھے چنانچہ قرآن کریم نے انکی مذمت کے موقع پر فرمایا وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ إِنَاثًا - اور اس قول شنیع کے رد مین ارشاد فرمایا أَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ إِنَاثًا

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ - ذیل ہین - (۱) خدا نے فرشتون سے مشورہ کیا جس سے اسکی بےعلمی ثابت ہوتی ہے (۲) باوجودیکہ فرشتون نے جواب معقول دیا مگر خدا نے (معاذ اللہ) اپنی ہی بات پر ہٹ کی جسکا نتیجہ آخر وہی ہوا جو فرشتون نے کہا (۳) خدا نے فرشتون سے

حاشیہ نمبر ۸ (اسجدوا لآدم) اس آیت کے متعلق بھی ہماری نامہربان پنڈت آریہ وغیرہ نے انتہا درجہ سے بے سمجھی کے سوالات کئے ہین اور نئی نئی نعمتیں کے نشہ مین علم التوحید قرآن شریف پر اعتراض کئے ہین کہ وہ بت پرستی اور شرک سکھاتا ہے چنانچہ فرشتون سے آدم کو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ

پس سب نے کیا مگر شیطان اترایا اور بڑا بن بیٹھا اور

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ

منکر ہو گیا اور ہم نے کہا اے آدم

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

تو اور تیری بیوی اس باغ میں رہو اور اسمیں کہلا جہاں چاہو

حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

کہاتے پہرو مگر اس درخت کے قریب نہ جائیو (نہیں تو)

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

مگر شیطان اس سے اترایا اور اپنے جی مین بڑا بن بیٹھا اور اپنے غرور مین اس حکم سے صریح منکر ہی ہو گیا۔ جب ہی تو اپنے کئے کی پاداش کو پہنچا کہ بوجہ حسد بیجا کے ہمیشہ کے لئے ذلیل ہوا اسکے بعد بجائے اسکے کہ اسکی حسد سے آدم کا کچھ بگڑتا اسی کی عزت افزائی ہوئی گویا وہ ہمارا مہمان ہوا اور ہمنے کہا کہ اے آدم تو اور تیری بی بی حوا اس باغ جنت میں رہو اور اسمین سے کہلا جہان چاہو کہاتے پہرو مگر اس گیہون کے درخت سے البتہ پرہیز رکہو کہ اس کے قریب بہی نہ جائیو نہیں تو ظالم ٹہرو گے پس آخر کار شیطان نے انکو اس جنت سے لغزش دیدی اور غلطی

بقیہ حاشیہ نمبر ۴ ہے یعنی شست گواہ جیسے کا سامنے کوئی کلام یا متکلم ایسا بتلا دین جس نے اہل زبان کے سامنے دعویٰ کیا ہو صرف دعویٰ بلکہ وَلَنْ تَفْعَلُوْا کے اعلان سے منکرون کی رسوائی کو دوبالا کر دیا ہو مگر اسی ایک ذات ستودہ صفات آنحضرت نے یہ دعویٰ کیا ہے پس ہمارا ایمان ہے کہ قرآن بے مثل بلیغ کلام ہے اس جیسا کسی نے بنایا نہ کوئی بنا سکیگا ۵ نظیر اسکی نہین جمتی نظر مین کر دیکھا بہلا کیون کر نہ ہو یکتا کلام پاک رحمان ہے ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ کہا شک ہے کہ اسی حدیث کے اخیر مین یہ بہی مرقوم ہے کہ اقرءوا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین مشکوٰۃ باب صفۃ الجنۃ صفحہ پس اس لفظ سے بہی معلوم ہوا کہ حدیث نبوی اس آیت کی تفسیر ہے جسکو ہم ثابت کر آئے ہین

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ وَهُمْ سُنَاهِدُوْنَ یہود و نصاری کی کتابین (توراۃ انجیل) تو اس مضمون سے پُر ہین احادیث نبوی مین تو اسکا ذکر صریح ہے کہ حضرت جبرائیل آنحضرت علیہ السلام کے پاس دحیہ کلبی صحابی کی صورت مین آیا کرتے تہے غرض ان معنی سے کسی مسلمان نہ کسی

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ (معاذ اللہ) دہوکہ کیا کہ ان کے مقابل آدم کو سب نام بتلا دئے اور مقابلہ کرایا اگر یہی نام فرشتون کو بتلا دیتا تو وہ بہی بتلا سکتے آدم کی اسمین کونسی بزرگی ہے مین کہتا ہون سب آفتون کی جڑ یہی ہے کہ متکلم سے اس کے کلام کے معنی دریافت کرنے سے پہلے

بقیہ حاشیہ نمبر ۸ سجدہ کروایا کعبہ کو بنوایا موسی نے آگ کو پوجا طرفہ یہ کہ شیطان نے بوجہ توحید جو اسکو پہلے سے تعلیم ہوئی تہی سجدہ نہین کیا تو اسکو لعنتی گردانا وغیرہ وغیرہ سو باقی آیات کا جواب تو اپنے اپنے موقعہ پر آئیگا بالفعل ہم اس آیت کے متعلق انکی سمجھ کا پہیر بتلاتے ہین بہلا

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا
پس شیطان نے ان کو لغزش دی اور ان نعمتوں سے
مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
جنمین وہ دونو تہے نکلوا دیا ہمنے کہا تم پستی مین اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے
عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ
دشمن ہوگے زمین مین تمہارے لئے ٹہرنیکو جگہ اور زندگی تک گذارہ ہے

کرا کر اُن نعمتوں سے جن میں وہ دونو بیوی خاوند تہے نکلوا دیا جب اُن سے غلطی ہوئی تو ہمنے ہی کہا تم اِس مکان سے پستی میں اتر جاؤ اس لئے کہ قطع نظر اس عداوت اور شرارت کے جو شیطان نے تم سے کی خود تم ہی آیندہ نسلوں کے آپسمین ایک دوسرے کے دشمن ہوگے زمین مین تمہارے لئے ٹہرنے کو جگہ اور زندگی تک گذارہ بہی مہیا ہے اِس حکم کے مطابق نیچے تو آگئے لیکن چونکہ اُن سے بہ قصور

بقیہ حاشیہ نمبر ۵- کہ وہ اِن اشیاء سے متعلق ہے جو مشاہدہ اور رویت سے راحت بخش ہونگی جیسے دیدار رب العالمین جسکی احادیث نبویہ مین تصریح اور قرآن مین بہی اشارہ ہے نہ اُن اشیاء سے جو کہانے پینے سے لذت دینگی جنکی بابت كُلُوْا وَاشْرَبُوْا ارشاد ہدایت بنیاد صادر ہوگا پس اس سے بہی سید صاحب کا مدعی ہنوز دلطبن قابل ہے اسی مدعی پر سید نے ایک اور روایت ترمذی سے نقل کی ہے مگر چونکہ اسکی تلاش مین بہی اخلاص نیت نہ تہا اسلئے اسکے معنی سمجہنے مین غلطی سے محفوظ نہین رہے

بقیہ حاشیہ نمبر یہودی نہ عیسائی کو انکار ہے کہ فرشتے خدا کی ایک مخلوق جدا گانہ ہین کہ ہم انہین نہین دیکہ سکتے مگر زمانہ حال کے محقق سید احمد خان ان معنے کو تسلیم نہین کرتے بلکہ اس سے سخت انکاری ہین چنانچہ اپنی تفسیر کے جلد اول کے صفحہ ۴۹ مین رقطراز ہین جن فرشتون کا قرآن مین ذکر ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہین ہو سکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتون کے ظہور کو اور اُن قویٰ کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق مین مختلف قسم کی پیدا کی ہین **ملک یا ملایکہ** کہا ہے جن مین سے ایک شیطان یا ابلیس بہی ہے-

بقیہ حاشیہ نمبر ہی رائے زنی کیجائے اور آپ ہی آپ اُسکی شرح کرکے حاشیہ چڑہایا جائے اِس آیت کو معنی جنکی طرف ہمنے تفسیر مین اشارہ کیا ہے سمجہنے سے وہی سب اعتراضات جو درحقیقت اپنے ہی دل کے غبارات ہین دور ہو جاتے ہین پہلے یہی غلط کہ خدا نے مشورہ کیا مشورہ نہین کیا تہا بلکہ اس واقعہ کے متعلق اُن فرشتون کو ایک حکم سنانا تہا اُس کے اعلان کرنیکو یہ اظہار کیا تہا چنانچہ اسی قصہ کو دوسرے

بقیہ حاشیہ نمبر ۶- آدم کو سجدہ عبودیت کا تہا یا کچہ- اور اگر عبودیت کا تہا تو بیشک قرآن شرک کی تعلیم دیتا ہے اور اول درجہ کا مشرک ہے لیکن ایسا نہین بلکہ ایک تعظیمی سجدہ تہا جسکو دوسرے لفظون مین سلام کہتے ہین اسلئے کہ اگر یہہ عبادت ہوتا تو شیطان اپنی عذر داری کو جواب دہی مین اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ نہ کہتا بلکہ صاف کہتا کہ جناب الٰہی کیا اندہیر

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ
پس آدم نے اپنے خدا سے چند باتین سیکھین
فَتَابَ عَلَيْهِؕ اِنَّهٗ هُوَ
پس اللہ نے اُس پر رحم کیا بیشک وہ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○
بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

واقع میں سہواً ہوا تھا نہ عناداً اس لئے وے ہمیشہ اُسکے تدارک مین لگے رہے اور رحمت آلہی بہی انکی یہ حالت دیکھکر موجزن ہوئی پس آخرکار آدم نے اپنے خدا کے الہام سے چند باتین سیکھین جنکا خلاصہ یہ تھا کہ اے خدا ہم سے سہواً غلطی ہوگئی تو ہی رحم والا مہربان ہے پس اسنے بہی اُسپر رحم کیا اسلئے کہ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے بعد اس رحم کے حسب دستور آدم نے اپنا مقام حاصل کرنا چاہا اور دخول جنت کی درخواست کی

بقیہ حاشیہ نمبر ۹-اس امر کے ثبوت کے لئے کہ بانئی مذہب کا ان چیزون کے بیان کرنے سے صرف اعلی درجہ کی راحت کا بقدر فہم انسانی خیال پیدا کرنا مقصود تہا نہ واقعی ان چیزون کا دوزخ وبہشت مین موجود ہونا ایک حدیث کا ذکر کرنا مناسب سمجہتا ہون جو **ترمذی** نے **بریدہ** سے روایت کی ہے اسمین بیان ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ بہشت مین گھوڑا بہی ہوگا آپنے فرمایا کہ تو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہوکر جہان چاہیگا اڑتا پہریگا پہر ایک شخص

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ تعجب ہی کہ سر سید اور دون پر تمسخر اور ہنسی ٹہٹھا یا کرتے ہیں کہ ہمارے مفسرین کو بیدلیل کہنے کی عادت ہی فلان قول رازی کا بیدلیل ہے فلان توجیہ بیضاوی کی بے ثبوت مگر اپنی کہتی ہوے یہ قاعدہ ہی بھول جاتے ہین کہ دعوے کرلے پر دلیل پیش کرنا ہی کوئی شے ہوتا ہے- سید صاحب !! اسپر کیا دلیل ہے کہ ملایکہ سے مراد **انسان کے قوی** ہیں- حالانکہ انسان کے پیدا ہونے سے پہلے ہی فرشتون کو اعلان کیا جاتا ہے کہ جب ہم آدم کو پیدا کرینگے تو تم اُسے سجدہ کرنا- اس آدم سے مراد

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ دوسری مقام مین یون بیان کیا ہے- اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ **فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ** یہ مشہور ہے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان پس اس قاعدہ کلیہ سے اس آیت نے اسکی پوری تفسیر کردی ہے کہ فرشتون پر اس امر کا ظاہر کرنا اس غرض سے تہا کہ ایک حکم کی اُن کو اطلاع دی جائے یہی وجہ ہے کہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۳- کہین ایک طرف تو شرک سے روکا جاتا ہے اور دوسری طرف اسی شرک کی تعلیم ہوتی ہے کیونکہ وہ تو بڑا ہی شیطان ہی اُسے تو یہ عذر ضرور ہی سوچنا چاہئے تہا جبکہ اُسکے شاگردون کو یہی سوجہتی ہے کہ پناہ بخدا تو پہر اوستاد کو ایسی کیون نہ سوجہے بلکہ اس نے تو ایک معنی سے یہ سجدہ خود ہی جائز سمجہا کیونکہ وہ اپنے نہ کرنیکی وجہ یہہ تبلا رہا ہے کہ مین اس سے اچھا ہون اصلی آیتے

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ
ہمنے کہا تم سبا (باغ) سے نیچے اترو پس اگر میری طرف سے تمکو
مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ
ہدایت پہنچے تو جو لوگ میری ہدایت کے تابع ہونگے سو انکو
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا (۱۰)
کچھہ خوف ہوگا نہ وہ غم کہاینگے اور جو لوگ منکر ہونگے اور ہماری نشانیاں جھٹلاوینگے

تو ہمنے کہا یہ نہوگا بلکہ مناسب ہے کہ اب تم سب اس (باغ) سے نیچے ہی اترو پس ایک ذریعہ تمہارے دخول جنت کیلئے ہم بتائے دیتے ہین وہ یہ کہ اگر میری طرف سے تمکو کوئی پیغام ہدایت پہنچے تو جو لوگ تم میں سے اس میری ہدایت کے تابع ہونگے سو وے بیشک جنت کے قابل ہونگے نہ انکو کچھہ خوف ہوگا نہ وہ غم کہاینگے اور جو لوگ اس ہدایت سے منکر ہونگے اور علاوہ اس ہدایت کے ہماری توحید کے نشانیاں جھٹلاوینگے وہ ہرگز

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ پوچھا کہ حضرت وہاں اونٹ بھی ہوگا آپ نے فرمایا کہ وہاں جو کچھہ چاہوگے سب کچھہ ہوگا پس اس جواب سے مقصود یہ نہین ہے کہ در حقیقت بہشت مین گھوڑے اور اونٹ موجود ہونگے بلکہ صرف ان لوگون کے خیال مین اس اعلیٰ درجہ کی راحت کے خیال کا پیدا کرنا ہی تہا ان کے اور انکی عقل و فہم و طبیعت کے موافق اعلیٰ درجہ کی ہوسکتی ہے واہ رے بجا و بنیدہ اگرچہ گندہ سید صاحب اب سوفسطائیہ کا زمانہ نہین جو ایک اور ایک دو سے بہی انکاری ہون۔ بہلا کوئی اہل عقل کہسکتا ہے کہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ آپ نوع انسانی ہی کیون نہ لین اور اس قصہ کو ایک فطرتی تمثیل ہی کیون نہ کہین بہرحال یہ تو آپ کو ماننا ہوگا کہ انسان ... کا (یا بقول آپکے قوی کا) وجود پہلے تہا تو پہر فرماوین کہ کسی شے کے عوارض کو (جو وجود مین بہرحال اس سے موخر ہون) مقدم سمجہکر ایک مضمون گانٹھنا زٹلی نہین تو کیا ہے جیسے آپ ہی ۱۲۹۵ھ میں شاعرانہ جہوٹ بنا چکے ہین ... درخواست کرتا کہ اس رسول کیطرف کوئی فرشتہ کیون نہین اترتا جو اسکے ساتہہ ساتہہ ہوکر لوگون کو ڈراتا

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ کہ اس آیت مین اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً کہکر مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ نہین کہا جو مشورہ کا مقتضیٰ ہے جیسا کہ بلقیس بیگم نے جس کا ذکر قرآن کریم مین ہے اپنا خیال ظاہر کرکے مَاذَا تَاْمُرُوْنَ کہا **دوسرے سول کا جواب** رموز مملکت خویش خسروان دانند چہ گداے گوشہ نشینی تو حافظ مخروش یہی وجہ کہ فرشتون نے بہی اس امر کو تسلیم کیا

بقیہ حاشیہ نمبر ۸ اسی سجدہ نہ کرنے کا اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدم کو جو اس کے خیال مین اس سے ادنیٰ تہا اسکو سجدہ کرنیکا حکم نہ ہوتا تو شیطان کو اس سجدہ کروانے مین کسیطرح کا تامل نہ ہوتا اور نہ تعظیم توحید اس سے مانع ہوتی پس ان دونو آیتون کے ملانے سے معلوم ہوا کہ یہ سجدہ سجدہ عبادت نہ تہا بلکہ محض ان معنون مین تہا جیسے کسی حاکم یا نواب کو ماتحت ایک خاص وقت حاضر ہوکر سلام کیا کرتے ہین پس سو اس امر کی رفعت اور ماتحتون کی فرمانبرداری کا ثبوت تہا جو شیطان کو پسند نہ آیا۔ م امنہ

أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا
وہ آگ کے قابل ہونگے ہمیشہ اس میں
خٰلِدُونَ ۝ يٰبَنِيٓ إِسْرٰٓءِيلَ اذْكُرُوا
رہیں گے اے بنی اسرائیل تم میری نعمتیں
نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
یاد کرو جو میں نے تمہیں دیں
وَأَوْفُوا بِعَهْدِيٓ أُوفِ بِعَهْدِكُمْ
اور میرے وعدہ کو پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورا کرونگا

ع

جنت میں نہ جاینگے بلکہ جہنم کی آگ کے قابل ہونگے نہ صرف چند روز بلکہ ہمیشہ کے لئے اسی میں رہیں گے اس امر کو اور لوگ بھولیں تو بھولیں مگر افسوس کہ تم اے بنی اسرائیل اہل علم ہو کر بھی بھولو حالانکہ میں نے تمہیں کیسی احسانات بہت کئے اور ہر طرح کی نعمتیں بھی عطا کیں ہمیشہ تم میں رسول بھی بھیجے زمین کا تمکو حاکم بھی بنایا پس تم میری نعمتیں یاد کرو جو میں نے تمہیں دیں اور میرے وعدہ کو جو اس رسول آخر الزمان کے متعلق خاص کر تم سے لیا ہوا ہے اسے پورا کرو اسکے عوض میں میں بھی تمہارا وعدہ بخشش کا پورا کرونگا اس ایفاء عہد و ایمان لانے میں تنگی معاش کی فکر نہ کرو رزق

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے جو آپ نے آیۃ ولیا اچھا اگر یہی مضمون بتلانا ہوتا کہ واقعی جنت میں گھوڑے اور اونٹ بھی ہوں گے تو کس طرح اور کن لفظوں میں بتلاتے کوئی عبارت ایسی آپ ہی تجویز کریں جس سے یہ مطلب صاف صاف بتلا دیں مجھے بھی تو پھر دیکھیں کہ تفسیر الکلام بما لا یرضی قائلہ کس پر صادق آتا ہے سید صاحب کی اس امر میں کہاں تک شکایت کیجاوے ماشاء اللہ سے دلیل کہنے کے آپ ایسے خوگیر ہیں کہ گویا یہ عادت گھٹی میں رکھی گئی ہے اس پر طرہ یہ کہ دوسروں کے کان

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ بالکل بے معنی ہے اسلئے کہ قوت انسانیہ کا (جو بقول آپکے ملایکہ ہیں) ظاہر ہو کر کسی کو ڈرانا کیا معنے وہ تو ایسے مفقود ہیں کہ انکا بذات خود ظاہر اور مشاہد ہونا ہی مشکل بلکہ محال ہے ہاں آپ کا ابو عبیدہ کے شعر

+ لستَ لِانسيٍّ ولكن لِمَلَاكٍ + تنزّل في جوّ السماء يصوب +

سے استدلال کر کے اس امر کا ثبوت دینا کہ عرب قدیم اور آنحضرت کے زمانہ کے مشرک قوی پر ملک کا لفظ بولا کرتے تھے

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ اور اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ کہہ کر قصور فہم کا اعتراف کیا۔ تیسرے سوال کا جواب بھی بعض مفسرین نے اور کر دیا ہے کہ یہ کہ فرشتوں نے علاوہ اپنی پاکی اور بزرگی جتلانے کے دعوی ہمہ دانی بھی کیا تھا یعنی نسبح بحمدك ونقدس لك کے علاوہ ونعلم الاشياء كلها بھی کہا تھا اس لئے کہ صرف بزرگی اور زہد تو علم کو مستلزم نہیں جب تک کہ ثبوت علمی نہ ہو۔ قرینہ اس نسبت کا یہ ہے کہ فرشتوں کے دعوی تقدیس اور زہد پر جناب باری کیطرف سے اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

نوٹ ترجمہ۔ تو (اے ممدوح) آدمی نہیں بلکہ فرشتہ ہے آسمان سے بارش لاتا ہے۔ اس شعر سے سید صاحب نے استدلال کیا ہے کہ عرب لوگ قوی پر ملک کا اطلاق کرتے تھے کیونکہ بارش لانیوالے قوی ہوتے ہیں۔ منہ

وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَآ

پس مجھ ہی سے ڈرو اور میری اتاری ہوئی (کتاب)

اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا

کو مانو جو تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق کرتی ہے

تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ

اور سب سے پہلے منکر نہ ہو جاؤ اور

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

میری آیتوں کے بدلے میں ذلیل مال نہ لیلو

دینے والا تو مین ہون پس مجھ سے ہی ڈرو جو تمہاری تنگی اور ثروت کا مالک ہون۔ پس مجھے ہی متولی امور جانو اور میری اتاری ہوئی کتاب کو مانو جو تمہاری ساتھ والی کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور اسکی اصل کو مانتی ہے اور اگر تمنے انکار کیا اور تم کو دیکھ کر اور لوگون نے بھی یہی وتیرہ اختیار کیا تو ان سبکا گناہ تمہاری جان پر ہوگا۔ پس مناسب ہے کہ مان لو اور سب سے پہلے منکر نہ ہو جاؤ اور اس وعدہ کو پھیر پھار کر اپنے وام افتادون سے میری آیتون کے بدلے میں دنیا کا ذلیل مال نہ لیلو آخر کتنا کچھہ لوگے سب کا سب بمقابلہ ان نعمتون کے جو نیک بندون کو آخرت مین ملنے والی ہیں دنیا کا

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ کترتے ہیں ایسے چالاک ہین کہ اپنی نظیر آپ ہی کہین انکا نام کوڈ مسٹر ملا رکھہ رکھاہے کہین شہوت پرست کے لقب سے عزت بخشتے ہین کہین یہودیون اور عیسائیون کے مقلد بتلاتے ہین سچ ہے اور بالکل سچ ہے ؎ بلا سے کوئی ادا انکی بدنما ہو جاے ٭ کسیطرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا ٭ بھلا سید صاحب! بھلا آپ جو اتنے ہاتھہ پاؤن جنت کی تاویل کرنے مین مارتے ہین براہ مہربانی پہلے یہ تو بتلادین کہ ایسی جنت کا ہونا جسے اہل اسلام عمومًا مانتے ہین جسکا مختصر فوٹو یہہ ہے کہ ایک باغ (بلا تشبیہ)

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ بہت ہی تعجب انگیز ہے جناب من کیا یہہ نہین ہوسکتا کہ قائل کا مذہب ہی یہی ہو کہ مینہ برسانے پر فرشتے مقرر ہین اور ممدوح کو ان فرشتون سے تشبیہ دینا ہو جیسا کہ عرب کے شعرا کا عمومًا دستور ہے چنانچہ ایک شاعر نے اپنے محبوب کو چاند سے تشبیہ دیکر کہا ہے

لَا تَعْجَبُوْا مِنْ بِلَا غِلَالَتِهٖ ۔۔۔ قَدْ زُرَّ اَزْرَارُهٗ عَلَى الْقَمَرِ

اس قسم کی تشبیہین تو کوئی عرب کا ہی خاصہ نہین آپنے اردو کا شعر بھی سنا ہوگا ؎

وہ نہ آوین شب وعدہ تو تعجب کیا ہے ۔۔۔ رات کو کس نے کہو خورشید درخشان دیکھا

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ ارشاد ہے اگر فرشتون کیطرف سے دعوے علم نہ ہو تو یہہ بالکل اُسکے مشابہ ہوتا ہے جو کسی مولوی صاحب نے کسی دہقانی کو سمجھایا کہ تہبند ٹخنون سے اونچا رکھہ وہ بولا کہ تیرے باپنے دعوت کی تھی تو ناک زاید نہین ڈالدیا تھا مولوی صاحب نے پوچھا اس قصہ کو میرے وعظ سے کیا تعلق۔ دہقانی بولا تعلق ہو یا نہو بات سے بات نکل ہی آتی ہے سو اگر فرشتون نے دعوی علم نہ کیا ہوتا تو بجای لَا عِلْمَ لَنَا

وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ○ وَلَا تَلْبِسُوا
فقط مجھ سے ہی ڈرو اور سچ کو
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ
جھوٹ سے نہ ملاؤ اور نہ جان بوجھ کر حق کو
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
چھپاؤ اور نماز پڑھو
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ
اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع والوں سے رکوع کرو

سارا مال ہی تھوڑا اور ذلیل ہے میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ حق کے اخفا
کرنے میں کسی سے مت ڈرو فقط مجھ سے ہی ڈرو جو میں تمہاری غدا
اور رہائی پر قادر ہوں جھوٹی تاویلیں کرکے سچ کو جھوٹ سے نہ ملاؤ
اور نہ جان بوجھ کر دنیاوی منافع کے لئے حق کو چھپاؤ بلکہ یہ ہے کہ
مسلمان ہوکر نماز پڑھو اور مسلمانوں کیطرح مال کی زکوٰۃ بھی دیا کرو اور سب نیک
کاموں کو چستی سے ادا کیا کرو بالخصوص نماز میں تو ایسے چالاک ہو جاؤ کہ
پانچوں وقت پڑھو اور رکوع والوں سے رکوع کرو اور باجماعت ادا کرو
تاکہ تمہارے دین کا اظہار پورے طور سے ہو بجائے اسکے تم اپنے نابلد

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ مثل شالا مار لاہور کے ہو جس میں ہر قسم کے میوجات ہوں اس میں نیک صلحا لوگ ہیں اور اُن کی عافیت کو وہاں پر
عورتیں پاکیزہ رنگی صفت میں قاصرات الطرف بھی ہوں کسی دلیل عقلی یا نقلی سے محال ہے؟ اگر محال ہے تو براہ نوازش
ذرا گستری بیان کردی ہوتی اگر آجتک نہیں کی تو کردیجئے۔ اجی حضرت جس خدا نے یہ نعمتیں ہمکو دنیا میں بلا کسی نیک کام
کے عنایت کی ہیں وہ کسی نیک کام کے عوض آخرت میں جسے روز انصاف آپ بھی مانتے ہیں اور واقعی ہے کیا نہیں دیسکتا

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ دیکھئے یہاں پر شاعر نے ایسا مبالغہ کیا ہے کہ محبوب کو ہو بہو سورج ہی بنا دیا پھر آپ کا اس آیت قرآنی قالوا لولا انزل علیہ
ملك ولو انزلنا ملكا لقضى الامر ثم لا ينظرون۔ ولو جعلناه ملكا لجعلناه رجلا ولبسنا عليهم ما
يلبسون کو نفی وجود ملائکہ بالمعنے المتعارف میں پیش کرنا پہلے سے بھی زیادہ تعجب انگیز ہے خوش قسمتی سے جو دلیل آپکے مخالف

بقیہ حاشیہ نمبر ۷۔ کہنے کے یہ نہ کہئے کہ صاحب! اس سوال کو یہاں علاقہ ہمارا دعوے نہ ہے اور سوال ہم سے علم کا چہ خوش ہیں تفاوت رہ از
کجاست تا بکجا۔ پس یہ ارشاد اَنْۢبِـُٔوْنِيْ اور اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ جبھی درست اور مناسب ہے کہ ناہی گذشتوں نے کوئی دعوی علمیت
بھی کیا ہو جس کے جواب میں انکی غلط فہمی رفع کرنیکو یہ ضروری ہوا کہ حضرت آدم کو سب نام سکھائے جائیں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ تمہارے ایسے بھی ہیں
جنہیں ہم نہیں جانتے جبھی تو اس الزام کے بعد سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا پکار اٹھے اور اپنے نقصان علم کے مقر ہوئے اب بتلا دیں کہ یہ شکست گواہ
کا سا معاملہ ہے یا نہیں؟ اور فہم قرآن سے بے نصیبی کے آثار ہیں یا کچھ اور رہا شیطانی جھگڑا سو اسکا جواب ختم اللہ کے حاشیہ میں ہم لکھ چکے ہیں مکرر۔ منہ

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
کیا لوگوں کو بھلی باتیں بتلاتے ہو اور اپنے
اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا
آپ کو باوجود کتاب پڑھنے کے بھلاتے ہو کیا تم ہوش
تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
نہیں کرتے۔ صبر اور نماز سے
وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ
مدد لو ان بیشک یہ بہت بھاری ہے مگر عاجزی کرنیوالوں کو نہیں

ہو رہے ہو کیا لوگوں کو بھلی باتین بتلاتے ہو گر جون کے ممبروں پر چڑھ کر لوگوں کو اپنے خیال کے مطابق اچھے کام بتلاتے ہو اور اپنے آپ کو باوجود کتاب پڑھنے کے بھلاتے ہو کیا تم ہوش نہیں کرتے ہم پھر کر نہیں کہتے ہیں کہ لوگوں سے مت ڈرو اسلئے کہ یہ شرک خفی ہے بلکہ اگر تم کو کوئی تکلیف آوے تو تم اُسکے دفع کرنے میں صبر اور نماز نا فلہ سے مدد لو اسلئے کہ تکلیف میں صبر کے ساتھ جب آدمی متنقل ہو کر خدا سے دعا کرتا ہے تو جلد ہی تکلیف رفع ہو جاتی ہے ان اسباب ظاہری سے منہ پھیر کر یہ مدد چاہنا اور صبر کرنا بیشک بہت بھاری ہے مگر اللہ سے عاجزی کرنیوالوں کو نہیں

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ یا دنیا میں دینے سے اُسپر کوئی اعتراض اور اُس کی قدوسیت کے خلاف نہ ہوا مگر آخرت میں یہی نعمتیں مرحمت فرمائے تو وہ ذات ستودہ صفات محل اعتراض ہو دنیا میں تو تجرد والے عظیم معلوم ہوا اور اگر نازل ہو تو خدا کا لاکھ لاکھ شکریہ کریں مگر آخرت میں ان نعمتوں کا ملنا بجاے احسان کے اُس منعم حقیقی کی ذات ستودہ صفات کی شان کے خلاف سمجھیں واہ رہی ایسی سمجھ سے گر ہمیں مکتب ست وایں ملا - کار طفلان تمام خواہد شد - اگر یہ ارشاد ہے کہ دلیل عقلی سے تو محال نہیں مگر چونکہ دلیل نقلی قرانی سے اُسکا ثبوت نہیں جیسا کہ آپنے وجود ملایکہ کی نسبت عذر کیا ہے تو بسم اللہ لیجیے ایک نہیں بیسوں میں کیا سینکڑوں آیتیں اس مضمون کی چاہیں تو ہم سناتے ہیں سورۃ الرحمن کی ہی چند آیتیں سنئے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ الاٰیۃ سورۃ واقعہ میں ہی مختصر سا جملہ اسی کے قریب قریب ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً الاٰیۃ فرمات اس سے بھی

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ کی ہوتی سنت اسے شاید یاد ہی نہ ہو آپ آتے اپنی سمجھ کر پیش کر دیتے ہیں بھلا اگر ملک کا اطلاق قواے ملکوتیہ پہ ہوتا تو آیت کے کیا معنی ہون گے یعنی اس رسول پر قوی کیوں نہیں اتاری گئیں۔ جسکا جواب ملتا ہے کہ اگر ہم قواے ملکوتیہ اس رسول کو بناتے تو ضرور اس رسول کو (یا اُن قوے کو) بشر بناتے پھر بھی تمپر وہی شبہ ہوتا جو ہو رہا ہے۔ سبحان اللہ اس قران دانی اور فہم معانی کے کیا کہنے؟ حضرت! اول تو کفار کو کیسے خبر تھی کہ اس رسول کے قوی نہیں جن کے نزول کی اُنہوں نے درخواست کی درخواست سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی شے مرئی اور مشاہدہ کی تھی جو بالکل دیکھنے سے تعلق رکھتی ہو قوی کا مرئی ہونا

الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا

جو اس بات کا پختہ خیال رکہتے ہین کہ وہ اپنے مولا سے ضرور

رَبِّهِمۡ وَاَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ۝

(بدلہ) پاوین گے اور اُسی کی طرف جاوین گے

يٰبَنِىۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا

اے بنی اسرائیل میرے احسان یاد کرو

نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ

جو مین نے تم پر کیئے

وہ ہمیشہ ہر کام کی علت العلل خدا ہی کو جانتے ہین اگر وہ ظاہری اسباب کیطرف بہی رخ کرتے ہیں تو اُن کا انجام بہی خدا کے ہی سپرد کرتے ہین اس لئے کہ یہ لوگ ایسے ہی پاکیزہ خیال ہین جو اس بات کا پختہ خیال رکہتے ہیں کہ وہ اس تکلیف کے عوض مین اپنے مولا سے نیاسے بدلا ضرور پاوین گے اور وہ یہہ بہی مانتے ہیں کہ مر کر بہی وہ اُسی کیطرف جاوین گے افسوس اے بنی اسرائیل کی قوم تم ایسے نہ ہوئے حالانکہ مین نے تمپر ہر طرح سے احسان بہی کیئے اگر کچہہ نہیں کرسکتے ہو تو میرے احسان ہی یاد کرو جو مینے تمپر کیئے دُنیا میں عزت دی کہ تمام

ربع ۵

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ کوئی صریح دلالت ہوگی معلوم نہین کہ باوجود اس قطعیت اور عدم مانع دلیل عقلی کے ایچ پیچ کرنے سے جواب کیا ہے ہین کیا فایدہ

۵ ہٹ چہوڑئے اب بسر انصاف آئیے ۔ انکار اب رہیگا میری جان کب تلک + اصل یہ ہے کہ سید صاحب چونکہ حشر اجساد کے قائل نہیں جیسے کہ کفار مکہ اس سے منکر تہے اور بار بار یہی مشکلات پیش کیا کرتے تہے ۔ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجۡعٌ بَعِيۡدٌ اسی لئے سید احمد نعمت جنت میں بہی ہاتہہ پاؤن مارتے ہیں کہ روحانی زندگی ہے ۔ روحانی نعمتیں مطابق ہوجا ئین پس اُن آیتوں کی ذیل میں جن میں حشر اجساد کا ذکر آئیگا ہم سید صاحب کی اس بنائے فاسد کی قلعی کہولیں گے اور ثابت کرینگے کہ سر سید کی تاویل بناء فاسد علی الفاسد سے کم نہیں ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ کیا معنی پہر جناب باری کی طرف سے یہ جواب ملنا کہ اگر ہم قوائے ملکوتیہ اُس رسول کو بناتے تو ضرور بشر ہی بناتے ۔ کیا غلط ہوگا سید صاحب ! آپ بہولے کیوں پہرتے ہیں اس آیت کی تفسیر تو دوسری آیت سورہ فرقان کی رہی ہے لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مَلَكٌ فَيَكُوۡنَ مَعَهٗ نَذِيۡرًا دیکہئے تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کفار کو کسی شے مرئی کی خواہش تہی چنانچہ اسی سورہ کی دوسری آیت میں اس سے بہی واضح بیان ہے قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا الۡمَلٰٓئِكَةُ اَوۡ نَرٰى رَبَّنَا اس سے تو صاف روز روشن کیطرح معلوم ہوتا ہے کہ واقعی کفار کو کسی چیز قابل دید کی درخواست تہی جبہی تو جناب باری نے اُن کے جواب میں يَوۡمَ يَرَوۡنَ الۡمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشۡرٰى يَوۡمَئِذٍ لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ فرمایا اگر شے مرئی کی درخواست

وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝
اور یہ کہ میں نے سب جہان کے لوگوں پر تمکو بزرگی دی
وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ
اور اوس دن سے ڈرو جسمیں کوئی نفس کسیکے کچھہ کام نہیں آیگا
شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْھَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا
اور اوسکی سفارش بہی قبول نہ ہوگی اور اس
یُؤْخَذُ مِنْھَا عَدْلٌ وَّلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝
سے عوض بہی نہ لیا جاویگا اور نہ اُنکو کسی قسم کی مدد پہنچیگی

ملک کا حاکم بنایا اور دین میں بہی تم کو سب کا پیشوا بنایا خلاصہ یہ کہ
یعنے سب جہان کے لوگوں پر تمکو بزرگی دی کیا احسان کا شکریہ یہی ہے
جو کر رہے ہو اب بہی باز آؤ اور اُس دن سے ڈرو جسمیں کوئی نفس کسی
کے کچھہ کام بہی نہ آیگا نہ اُسکی تکلیف خود اُٹھا سکیگا اور نہ سفارش کر سکیگا
اور اگر فرضاً کرے بہی تو اُسکی سفارش بہی قبول نہوگی اور اگر اپنی نیکیاں
دیکر بہی دوسرے کو چھڑانا چاہیگا تو اُس سے عوض بہی نہ لیا جائیگا بلکہ
جو کچھہ دُنیا میں اُس نے کیا ہوگا اُسکی پوری جزا نہ پاویگا نہ اوس میں
کسیطرح کی تخفیف ہوگی اور نہ کمی اور نہ اُن مجرموں کو کسی قسم کی مدد پہنچیگی

بقیہ حاشیہ نمبر ۸ ہوتی تو جواب میں روحیت کا ذکر کیا معنے رکہتا ہے پس ثابت ہوا کہ کفار عرب ملک کے لفظ کو کسی شے مرئی پر بولتے
تہے جو قوائے ملکوتیہ کی طرح نہیں ہوسکتیں کیونکہ وہ مرئی اور مشاہد نہیں ہیں۔ پہر سید کا کہنا کہ جہاں تک ہمنے تفتیش کی
جب قدیم عربوں کو لفظ ملک یا ملائکہ کی نسبت ایسا خیال جیسا کہ یہودیوں کا ہی ثابت نہیں ہوا بالکل بے معنی ہے اسلئے
کہ اول تو عدم علم سے عدم شے کا لازم نہیں آتا ممکن ہے کہ ہو اور آن کو نہ ملا ہو اور اگر واقع میں قدیم عربنے ملک کا
لفظ ان معنوں میں کبہی استعمال نہ کیا ہو تو کیا حرج ہے جبکہ آنحضرت کے زمانہ میں ثابت ہوتا ہے کہ عرب کے مشرک ملک کے
یہی معنی سمجھتے تہے اور اسی کے موافق اُنکی درخواست بہی تہی جس کا جواب بہی یہی جتلا رہا ہے کہ جناب باری کو بہی ان معنی
سے انکار نہیں تو پہر یہہ عذر تار عنکبوت سی کچہہ زیادہ قوت بہی رکہتا ہے؟ اسکی مثال شرع میں صلوٰۃ زکوٰۃ ہے ان لفظوں کو
قدیم سے آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ انہیں معنی میں اطلاق کرتے تہے جنہیں کہ اب ہو رہے ہیں۔ دوسری مثال اس کی
ہمارے زمانہ میں پریس لمپ وغیرہ ہیں کسی تحریر میں اگر پریس لمپ کا ذکر ہو تو کوئی شخص اس عذر سے اس کے معنی بدلنے چاہے
کہ قدیم ہند میں ان لفظوں کو ان معنی میں نہیں بولتے تہے جن میں بعد انگریزی رواج کے بولے جاتے ہیں۔ تو کیا اسکی یہ وجہ قابل
شنوائی اہل دانش ہوگی؟ ہرگز نہیں پہر بہلا اگر قدیم عرب ملک کو معنی متعارف پر نہ بولتے ہوں اور آنحضرت علیہ السلام کے عہد
رشد ہدے میں اسکا رواج ان معنی میں ہوا ہو جس کو آنحضرت بلکہ خود خدا نے مسلم رکہا تو معتبر نہ ہوگا فتفکر۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

اور جب ہم نے تم کو فرعون سے چھڑایا جو تم کو بُرے

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ

بُرے عذاب پہنچاتے تہے تمہارے لڑکوں کو جان سے مار ڈالتے تہے

نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ وَاِذْ

اور لڑکیوں کو زندہ چہوڑتے تہے اس میں خدا کی طرف سے تمکو بڑی مدد پہنچی اور جب

فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ

تمہارے لئے ہمنے دریا کو پہاڑا اور تمکو بچایا اور فرعونیوں کو تمہارے دیکہتے ہی غرق کردیا

اور وہ وقت بہی یاد کرو جب ہمنے تمکو فرعون اور اس کے لشکر سے چہڑایا تہا جو ہر طرح سے تمکو بُرے بُرے عذاب پہنچاتے تہے تمہارے لڑکوں کو جان سے مار ڈالتے اور لڑکیوں کو زندہ اپنی خدمت کرانیکو چہوڑ دیتے اس واقعہ میں خدا کی طرف سے تم کو بڑی مدد پہنچی کہ ایسے ظالم کے پنجہ سے بچا کر اصل ملک میں تمکو پہنچا دیا اور راہ میں بہی تمپر ہر طرح کے احسان کئے جب تمہارے لئے ہمنے دریا کو پہاڑا ۹ اپس تمکو ڈوبنے سے بچایا اور تمہارے دشمن فرعونیوں کو تمہارے دیکہتے ہی اسی میں غرق کردیا اور اس نجات بدنی کے بعد تمہاری روحانی نجات کے بہی اسباب مہیا کئے۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ باقی رہا آپ کا کلام مقصود اور غیر مقصود میں فرق کرنا سو یہ بہی قطع نظر فی الجملہ غلطی کے اس جگہ نہیں چل سکتا اس لئے کہ یہاں پر ملایکہ کا ذکر (حسب تقریر آپ کے) غیر مقصود نہیں بلکہ عین مقصود ہے کیونکہ وجود ملایکہ پر کسی امر کی تعلیق نہیں جو اسکو غیر مقصود کہا جائے بلکہ ایسے امر کی خبر ہے جو قرآن کریم کا مطلب اصلی ہے یعنی ثبوت قیامت اگر فرماویں کہ قرآن کریم میں بہت سی جگہ کفار کے خیالات مانکر ہی انکو توجیہ سکہائی گئی ہے تو گذارش ہے کہ یہ تو مشرکین عرب کا بہی عقیدہ نہیں تہا کہ ایکدن ایسا ہوگا کہ اوس میں ہم ملایکہ کو دیکہیں گے اور روز جزا بہی ہے بلکہ وہ تو اسیوجہ قرآن پر خفا تہے کہ یہ قیامت کیوں سکہاتا ہے ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ اسکا شاہد عدل ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ سید صاحب یہ مانتے ہیں کہ ہماری پاس کسی ایسی مخلوق کی ہونے سے جو کسی قسم کا جسم و صورت بہی نہ رکہتی جو ہمکو نہ دکہائی دیتی ہو انکار کرنیکی کوی وجہ نہیں صفحہ ۴۲-

حاشیہ نمبر ۹ (دریا کو پہاڑا) اس آیت میں اللہ سبحانہ بنی اسرائیل کو وہ نعمت یاد دلاتا ہے جو تمام دنیا کی نعمتوں سے بڑہکر تہی یعنی اُن کے دشمن فرعون کی ہلاکت اور انکی نجات پہر وہ بہی ایسی طرز سے کہ قدرت خداوندی کے نشانات بینہ ظاہر ہوں وہی پانی جسمیں سے بنی اسرائیل باوجود بے سامانی کے بچ کر صاف نکل گئے اسی میں فرعون مع اپنے جرار لشکر کے باوجود سامان کثیر کے ڈوبا (اس پر کہ بنی اسرائیل کی خاطر خدا نے دریا پہاڑا تہا جسمیں سے وے بسلامت چلے گئے اور فرعون اوسی میں ڈوبایا گیا) قرآن کریم اور توریت دونو متفق ہیں، مگر سر سید احمد خان بہادر نے اسمیں بہی بہادری دکہائی کہ سرے سے منکر ہو بیٹہے کہ قرآن کریم سے یہ ثابت نہیں ہوتا

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

اور جب ہمنے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ لیا تھا تمنے

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ

پیچھے اُسکے بچھڑے کو خدا بنا لیا تم بڑے ظالم ہو پھر ہمنے تم سے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذْ اٰتَيْنَا

معاف کیا کہ تم شکر گذار بنو اور جب ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

موسیٰ کو کتاب اور معجزے دئے تاکہ تم سیدھے رستے چلو

جب ہمنے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ لیا تھا کہ ہم تجھکو چالیس دن بعد توراۃ دینگے وہ تو تمہاری خاطر کوہ طور پر کتاب لینے گیا۔ تم نے پیچھے اُسکے بچھڑے کو ہی اپنا خدا بنا لیا لگے اُسی کی منت منانیں سچ پوچھو تو تم بڑے ظالم ہو کہ ایک بیجان کو مالک تمام جہان کا سمجھہ گئے اور نہ جانا کہ یہہ تو ہمارے ہی ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے باوجود ایسے قصور کے پھر بھی ہمنے بعد اسکے تم سے معاف کیا کہ تم شکر گذار رہو اور احسان یاد کرو جب ہمنے تمہاری ہی بھلائی کے لئے موسیٰ کو کتاب دی اور اُس کے ثبوت کیلئے بڑے بڑے معجزے بھی دئیے تاکہ تم سیدھے راستہ چلو اسی کتاب کی برکت تھی

بقیہ حاشیہ نمبر ۸ پھر فرشتوں کے ایسا ہونے سے کیوں انکاری ہیں نہ صرف انکاری ہیں بلکہ انکی نفی پر بزعم خود دلایل بیان کرتے ہیں تو ان دلایل کا حاصل یہی ہوتا ہے ۔ دوست ہی دشمن جان ہو گیا اپنا حافظ ہو نبض ادرنے کیا اثر سم پیدا۔ اگر یوں فرماویں کہ میرا انکار تو جب ہی تک ہے کہ قرآن سے فرشتوں کا ثبوت یعنی متعارف ہو اگر قرآن کی کسی آیت سے اُن کا وجود مستقل ثابت ہو جاویگا تو مجھے بھی تسلیم سے انکار نہیں جیسا کہ صفحہ ۱۴۳ سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تقاضا ایمانی ہے تو گذارش ہے کہ آپ اگر دیانتداری سے غور کریں اور قرآن کو اُس طور سے پڑہیں جس طور سے عرب کے رہنے والے سیدھے سادے جنکی زبان میں قرآن کا نازل ہوا تھا پڑہتے اور سمجھتے تھے اُنہیں کے لغت پہ بھروسہ کریں تو مطلب بالکل صاف ہے۔ اور اگر آمنت باللہ کو بلی آمنت کا بلا بتلاویں تو خیر۔ دیکھو تو کیسے صریح لفظوں میں فرشتوں کا ثبوت دیتا ہے قال عز من قائل * جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ سر سید ابتلاویں اور ہماری معروضہ بالا گذارش کو زیر نظر رکھیں کہ ملایکہ کا رسول ہونا بلکہ پردار ہونا بھی ثابت ہے یا نہیں؟ اگر آپ بے پر کی اُڑاتے ہیں تو اختیار ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ کہ حضرت موسیٰ کی خاطر دریا پھٹا تھا بلکہ یہ تو ہمارے علماء نے اپنی عادت قدیمہ کے موافق یہودیوں سے ایسی روایتیں لیکر قرآن کی تفسیر میں جڑی ہیں حالانکہ نہ کوئی دریا پھٹا اور نہ کوئی خلاف عادت معجزہ ظہور میں آیا تھا بلکہ اس دریا کی سمندر کی طرح عادت ہی تھی کہ مد جزر چڑہتا اُترتا تھا اتفاق سے اُسمیں ہوا کرتا تھا پس رات کو جب موسیٰ بنی اسرائیل کے سمیت وہاں سے گذرے تھے اُسوقت خشک تھا

* ترجمہ خدا فرشتوں کو دو دو تین تین چار چار پروں والے رسول بنانے والا ہے اور پیدائش میں جو چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے ۱۲ منہ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم نے بیشک

ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا

بالضرور بسبب بچھڑے کے اپنے پر ظلم کیا پس تم اپنے

اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

خالق کی طرف جانب جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمہارے

عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اللہ کے نزدیک بہتر ہے پس تم پر رحم کیا وہ توبہ قبول کرنیوالا نہایت مہربان ہے

کہ تمنے بعض موقع پر اپنی جان بھی دیدی جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تمنے بچھڑے کے بنانیکی وجہ سے اپنے پر ظلم کیا اسکا علاج سوائے توبہ کے نہیں۔ پس تم اپنے خالق کیطرف دل سے جہت جاؤ اور آپسمیں ایکدوسرے کو قتل کرو جو بچھڑا پوجنے میں شریک نہیں ہوئے وہ شریک ہونیوالوں کو ماریں۔ یہ کشت و خون گو بظاہر تمکو برا معلوم ہوتا ہے لیکن تمہارے مالک کے ہاں یہی بہتر ہے پس تمہارے جھکنے کی ہی دیر تھی کہ اس مولانے بھی تمپر رحم کیا اسلئے کہ وہ تو بڑا ہی رحم کرنیوالا نہایت مہربان ہے باوجود اتنی مہربانیوں کے بھی باز نہ آئے اور ہمارے رسول موسیٰ کے ساتھ گستاخی

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ اور جب بعض لوگوں نے کہا تو اتفاقاً چڑ گیا (ملاحظہ صفحہ ۹۹) چونکہ اصل وجہ انکار سید صاحب کی اس واقعہ سے یہ ہے کہ یہ واقعہ خرق عادت ہے اسلئے ہم سب باتوں سے پہلے خرق عادت کے امکان یا محال ہونیکی گفتگو کرتے ہیں تا کہ سید صاحب کی بنا فاسد علی الفاسد خوب واضح ہوجائے خرق یا خلاف عادت یا شبہ نیچرل اسکو کہتے ہیں جو قوانین مروجہ کے خلاف ہو جیسے کہ پانی کا نیچے کیطرف کو جانا ایک قانون مروج ہے اگر پانی اوپر کیطرف کو جائے یا باوجود نیچے جگہ ہونیکے ٹھہر جائے تو خلاف عادت کہا جائیگا یا مثلاً آگ کا کام جلانا ہے اگر بلا مانع ظاہری نہ جلائے تو خرق عادت ہوگا بحث اسمیں ہے کہ ایسے امور ممکن بھی ہیں یا نہیں یعنی عقلاً یہ بات ہو سکتی ہے کہ پانی اوپر کو یا آگ نہ جلائے اہل اسلام بلکہ کل اہل ادیان (یہود و نصاریٰ وغیرہ) بلکہ جمہور حکما اسپر متفق ہیں کہ بیشک ممکن ہے اگر خدا چاہے تو کر سکتا ہے کوئی امر محال نہیں اس لئے کہ عناصر سب کے سب جس قدر اپنی طبیعت سے عمل کرتے ہیں باجازت خداوندی کرتے ہیں اور سب کے لئے علت العلل وہی ذات باری ہے گو اس نے آگ کو تاثیر جلانیکی دی ہے مگر اس جلانے میں وہ آگ خود مختار نہیں بلکہ محتاج اجازت ہے اسکی توضیح کے کیلئے ادویہ کا حال دیکھئے وہی ایک دوا جسکی خاصیت میں افلاطون اور ارسطو جیسے بھی دفترون کے دفتر بھر گئے ہوں وقت اجل بنا الٹا اثر دکھاتی ہے تو کیا اسکی تاثیر سلب ہوجاتی ہے کیا وہ دوا دافعی وہ نہیں رہتی؟ بیشک رہتی ہے مگر ایک زبردست بالاحاکم کی اجازت نہیں مشہور ہے کہ جالینوس طبیب کے پاس دستوں کا نہایت ہی مجرب نسخہ تھا اتفاقاً وہ بھی اسی مرض میں

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى

اور جب تم نے کہا تہا کہ اے موسی ہم تجھے ہرگز نہین مانینگے

نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ

جبتک کہ خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں پس بجلی نے تمہارے دیکھتے ہی

اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ

تمکو پکڑ لیا پہر ہم نے بعد تمہاری موت کے

بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

تمکو زندہ کیا تاکہ تم شکر کرو

اور بے ادبی سے ہی پیش آتے رہے چنانچہ وہ واقع بہی تمہین یاد ہے

کہ جب تمنے کہا تہا کہ ای موسی ہم تجھے ہرگز نہیں مانین گے جبتک خدا

کو سامنے اپنی آنکہوں سے نہ دیکہہ لیں۔ پس تمہاری اِس گستاخی کا بدلہ

تمکو یہ ملا کہ اسیوقت بجلی نے تمہارے دیکھتے ہی تمکو پکڑ لیا اور ہلاک کر ڈالا۔

پہر موسی نے دعا کی کہ اے اللہ میری قوم کے لوگ مجہہ کو ملامت کریں گے

تو ان کو اپنی مہربانی سے زندہ کردے پہر ہمنے بعد تمہاری موت کے تمکو زندہ

کیا تاکہ تم اس نعمت کی شکر کرو اگر اسی موت سے مر کے رہتے تو بسبب گناہ

سابق کے سخت عذاب میں مبتلا ہرتے اب جو تمکو زندہ کیا تو اس سے توبہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ مبتلا ہوا لوگوں نے اُسے کہا آپ اپنا نسخہ کیوں تجویز نہیں کرتے اُس نے تہوڑی سی دوا منگا ایک پانی کے بہرے ہوئے مٹکے

میں ڈالدی۔ تہوڑی دیر ٹہرنے کے بعد مٹکا تڑوا دیا وہ پانی مثل ایک تختہ کے ہوگیا ہوا تہا بولا کہ دوا کی تاثیر یہہ ہے جو تم دیکھ

رہے ہو لیکن اجازت نہ ہو تو کیا ہو سچ ہے اور بالکل سچ ہے

نہ چپ ورست سے گر ہووے تیری نظر یاری نہ تیرا عرش ہو تا فرش اگر فیض ہو جاری

تو کہے کیونکہ خدایا یہ خدائی تجہے ساری تو خداوند یمینی تو خداوند یساری

تو خداوند زمینی تو خداوند سمائی

بہلا اگر ایسا ہو بلکہ ہر عنصر اپنی طبیعت میں خود مختار ہو کر اثر پہنچائے اور اس تاثیر کرنے میں ایسا مختار ہو کہ کسی کی نہ سُنے تو تعطیل

صانع پہر کیا شے ہے جس پر یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ اگر اسوقت خدا (معاذ اللہ) مر ہی جائے تو بہی دنیا کا کوئی حرج متصور نہیں (تعالی اللہ عما

تقولون علوا کبیرا) اس امر کو سرسید بہی تہذیب الاخلاق بابت صفر ١٣١٢ھ میں مانتے ہیں کہ سب کائنات کی علۃ العلل

ذات باری ہے ورنہ تعطیل صانع لازم آتی ہے۔ پس جبکہ تمام عناصر اپنے افعال طبعیہ مین خود مختار نہین بلکہ کسی دوسرے

قوی مؤثر کے محتاج ہیں تو کیا ممکن نہیں کہ وہ مؤثر (ذات باری) انکی تاثیر وادہ کو سلب کرے یا کچھہ مدت کیلئے روک دے حالانکہ

ہم بالبداہت دیکھتے ہین کہ عناصر کی حرکت طبعی پر کوئی مانع اگر آجاتا ہے تو ان کو فعل انفعال سے روک دیتا ہے مثلاً اگر ایک

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا
اور ہم نے بادلوں کا سایہ تم پر کیا اور
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
من سلوے تم پر اُتارا اور اجازت دی کہ کھاؤ
مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
ہماری نعمتیں جو ہم نے تمکو دیں اور پھر انہوں نے کوئی ظلم نہ کیا ہاں
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ وَاِذْ قُلْنَا
اپنا ہی نقصان کرتے تھے اور جب ہم نے کہا

کی گنجایش تمکو ملی پس اس نعمت کا شکر تمپر واجب ہوا اگر تم ایسے کہاں تھے کہ ملک گذار بنتے گر ایسے ہی ہوتے تو اُس نعمت کا شکریہ کرتے جب تمہیں جنگل بیابان میں باوجود سخت تپش کے بادلوں کا سایہ تمپر کیا اور من سلوی بھی تمپر اُتارا اور عام اجازت بھی دی کہ کھاؤ ہماری نعمتیں جو ہمنے تمکو دیں آخر کار اس نعمت کی بھی ناشکری ہی تسے ہوئی جسکا زوال بھی انہیں ناشکروں پر پڑا جسے انہوں نے بھگتا اور پھر اس ناشکری کیوجہ سے انہوں نے ہمپر کوئی ظلم نہ کیا ہاں اپنا ہی نقصان کرتے تھے اور بھی سنو جب ہم نے کہا کہ اس

بقیہ حاشیہ نمبر ۹- ایک مٹی کے ڈھیلے کو جسکی حرکت طبعی نیچے کیطرف کو ہے جب ہم اپنے ہاتھ میں لے رکھیں تو زمین پر گرنے سے رک جاتا ہے پس جبکہ بیرونی موانع کا یہ حال ہے تو اندرونی کا جو اسکے لئے علت العلل ہے کیا کچھ اثر نہ ہوگا پس ثابت ہوا کہ دنیا کے معمولی قانون مروجہ کے خلاف بھی ہونا کوئی محال امر نہیں اسی کا نام معجزہ ہے کہ ایک امر خلاف قانون مروجہ مگر ممکن بالذات کا وقوع بلا اسباب مدعی نبوت سے وقوع پذیر ہو- ایسے امر ممکن بالذات کی اگر کوئی **مخبر صادق** خبر دے تو اُس کے تسلیم کرنے میں چون چرا کرنا فضول ہے- پس بعد اس تمہید کے ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ یہ معجزہ **عبور موسیٰ** کا جو ایک امر ممکن ہے وقوع بھی ہوا ہے یا نہیں اور اسکے واقع ہونے کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے یا نہیں اور توریت میں بھی جو اُس زمانہ کے واقعات کی مخبر ہے جس کو سید صاحب بھی غیر محرف مانتے ہیں اس امر کا ثبوت ہے یا نہیں- پہلی آیت سورہ بقرہ میں ہے جس کے یہ الفاظ شریف ہیں وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اس آیت کی روانگی ہی جتلا رہی ہے کہ بنی اسرائیل پر کسی بڑے احسان کا جتلانا منظور ہے جب ہی تو فرمادیں کہ ہمنے تمہارے لئے دریا کو پھاڑا اور تمہیں بچایا اور تمہارے دشمن کو تمہارے دیکھتے دیکھتے غرق کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقع کچھ ایسے طور سے ہوا ہوگا جسے احسان بھی کہہ سکیں- افسوس کہ سید صاحب اس روانگی سے غافل ہو کر کہتے ہیں کہ اس آیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے دریا کے جدا ہو جانے یا پھٹ جانے کو خلاف قانون قدرت قرار دیا

ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ
کہ اس بستی میں چلے جاؤ پھر اسمیں جہاں چاہو کھلم کھلا کھانے
شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
پھرو اور دروازہ میں جھکتے ہوئے داخل ہو
وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ
اور کہتے جاؤ کہ ہماری معافی ہو ہم خطائیں تمہاری بخشدیں گے
وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا
اور نیکوکاروں پر مزید عنایت ہی کرینگے پھر ظالموں نے بجائے اسکے جو انکو حکم ہوا تھا اور ہی بات

بستی بیت المقدس میں چلے جاؤ۔ پھر اسمیں جہاں چاہو کھلم کھلا کھاتے پھرو ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ تکبر نہ کرو اور شہر کے دروازہ میں بعاجزی جھکتے ہوئے داخل ہو اور یہی کہتے جاؤ کہ ہمارے گناہ کی معافی ہو پھر ہم خطائیں تمہاری بخشیں گے نہ صرف معاف ہی کرینگے بلکہ جو لوگ توبہ پر ہی مرنے تک رہیں گے اور اعمال نیک کرینگے ان نیکوکاروں پر مزید عنایت بھی کرینگے پھر بھی ہمارا حکم انہوں نے نہ مانا بلکہ ظالموں نے بجائے اس کے جو انکو حکم ہوا تھا کچھ اور ہی بول بنا لیا اور ہی گیت گانے لگے بجائے حطہ (معافی) کے حنطہ (گیہوں) کہنے لگے پس اس نافرمانی کا بدلہ بھی ان کو

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ جا کے صفحہ ۶۲ حالانکہ یہ بات صریح لفظوں میں ہے کہ نجات کے لئے ہم نے دریا کو پھاڑا اور تمہیں نجات دی اور تمہارے دشمن فرعون کو تمہیں غرق کیا اور اس کے سباق سے احسان جتلانا مفہوم ہے مگر اس بلا وجہ انکار کا کیا علاج بھلا صاحب بالفرض نہ ہی جس سے خلاف قانون قدرت پھٹنا معلوم ہو لیکن اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس فعل سے غرض بنی اسرائیل کی نجات اور فرعون کی ہلاکت تھی پس اس سے ہی آپکے جوار بھاٹا کو کسی قدر صدمہ پہنچے گا کیونکہ جوار بھاٹا کی نسبت جو ہمیشہ ہوتا تھا ایسا فرمانا کہ ہم نے تمہارے لئے کیا اور اس کے سبب تمہاری نجات علت غائی تھی بالکل بے معنی ہے اور بنی اسرائیل پر کوئی احسان نہیں۔ دوسری آیت سورہ **شعرا** میں ہے اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ اس آیت میں صاف ارشاد ہے کہ حضرت موسیٰ سے کہا کہ تو اپنی لاٹھی دریا پر مار پس وہ دھکے مارنے سے ایسا پھٹ گیا کہ اسکی ہر ایک جانب کا ٹکڑا ایک بڑے پہاڑ کی طرح تھا باوجودیکہ آیت نہایت ہی اپنے معنے (دریا کے پھٹنے) میں صاف تھی مگر سید صاحب نے انکو بھی ہیر پھیر کرنا چاہا چنانچہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ضرب کے معنی زدن کے نہیں بلکہ رفتن کے ہیں اور البحر پر فی محذوف ہے پس صاف یہ ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ کو کہا کہ اپنی لاٹھی کے سہارے سے سمندر میں چل دہ پھٹا ہوا یا کھلا ہوا ہے یعنی پایاب ہو رہا ہے صفحہ ۸۸ جلد اول۔

یہ توجیہ سید صاحب کی دیکھ کر مجھے ایک حکایت زمانہ طالب علمی کی یاد آئی جس سے یہ ثابت ہوگا کہ ایسے حذف محذوف نکالنا

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ
پس اُن ظالمون پر ہمنے اُنکے فسق کے سبب
السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذِ
سے آسمان سے عذاب اُتارا اور جب
اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا
موسی نے اپنی قوم کیلئے پانی مانگا پس ہم نے حکم دیا
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ
کہ پتھر کو اپنی لکڑی مار تو بہہ نکلے اوس سے
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۚ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ
بارہ چشمے ہر ایک شخص نے اپنا گھاٹ پہچان لیا ہمنے حکم دیا

یہ ملا کہ اُن ظالموں پر ہمنے خاص کر اون کی فساد اور فسق و فجور کے سبب سے آسمان سے عذاب اُتارا جس سے وے سارے کے سارے ہلاک ہوگئے ہمنے تو ہر طرح سے اُن پر بندہ نوازی کی تھی مگر اُنکی طبیعتین ہمیشہ فتنہ پردازی میں لگی رہیں اور سنو! جب حضرت موسی نے اپنی قوم بنی اسرائیل کیلئے ہمسے پانی مانگا پس ہمنے حکم دیا کہ پتھر کو اپنی لکڑی [۱] مار جب اُس نے ماری تو بہہ نکلے اُس سے بارہ چشمے اتنے ہی اُسکی قوم کے مختلف قبائل تھے لہذا ہر ایک شخص نے یہ جانکر کہ ہماری جماعتوں کے برابر ان چشموں کا شمار ہے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا ہمنے یہی حکم دیا

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ بالکل اُسکے مشابہ ہے کہ ملا آن باشد کہ چپ نشود جن دنوں میں فیض عام کانپور میں پڑہتا تہا ایک طالبعلم نے جو میرے ساتھ صدرا وغیرہ میں شریک تھے بہولے سے پوچھ بیٹھا کہ اللہ تعالیٰ جد ربنا کے کیا معنی ہین وہ بولے کہ بڑے دادا ہمارے رب کا ہمنے عرض کیا کہ باپ ہی نہیں تو دادا کہاں فرمانے لگے کہ بڑے معنی ہین بہت بلندی پر یعنے معدوم اور یہ دلیل آتی ہے کہ باپ ہی نہیں آخر کار میں ہی خاموش ہوگیا مگر وہ بولتے گئے یہی طرح سید صاحب کی عادت شریفہ ہے کہ کیسی ہی صریح عبارت دکھاؤ مگر خواہ مخواہ اُسے اندھون کی کہیر بنا دینگے۔ بہلا صاحب! کسی شعر عرب کا بھی حوالہ دیا ہے؟ یا کسی مستند شخص کے قول سے استشہاد بھی کیا اگر فرما دیں کہ حروف جارہ کا حذف جائز ہے تو گذارش ہے کہ مطلق نہیں ورنہ فرما دیں صلے فی المسجد سے "فی" کو حذف کرکے صلی المسجد کہنا بھی جائز ہے؟ بد حالت جارہ کو محذوف کر دینا اور پہر اُس سے وہی معنے سمجھنا درست ہے؟ اصل یہ ہے کہ آپ چونکہ ہمیشہ سے بدلیل کہنے کے عادی ہین اسلیئے ایسی باتین آپسے کچھ بعید نہیں جنکی

[۱] حاشیہ نمبر ۱ (پتھر کو اپنی لکڑی مار) اِس آیت میں اللہ تعالی نے حضرت موسی کے ایک معجزے کا بیان فرمایا ہے مطلب اس آیت کا تو صرف اتنا ہی ہے کہ حضرت موسی کے پانی مانگنے پر ہمنے اُن کو پتھر پر لکڑی مارنیکا حکم دیا جب اُس نے پتھر کو لکڑی سے مارا تو اُسمیں سے بارہ چشمے حسب تعداد قبائل بنی اسرائیل جاری ہوگئے یہ واقعہ بعینہ توریت مین بہی اسیطرح مذکور ہے توریت کی دوسری کتاب سفر خروج کے ۱۷ باب اول آیت میں یون ہے تب ساری بنی اسرائیل کی جماعت نے اپنے سفروں مین خداوند کے فرمان کے مطابق

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا
کھاؤ پیؤ الله کے دئیے ہوئے سے اور
تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ وَاِذْ
زمین مین فساد کرتے ہوئے نہ پھرو۔ اور جب
قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ
تمنے موسے سے کہاکہ ہم تو ہرگز ایک ہی کہانے پر صبر
وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا
نہین کرینگے پس ہمارے لئے اپنے رب سے دعا مانگ کہ ہمارے لئے وہ
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا
چیزین پیدا کرے جو زمین سے نکلتی ہین یعنی ساگ اور ککڑی اور گیہون اور مسور اور پیاز

کہ کھاؤ پیؤ اللہ کے دئیے ہوئے میں سے اور زمین میں فساد کرتے ہوئے نہ پھرو پھر اس نعمت کا بھی تمسے شکر نہ ہوا بلکہ اُلٹا کفران نعمت کیا پھر اسی پر ہی بس نہیں اور سنو جب ہمنے تم پر میدان بیابان میں من سلویٰ آسمان سے اُتارا اور آرام سے تم کچھ مدت کہاتے رہو آخر کار بجائے شکریہ کے تمنے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ہم تو ہرگز ایک ہی قسم من سلوی کے کہانے پر صبر نہین کرینگے پس ہمارے لئے اپنے رب سے دعا مانگ کہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین سے نکلتی ہیں یعنی ساگ اور ککڑی اور گیہون اور مسور اور پیاز وغیرہ تاکہ ہم اپنی ترکاریاں چٹ پٹی بناکر کھایا کرین اسکے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ چاہیں کہ جا بجا مین مثل مشہور ہے جہاں سید وہاں ایک پر یہاں ایک دلیل آپکی کلا دلیل ہی قابل ذکر ہے جہان فرمایا کہ "فی" کے حذف ہونیکا قرینہ یہ ہے کہ اسی قصہ کو سورہ طہ مین فاضرب لهم طريقا فى البحر يبسا فرمایا پس ایک جگہ لفظ فی مذکور ہے تو یہی قرینہ باقی مقامات میں اُس کے محذوف ہونیکا ہے پہر کہا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے پس بزد براے ایشان در راہ خشک یعنی شاہ صاحب نے ضرب کے معنی زدن کے نہیں لئے رفتن کے لئے ہیں جلد اول صفحہ ۹۰۔ مین کہتا ہوں اس دلیل سے سر سید کا مطلب ثابت نہیں ہوتا اسلئے کہ یہ کوئی قاعدہ نہین کہ ایک جگہ اگر حرف جر مذکور نہ ہو تو دوسری جگہ بھی اُسی کو قرینہ بناکر محذوف مانا جائے یہ جب ہی ہے کہ طریق بیان اور مطلب ایک ہو الا اگر مطلب بدلجائے تو کلام ہرگز نہین مثلاً ایک جگہ دعا له ہے اور دوسری جگہ دعا اله ہو تو یہاں فی کا مذکور ہونا پہلے میں اثر نہ کریگا اسی طرح ان اضرب بعصاك البحر میں رستہ بنانیکا بیان ہے اور فاضرب لهم طريقا فى البحر میں راہ چلنے کا حکم ہے چنانچہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ سین کے بیابان سے کوچ کیا اور رفیدیم میں ڈیرا کیا۔ وہان لوگون کے پینے کو پانی نتہا سو لوگ موسیٰ سے جھگڑنے لگے اور کہا ہمکو پانی دے کہ ہم پئین موسیٰ نے انہیں کہا تم مجھسے کیون جھگڑتے ہو اور خداوند کا کیون امتحان کرتے ہو اور وہی لوگ وہان پانی کے پیاسے تھے سو لوگ موسے پر جھنجھلائے اور کہا کہ تو مصر سے کیون ہمین نکال لایا کہ ہمیں اور ہمارے لڑکون اور ہمارے مواشی کو پیاس سے ہلاک کرے موسے نے خداوند سے فریاد کرکے کہا کہ میں ان لوگون سے کیا کرون وے سب تو ابھی مجھے سنگسار

قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي

موسیٰ نے کہا اچھی چیز کے بدلہ مین ادنیٰ چیز لینا چاہتے ہو

هُوَ خَيْرٌ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ

کسی شہر مین جا بسو پس جو مانگتے ہو تم کو ملیگا

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُو ۹

اور اون پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور اونہون نے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ

خدا کا غضب اپنے پر لیا یہ اسلئے کہ ہمیشہ اللہ کی نشانیان جھٹلاتے رہے

جواب میں موسیٰ نے کہا تعجب ہے تمہارے حال پر کیا اچھی چیز من سلوی کے بدلہ میں ادنے چیز مسور وغیرہ لینا چاہتے ہو اگر تمہارا یہی شوق ہے تو کسی شہر مین جا بسو پس جو مانگتے ہو وہ تمکو ملیگا جبکہ اونہون نے خود ہی ان اشیا کی درخواست کی پس اسی کے مناسب اونکی گت ہوئی اور ادن پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی جیسی کہ عموماً دہقانون پر ہوتی ہے نصرف مفلسی اور تنگدستی بلکہ بعد اسکے یہی انہون نے خدا کا غضب انپر لیا یہ اسلئے کہ ہمیشہ اللہ کی نشانیان جھٹلاتے رہے یہان تک اسمیں دلیر ہوئے کہ احکام شرعیہ کی عموماً گستاخی کرنے اور اللہ کے نبیوں کو جو بڑی

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ شاہ صاحب کا ترجمہ ہی اسکا محاکم بناتا ہوں جس سے یہ ہی ثابت ہو جائیگا کہ آپنے جو ترجمہ نقل کیا ہے وہ غلط ہے پس عبارت برائے بینان راہ خشک در دریا دیکھو حمایل مطبع انصاری دہلی اور ایک نسخے میں تو بالکل ہی آپکے دعوی کی تردید ہے کہ شاہ صاحب نے ضرب کے معنی زدن کے کیئے ہیں "بزن براے ایشان" دیکھو حمایل مطبوعہ ہاشمی میرٹھ - ہان ہم انصاف سے کہتے ہین کہ آپکا منقولہ ترجمہ بھی ایک قرآن مطبوعہ فاروقی دہلی میں ہے لیکن دو نسخے آپسمین مخالف ہیں اس مخالفت کا فیصلہ اگر کثرت نسخ کے اعتبار سے آپ منظور کرین تو ہمین مفید ہے ورنہ اذا تعارضا تساقطا تو نتیجہ لازمی ہے پس آپ کا دونو آیتوں کے ملانیسے ضرب کے معنی دونو جگہ چلنے کے لینا اور "فی" کو محذوف ماننا ہرگز صحیح نہیں - دونو آیتیں اپنا اپنا مطلب ادا کرنے میں بالکل واضح ہیں "ان اضرب" والی آیت کے صاف معنی یہ ہیں کہ دریا کو اپنی لکڑی سے مار تاکہ وہ راہ بن جائے اور فاضرب لهم طریقا کے معنی "بنا ان کے لئے دریا مین خشک راستہ" ہیں پس کچھ ضرور نہیں کہ ضرب کے معنی دونو جگہ چلنے کے لئے جاوین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۰ کرنے کو تیار ہین خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ لوگون کے آگے جا اور بنی اسرائیل کے بزرگون کو اپنے ساتھ لے اور اپنا عصا جو تو دریا پر مارتا تھا اپنے ہاتھ مین لے اور جا دیکھ کہ میں وہان حورب کی چٹان پر تیرے آگے کھڑا ہونگا تو اس چٹان کو مار تو اُس سے پانی نکلے گا تاکہ لوگ پیویں چنانچہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بزرگون کے سامنے یہی کیا اور اُس نے اسلئے کہ بنی اسرائیل نے وہان جھگڑا کیا تھا اور اسلیئے کہ اونہون نے خداوند کو امتحان کیا تھا اور کہا تھا کہ خداوند ہمارے بیچ مین ہے کہ نہین اس

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
اور اللہ کے نبیوں کو
بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ
ناحق قتل کرتے تھے
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
یہ اسوجہ سے تھا کہ وہ پہلے ہی سے نافرمانی
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝
اور سرکشی کیا کرتے تھے

ع

بہاری نشانی خدا کی ہوتے ہیں ناحق ظلم سے قتل کرتے تھے چنانچہ یحیٰی اور زکریا وغیرہ کو ناحق اونہوں نے قتل کیا - قاعدہ ہے کہ ابتدا مین انسان چہوٹے چہوٹے گناہ دلیری سے کرتا ہے آخر نوبت یہ ہوتی ہے کہ بڑوں سے بہی پرہیز نہیں کرسکتا چنانچہ یہ قتل قتال نبیون کا جو بنی اسرائیل نے کیا اس وجہ سے تہا کہ وہ پہلے ہی سے نافرمانی و سرکشی کیا کرتے تہے آخر نوبت بآن جا رسید کہ اونہوں نے اپنے دنیاوی منافع کے لئے اللہ کے رسولون کو قتل کر ڈالا اے بنی اسرائیل جو کچھ تمنے اور تمہارے بزرگوں نے پہلے کیا سو کیا اب بہی اگر تم باز آجاؤ گے تو ہم تمہیں معاف کرینگے کیونکہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ یا ایک جگہ لینے سے دوسری جگہ لینے نمرہ ہو جائین ہر ایک آپ اپنے اپنے معنی بتلانے مین جداگانہ ہین پہر آپنے جو فانفلق کی توجیہ میں تحریر یا تحریف فرمائی ہے انصاف سے کہیں وہ اس قابل ہے کہ عالم کی زبان سے نکلے چونکہ آپ کی اس موقع کی ساری دُرفشانی اہل علم کے ملاحظہ کے قابل ہے سلئے ہین اسے من وعن نقل کرتا ہون

قولہ انفلق ماضی کا صیغہ ہے اور عربی زبان کا یہہ قاعدہ ہے کہ جب ماضی جزا میں واقع ہوتی ہے تو اسکی دو حالتین ہوتی ہین اگر ماضی اپنے معنی پر نہیں رہتی بلکہ شرط کی معلول ہوتی ہے تو اسوقت اس پر "ف" نہین لاتے اور جبکہ وہ اپنے معنون پر باقی رہتی ہے اور جزا کی معلول نہیں ہوتی تب اسپر "ف" لاتے ہیں جیسے کہ اس مثال میں ان اکرمتنی فاکرمتک امس یعنے اگر تعظیم کریگا تو میری تو میں تیری تعظیم کرچکا ہون اس مثال مین جزا (یعنے گذشتہ کل میں تعظیم کا کرنا) شرط کا معلول نہیں ہے کیونکہ وہ اس سے پہلے ہی ہوچکی تھی اسی طرح اس آیت مین سمندر کا پھٹ جانا یا زمین کا کہل جانا ضرب کا معلول نہین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۰ جسکا نام مسہ اور مریبہ (یعنی امتحان کی جگہ) تو یہ واقعہ ہی سیدہے سادہے الفاظ سے قرآن کریم میں مذکور ہے اور توراۃ میں بکمال تفصیل ذکر ہے مگر سید کو وہی پرانی ضد تہی انہوں نے اس پر بہی ہاتھ صاف کرنا چاہا اور یہہ دُرفشانی کی - حجر کے معنی پہاڑ کے ہیں اور ضرب کے معنی رفتن کے پس صاف معنی یہہ ہوئے کہ اپنی لاٹھی کے سہارے سے پہاڑ پر چل اُس پہاڑ کے پرے ایک مقام ہے وہاں بارہ چشمے پانی کے جاری تہے جسکی نسبت خدا نے فرمایا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا یعنی اوس سے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا

جو لوگ (ظاہری طور پر) ایمان لا چکے ہین یا جو لوگ یہودی

وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ

ہین یا عیسائی یا بے دین جو کوئی ان مین سے خدا کو

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

دل سے مانے اور قیامت کے دن کا یقین کرے اور عمل اچھے کرے

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

پس اُن کی مزدوری اُن کے مالک کے پاس ہے

ہین اس بات کا خیال نہین کہ کوئی کون تہا بلکہ ہمارے ہان تو ایمان اور اخلاص معتبر ہے اِس لئے ہم عام اعلان دیتے ہیں کہ جو لوگ سرسری اور ظاہری طور پر خدا اور رسول کو مانتے ہین یا جو لوگ یہودی ہیں جو سچے رسول سے سخت بیجا عداوت رکہتے ہیں یا عیسائی یا دہریئے بے دین جو ایسے عقل کے اندہے ہیں کہ اپنا خالق ہی کسیکو نہین جانتے کوئی ہو جو کوئی ان میں سے خدا کے حکموں کو دل سے مانے اور قیامت کے دن کا یقین کرے اور عمل بہی شریعت محمدیہ کے مطابق اچہے کرے پس اُن لوگوں کی مزدوری بڑی ہی محفوظ ان کے مالک خداوند عالم کے پاس ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ سید صاحب! کہان ہین کیا کہتے ہیں سنا یا آپنے بہی سنا ہوگا کہ ایک دفعہ بادشاہ دہلی مدرسہ عربی کا امتحان لینے گئے ایک طالب علم سے پوچہا کہ الحمد لو دیباچہ ہیں واو کیسا ہے وہ بولا تیسرا اعطف کا بادشاہ نے بوجہ اسکے کہ اتنا تو جانتا ہے کہ عطف کا واو ہوتا ہے اُسکو بہی انعام دیا کہان شرط و جزا کا مسئلہ اور کہان یہ صورت اور آپکی کہان مثال تیجیے ۵ نے کیونکر کہی سب کا زالشا ہم لئے بات الٹی یار آلسا سبحان اللہ عطف کا سے ہی کہین کیون نہ ہو بقول شیعہ اہل بیت معصوم ہے مگر آج تو آپنے انکی خوب ہی تغلیط کی اوّل تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے کہ ماضی اپنے معنوں میں رہکر جزا واقع ہو سکتی ہے بلکہ وہ دلیل برجزا ہوتی ہے جزا نہیں آپ کوئی مثال ایسی نہ بتلا سکین گے جسمین ماضی اپنے معنون میں رہکر جزا واقع ہوئی پس آپکا مثال میں ان اکرمنی فاکرمتہ امس پیش کرنا ہی غلط ٹہرا اسلئے کہ اس مثال میں بہی فاکرمتہ امس جزا نہین بلکہ دلیل برجزا ہے جیسا کہ متنبی کے اس شعر مین ان تفق الانام وانت منہم فان المسک بعض دم الغزال

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ چہوٹ گئی مین پارہ چہٹے حاشیہ اول صفحہ ۱۱۱ - کاش لڑ اسی پہاڑ سے ہی کہہ دیا ہوتا کہ منہ کی ضمیر مجرور ادہی حجر کیطرف پہرتی ہے اس میں تو شک نہین کہ جو کچہہ مضمون سید صاحب نراش رہے ہین موجودہ الفاظ سے وہ معنی کسیطرح مفہوم نہیں ہوتے رہا حذف حروف جارہ کا سو جبتک موجودہ عبارت معنی بتلا رہی ہین بے غبار ہے اور وہ معنی فی نفسہ صحیح اور ممکن اور منقولات سے مؤید ہین تب تک کسی قسم کا حذف بلا ضرورت جایز نہیں اور اگر ایسے بلا ضرورت حروف جارہ کا حذف مانین تو فرمائیے

✱ اِس جگہ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی نے سید احمد خان صاحب کی عبارت مین غور نہیں فرمایا جو عبارت انہون نے کا نپور کے رسالہ سید کے جواب مین نقل کی ہے سید صاحب گویا اُسی کا ترجمہ کیا تہا جسے انہوں نے اجنبی جانا حالانکہ ایسا نہین - انصاف یہ ہے کہ مخالف کی بات کو رد کرنے سے پہلے ہر پہلو دیکہنا بہی ضروری ہے - ۱۲ منہ

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اور نہ اون کو خوف ہے اور نہ وہ غمناک ہون گے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

اور جب ہمنے تم پر پہاڑ کو بلند کرکے وعدہ لیا اور

الطُّوْرَ خُذُوْا مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ

(تاکید بہی کی) کہ جو تم کو ہمنے دیا اُسے مضبوط پکڑو

اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور جو اوس میں ہے یاد کرو شاید تم عذاب سے چہوٹ جاؤ۔

نہ اُن کو زندگی میں اوس کے ضایع ہونیکا خوف ہے اور نہ وہ بعد مرنے کے ہی اوس کے ضایع ہونے سے غمناک ہوں گے اِس لئے کہ وہ ضایع ہی نہ ہوگی مگر تم ایسے کہان جو چپکے سے مان لو تمہاری تو ابتدا سے انکار اور غرور کی عادت ہی اور سنو کہ جب ہمنے تم پر پہاڑ کو بلند کرکے وعدہ لیا کہ توراۃ پر عمل کرنا اور حضرت موسی کی زبانی تاکید بہی کی کہ جو کچھ ہمنے دیا اُسے مضبوط پکڑو اور جو اوس میں ہے اُسے دل سے یاد کرو اور اس امر کی امید رکہو کہ شاید تم عذاب سے چہوٹ جاؤ مگر تم ایسے کہان تہے کہ سیدہے رہتے۔ پہر ہی اپنے عہد و پیمان سے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ یا آیت کریمہ ان یسرق فقد سرق اخ لہ ان اُن معنوں سے صحیح ہوسکتی ہے جو ہمنے حاشیہ مین لکہے ہین مگر اُن کو یہان علاقہ ہی نہین۔ سید صاحب اس طرح کے ہاتہہ پاؤں مارنے سے بجز اس کے کہ اہل علم مین ہنسی ہو کچہہ فائدہ نہین۔ عالمون سے غلطی ہی ممکن ہے مگر عالم کا فرض ہے کہ کہتے ہوئے اپنی تقریر کو مخالفانہ نظر سے دیکہے ورنہ محبت تو ایسی بلا ہے کہ کانے بیٹے کو ہی سنوا نکہا دکہاتی ہے ہان ایک توجیہ آپکی عبارت کی ہوسکتی ہے شاید کہ آپنے اپنے جی مین وہی رکہی ہو جو (بقول آپکے محسن کے) خدا کو ہی نہ سوجہی ہو۔ کہ تقدیر کلام یون ہے ان اضرب بعصاک البحران ضربت ہجوت فانفلق فکان کل فرق کالطود العظیم یعنی (بقول آپکے) ہمنے موسی سے کہا کہ دریا مین اپنی لکڑی کے سہارے چل اگر چلیگا تو بچ جائیگا اسلئے کہ وہ دریا کہلا ہوا اور پایاب ہے پس اس صورت مین فانفلق اگرچہ جزا نہین مگر دلیل بر جزا ہے مجازا جزا کہین ہوسکتا ہے سو اگر یہی آپکی مراد ہے تو شاباش ہیرے نام ہے جس لئے آپ کے مدعا کو جو در بطن شاعر کا مصداق

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۰ کہ من شہد منکم الشہر فلیصمہ اگر کوئی حرف جار کو حذف سمجہہ کر تقدیر کلام فلیصم فیہ بتلائے جس سے سارے مہینے رمضان کے روزون کی فرضیت غیر ضروری ہو بلکہ چند روزے رکہنے سے مکلف عہدہ برآ ہوسکے تو ایسے شخص کے جواب مین غالبًا آپ بہی یہی کہین گے کہ ایسے موقع پر جہان کلام مین حذف ماننے سے موجودہ عبارت کے معنی ہی دگرگون ہوجاوین حذف جائز نہیں اسلئے کہ حذف عبارت مثل مردار کے ہے جبتک حلال (موجودہ عبارت) سے کام چل سکے تبتک حرام

ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ

تم پھر گئے پس اگر خدا کا فضل

اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ

اور اوسکی رحمت تمپر نہ ہوتی تو بیشک تم ٹوٹا پاتے

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا

اور یقیناً تم اُن لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے

مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ

ہفتہ کے حکم میں کجروی کی پس ہمنے اونکو حکم دیا کہ تم دھتکارے ہوئے

تم پھر گئے جس کے سبب سے دردناک عذاب ہونے ہی کو تھا مگر خدا کا فضل اور

اسکی رحمت تمپر نہ ہوتی تو بیشک تم ٹوٹا پاتے کہ دین و دنیا میں سخت

نامرادی و ذلت پہنچتی کیا تمہیں نہیں اسکی شناخت کہ جو لوگ ہمارے حکموں

سے روگردانی کرتے ہیں انکو کیسی ذلت و خواری پہنچتی ہے حالانکہ

یقیناً تم اُن شہر کے لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے ہفتہ

کے حکم میں کجروی کی جو انکو حکم تھا اُسکے خلاف اختیار کیا کہ ہفتہ کے

روز انکو مچھلیاں پکڑنے کی ممانعت تھی مگر وہ باز نہ آئے کسی حیلہ

حوالہ سے پکڑتے ہی رہے پس ہمنے انکو حکم دیا کہ تم دھتکارے ہوئے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ سے ظاہر کیا۔ مگر اس پر بھی گذارش ہے کہ اول تو یہہ بتلادیں کہ اگر اتنی بڑی عبارت کا حذف جائز رکھا جائے اور ہر جگہ اسی

ٹوٹے ہوئے ہتیار کو پیش کیا جائے تو کوئی مسئلہ بھی قرآن کریم کا ثابت ہو سکتا ہے ہر ایک جگہ یہی قاعدہ جاری ہوگا کہ یہہ

حذف وہ حذف ہے حتی کہ مطلب ہی حذف ہو۔ دوئم یہ سیاق کلام کے بھی مخالف ہے کیونکہ سیاق سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

یہ کلام بطور نتیجہ کے ہمکو سنایا جاتا ہے اسی لئے آگے کے جملوں کو استیناف کرتے گئے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں فَكَانَ

كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اَغْرَقْنَا

الْاٰخَرِیْنَ اور سب کے اخیر ایسا مختصر نتیجہ نکالا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ یعنی موسےٰ

اور اس کے ساتھیوں کے بچانے اور فرعون کے غرق کرنے میں بڑی نشانی ہے کہ خدا کی قدرت کاملہ اور نصرت فی الامر

کا پورا ثبوت ملتا ہے لیکن بہت سے لوگ (مثل سید صاحب کے) اسے نہیں مانتے جنہیں یہ کلام بطور نتیجہ کے ہیں سنایا جاتا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ا (حذف) کیطرف خیال کرنا گویا بلا ضرورت مردار خوری ہے سو ہماری طرف سے بھی یہی جواب ہے اور یا اسکے ہم معنی یا لازم معنی گذارش

ہوگا اصل یہ ہے کہ سید صاحب کو ایسے مواقع میں ہمیشہ وہی سپر نیچرل (خلاف قانون قدرت) کی مشکل درپیش آتی ہے

جس کا جواب مفصل ہم **اذ فرقنا** کے حاشیہ میں عرض کر آئے ہیں گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ علاوہ اسکے

گذارش خاص یہہ ہے کہ اتنا تو سر سید بھی مانتے ہیں کہ عناصر میں کون و فساد بھی ہونا نہ صرف ممکن بلکہ مشاہد ہے یعنی ہوا سے پانی

كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهَا

بندر ہو جاؤ پس کیا ہمنے اس

نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً

کو ہیبت اوسکے سامنے والوں کیلئے اور اس سے پچھلوں کیلئے

لِّلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

اور نصیحت بنایا ڈرنیوالوں کے حق میں — اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کو کہا

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ

کہ اللہ تعالیٰ تمکو یہ حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو

بندر ہو جاؤ پس کیا ہمنے اس قصہ کو ہیبت الٰہی کا موجب اُس کے سامنے دیکھنے والوں کے لئے اور اس سے پچھلوں کے لئے۔ اور موجب نصیحت بنایا خدا سے ڈرنے والوں کے حق میں۔ اس انکار و سرکشی کی عادت تم میں نئی نہیں بلکہ یہ بدخوئی تم میں ابتدا سے ہی چلی آتی ہے۔ اور سنو جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے جب اونہوں نے ایک بیگناہ آدمی کو قتل کر ڈالا تھا اور آپس میں ایک دوسرے پر بہتان لگائے جیسا کہ آگے آتا ہے تو اُسکے فیصلہ کیلئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں تمکو یہ حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو تمہارے بزرگوں نے

بقیہ حاشیہ نمبر۹ تو فانفلق سے لیکر اخیر تک حضرت موسیٰ کو خطاب نہیں اور کسیطرح نہیں ہو سکتا۔ تیسری آیت سورہ طٰہٰ کی ہے اوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی فاضرب لہم طریقا فی البحر یبسا یعنی موسیٰ کو ہمنے پیغام بھیجا کہ تو ہمارے بندوں کو رات سے ہی لے چل پھر ان کے لئے دریا میں رستہ خشک بنا یہ آیت بھی جتلا رہی ہے کہ اوس دریا سے عبور کرنے میں حضرت موسیٰ کے فعل کو بھی دخل ہے ورنہ حضرت موسیٰ کو کیوں حکم ہوتا کہ تو ان کے لئے خشک رستہ بنا غضب یہ کہ اس واضح آیت کو سید صاحب اپنے دعوے "ان اضرب بعصاک البحر" میں حذف "فی" کا قرینہ بتاتے ہیں جس کا جواب ہم پہلے دے آئے ہیں۔ پس بعد اللتیا والتی ہم اس دعوے پر کہ حضرت موسیٰ کا عبور خرق عادت تھا جو قرآن کے صحیح الفاظ سے ثابت ہوتا ہے توراۃ سے بھی جسے سید صاحب غیر محرف لفظی مانتے ہیں شہادت پیش کرتے ہیں تاکہ سید صاحب کو حسب عادت قدیمہ کوئی عذر نہ رہے کہ کتب سابقہ میں اسکا ذکر نہیں اسلئے قابل تاویل ہے۔ توراۃ کی

بقیہ حاشیہ نمبر۱ اور پانی سے ہوا وغیرہ متنفر ہوتا ہے پس ممکن ہے کہ اوس پتھر میں بھی جس سے بنی اسرائیل کیلئے پانی نکلا تھا کچھ اس قسم کے مسامات دقیقہ ہوں جن میں ہوا کی درآمد برآمد ہوتی ہو اور اوس کے اندر پہنچ کر بسبب برودت کے پانی ہو کر بہہ جاتی۔ لیجئے صاحب آپ کا نیچرل بھی بحال رہا اور آیت کے معنی بھی آپکی آفت سماوی سے محفوظ رہے۔ رہا یہ شبہ کہ آہن **زدن** کو کیا دخل تھا جسکے مارنیکا حضرت موسیٰ کو حکم ہوا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم معجزے کی تعریف میں کہہ آئے ہیں کہ بغیر اسباب کے

قَالُوٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ط

بولے کہ تو ہم سے مسخری کرتا ہے؟

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ

کہا پناہ خدا کی اس سے کہ ہوں

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا

جاہل بنوں بولے کہ

اسکی حکمت تو نہ سمجھی آپسے اعتراض کو بیٹھے اور حضرت موسیٰ سے
گستاخی سے بولے کہ اے موسیٰ تو ہمسے مسخری کرتا ہے ہم تو ایک
خون کا مقدمہ تیرے پاس لائے ہیں اور تو ہمکو گائے کا قصہ سناتا
ہے سوال از آسمان جواب از ریسمان کا معاملہ نہیں تو کیا ہے موسیٰ نے
نہایت تہذیب سے اس کے جواب میں کہا کہ ٹھٹھہ مسخری تو بازاری لوگوں
اور جاہلوں کا کام ہے پناہ خدا کی اس سے کہ میں جاہل بنوں میں
تو خدا کا رسول ہوں اوس کے احکام سناتا ہوں۔ موسیٰ کا یہہ جواب
سنکر ذرہ سرد پڑے مگر بیہودہ سوالات کی عادت تہ گئی آخر بولے کہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ — دوسری کتاب سفر خروج ۱۴ باب ۱۹ آیت سے اخیر تک مذکور ہے اور وہ اسکا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر کے آگے اور
چلا جاتا تہا پہر اور اون کی پشت پر آرہا اور بدلی کا وہ ستون اُن کے سامنے سے گیا اور انکی پشت پر جا ٹہرا اور مصریوں
اسرائیلی لشکر کے بیچ میں آیا اور وہ ایک اندہیری بدلی ہوگئی پر رات کو روشن ہوتی سو تمام رات ایک لشکر دوسرے کے نزدیک
نہ آیا پہر موسیٰ نے دریا پر ہاتہہ بڑھایا اور خداوند نے بسبب بڑی پوربی آندہی کے تمام رات میں دریا کو چلایا اور دریا کو
سکھایا اور پانی کو دو حصہ کیا اور بنی اسرائیل دریا کے بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہوکے گذر گئے **اور پانی انکی**
داہنے اور بائیں دیوار تہی اور مصریوں نے پیچھا کیا اور اون کا پیچھا کئے ہوئے وے اور فرعون کے سب
گہوڑے اور اوسکی گاڑیاں اور اوس کے سوار دریا کے بیچوں بیچ تک آئے اور یوں ہوا کہ خداوند نے پچھلے پہر اوس آگ
اور بدلی کے ستون میں سے مصریوں کے لشکر پر نظر کی اور مصریوں کی فوج کو گہبرا دیا اور انکی گاڑیوں کے پہیوں کو

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ محض قدرت خداوندی سے ہوتا ہے گو کہ یہ ضروری ہے کہ اوس کے اسباب بہی کچھ ہوں مگر چونکہ وہ اون اسباب سے کہ جو
عام طور پر بطور عادت اور نیچرل کے اوس کے لئے سمجھے جایا کرتے ہیں خالی ہوتا ہے اس لئے اوسکو بلا اسباب ہی کہا کرتے ہیں
پس اسی طرح ضرب موسےٰ کو بہی گو حسب عادت اوسمیں دخل نہیں لیکن ممکن ہے کہ اُن اسباب خفیہ سے جن سے یہ بہی ایک
خفی سبب ہے خلاف عادت خدا نے اس امر کا ظہور فرمایا ہو - **اخیر میں** ہم سرسید کی کمال تحقیق کا ذکر کئے بغیر

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ قَالَ إِنَّهُ

اپنے خدا سے دعا کر کہ ہمیں صاف بتلا دے کہ وہ گائے کیسی ہے

يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ

موسی نے کہا وہ خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی نہ بہت چھوٹی بلکہ درمیانی عمر

فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا

کی ہے پس جو کچھ تمکو حکم ہوتا ہے وہی کرو وہ کہنے لگے خدا سے دعا کر ہمیں بتلاوے

مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا

کہ اسکا رنگ کیسا ہے موسی نے کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ ہے ایسا عمدہ رنگ کہ دیکھنے والوں کو بھلی لگتی ہے اور بولے

بہتر ہم اسکا حکم مانتے ہیں لیکن اپنے خدا سے دعا کر کہ ہمیں صاف
بتلاوے کہ وہ گائے کیسی ہے اور اسکی عمر کیا ہے موسی نے کہا وہ خدا
فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہے نہ بہت چھوٹی بلکہ درمیانی عمر
کی ہے پس اب سوال مت کرو جو کچھ تمکو حکم الہی ہوتا ہے وہی کرو مگر
وہ اپنی عادت کو نہ بھولے کہنے لگے ایک دفعہ اور خدا سے دعا کر ہمیں
بتلاوے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہے موسی نے کہا خدا فرماتا
ہے کہ وہ گائے زرد رنگ ہے ایسا عمدہ ہے رنگ اسکا کہ دیکھنے والوں کو
نہایت بھلی لگتی ہے۔ اتنا سن سنا کر بھی باز نہ آئے اور بولے کہ ایک

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ نکال ڈالا ایسا کہ مشکل سے چلتی تھیں چنانچہ مصریوں نے کہا کہ آؤ اسرائیلیوں کے منہ پر سے بھاگ جائیں کیونکہ خداوند
ان کے لئے مصریوں سے جنگ کرتا ہے اور خداوند نے موسی سے کہا کہ اپنا ہاتھ دریا پر بڑھا تاکہ پانی مصریوں اور انکی
گاڑیوں پر اور ان کے سواروں پر پھر آوے اور موسی نے اپنا ہاتھ دریا پر بڑھایا اور دریا صبح ہوتے اپنی قوت اصلی پہ
لوٹا اور مصری اوس کے آگے بھاگے اور خداوند نے مصریوں کو دریا میں ہلاک کیا اور پانی پھرا اور گاڑیوں اور سواروں
اور فرعون کے سب لشکر کو جو اوں کے پیچھے دریا کے بیچ آئے تھے چھپا لیا اور ایک بھی اون میں سے باقی نہ چھوٹا۔ پہ
بنی اسرائیل خشک زمین پر دریا کے بیچ میں چلے گئے اور پانی کی اون کے دہنے بائیں دیوار تھی خداوند
نے اوس دن اسرائیلیوں کو مصریوں کے ہاتھ سے یوں بچایا اور اسرائیلیوں نے مصریوں کی لاشیں دریا کے کنارے
پر دیکھیں اور اسرائیلیوں نے بڑی قدرت جو خداوند نے مصریوں پر ظاہر کی دیکھی اور لوگ خداوند سے ڈرے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۰ بھی نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے اس موقع پر **توراۃ** کے اصل مقام مناسب کا نام تک نہیں لیا
اور جو لیا بھی تو ایسے ایک بے لگاؤ مقام کا کہ جس سے آیت کو کچھ بھی تعلق نہ تھا مگر چونکہ اوس میں بارہ چشموں کا
مذکور تھا اس لئے غنیمت جان کر فوراً ذکر کر دیا گو وہ واقع ایلیم کا ہے اور یہ رفیدیم کا سچ ہے ؎

کالے گورے پہ کچھ نہیں موقوف ÷ دل کے لگنے کا ڈھنگ اور ہی ہے

منہ

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ

اپنے رب سے دعا کر کہ بتلا دے ہمکو وہ گائے کیسی ہے کیونکہ گائیں

تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ

ہمپر مشتبہ ہو رہی ہیں انشاء اللہ ہم ضرور پا جاوینگے

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ

موسیٰ نے کہا خدا فرماتا ہے وہ گائے کام کرنے والی نہیں جو زمین کو پھاڑتی

الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ

ہو نہ کھیت کو پانی پلاتی ہے [illegible]

وقعہ پھر اپنے رب سے دعا کر کہ بتلا دے ہمکو وہ گائے کیسی ہے دودھ دینے والی ہے یا کام کرنے والی جیسی کہ بعض گائیں ہل جوتنے میں کام دیتی ہیں کیونکہ اس قسم کی گائیں ہمارے ہاں بہت ہیں اسلیئے مختلف قسم کی گائیں ہمپر مشتبہ ہو رہی ہیں پورے طور سے معلوم نہیں ہوا کہ کون سی گائے اسمیں منظور ہے ہماری غرض اس سے تحقیق حق ہے انشاء اللہ آپ بتلا دینگے تو ہم ضرور ہی پا جاوینگے موسیٰ نے کہا کہ اللہ فرماتا ہے وہ گائے کام کرنے والی نہیں جو ہل چلا کر زمین کو پھاڑتی ہو نہ کسی کھیت کو پانی پلاتی ہے بلکہ وہ بے عیب تندرست

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ ہوا اس کے بعد سے موسیٰ پر ایمان لائے" پس ثابت ہوا کہ اس واقع (عبور موسیٰ کے خرق عادت ہونے) کے بیان میں قرآن کریم سے توراۃ نے نہ صرف اجمالی اتفاق کیا ہے بلکہ اس سے بھی اسکی کیفیت مفصل بیان کی ہے۔ ہم نہیں معلوم سرسید کو باوجود توراۃ کو غیر محرف ماننے کے کونسا امر مانع ہے کہ ان دونو کتابوں (قرآن اور توراۃ) کے ظاہری اور صریح الفاظ سے مخالفت کر رہے ہیں۔ ہاں میں ہوا اور دو امر [illegible] ایک تو وہی پرانی فقیر کی لکیر یعنے سپر نیچرل (خلاف قانون قدرت) نہیں ہو سکتا جسکا مفصل جواب گذر چکا۔ دوسرا امر ایک نقلی ہے جسکو آپ بطلیموس سے نقل کرتے ہیں۔

قولہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جب بنی اسرائیل نے عبور کیا تھا بحر احمر ایسا تھار سمندر نہ تھا جیسا کہ اب ہے گو اس زمانہ کا صحیح جغرافیہ ہمکو نہ ملے مگر بہت پرانا جغرافیہ جو بطلیموس نے بنایا تھا مع اس کے نقشجات کے جو بطلیموس کے جغرافیہ کے مطابق بنائے گئے ہیں خوش قسمتی سے ہمارے پاس موجود ہے اور اوسمیں بحر احمر کا بھی نقشہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بطلیموس کے زمانہ تک بحر احمر میں تیس ۳۰ چھوٹے بڑے جزیرے موجود تھے اور یہ صاف دلیل اس بات کی ہے کہ اوس زمانہ میں بحر احمر ایسا تھار سمندر نہ تھا جیسا کہ اب ہے یا جیسا کہ ہمارے علماء اسلام بارہ سو برس سے اسکو دیکھتے آئے ہیں بحر احمر کی اس حالت پر خیال کرنے سے بالکل یقین ہو جاتا ہے کہ وہ مقام جہاں سے بنی اسرائیل اترے بلاشبہ جوار بھاٹے کے سبب سے رات کو پایاب اور دن کو عمیق ہو جاتا ہوگا الیٰ ان قال مورخین کے قول کے بموجب بنی اسرائیل سن عیسوی

لَا شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ

کوئی داغ بہی اوسمین نہین بولے اب تُو نے ٹہیک بات

بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا

بتلائی پس اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور امید نہ تہی کہ

يَفْعَلُونَ ۝ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا

کرین ۔ اور جب ایک نفس کو مار کر

فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝

تمنے اوس مین تنازع کیا اور جس امر کو تم چہپاتے تہے

ع

کوئی داغ بہی اوسمیں نہیں یہ سب فضول جہگڑے کرکے بولے کہ صاحب اب آپ نے ٹہیک بات بتلائی پس خدا خدا کرکے اونہون نے اوس گائے کو ذبح کیا اون کے جہگڑے سننے والوں کو تعجب ہوتا تہا اور امید نہ تہی کہ کرین ۔ اب آخر الزمان رسول سے بہی تمہارا انکار کوئی تعجب کی بات نہیں تم تو موسٰی سے بہی ویسے وہ کبہی منکر ہو جایا کرتے تہے یاد تو کرو جب ایک نفس کو مار کر تمنے اوسمیں تنازع کیا کوئی کہے اوس نے مارا کوئی کہے اس نے ۔ تمہارا گمان تہا کہ خدا کسی کو خبر نہ کریگا مگر اللہ ایسے امور پر اپنے رسولوں کو ضرور مطلع کیا کرتا ہے اور جس امر کو تم چہپاتے تہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ سے دو ہزار پانسو نیرہ برس قبل بحر احمر کی شاخ سے اُترے تہے اور بطلیموس جس نے جغرافیہ لکہا ہے جسکو کلاڈیس ٹالمی کہتے ہین سنہ عیسوی کی دوسری صدی میں تہا پس بنی اسرائیل کے عبور کرنیکے دو ہزار سات سو برس تک وہ جزیرے موجود تہے بطلیموس یونانی تہا مگر مصر میں رہتا تہا اور اس لئے بحر احمر کا حال جو اوس نے لکہا ہو زیادہ اعتبار کے لائق ہے جلد اول صفحہ مگر سید صاحب واللہ انصاف تو کرین کہ یہ ہتہیار ٹوٹا ہوا آپکا کہان تک کام دے سکتا ہے آپ کی اس دلیل کو دیکہکر مجہے **محدثین رضی اللہ عنہم** کی دور اندیشی کی تصدیق ہوئی کہ اخیر عمر کے محدث کی روایت قابل حجت نہیں یا تو آپ جانتے ہین کہ مقابل مین اقوال آپکے کو مغز ملایان مساجد ہین کہ اون کو کچہہ بہی سمجہہ نہین کہان میرے کلام میں غور کرینگے اور کہان حسن قبح سے واقف ہونگے یا یہ خیال سمایا ہے کہ آخر احمقوں سے ملک خالی نہیں بلکہ قریبا دو تہائی ایسے ہی ہیں بالخصوص مذہبی باتوں سے تو بالکل ناواقف بہلا یہ تو فرماوین اگر تاریخی واقعات پر پچہلے لوگ آپکی کمالات اور قومی خدمات کو معلوم کرنا چاہیں گے تو منشی سراج الدین احمد اوڈیٹر سرمور گزٹ کی تحریر (جو آپ کے حالات دیکہنے والے ہین اون کے نزدیک زیادہ معتبر ہوگی یا اون مورخوں کی جو تین ہزار برس بعد قریب قیامت ہون گے؟ حاشا و کلا - یہی وجہ ہے کہ سلطان محمود غزنوی رضی اللہ عنہ وارضاہ کے حالات دریافت کرنیکو تاریخ یمینی سب سے زیادہ قابل اعتبار ہے جو واقعات کو بچشم خود دیکہتا یا دیکہنے والوں سے سُنتا رہا - پس جب یہ ہمیشہ قاعدہ صحیح اور ہونا چاہئے کیونکہ لیس الخبر کالمعاینۃ تو پہر تمام تواریخ

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ

اللہ نے اوس کو ظاہر کرنا تہا پس ہمنے حکم دیا

بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ

کہ اوس گاے میں سے ایک ٹکڑا اس سے لگاؤ

يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ

خدا اسی طرح مردون کو زندہ کرے گا

اٰيٰتِهٖ

اور تم کو اپنی نشانیان دکہاتا ہی

اللہ تعالیٰ اوسکو ظاہر کرنا تہا چونکہ اکثر قانون قدرت ہی کہ اسباب سے کام ہوتے ہیں پس ہمنے حکم دیا کہ اس گائے مذبوح میں سے ایک ٹکڑا اس مُردے سے لگا دو اونہوں نے اوسی طرح حسب الحکم لگایا وہ مُردہ زندہ ہوگیا مگر افسوس کہ تمنے ایسے نشان قدرت دیکہکر بہی ایسی بدعالیان اختیار کین کہ گویا وہ چیز الٰہی بہول گئے اور جان لیا کہ مرکر خدا کے سامنے ہی نہیں جانا بلکہ زندہ ہی نہ ہوں گے سو یاد رکہو بیشک خدا اسیطرح بلا اسباب موثرہ مُردوں کو زندہ کرے گا جس طرح کہ یہ تمہارا مُردہ بلا اسباب موثرہ زندہ کرکے دکہلا دیا اور جیسے زندہ کرنیکی تم کو اپنی

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ سے وہ تاریخ جو حضرت موسیٰ کے دیکہنے والوں نے لکہی ہوئی یعنی توریت کیون تسلیم نہ کی تہی مگر آپ تو ضرور ہی مانین گے کیونکہ جناب والا اوسکی نسبت تحریف لفظی کے قائل نہین ہیں **انصاف** سے اے سید صاحب واللہ بتلاوین اور صحیح بتلاوین اپنے نام کے لحاظ سے ہی بتلادین کہ توراۃ کی عبارت مذکورہ بالا کیا بتلاتی ہی ---- ہماری تحقیقات پر کہ اس موقع پر اونہون نے توراۃ کا نام تک نہیں لیا گویا کسی مسجد کے ملا صاحب ہین کہتے کہ توراۃ انجیل پڑہنا تو کیا دیکہنا ہی حرام جہا اپنا مطلب کے لئے توراۃ کو پیش نظر رکہکر آیات قرآنی میں بہی تاویل یا تحریف کردیا کرتے ہین کیون نہ ہو

وَاِذَا تَكُوْنُ كَرِيْهَةٌ اُدْعٰى لَهَا ۔ وَاِذَا يُحَاسُ الْحَيْسُ يُدْعٰى جُنْدَبُ

اے صاحب ہم اس کو بہی تسلیم کئے لیتے ہیں کہ بطلیموس نے بہی ٹہیک لکہا مگر اس سے یہ کیونکر ثابت ہو کہ بنی اسرائیل کیلئے دریا نہیں پہٹا تہا اول تو اسمین دریا کے جوار بہاٹ ہونیکا کوئی ذکر نہیں اور میں کہتا ہوں اگر صریح لفظوں میں ہی بطلیموس لکہہ جاتا کہ میرے دیکہتے ہوئے اوس دریا میں جوار بہاٹ ہوتا تو بہی ہمین مضر نہ تہا اس لئے کہ تناقض کے لئے وحدت زمانہ بہی **ایساغوجی** نے شرط لگائی ہے یہ نہین کہ ایک شخص خبر دے کہ زید صبح کیوقت مسجد میں تہا اور دوسرا بتلاوے کہ شام کو بازار میں تہا تو ان دونوں میں کسی قسم کا تناقض یا تدافع ہو۔ پس ممکن ہے کہ بطلیموس کے زمانہ میں جو قریباً تین ہزار برس بعد مین ہوا بحر احمر مین جوار بہاٹ بقواعد علم جوالجی ہوگیا ہو بلکہ مین کہتا ہون کہ کسی تاریخ سے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ
تاکہ تم سمجہ جاؤ پہر تمہارے دل سخت ہوگئے
مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً
پس وہ مثل پتہرون کی ہین بلکہ اون سے بہی زیادہ سخت اور بعض پتہر ایسے ہی ہین
وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا
کہ اون مین سے نہرین جاری ہوتی ہین اور بعض ایسے ہین کہ
لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ
پہٹ جاتے ہین پس اون مین سے تہوڑا تہوڑا پانی نکل آتا ہی اور بعض ایسے ہین جو

نشانیان دکہاتا ہے تاکہ تم سمجہ جاؤ مگر تم ایسے کہان تہے کہ اتنی بڑی نشانی دیکہکر بہی ہمیشہ کے لئے مان لیتے بعد اس کے پہر تمہارے دل سخت ہوگئے پس وہ سختی میں مثل پتہر کی ہین بلکہ اون سے بہی زیادہ سخت اس لئے کہ پتہرون کی سختی تو طبعی ہے اور بعض پتہر ایسے ہی ہین کہ اون میں سے نہرین جاری ہوتی ہیں اور بعض ایسے ہین کہ وہ کسیقدر پہٹ جاتے ہین پس بسبب پہٹنے کے اون مین سے تہوڑا تہوڑا پانی نکل آتا ہے اور بعض پتہر ایسے ہین جو اللہ کے خوف سے گرجاتے ہین مگر تم ایسے ہو کہ ان پتہرون سے بہی سخت دل اور

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ - بفرض محال اگر یہ بہی ثابت ہو کہ زمانہ عہد بنی اسرائیل مین بہی بحر احمر مین جوار بہاٹا تہا تو بہی ہمارے دعوی کو مضر نہین ممکن ہے کہ ہو مگر جب بنی اسرائیل گذرے ہون تو خاص اون کی خاطر خدا نے بہتے ہوئے دریا کو بند کر دیا ہو جیسا کہ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ اور فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ بتلا رہا ہے اور توراۃ کی عبارت مذکورہ اوسکی شرح کیفیت بتلا رہی ہے - مین حیران ہون کہ سید صاحب کس بنا پر قرآن کریم کو الہامی کتاب مان کر ایسی تاویلات رکیکہ اور اعذار باردہ کیا کرتے ہین اس پر بہی طرہ یہ کہ علماء کو لقب، خشک ملا - کور مغز - شہوت پرست آپنے تجویز کر رکہے ہین سچ ہے ؎

خوب کئے لاکہون ستم اس پیار میں بہی آپنے ہمپر
خدا نخواستہ گر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے

رہا آپ کا یہ اعتراض کہ اگر یہہ واقع خلاف قانون قدرت واقع ہوا تہا تو خدا تعالی سمندر کے پانی کو ہی ایسا سخت کردیتا کہ مثال زمین کے اوسپر سے چلے جاتے جلد اول صفحہ ۱۷۱ سا اسکا جواب آپ نے خود ہی صفحہ ۱۹۴ مین دیکر اس تکلیف سے ہمین سبکدوش فرمایا جزاک اللہ خیر الجزاء جہان پر آپنے سمت قبلہ کے اختیار کرنے اور دوسری جانب کو چہوڑنیکی ترجیح بلا مرجح کے سوال کو اوٹہایا ہے کیونکہ بیشک یہ بطور ایک شبہ عامۃ الورود کے ہوگا جسے تمام عقلا لغو اور بیہودہ سمجہتے ہین کیونکہ اگر بالفرض دو مساوی چیزوں میں سے ایک کے ترک اور ایک کے اختیار کرنیکی کوئی وجہ نہ ہو تو جو شبہ اسپر وارد ہوتا ہے وہی اوسوقت بہی وارد ہوگا جبکہ مختار کو ترک اور متروک کو اختیار کیا جاوے جلد اول صفحہ ۱۹۴ - پس اسیطرح کی یہان صورت ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
اور خدا تمہارے کاموں سے غافل نہیں
اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ
کیا تم امید رکھتے ہو کہ تمہاری باتیں مان
وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
[illegible] حالانکہ ایک گروہ ان میں کا
يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ
[illegible] کلام الٰہی [illegible] سن کر

بے پرواہ ہو رہے ہو مت سمجھو کہ اسکی سزا تمکو نہ ہوگی بیشک ہوگی
اس لئے کہ ظالموں کی سرکوبی سے [illegible] کا کام
اور خدا تمہارے کاموں سے غافل نہیں کیا تم (مسلمانو) انکی
ایسی کارروائیاں دیکھتے ہو اور سنتے ہو پھر امید بھی رکھتے ہو کہ تمہاری
باتیں مان لیں گے حالانکہ علاوہ واقعات گذشتہ کے اب بھی ایک
گروہ ان میں ایسا ہے کہ جن پر دنیا کی محبت ایسی غالب ہے کہ باوجود
اہل علم اور پادری ہونے کے تورات کو جسے کلام الٰہی [illegible]
اٹھا کر نہیں دیکھتے اور اگر کوئی اتفاقاً [illegible] تو کلام الٰہی کو

تتمہ حاشیہ نمبر ۹ [illegible] اس سوال کا نام وہی عقلاً کیا تجویز کرینگے [illegible] جو آپکے [illegible]
[illegible] علاوہ اسکے ہم اس شبہ کی نسبت اور بھی ثابت کر سکتے ہیں کہ اگر وہی پانی کو ایسا [illegible]
تو آپ جیسے منکرین معجزات کو ایک قسم کی گنجائش ملجاتی کہ وہ پانی بسبب تحلیل سردی کے سبب منعقد ہوگیا ہوگا
جیسا کہ عموماً پہاڑوں میں ہوتا ہے کوئی تفسیر تحلیل (حرارت) [illegible] نہیں بس اسی بھید سے علام الغیوب خدا نے
اس شق کو متروک اور اوسکو اختیار کیا - فالحمد للہ علی ذالک - منہ

حاشیہ نمبر ۱۱ (کلام الٰہی) اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہودیوں کے [illegible] کا حال بیان فرماتا ہے اس آیت کے متعلق اس بحث سے قطع
نظر کہ یہ تحریف لفظی ہے یا معنوی خاص طور پر ایک اشکال وارد ہوتا ہے جس کیطرف کسی مفسر کی توجہ میری نظر سے نہیں
گذری اور اوس کے رفع کرنے کی طرف میں نے تفسیر میں اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس تحریف کے کرنے والوں تعیین میں مفسرین
نے دو توجیہیں کی ہیں ایک تو یہ کہ یہ لوگ وہ ہیں جو حضرت موسیٰ کے ساتھ کوہ طور پر کلام الٰہی سننے گئے تھے
[illegible] نے آکر بنی اسرائیل سے جب بیان کیا تو سب کچھ کہکر اخیر میں اپنی طرف سے بھی کہدیا کہ خدا نے فرمایا تھا کہ یہ کام تم سے ہو اگر
تم میں طاقت ہو اور اگر نہ ہو تو خیر - دوسری توجیہ یہ ہے کہ یہ لوگ آنحضرت کے عہد ہدایت مہد میں تھے انہیں دوسرے
معنوں کی آیندہ آیت تائید کرتی ہے کیونکہ جو کچھ حال اگلی آیت میں بیان ہوا ہے وہ کسی طرح سے اون لوگوں پر صادق

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ
پھر بدلتے ہیں بعد سمجھنے کے اور
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ وَاِذَا لَقُوا
جان بوجھ کر اور جب کبھی
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مانتے ہیں
وَاِذَا
اور جب ایک

سن کر اپنے مطلب کی طرف پھیر لیتے ہیں یہ نہیں کہ غلط فہمی سے کرتے ہیں بلکہ بعد سمجھنے کے دیدہ و دانستہ اور جان بوجھ کر ایسا جو کچھ کرتے ہیں دفعی بات یہ تو انکی علمی کارروائی تھی ایسی ہی ستو ہر ایک کام میں اپنا مطلب مدنظر رکھتے ہیں اور جب کبھی مسلمانوں سے ملتے ہیں تو بوجہ اپنی دنیاداری کے ان سے بگاڑنا نہیں چاہتے بلکہ بطور دہوکہ دہی اور مطلب براری کے کہتے ہیں کہ ہمنے تمہاری کتاب کو مدت سے مانا ہوا ہے کہ سچی ہے اور واقعی اس نبی کی بابت پہلے ہی سے حضرت موسی نے خبر دی ہوئی ہے اور جب ایک

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱ نہین آسکتا جو حضرت موسی کے ہمراہ تھے پس اس صورت مین یہ شکل پیش آئیگی کہ تحریف کرنا خواہ لفظی ہو یا معنوی اس میں شک نہین کہ علما ہی کا کام ہے اور کلام کا سکر عمل کرنا جہلا کا کام حالانکہ اس آیت مین فرمایا کہ سنتے ہین اور تحریف کرتے ہیں جو ایک طرح سے متضادین کا جمع کرنا ظاہر مناسب یون تہا پڑھتے ہیں اور تحریف کرتے ہین سو اس اعتراض کی طرف ہمنے تفسیر میں اشارہ کیا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اس فعل شنیع کے بیان کرنے مین انکی ایک قسم کی اور شناعت بیان ہو رہی ہے کہ یہ لوگ کتاب اللہ کو خود شوق سے پڑھتے نہین ہان اگر کوئی مقابل آیت لاکر پیش کرے اور اسکے متعلق کچھ سوال کرے تو سن کر اسکی تحریف کر دیتے ہین **راقم** کہتا ہے کہ ایسے افعال شنیعہ اور اطوار قبیحہ مسلمانوں میں بھی عام طور پر مروج ہو گئے ہیں کتاب اللہ قرآن کریم چھوڑ کر نبذوا کتاب اللہ وراء ظہورہم کے مصداق بن رہے ہین جھوٹی روایات اور قصص واہیات کے بیان کا موقع اب ہمارے ممبر ہین قرآن کریم جو عین وعظ تہا اور وعظ کے لئے ہی اترا تہا اور اسے ہی حضور اقدس **فداہ روحی** ہمیشہ اپنے خطبون مین پڑہکر لوگوں کو وعظ نصیحت کرتے تہے اسی کی یہ حالت ہے کہ خطبون مین بھی اسکو جگہ نہین ملتی وہ جگہ بھی مروج خطب مصنفہ نے کہ جن مین بعض نظم اور بعض نثر ہین اپنے لئے مخصوص کر لی ہے ان میں نسبتاً اگر کوئی آیت منہ سے نکل جائے تو اور بات ہے واحسرتا اور روز ہم کیا جواب دینگے جب ہم پر اس مضمون کی نالش ہو جاویگی وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القران مھجورا ۱۲ منہ

وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوٓا

دوسرے سے ملتے ہین تو کہتے ہین

أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ ٱللَّهُ

کیا ایسے بھید اون کو بتاتے ہو جو اللہ تعالی نے

عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوكُم بِهِۦ عِندَ

تم پر ہی کھولے ہین کہ وہ تمسے خدا کے سامنے جھگڑا

رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ أَوَلَا

کرین کیا تم سمجھتے نہین ہو کیا نہین

يَعْلَمُونَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا

جانتے کہ اللہ تو اون کی باتین جو ظاہر کرتے ہین

يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝

اور چھپاتے ہین سب جانتا ہے

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّآ

اور بعض اون مین سے ایسے ناواقف ہین کہ کچھ بھی کتاب سے نہین

أَمَانِىَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ فَوَيْلٌ

نہین جانتے ان بن جانے اٹکلین یونہی اٹکلین چلاتے ہین پس افسوس ہے

لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ ٱلْكِتَٰبَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ

اون کو جو اپنے ہاتھون سے لکھتے ہین پھر کہتے ہین کہ یہ

هَٰذَا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ لِيَشْتَرُوا۟ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم

اللہ کی طرف سے ہی تاکہ اوسکی عوض مین کسیقدر مال حاصل کرین پس افسوس ہے اونکو حال پر اون کے لکھنے کی وجہ سے

دوسرے سے اپنی مجالس مین ملتے ہین تو بطور ملامت کے کہتے ہین کہ تم بڑے عجیب شخص ہو کیا ایسے بھید اون مسلمانون کو بتلاتے ہو جو اللہ تعالی نے تمہین کو ہی بتلائے ہین کیا اس غرض سے بتلاتے ہو کہ وہ تمسے تمہاری ہی باتین لیکر خدا کے سامنے جھگڑا کرین ... کیا تم ... نہین سمجھتے ہو کیا اس کو ... کہ ان کے دلون کے بھید ... اور جو چھپاتے ہین سب جانتا ہے ایک گروہ کا تو یہ حال ہے جو ... ایسے ناواقف ہین کہ کچھ بھی کتاب سے نہین جانتے مگر اپنی بے جا امنگین ضرور لیے ہوے ہین حالانکہ اون امنگون کے درست ہونیکا بھی اون کو علم نہین بلکہ یون ہی اٹکلین چلاتے ہین اصل یہ ہے کہ اہل کتاب دو قسم پر ہین ایک تو عالم ہین جنکو دعوے ہے کہ ہم اہل دانش اور اسرار الٰہی سے واقف ہین دوسرے عوام ہین اہل علم عوام کالانعام کو دھوکہ مین ڈالنے کی غرض سے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی باتون کو اللہ کی نسبت لگاتے ہین پس افسوس ہے اون نام کے عالمون کو جو اپنے ہاتھون سے ایک منصوبہ لکھتے ہین پھر لوگون سے کہتے ہین کہ یہ اللہ کیطرف سے ہے اس بناوٹ سے انکی غرض کوئی ہدایت خلق اللہ نہین حاشا وکلا بلکہ اسلیے ساری حیلے حوالے کرتے ہین تاکہ اسکے عوض مین کسیقدر دنیا کا مال حاصل کرین دیکھو تو کیسا بڑا ظلم کرتے ہین پس افسوس ہے اون کے حال پر اون کے لکھنے کی وجہ سے اور

النصف

وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا

اور افسوس ہی اُن پر انکی کمائی سے اور کہتی ہین کہ ہمکو عذاب

النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ

نار ہونیکا ہی نہین ہاں چند روزہ ہوگا تو کہدی کہ تمنی لیا ہی اللہ سی

عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى

اقرار ہی لیا ہو تو بیشک اللہ اپنے عہد کے خلاف نہین کریگا بلکہ

اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً

کی نسبت ایسی بیہودہ باتین کہتی ہو جو خود ہی نہین جانتی ہان جو شخص گناہ کرے اور

وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ

اسکی بداعمالیان اسکو گہیر لین تو ایسے لوگ

أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا

آگ مین جائین گے وہ ہمیشہ اوسی مین رہینگے اور جو لوگ ایمان

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا

لاوین اور اچھے کام کرین تو وہ لوگ جنت مین جائینگے وہ ہمیشہ اوسی

خَالِدُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ع

مین رہین گے اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اس امر کا عہد لیا

لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي

کہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نکرنا اور ماں باپ اور قریبیون

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

اور یتیمون اور مسکینون سے احسان کرنا اور سب لوگون سے اچھی طرح بولنا

اور افسوس ہے اُن پر اُن کی کمائی سے منجملہ اونکی دروغگوئی کے یہ ہے کہ اپنے تئین محبوب الٰہی ہونیکے مدعی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمکو عذاب نار ہونیکا ہی نہیں ہاں ہمارے بڑون کی بدکرداری کی وجہ سے اگر ہوہی تو چند روزہ ہوگا نہایت سی نہایت چالیس روز تک اس لئے کہ ہمارے بزرگون نے چالیس روز تک ہی بچھڑے کی عبادت کی تہی۔ اے رسول تو اُن سے کہہ دے کہ تم نے کوئی اللہ سے اس امر کا اقرار ہی لیا ہے کہ جو چاہو سو کیا کرو میں تمہین کبھی بھی مواخذہ نہ کرون گا اگر کوئی عہد لیا ہے تو بیشک قابل اعتماد ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عہد کئے ہوئے کے خلاف نہین کریگا مگر واقعی یہ ہے کہ اس امر کا اقرار ہی کوئی نہین بلکہ اللہ کی نسبت ایسی بیہودہ باتین کہتے ہو جو خود ہی نہین جانتے ہان سنو حق یہ ہے کہ جو شخص گناہ کرے اور اس درجہ اُسکی بداعمالیان پہنچین کہ اوسکے ایمان کو بھی گھیر لین یعنی ہر قسم کے کفر و شرک وغیرہ مین مبتلا ہو تو ایسے لوگ بیشک آگ مین جائین گے نہ صرف چند روزہ بلکہ وہ ہمیشہ اوسی مین رہینگے اور جو لوگ خدا پر ایمان لاوین اور موافق مرضی کے اُسکی کے اچھے کام کرین ایسے لوگ بیشک جنت میں جائین گے نہ صرف جائین گے بلکہ وہ ہمیشہ اوسی مین رہین گے تعجب کہ یہ کس منہ سے کہتے ہین کہ ہمکو عذاب نہ ہوگا جو چاہین ہم کئے جائین کیا اونکو یاد نہین کہ جب ہم نے بنی اسرائیل سے اس امر کا عہد لیا تہا کہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور قریبیون اور یتیموں اور مسکینون سے احسان کرنا اور علاوہ اس کے سب لوگون سے اچھی طرح بولنا نہ صرف دنیا سازون کی طرح کہ کہیں کچھ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

اور نماز پڑہو اور زکوۃ دیا کرو پہر تم سب

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ وَاِذْ

پہر گئے مگر بہت تہوڑے تم مین اور تم پہیر جانے ہو اور جب ہمنے

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ

تمسے یہ عہد لیا تہا کہ آپس مین خون ریزی نہ کرنا

وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ

اور اپنے بہائی بندون کو اون کے وطن سے نہ نکالنا

ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝

پہر تمنے اقرار کیا اور تم شاہد ہو

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

پہر تم اے لوگو اپنے بہائی بندون کو قتل کرتے ہو

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ

اور ایک جماعت کو اون کے گہرون سے

مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ

نکال دیتے ہو اون کی تکلیف

عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

پہنچانے کو اون کے دشمنون کی گناہ اور ظلم مین مدد

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ

کرتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی ہوکر آوین تو بدلہ دیکر اونکو چہڑا لیتے ہو

اور کرین کچہ بلکہ خود ہی عمل کرو اور نماز پڑہو اور زکوۃ مال کی دیا کرو اسلیے کہ ان دونون رکنون سے بدنی اور مالی دونو عبادتین پوری ہو جاتی ہین مگر تم اپنی بات پر قائم نہ رہے پہر بعد اس عہد وپیمان کے بہی تم سب اس سے پہر گئے مگر بہت تہوڑے سے تم مین سے ثابت قدم رہے پہر کیونکر ہو سکتا ہے کہ تہوڑے ہی روز تم کو عذاب ہو حال آنکہ اب بہی تم اللہ کے حکمون سے منہ پہیر جاتے ہو نہ صرف یہی کہ پہلے تم نے توڑا بلکہ اسکے پیچہے بہی وہ ہی توڑتے ہو۔ اور سنو اجب تمسے یہ عہد لیا تہا کہ آپس مین خون ریزی نہ کرنا اور اپنے بہائی بندون کو اون کے وطن سے نہ نکالنا پہر تمنے اقرار بہی کیا اور اب تک تم اس امر کے شاہد ہو کہ تمہارا اقرار صرف زبانی جمع خرچ تہا پہر تم نے اے بنی اسرائیل کے لوگو سب حکمون کا خلاف کیا چنانچہ پہلے ہی حکم کو تمنے اس طرح سے بدلا کہ اپنے بہائی بندون کو قتل کرتے ہو اور دوسرے حکم کا خلاف یہ کیا کہ اپنے ہی میں سے ایک جماعت کو ضعیف جان کر بجائے جگہ دینے کے اونکے گہرون سے ہی نکال دیتے ہو پہر اسی پر ہی بس نہیں بلکہ اونہی جہان تک ہو سکتا ہے تنگ کرتے ہو اور اونکی تکلیف پہنچانے کو اون کے دشمنون کی گناہ اور ظلم میں بہی مدد کرتے ہو یہ نہیں سمجہتے ہو کہ یہ جماعت آخر بہائی بند تو ہمارے ہی ہیں جیسا کہ اسوقت سمجہتے ہو جب اون پر کوئی دشمن ہمارا غالب آتا ہی اور ذلیل کرتا ہے اسوقت تو ایسے مہربان بنتے ہو کہ اگر وہ تمہارے پاس دشمن کے ہاتہہ قیدی ہو کر آوین تو بدلہ ہی دیکر اون کو چہڑا لیتے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ ان مظلومون کا نکالنا ہی

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ

اوران کا نکالنا بھی تم پر حرام ہے کیا آدھی

بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ

کتاب کو مانتے ہو اور کچھ حصہ سے انکار کرتے ہو

فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ

پس جو کوئی تم میں سے یہ وتیرہ اختیار کرے

مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ

اوسکو دنیا میں خواری اور ذلت کے سوا کچھ بھی نصیب ہوگا

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ

اور قیامت کے روز سخت عذاب میں پہنچائے

الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

جائینگے اور خدا تمہارے کاموں سے بیخبر

تَعْمَلُونَ ۞ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

نہیں یہی تو ہیں جنہوں نے دنیا کو آخرت

اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا

کے عوض میں لیا پس نہ

يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ع

توان سے عذاب خفیف ہوگا اور نہ ان کو مدد پہنچے گی

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا

اور موسیٰ کو ہمنے کتاب دی اور اوس سے پیچھے کئی رسول بھیجے ہمنے عیسیٰ ابن مریم کو معجزے دئے اور اوس کو

تو تم پر حرام ہے اوسکا خلاف کیوں ہمیشہ کرتے ہو کیا آدھی کتاب کے حکموں کو ہی مانتے ہو اور کچھ حصہ سے انکار کرتے ہو پس جو کوئی تم میں سے یہ وتیرہ اختیار کرے اوسکو دنیا میں خواری اور ذلت کے سوا کچھ بھی نصیب نہ ہوگا اور اسی پر بس نہیں بلکہ قیامت کے روز جو واقعی یوم الجزا ہے سخت عذاب میں پہنچائے جاوینگے اس لئے کہ یہ بات بڑی مجرمانہ حرکت ہے اور خدا تمہارے کاموں سے کسیطرح بے خبر نہیں ہے ایسے شریروں کی سزا اس قدر کچھ زاید اور حد سے متجاوز نہیں انکا جرم ہی تو اعلیٰ درجہ کا ہے یہی تو ہیں جنہوں نے دنیا کو آخرت کے عوض میں لیا محض فی نیاوی فواید کے لحاظ سے اپنی آخرت کا نقصان کیا پس اونکے جرم کے مناسب یہی سزا ہے کہ نہ تو ان سے عذاب خفیف ہوگا اور نہ اون کو کسی سے مدد پہنچے گی۔ بھلا اور قصہ بھی سن لو! جس کے سننے کے بعد تم جان جاؤگے کہ واقعی یہ لوگ اسی سزا کے لایق اور مستوجب ہیں ابتدا سے ہمنے ان پر طرح طرح کے احسان کئے فرعون کی جوتیوں سے نکالکر ان کو حاکم بنایا اور انہی کے ہدایت کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے کتاب بھی دی مگر چونکہ طبیعت میں ان کے شرارت اور کجروی تھی اسلئے حضرت موسیٰ کی زندگی میں ہی اوس سے الجھتے تھے بعد اوسکے تو زیادہ ہی بگڑنیکا موقع تھا اس لئے موسیٰ کے بعد ہمنے اوسکے خلیفہ بنائے اور اوس سے پیچھے کئی رسول بھی بھیجے مگر اونہوں نے ایسے ظلم اور ستم اٹھائے کہ کسی کو قتل کیا و کسی کو نکال دیا۔ سب سے اخیر ہمنے عیسیٰ ابن مریم کو روشن معجزے دئے اور اوس کو

بِرُوحِ الْقُدُسِ اَفَکُلَّمَا جَاۗءَکُمْ رَسُوْلٌۢ
جبرئیل کے ذریعہ سے قوت دی تو جب کبھی تمہارے پاس کوئی
بِمَا لَا تَھْوٰۤی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ
رسول ہی حکم لایا جسے تمہارا دل نہیں چاہتا تو کیا تم نے اکڑ کر
فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝
ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک کو قتل ہی کیا
وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ
اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل محفوظ ہیں
بَلْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِھِمْ فَقَلِیْلًا
بلکہ انکے کفر کیوجہ سے خدا نے اُن پر لعنت کی ہے پس یہ لوگ
مَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ کِتٰبٌ
نہیں مانیں گے اور جب اللہ کی طرف سے انکے پاس ایک
مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ وَکَانُوْا
کتاب آئی جس کو پہچان چکے ہیں جو اون کے ساتھ والی کو
مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
مانتی ہے تو اُس سے انکاری ہو گئے حالانکہ اس سے
فَلَمَّا جَاۗءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ
پہلے کفار پر فتحیابی چاہا کرتے تھے
فَلَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۝
پس لعنت اللہ ہو ان کافروں پر

جبرئیل کے ذریعہ سے قوت ہی دی کہ اکثر اوقات مسیح کے ہمرکاب رہتے تھے اور تم نے کبھی کسی نبی کی کما حقہ تعظیم نہیں کی بلکہ ہمیشہ مخالفت کرتے رہے کوئی اسکو پوچھے کہ جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسا حکم لایا ہے جنہیں تمہارے دل نہیں چاہتے تھے تو کیا تم نے اون کے ماننے سے واقعی انکار اور تکبر کیا تھا ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک کو قتل ہی کیا اس کے جواب میں بڑی دلیری سے انکار کرتے ہیں اور اپنے زعم باطل کے مطابق اسکی وجہ وہ بتلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمنے اس لئے اونکو نہیں مانا تھا کہ ہمارے دل محفوظ ہیں اونکی جھوٹی باتیں وہاں تک رسائی نہ کر سکتی تھیں دیکھو تو کیا عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق ہیں یہ عذر انکا بالکل غلط ہے یہ ہرگز نہیں کہ جھوٹی باتیں او نکو سناتے تھے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انکے کفر اور بے ایمانی کیوجہ سے خدا نے انپر لعنت کی ہے پس اسکا نتیجہ یہ ہے کہ اب یہ لوگ خدا کے حکموں کو نہیں مانیں گے انکی بے ایمانی اور طمع دنیاوی کا ثبوت چاہتا ہوں تو اور سنو! جب اللہ کیطرف سے اُن کے پاس ایک کتاب بذریعہ محمد رسول اللہ پہنچی جس کی سچائی کو خوب ہی پہچان چکے ہیں جو ذاتی سچائی کے علاوہ اُنکے ساتھ والی کتاب کی اصلیت کو مانتی ہے تو بوجہ بعض دنیاوی اغراض کے اوس سے انکاری ہو گئے حالانکہ اس سے پہلے اُسی کے وسیلہ سے اپنے مخالف کفار پر فتحیابی چاہا کرتے تھے کیا اس سے بھی زیادہ دنیا داری کا ثبوت ہوگا پس اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ لعنت اللہ ہو ان جیسے کافروں پر جو دنیا کے عوض

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ
بُری ہے وہ چیز جس کے عوض میں اپنی
يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ
جانون کو دے چکے ہین کہ اللہ کی اوتاری ہوئی کتاب
يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
نہین مانتے محض حسد سے اس بات کے کہ اللہ اپنا فضل اپنے
عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ
بندون مین سے کسی پر اتارے پس غضب پر غضب خدا کا انہون
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○
نے لیا اور کافرون کو ذلیل کرنے والا عذاب ہے
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ
اور جب کوئی ان سے کہے کہ اللہ کی اوتاری ہوئی
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ
(کتاب قرآن) کو مان لو تو کہتے ہین ہم تو اوسی کو مانین گے
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ
جو ہماری طرف اُتری اور جو اوسکے سوا ہے سب سے
بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ
انکار ہی کرینگے حالانکہ وہ بالکل حق ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ
اون کی ساتھ والی کتاب کو سچ مانتا ہے

ہیں دین کو بیچ رہے ہین اگر غور کرین تو بُری ہے وہ چیز جس کے عوض
مین اپنی جانون کو دے چکے ہین اور عذاب الٰہی کے مستحق ہوگئے
وہ بدکاری کہ جس کے سبب سے اپنے آپ کو مورد عذاب بنا چکے ہین یہ ہے
کہ اللہ کی اوتاری ہوئی (کتاب) قرآن نہیں مانتے نہ بوجہ غلط
فہمی کے بلکہ محض حسد سے اس بات کے کہ اللہ اپنا فضل اپنے بندون
میں سے کسی پر اتارے پس اسیوجہ سے غضب پر غضب خدا کا انہون
نے لیا اور دنیا کے عذاب سے بڑھکر اون کافرون کو ذلیل کرنے والا عذاب ہے عوام دنیا دار تو جو چاہین سو سہی [illegible]
کسیطرح سے کم نہیں جو چاہتے ہین سو کہدیتے ہین اور جب کوئی [illegible]
کہے کہ اللہ کی اوتاری ہوئی (کتاب) قران کو مان لو تمہاری نجات
ہوجائیگی تو اس کے جواب مین کیسی بیڈھب بات کہتے ہین کہ ہم تو
صاحب! اُسی کتاب کو مانین گے جو ہماری طرف اُتری ہوئی ہے
یعنی توریت گویا اوسی کتاب پر حصر ہے کہ اوسی کو مانین اور جو اوسکے
سوا ہے سب سے انکار ہی کرینگے حالانکہ ہر امر کی تکذیب کے لئے
دو باتین ہوا کرتی ہیں یا تو وہ امر فی نفسہ پایۂ صداقت سے گرا ہو یا وہ کسی
عقیدۂ سابقہ مسلمہ کے خلاف ہو سو قران مین ان دونو موانع مین سے ایک
بھی نہین اپنے ثبوت مین وہ بالکل حق ہے دوسری وجہ بھی اوس مین نہیں
کہ اون کے کسی عقیدے کے خلاف ہو بلکہ اون کی ساتھ والی کتاب
کو سچ مانتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اوس سے انکاری ہوئے جاتے ہین
اور بار بار یہی منہ پر لاوین کہ ہم تو اپنی ہی کتاب کو مانین گے بھلا ان کا یہ

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ

تو کہہ کہ اگر تم ماننے والے ہو تو پھر

اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ

اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کرتے

مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ

تھے اور تمہارے پاس

مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

موسیٰ صاف دلیلیں لایا پس تمنے

الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ

اوس کے پیچھے بچھڑے کو (خدا) بنا لیا

ظَالِمُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا

اور تم ظالم ہو اور جب ہمنے لیا

مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

وعدہ اور تمپر کھڑا کرکے

الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ

لیا اور کہا کہ خوب قوت سے پکڑو جو ہمنے

بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا قَالُوا

تمکو دیا ہے اور سنو بولے

غذا بھی نہ رہے پانی غرض کہ ہر بلا پر رہا نید تو اے محمد ان سے کہہ
کہ اگر تم توراۃ کے ہی ماننے والے ہو اور ہمیشہ سے اوسے مانتے چلے آئے
ہو تو پھر اللہ کے نبیوں کو پہلے کیوں قتل کرتے تھے کیا توراۃ میں نبی کا
قتل جائز ہے ؟ پس انبیاء کے قتل شنیعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیشہ
سے دنیا کے طالب ہو نہ تم کو توراۃ سے غرض نہ حضرت موسیٰ سے مطلب
پس تمہارا قرآن کا نصیب ہو انکار کرنا اور اوس انکار کی وجہ یہ بتلانا کہ ہم
توراۃ کو ہی مانتے ہیں اس لئے قرآن کے ماننے کی ہمیں حاجت نہیں
لغو ہے تم نے پہلے بہت سے نبی توراۃ ہی کی تکمیل کو آئے تمنے اون کو بھی
قتل کردیا اگر یہ وجہ تمہاری موجبہ ہوتی تو اون کو کیوں مارتے اصل وجہ یہ
کہ تم ہمیشہ سے اپنی خواہشوں کے تابع رہے اور دین کی آڑ میں بدنی
کے کام کئے گئے چنانچہ اسی کی ایک نظیر اور بھی سنو ! جب تمہارے پاس
حضرت موسیٰ اپنی نبوت کی صاف صاف دلیلیں یعنی معجزے لایا اور تمنے
اوسے تسلیم بھی کیا اور اوس نے تمکو اونہی معجزات کے ذریعہ فرعون سے نجات
دلائی جنگل میں تمہیں چھوڑکر حسب ارشاد خداوندی کوہ طور پر تمہاری ہی ہدایت
کیلئے کتاب لینے گیا پس جب تمنے اوس کے پیچھے بچھڑے کو (خدا) بنا لیا اور
اوسکی پوجا شروع کردی یہہ بھی کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے تمہاری عادت
ہی کجروی ہے اور نیز تم ظالم ہو۔ اور ایک دفعہ تم نے ایسی ہی کجروی کی
سنو تو ! جب ہمنے تم سے بار بار سمجھانے کے بعد کوہ طور تمپر کھڑا کرکے وعدہ
عمل کرنیکا لیا اور کہا کہ خوب مضبوط قوت سے اوسکو پکڑو جو ہمنے تمکو دیا ہے اور
جو کچھ ہم کہیں دل لگا کر سنو ! تو تمہارے باپ دادا بولے کہ صاحب ہم نے

سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا
سنے سن تو لیا اور ہم کرنے کے نہین اور اون کے
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ
دلوں مین بسبب کفر اون کے کہ بچھڑے کی محبت رچ گئی تہی تو
بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
کہدے بُری راہ بتلاتا ہے ایمان تمہارا اگر
مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ
ایماندار ہو تو کہدے کہ اگر سب لوگون سے
الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ
علیحدہ تمہارے ہی لئے اللہ کے ہان نجات
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
اُخروی ہے تو پس موت مانگو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَنْ
اگر سچے ہو اور
يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
اپنے کئے ہوئی کی وجہ سے ہرگز کبھی موت کی خواہش نہ کرینگے

سن تو لیا اور جی مین ٹہان چکے کہ ہم کرنے کے نہین اسکی وجہ یہ
تہی کہ ایک تو طبیعت کی اون مین آزادی اور دوسرے یہ کہ آن کے
دلون مین بسبب کفر اونکے کے بچھڑے کی محبت رچ گئی ہوئی تہی تو کہدے
اگر یہی ایمانداری ہے تو بری راہ بتلاتا ہے ایمان تمہارا اب بہی اگر ایسے
ہی ایماندار ہو تو براہ مہربانی اسے چہوڑ دو اگر باوجود صریح الزام کے دعوی
نجات ہی کئے جاوین اور یہی کہے جاوین کہ قیامت کے دن ہم ہی
نجات پاوین گے تو تو ایسے بیحیاؤن کو جو کسی دلیل کیطرف توجہ نہ کرین
اور نہ اپنی ہٹ سے باز آوین تو کہدے کہ اگر سب لوگون سے علیحدہ تمہارے
ہی لئے اللہ کے ہان نجات اخروی ہے اور کسی کو اوس مین شرکت
نہین کیونکہ تمہارے کام عمل ہوئے ہین صرف موت کی دیر ہے مرتے ہی سرکنارے ہو جاوگے
تو پس اللہ سے اپنے لئے موت مانگو تا کہ مرتے ہی عیش حقیقی مین جا بسو اس تکالیف
دنیاوی مین کیون پہنس رہے ہو اگر اپنے دعوی مین سچے ہو تو ضرور ایسا ہی کرو اگر آرزو
موت کی نہ کرین تو ثابت ہو جائیگا کہ اون کو مذہب کوئی لگاؤ نہین صرف
خواہش نفسانی کے پیچہے چلتے ہین اور ہم ابہی سے کہدیتے ہین کہ اپنے کئے ہوئے بداعمال
کی وجہ سے جنکی سزا کا بہگتنا اونکو بہی یقینی ہے ہرگز کبہی موت کی خواہش
نہ کرینگے باوجود اس بداعمالی اور جسارت کے دعوی نجات کیسا بڑا ظلم ہے پہر کیون

شانِ نزول (تو کہدے) یہودی کہا کرتے تہے کہ ہم خدا کے پیارے بندے ہین اور بزرگون کی اولاد ہین ہمین عذاب اخروی
ہرگز نہ ہوگا اگر ہم مین سے کسی کو بداعمالی کی وجہ سے ہوا بہی تو صرف چند روزہ ہوگا پہر ہم ہمیشہ کو نجات پاوینگے اور کوئی سوا ہمارے نجات
نہ پاویگا اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی مگر اونہوں نے موت کی خواہش نہین کی ابن عباس آنحضرت سے روایت کرتے ہین کہ
اگر یہ لوگ موت چاہتے تو اوسیوقت اپنا ہی تہوک نگلنے سے مرجاتے اور کوئی یہودی دنیا بہر مین زندہ نہ رہتا ۔ معالم

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَتَجِدَنَّهُمْ
اور خدا ظالموں کو جانتا ہے تو سب لوگوں سے
اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ
زیادہ زندگی کا خواہشمند انہیں کو پائیگا حتے کہ
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ
مشرکوں سے بھی زیادہ ہر ایک ان میں سے
لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ
یہی چاہتا ہے کہ ہزار برس کی عمر ملے حالانکہ عمر کی
بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ
زیادتی کچھ اون کو عذاب سے دور نہیں کرسکے گی
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ كَانَ
اسد اون کے اعمال دیکھتا ہے تو کہدے جو کوئی

نہ اون کو سزا ملے حالانکہ ان کے ظلم پر ظلم بڑھتے جاتے ہین اور ظالموں کو خوب جانتا ہے کوئی اوس سے چھپا نہیں ــ یہ بھلا موت مانگین گے؟ یہ تو ایسے حریص ہین کہ اگر تمام جہان بھی تلاش کرو تو سب لوگوں سے زیادہ زندگی کا خواہشمند انہین لوگون کو پاؤگے حتے کہ مشرکوں سے بھی زیادہ انکی خواہش کا اندازہ اس سے کرلو کہ ہر ایک ان مین سے یہی چاہتا ہے کہ ہزار برس کی عمر ملے حالانکہ عمر کی زیادتی کچھ اونکو عذاب سے دور نہین کرسکیگی اس لئے کہ اسد تو اون کے اعمال دیکھتا ہے جس قدر عمر [illegible] کرینگے سبکی سزا اوٹھاوینگے [illegible] یہ بھی کوئی دین [illegible] کی بات ہے جو یہ کہتے ہین کہ ہم تو قرآن کو [illegible] نہین مانتے کہ اسکا لانے والا جبرئیل فرشتہ [illegible] ابتدا سے دشمنی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ طرح طرح کے [illegible] ہمپے کبھی خیر نہین کی اے محمد تو کہدے کہ یاد رکھو جو کوئی جبرئیل [illegible]

شان نزول (جو کوئی جبرئیل) ابن عباس رضی اسد عنہ کہتے ہین کہ ایک [illegible] نے آنحضرت سے سوال کیا کہ آپکے پاس کون فرشتہ قرآن لاتا ہے آپ نے فرمایا جبرئیل وہ بولا جبرئیل تو ہمارا قدیم سے دشمن ہے اوسکی ہماری تو کبھی بنی ہی نہین ہمیشہ عذاب لاتا رہا اگر میکائیل ہوتا تو ہم مان لیتے اس کے جواب مین آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

حاشیہ نمبر ا (جو کوئی جبرئیل کا) اس آیت مین اسد تعالی جبرائیل کا ذکر فرماتا ہے اور اوسکی ہستی جداگانہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے یہ مسئلہ کہ جبرئیل ایک فرشتہ ہے جو انبیا پر خدا کا کلام لایا کرتا ہے تمام اہلکتاب (یہود نصاری اہل اسلام) [illegible] ہے قرآن کریم نے اسکا کئی جگہ ذکر صریح کیا ہے اور احادیث نبوی تو بھری پڑی ہیں مگر باین ہمہ سید احمد خان صاحب نے حسب عادت قدیمہ باوجود دعوی اسلام کے اس سے بھی انکار کیا ہے چنانچہ اپنی تفسیر کی جلد اول مین فرماتے ہیں کہ جبرئیل ایک ملکہ فطرتی کا نام ہے جو انبیاء مین ابتدا فطرت سے ہوتا ہے وہی ملکہ اسکو بلاتا ہے وہی اوسکا (نبی) میں نمونے خیالات

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ

جبرئیل سے دشمن ہوگا (وہ سخت ٹوٹا پائیگا) اسلئے

عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا

کہ یہ اوسی نے تیرے دل پر اسد کے حکم سے نازل کیا ہے سچا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى

بتلاتا ہے اپنے سامنے والی کتاب کو اور ہدایت ہے اور خوشخبری

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ہے ماننے والون کو

دشمن ہوگا وہ سخت ٹوٹا پائیگا اسلئے کہ وہ تو محض پاموسے جو کچہ اوسی حکم ہوتا ہے وہی کرتا ہے یہ قرآن شریف بہی اوسی نے تیرے دل پر (اے محمد) اللہ کے حکم سے نازل کیا ہے اگر اس مین کوئی ان یہودیون کی بداعمالی مذکور نواوسکا قصور نہین ہے یہ وجہ تکذیب کی بیان کرنا ہی عبث ہے بلکہ اصل حقیقت کی جیساکہ ہم پہلے بتلاآئے ہین دو امر ہوا کرتے ہین یا تو کلام فی نفسہ کسی دلیل سے ثابت نہ ہویا ثابت ہو مگر کسی عقیدہ سابقہ سچے کے خلاف ہو سو پہلے یہ قرآن سچا بتلاتا ہے اپنے سامنے والی کتاب یعنی توراۃ کو اور فی نفسہ کامل اونچی ہدایت ہے اور بڑی خوشخبری ہے اوس کے ماننے والونکو اب بتلاؤکہ موسے عداوت آمر سے عداوت ہی یا نہین بہلا کوئی شخص کسی سپاہی سے جو حاکم کا حکم لیکر اوس کے پاس آتا ہے عداوت رکہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ پیدا کرتا ہے یا پیدا کرنیکا باعث ہوتا ہے جیساکہ ایک لوہار کو اپنے فن آہنگری مین نئے نئے قسم کے خیالات سوجہتے ہین یا جیساکہ (معاذاللہ) ایک دیوانہ کو نئے نئے جوش از خود اٹہتے ہین حالانکہ اوس کے پاس کوئی نہین ہوتا مگر وہ کسیکو اپنے پاس کہڑا سمجہہ کر باتین کیا کرتا ہے۔ اسیطرح (بقول سید صاحب) نبی اپنی نبوت کو سمجہتا ہے اسکے پاس بہی سواے اوس ملکہ نبوت کے کوئی جبرئیل نہین آتا مگر وہ اوس ملکہ کے ذریعہ سے سمجہتا ہے کہ میرے پاس کوئی کہڑا مجہسے باتین کر رہا ہے حالانکہ دراصل کوئی بہی اوس سے باتین نہین کرتا بلکہ اوسکے دل سے فوارہ کیطرح وحی اوٹہتی ہے اور اوسی پر گرتی ہے جس کو وہ خود ہی الہام کہتا ہے خلاصہ صفحہ ۲۹

ناظرین! یہ ہی سید کی کمال تحقیق جس پر فخر کرتے ہوئے علماء اسلام کو کوڑمغز ملا شہوت پرست زاہد وغیرہ وغیرہ القاب بخشا کرتے ہین اسی تحقیق پر اون کے چیلے چانٹے آپ کو **فخر اسلام** کا لقب دیا کرتے ہین سچ ہے

وزیرے چنین شہریارے چنان ۔۔۔ جہان چون نگیرد قرار چنان

نہین معلوم سید صاحب کو بے پر کے اڑانے کی کیون عادت ہے بیدلیل بات اور بے ثبوت دعویٰ کرنیکے خوگر کیون ہوئے ہین

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
جو شخص [illegible] دشمن ہو اللہ کا اور ملائکہ کا اور اسکے
وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ
رسولوں کا اور [illegible] جبریل [illegible] میکائیل کا
فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ
تو اللہ بھی [illegible] دشمن ہے [illegible] کافروں کا
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ
اور بیشک ہم نے تیری طرف کھلی کھلی آیتیں اتاری
بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ
ہیں اور اون سے انکاری بدکاری ہوتے ہیں ۔

[illegible] حکم [illegible] ہے [illegible] شخص [illegible] سے یا ہی سے عداوت نہیں رکھنا بلکہ سا کو سب سے رکھنا [illegible] ایسا تو جبریل سے عداوت رکھنا گویا خدا سے [illegible] [illegible] ہر شخص خدا سے [illegible] یا جبریل یا میکائیل سے عداوت [illegible] کی [illegible] اسلیے یا ایمان کا فروں کا خود [illegible] عذاب مین پہنسائیگا جیسا [illegible] سے کبھی رہائی نہ ہوگی بہلا یہ عذر [illegible] کھلی کھلی آیتیں اتاری [illegible] تسلیم کرتے ہین اور بڑا [illegible] انکار یا بدکاری ہوتے ہیں

تنبیہ شیخ بمبرا [illegible] سید صاحب [illegible] [illegible] پر کوئی دلیل بھی بیان کی ہے کہ جس سے ایسا اہم مسئلہ [illegible] مسئلہ نبوت مین پائی جاتی ہے [illegible] **ہان مین بھول** گیا ایک دلیل بھی [illegible] خود لاتے ہین جس کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔

قولہ خدا نے بہت سی جگہ قرآن (کریم) مین جبرئیل کا نام لیا ہے مگر سورہ بقرہ مین اوسکی ماہیت بتا دی ہے بیان فرمایا ہے کہ جبرئیل نے تیرے دل مین قرآن کو خدا کے حکم سے ڈالا ہے دل پر اوتارنی والی یا دل مین ڈالنی والی وہی چیز ہوتی ہے جو خود انسان کی فطرت مین ہو نہ کوئی دوسری چیز جو فطرت سی خارج اور خود اوسکی خلقت سے جس کے دل پر ڈالی گئی ہے جدا گانہ ہو جلد اول صفحہ ۳۰ ۔ سید صاحب اکیا کہتے ہین یہ تو خیال فرما لیا ہوتا کہ ماہیت شے کس کو کہتے ہین ماہیت تو ذاتیات کو سنا تھا جن کا ذات سی تاخر محال ہے جیسے کہ انسان کی ماہیت حیوان ناطق (وغیرہ) کا تاخر انسان سی ممکن نہیں ۔ پس اب مین پوچھتا ہون کہ اگر تنزیل ماہیت جبرئیل ہے تو جب سی جبرئیل ہے تب ہی تنزیل ہوگی حالانکہ تنزیل آنحضرت پر چالیس سال بعد شروع ہوئی اور جبرئیل تو بقول آپکے ابتدائے پیدائش سے ہی ہوتا ہے چنانچہ

أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم

کیا جب کبھی انھوں نے کوئی عہد باندھا تو ایک فریق نے اوسے

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمْ

پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا بلکہ بہت سے انمیں سے ایمان ہی نہیں لاتے اور جب انکے پاس

رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ

اللہ کے ہان سے ایک رسول آیا جو ان کے ساتھ والی کتاب کی تصدیق کرتا ہے

فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ

ایک جماعت نے کتاب پانے والون میں سے کتاب اللہ کو اپنی

ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ

پیٹھ پیچھے پھینکدیا گویا کہ کچھ بھی نہیں جانتے اور پیچھے ہو لیے ہیں ان باتون کے

ہیں کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی بڑے راستباز اور دیانتدار ہیں حالانکہ جب کبھی انہون نے ہم سے کوئی عہد باندھا کہ اب سے ضرور تابعدار رہیں گے تو ایک فریق نے تو اوسے ایسا بھلایا کہ گویا پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا پھر بھی بس نہیں بلکہ بہت سے انمیں سے مانتے ہی نہیں اور انکی بے ایمانی کا ثبوت سنو کہ جب ان کے پاس اللہ کے ہان سے ایک رسول (محمد صلعم) آیا جسکی رسالت کو بقرائن شہادت کتاب خوب ہی پہچان چکے ہیں جو ان کے ساتھ والی کتاب کی توحید مین تصدیق کرتا ہے تو باین ہمہ ایک جماعت نے کتاب پانیوالون مین سے اوس رسول کا انکار کر دیا اور کتاب اللہ توراۃ کو بھی اپنی پیٹھ پیچھے پھینکدیا اور ایسے ہو گئے کہ گویا کچھ بھی نہیں جانتے اور پیچھے ہو لئے ہین ادن واہیات باتون کے جو بدمعاش شیاطین

بقیہ حاشیہ نمبر ۳ آپ نے اس امر کی تصریح بھی کر دی ہوئی ہے **قولہ** جیسے اخلاق انسانی کی تعلیم و تربیت کا ملکہ بمقتضائے اوسکی فطرت کے خدا عنایت ہوتا ہے وہ پیغمبر کہلاتا ہے صفحہ ۴۸ - پھر آگے چلکر فرمایا ہے کہ جس طرح اور قوی انسانی بمناسبت اوس کے اعضا کے قوی ہوتے جاتے ہین اوسی طرح یہ ملکہ بھی قوی ہوتا جاتا ہے اور جب اپنی قوت پر پہنچ جاتا ہے تو اوس سے وہ ظہور مین آتا ہے جس کو عرف عام مین بعثت سے تعبیر کرتے ہین صفحہ ۴۹ - بتلاوین ذات کا تقدم واثبات یا ماہیت سے ہوا یا نہین فافہم فانہ دقیق نیز اسکو تو آپ شعر مرا بمدرسہ کہ برد کا مصداق بنا دین گے اور مولویانہ فضول جھگڑا بتا وینگے اس لئے ہم بھی اس سے

حاشیہ نمبر ۱۲ (شیاطین) اس آیت کی نسبت مفسرین نے عجیب عجیب قصے بھری ہین کچھ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسبت اور کچھ ہاروت ماروت کے متعلق کسی نے تو ہاروت اروت کو فرشتہ بنایا اور بنی آدم بنا کر زمین پر اوتارا اور کسی عورت سے زنا کرنا اور اسے بت کو سجدہ کرنا پھر خدا کی طرف سے اونکو دنیاوی اور آخروی عذاب مین مخیر کرنا اور اون کا لوگون کو جادو سکھانا وغیرہ وغیرہ بتلایا ہے مگر **امام رازی** جیسے محققون نے ان سب قصون کو خرافات اور اباطیل سے شمار کیا ہے جو ترجمہ ہمنے اختیار کیا ہو وہ ہے جو **قرطبی** نے پسند کیا ہے جیسا کہ ابن کثیر او **فتح البیان** وغیرہ مین مذکور ہے مولانا نواب **صدیق حسن خان صاحب**

عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ
سلیمان کے زمانہ میں پڑہتے تہے اور سلیمان نے
سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
کبہی کفر نہین کیا ہان شیاطین
كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ
یعنے ہاروت ماروت نے کفر کیا
السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ
اور لوگون کو جادو سکہاتے تہے اور نہ اتارا گیا
بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ
تہا دو فرشتون پر بابل مین

کے زمانہ میں پڑہتے تہے اور رواج دیتے تہے جنہین کئی باتین کفر کی بہی تہین لیکن حق یہ ہے کہ سلیمان کے زمانہ مین ایسے واقعات ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ بہی اسمین شریک تہا حاوکلا سلیمان نے کبہی کفر نہیں کیا ہان بدمعاش شیاطین یعنی ہاروت ماروت نے کفر کیا اور کفر کی باتین عوام میں پہیلاتے تہے اور لوگون کو جادو کے کلمات واہیہ سکہاتے تہے اور طرح طرح سے عوام کو درغلا کر یہ بہی مشہور کرتے کہ یہ کلمات جادوگری کے آسمانی علم جبرئیل میکائیل دونو فرشتون پر شہر بابل مین اترا تہا حالانکہ نہ اوتارا گیا تہا اون دو فرشتون پر بابل میں اور نہ کوئی آسمانی علم تہا بلکہ محض اون ہاروت ماروت کی چالبازی تہی اس سے غرض انکی صرف ڈہونگ جتلانا تہا جبہی تو اونکی یہ عادت تہی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ ادراک کرتے ہیں ولیکن یہ بات کہ دل پر اوتارنیوالی یا دل مین ڈالنے والی وہی چیز ہوتی ہے جو خود انسان کی فطرت میں ہو نہ کوئی دوسری جو فطرت سے خارج ہو اور خود اوسکی خلقت سے جس کے دل پر ڈالی گئی ہے جداگانہ ہو جس سے آپنے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسی ملکہ نبوت کا جو خدا نے انبیا میں پیدا کیا ہے جبرئیل نام ہے ہرگز قابل پذیرائی نہین اسلئے کہ دل مین ڈالنا یا دل پر کسی چیز کا اوتارنا یہ محاورہ ہے اس کے ذہن نشین کرنے سے بہلا اور کسی کی شہادت اس بارہ مین تو آپ کا ہیکو نہین سگے آپ ہی کے لخت جگر آنریبل سید محمود صاحب کہ جو بفحوائے ابن الفقیہ نصف الفقیہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۳ مرحوم مغفور نے بہی پسند کیا ہے کہ ہاروت ماروت شیاطین سے بدل ہے جس کو دوسرے لفظون مین یون کہنا چاہئے کہ شیاطین سے یہی دو شخص ہاروت ماروت مراد ہین پس مطلب آیت کا بالکل واضح ہے کہ یہود کی اس امر مین شکایت ہوئی ہے کہ خدا کی کتاب کو چہوڑ کر ناہیات باتون کے پیچہے لگ گئے اور پہر طرفہ یہ کہ ان واہیات عقاید اور اباطیل کو بزرگون کی طرف نسبت کرتے ہین کہ سلیمان نے یہ باتین سکہائی ہین اور اس پر خدا کے دو فرشتے جبرئیل میکائیل لائے تہے سو اون کی اس آیت مین تکذیب کیجاتی ہے کہ یہ باتین اونکی خرافات سے ہین نہ سلیمان نے اون کو سکہائی ہین نہ کسی نبی یا ولی نے

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى
اور کسی کو جادو نہ بتلاتے جبتک
يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم بلا میں ہیں پس تو کافر مت ہو
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا
پس سیکھتے اون سے وہ
مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ
کلمات جن کی وجہ سے خاوند
بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ
بیوی میں جدائی ڈالتے

کہ زبانی جمع خرچ بہت کچھہ کرتے اور کیا جاوے نہ ملاوت صفات یہ کہ ہیئت [illegible]
میان ہم بڑے بدکردار بلا مین پہنسے ہوئے [illegible] تو جو [illegible] ایسی
باتین سیکھنے سے کافر مت ہو [illegible] کہ ان کا [illegible]
زیادہ شوق پیدا ہوتا اور عوام مین مشہور [illegible] کہ [illegible] صاحب بڑے
منکسر المزاج ہین جیساکہ فی زماننا و فی [illegible] کا کام ہے [illegible] لوگوں کو
اون کے اس کہنے سے نفرت نہ ہوتی بلکہ سیکھنے [illegible] سے وہ کلمات
جن کی وجہ سے خاوند بیوی مین جدائی ڈالتے اور ایسے [illegible] مین خیون
سے کچھہ کماتے اور خدا کا غضب اپنی پر لیتے یہ ہے [illegible] اون کے منتر
کی خوبی نہی یا قلم مین کوئی تاثیر تہی کہ جسکو چاہین نقصان اور مضرت پہنچاتے
بلکہ اون کے کلمات بہی مثل ادویہ کے تہے جب ہی تو کسیکو سوا اذن خدا کے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ گویا کہ آپ ہی ہین) کا کلام پیش کرتا ہون جو غالبًا آپ کے ملاحظہ سے گزر کر تہذیب الاخلاق نمبر ۲ بابت ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ

صفحہ ۲۱ کالم دوم مین چہپا ہے جو میرے اس دعوی کی کامل شہادت ہے **قولہ** مین سلطان کے پاس جاتا ہون - شہرت [illegible]
مین ابہی اسکے حضور سے آتا ہون اور اوسکے **دل میں ایسی باتیں ڈال آیا ہون** جو غرناطہ کے بادشاہ کو زیبا
ہین ،، فرماوین اور سچ بتلادین کہ اس کا قایل کون تہا ؟ کیا کوئی اہل زبان اسکے معنی یہ سمجھیگا کہ اس کلام کا قایل بادشاہ
کے قوی مین دور کیون جائیگا اپنے لخت جگر سے ہی ذرہ دریافت فرمالین کہ اونہون نے کیا سمجھہ کر اس کو لکہا تہا
یا اپنی کانشنس (طبیعت) سے بانصاف استفسار کرین کہ آپنے اس کلام سے بہی یہی معنے سمجھے تہے جو اس آیت سے بتلاتے ہین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۳ بتلائی ہین بلکہ اوس زمانہ کے بدمعاش جن کے سرگردہ ہاروت ماروت تہے لوگون کو ایسی باتین سکہاتے تہے ۔ **راقم** کہتا ہے
یہی حال آجکل کے مسلمانون کا ہے عقاید مین ان کے وہ خرابیان ہین کہ پناہ خدا کوئی کہتا ہے کہ پیر صاحب نے بارہ برس کے
بعد ڈوبے ہوئے بیڑے کو مریدون کی خاطر نکالا - کوی کہتا ہے پیر صاحب نے ایک مرید کے زندہ کرنے کو کئی ہزار روحین
عزرائیل سے چہڑادین کوئی کہتا ہے مجلس مولود مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود تشریف لاتے ہین غرض عجیب عجیب

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا

اور کبہی سوائے اذن خدا کے ضرر نہ دے سکتے تہے اور

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ

وہ سیکہتے تہے جو اون کو ضرر دے اور

وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ

نفع نہ دے حالانکہ یقیناً جان چکے ہین

مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ

کہ جو شخص اوس کو لیگا قیامت مین اوسکیلئے حصہ نہین

وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا

برا ہے وہ (اور) جسکو بدلہ مین اپنی جانون کو فروخت کیا

يَعْلَمُوْنَ ۝

کچہ ہین اگر جانتے ہون

اور وہ کسیکو سوا اذن خدا کے ضرر نہ دیسکتی تہے چونکہ عادت خداوندی جاری ہے کہ فعل انسانی پر اسکے مناسب اثر پیدا کر دیتا ہے اگر کوئی سم (زہر) پیتا ہے تو اوسے ہلاک کر دیتا ہے زہر کہاتا ہے تو اوسکی جان ہی ضایع ہو جاتی ہے اسیطرح اون کے جادو کا حال تہا کہ وہ اونکے حق مین مثل زہر کے مضر تہا لیکن وہ بہت خوشی سے اوسکا استعمال کرتے اور خداوند اپنی عادت جاریہ کے موافق اوسپر اثر بہی ویسے ہی مرتب کر دیتا ہے مگر لوگ اس بہید کو نہ سمجہتے اور وہی چیز سیکہتے جو اونکو ہر طرح سے جسمانی اور روحانی ضرر دے اور کسیطرح نفع نہ بخشے تعجب ہے کہ یہ لوگ بہی اون کے پیچہے ہو گئے ہین حالانکہ یقیناً جان چکے ہیں کہ جو شخص اس جادو کی واہیات باتونکو لیگا قیامت میں اوس کیلئے بہلائی سے حصہ نہین باوجود اس جاننے کے اسمین ایسے منہمک ہوئے ہین کہ اپنی جانون تک بہی اسکے عوض مین دیکر عذاب کے مستحق ٹہہرے ہین باد رکہین برا ہے وہ عذاب جسکے بدلہ مین اپنی جانون کو عذاب مین ڈالتے ہین اگر جانتے ہوان گو جانتے ہین پر جانے ...

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ - حاشا و کلا ہرگز نہین سید صاحب ہی عرب کا محاورہ ہے اور اسمین تو کسی زبان کی کچہ خصوصیت ہی نہین سب زبانون مین ایسا ہی محاورہ بولا جاتا ہے مین یقین سے کہتا ہون کہ سب اہل زبان اسمین مجہسے اتفاق رائے کرینگے پس آپکا جبرئیل یہاں آیت سے ثابت نہ ہوا کہ وہ انسانی قوی ہین ہان یہ ثابت ہوا کہ جبرئیل بہی کوئی شخص ہے جو قرآن شریف آنحضرت فداہ روحی کے ذہن نشین کرتا تہا پہر یہ دلیل آپکی ہوئی یا آپکے مخالف کی سچ ہے سہ دوست ہی دشمن جان ہو گیا اپنا خط لوتس ارونے کیا اثر سم پیدا پہر آپ کا فرمانا کہ یہی مطلب قران (کریم) کی بہت سی آیتون سے پایا جاتا ہے جیساکہ سورہ قیامت مین فرمایا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۳ اقسم کے خرافات اپنے ذہنون مین ڈال رکہے ہین بعینہ وہی عقاید باطلہ جنکی تغلیط کیلئے خدا نے ہزارہا انبیاء بہیجے تہے ان ہم کے مسلمانون نے اختیار کر لئے ہین انہین کے طفیل سے ہمارے قدیمی مہربان نادان پڑوسی آریہ وغیرہ کو یہ جرأت ہوئی کہ عام طور پر کہنے لگے ہین کہ اسلام مین بہی شرک ہے گو اون کا یہ حملہ اسلام پر داناؤن کے نزدیک انصاف کا خون کرنا ہے مگر اس بات کو

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ

اور اگر یہ مانتے اور پرہیزگاری کرتے تو

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

اللہ کے ہان کا بدلا سب سے اچھا ہے اگر جانتے ہوں ع ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا

اے مسلمانو تم راعنا مت کہا کرو

وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ

اور اُنظرنا کہا کرو اور سنو اور کافروں کو

عَذَابٌ اَلِيْمٌ

نہایت دردناک عذاب ہوگا

عمل نہین تو گویا جانتے ہی نہین اور اگر یہ خدا کے حکمونکو مانتے اور پرہیزگاری کرتے تو بڑی عزت پاتے کیونکہ اللہ کے ہان کا بدلہ سب سے اچھا ہے اگر جانتے ہون تو اب بھی مان جاین افسوس کہ بجا ماننے کے انہون نے ایک عادت قبیحہ اختیار کر رکھی ہے کہ گول مول بولتے ہین جس سے معنی ٹھیک سمجھ او نکے جی مین ہو چنانچہ تمہاری مجلس مین جب آتے ہین تو ہمارے رسول کو دبی زبان سُنا کہہ گالی دیتے ہین جسکا مطلب تم لوگ اپنے خیال مین یہی سمجھتے ہو کہ آنحضرت سے التجا کرتے ہین کہ ہماری طرف التفات فرمایئے مگر وہ بیہودہ اس سے اپنی مین کچھ اور ہی خیال کر کے کہتے ہین انہین کو دیکھ کر تم بھی ایسا بولنے لگ گئے ہو ایسے ہم علاوہ تنبیہ دینے کی اے مسلمانو تم راعنا مت کہا کرو گو تمہاری مراد نہین جو ان کمبختونکی ہے پھر بھی کیا ضرورت ہے کہ ایسے کلمات بولو جن سے انکی بیہودہ گوئی کا رواج ہو اس لئے مناسب ہے کہ یہ چھوڑ دو اور انظرنا کہا کرو جو اسکی ہم معنی بہتر تو یہ ہے کہ جب تم رسول کی خدمت مین آؤ تو کچھ بھی نہ کہو بلکہ خاموش رہو اور سنو اس لئے کہ بولتے بولتے انسان کو زیادہ گوئی کی عادت ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے کبھی نہ کبھی گستاخی کر بیٹھتا ہے جسکے سبب سے کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور کافرون کو تو نہایت دردناک عذاب ہوگا۔

شانِ نزول (وَلَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا) یہودی حضور اقدس کی خدمت مین حاضر ہوتے تو اپنی بہرے ہوئے غصہ سے جو شوکت اسلام کی وجہ سے ان کے دلون مین جوش زن تہا آنجناب کو صریح لفظون مین تو کچھ نہ کہہ سکتے کمینون کی طرح ایک لفظ ایسا بولتے کہ جس سے عام مسلمان صاف معنی سمجھین اور وہ اپنے دلی جوش کے مطابق کچھ اور ہی مراد لین چنانچہ انہون نے راعنا کو اس مطلب کے لئے تجویز کیا جسکے معنی یہ تہے آپ ہماری طرف التفات فرمائے اور اگر اسکو ذرا لمبا کر کے راعینا کہین تو اسی کے معنی "خادم اور کمینے ہمارے" ہو جاتے ہین وہ اسی طرز سے کہتے پس مسلمانون کو اس کلمہ کہنے سے منع کیا گیا اور بجائے اسکے انظرنا جو اسی کی مثل دیکھنے کے معنی مین تہا مقرر ہوا تا کہ انکی بھی عادت چھوٹ جاوے۔ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ کہ ان علینا جمعہ وقرانہ یعنی ہمارے ذمہ ہی وحی کو تیرے دل مین اکٹھا کرنے اور اسکے پڑھنے کا فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ پھر جب ہم اسکو پڑھ چکین تو اس پڑھنے کی پیروی کر ثم ان علینا بیانہ پھر ہمارا ذمہ ہے اسکا مطلب بتانا ان آیتو

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ تو سمجھنے والے بہت ہی کم ہین سو اُڑ گئے دانا جہان سے بے شعور سے رہ گئے۔ یہ تو عقاید کا حال ہے اعمال کا تو پوچھنے ہی نہین تمام عمر بہر بنیادی کامون لگا ہنگی علوم مروجہ جن سے صرف چند روزہ دنیاوی گذارہ مقصود ہو سکینگے بلا سے کبھی آٹھوین روز ہی

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اہل کتاب کے کافر اور

وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

مشرک ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ

طرف سے تمکو کچھ بھلائی نکلے اور اللہ جسکو چاہے اپنی رحمت سے خاص

يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ

کرلیتا ہے اور اللہ بڑی بزرگی کا مالک ہے ۔ ہم جو نشان مٹا دیتے

بھلا یہ کیونکر جلیں بھنیں تمہاری تو دن بدن شوکت ہو اور یہ اہل کتاب کے کافر اور مکہ کے مشرک ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ کی طرف سے کچھ بھلائی نکلے اور یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہے کہ تم روز افزون ترقی پر چڑھا چلے ۔ انکو بجز دشنام دہی کے کچھ نہیں سوجھتا پس گالیاں بکتے ہیں مگر یاد رکہیں ہمارا کچھہ نہیں بگاڑینگے اس لئے کہ اللہ جسکو چاہے اپنی رحمت سے خاص کرلیتا ہے کسیکا اوسپر اجارہ ہے نہ زور کیونکہ اللہ بڑی بزرگی کا مالک ہے ہمیشہ اپنے بندوں پر مناسب حال کرم بخشی کرتا ہے یہ تو انکی غلطی ہے کہ اسلام کی اشاعت کو اپنے مضر جانتے ہیں ہم تو جو نشان

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ اسے ثابت ہوتا ہے کہ خدا اور پیغمبر میں کوئی واسطہ نہیں خود خدا ہی پیغمبر کے دل میں وحی جمع کرتا ہے وہی پڑہتا ہے وہی مطلب بتاتا ہے اور یہ سب کام اوسی فطری قوت نبوی کے ہیں جو خدا نے مثل دیگر قوی انسانی کے انبیا میں بمقتضائے انکی فطرت کے پیدا کی ہے اور وہی قوت ناموس اکبر ہے اور وہی قوت جبرئیل ہے تفسیر جلد اول صفحہ ۳۰ ۔ عجب ہی رنگ دکہا رہا ہے سید صاحب! واسطہ کی نفی تو جب ہوگی کہ اوس فطری قوت کا بھی انکار کیا جاوے جسکو آپ تسلیم کرتے ہیں اوس کے لیتے ہوئے واسطہ کی نفی کرنا آپ جیسے داناؤں کی شان سے بعید ہے شاید کہ آپ فطری قوت نبوی میں اور جناب باری میں اتحاد محض کے قایل ہوں وھو کما تری ۔ سید صاحب ذرا الہ انصاف تو کریں کہ آپ نے کس قدر اس آیت میں تصرفات

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ قرآن کریم کی دو آیتیں پڑھ لیں یہ سب مہربانیاں ہمارے مہربان سید احمد خان صاحب بہادر بالقابہ کی ہیں جنکی کوشش اور ہمدردی قومی سے قوم کی قوم ہوتی مگر اسلام سے خالی ہائی ایجوکیشن (اعلی تعلیم) کا شور تو چہار دانگ عالم میں مچا یا مگر طریق تحصیل سے غافل بلا سے کبہی سید صاحب نے اپنے عملی طریق سے اس امر کا ثبوت ہی دیا ہو کہ مسلمانوں کو فہم قرآن بہی ضروریات سے ہے الی اللہ المشتکی الیہ المآب والرجعیٰ ۔ افسوس ہمنے بدقسمتی سے یہ سب کچھہ دیکھنا تہا ۔ منہ

حاشیہ نمبر ۱ (ہم جو نشان) اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے عجیب ہی جنگیں کی ہیں کوئی تو کہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کی بعض آیتیں منسوخ ہیں بعض کہتے ہیں اس آیت سے آیت قرآنی مراد ہیں بلکہ توریت انجیل کی آیت یہاں مراد ہے جس سے ثابت ہوا

أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا

اوس سے بہتر لا دینگے اور جس کو بہلا دینگے

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور کیا تو نہیں جانتا کہ خدا سب کچھ کر سکتا

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

کیا تو نہیں جانتا کہ تمام آسمانون اور زمین کا ملک

وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ

اور تمہارا کوئی سوا خدا کے

اوس سے بہتر اوسکی جگہ لا دینگے اور جس کو بے شوکت کر کے لوگون سے بہلا دینگے اوس جیسا اور قایم کر دینگے مثلاً شرک کی بیخکنی کرینگے تو توحید پہیلا دینگے اور دین موسوی اور یہودیت کو لوگون سے نسیاً منسیاً کر دینگے تو اوس جیسا دین الٰہی اسلام اوس کے قایم مقام کر دینگے تاکہ لوگ جس طرح ابتدا مین دین موسوی کے ذریعہ سے نجات یاب ہوئے تھے اسلام کے ذریعہ سے بہی ہون برا نہین بلکہ اچہی ہون ایسا ہی ہوگا انکی رضا اور عدم رضا کو اسمین دخل نہین اور نہ مخلوق کی روک سے خدا کے کامون مین فرق آسکتا ہے کیا تجہے معلوم نہین کہ خدا جو چاہتا ہے سب کچہ کر سکتا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ تمام آسمان اور زمین بہ ملک اوسی کی ملک اور قبضہ مین ہے تمام آسمانی اور زمینی اشیاء کا مربی ہے اور نہ کوئی سوا خدا کو تمہارا

بقیہ حاشیہ نمبر ا کئے اول تو اپنے قرءت کی نسبت حقیقی سمجہی پہر اسے بہول کر سب کو فعل فطری بنایا وھل ھذا الا تہافت تتبع مذہب الفضلیین پیچ اگر آپ اسکی یہ توجیہ فرما دین کہ قرءت حقیقۃً اس قوت فطری کا فعل ہے لیکن مجازاً اوسی جناب باری سے نسبت کر سکتے ہین اسلئے ہم کہتے ہین کہ خود خدا ہی پیغمبر کے دل مین وحی جمع کرتا ہے اور پڑہتا ہے اور مطلب بتاتا ہے اور یہ سب کام اوسی فطری قوت کے ہین تو آپکا اور ہمارا چندان اختلاف نہ رہیگا اس لئے کہ ہم بہی یہی کہتے ہین کہ اس آیت مین نسبت مجازی ہے جیسی کہ یجادلنا فی قوم لوط مین ہے یعنی حقیقت مین تو قرءت فعل جبرئیل کا ہے مگر مجازاً جناب باری نے اپنی طرف منسوب کر کے فاذا قرأناہ فرمایا ہے یہانتک کہ آپ دلایل خارجیہ سے اس امر کا ثبوت نہ دین کہ جبرئیل کا وجود مستقل یا یون کہئے کہ بالمعنی الذی نقول نہین ہوسکتا اور اوس سے مراد قوی فطری ہین جو مثل دیگر قوی کے انبیاء مین ہوا کرتے ہین تبتک آپکی یہ توجیہ بیت عنکبوت سے بہی ضعیف سمجہی جاویگی ودونہ خرط القتاد - اسی طرح سورہ والنجم کی آیت ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ کی نسبت آپکا فرمانا کہ تسلیم کیا اگر انہین ظاہری آنکہون سے تہا تو وہ عکس خود اپنی دل کی تجلیات ربانی کا تہا

بقیہ حاشیہ نمبر ا کہ توریت انجیل کو منسوخ کر کے ہم نے قران تمہارے لئے اوتارا ہے کوئی صاحب کہین کہ نہ توریت کا نسخ ثابت ہوتا ہے نہ انجیل کا بلکہ یہ تو بطور شرط کے ہے کہ اگر ہم کرین تو مثل اسکے کر دینگے سو یہ بہی تو مفسرین بہت کچہ لیپ پوت کی اور جوش رنگ لاگر

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَمْ تُرِيْدُوْنَ

کوئی والی اور نہ کوئی مددگار ہے بلکہ یہ چاہتے ہو

اَنْ تَسْــَٔـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى

کہ اپنے رسول سے ایسے سوال کرو جیسے پوچھے گئے تھے

مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

موسیٰ سے پہلے جو شخص کفر کو ایمان سے بدلے

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝

تو وہ سیدھی راہ بھول گیا

کوئی والی اور نہ کوئی مددگار ہے جو اونکی پکڑ سے اونکو بچائے تعجب ہے کہ یہی مسلمان پرورش کی تابع نہیں ہوتے بلکہ یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے جو اوس مولائے مطلق تمہاری ہدایت کیلئے بھیجا ہے ایسے سوال کرو جیسا کہ بنی اسرائیل کرتے تھے کہ پہلے حضرت موسیٰ سے پوچھتے تھے کہ خدا کو دکھلا دے بنی اسرائیل جہت بول اٹھے کہ ہم کو آسمانی ہمارے لئے بھی کوئی خدا بنا دے جیسے ان کا خدا ہے کہ ہم تو نہیں جو کچھ کہ لائے ہو ایمان لائیں اور یہ عام دستور ہے کہ جو شخص کفر ایمان سے بدلے یعنی موحد ہو کر مشرک بنے تو یقین جانو کہ وہ سیدھی راہ بھول گیا کیا یہ لوگ بھی انہیں کے سے راہوں کی چال چلے گئے حالانکہ قرآن

شان نزول مشرکوں کا ایک درخت تھا جس کا نام ذات انواط تھا اسکی پوجا کرتے تھے اونکو دیکھ کر بعض سادہ لوح مسلمانوں نے بھی آنحضرت سے سوال کیا کہ ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط مقرر کیجئے اون کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ک

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ — جو مقتضائے فطرت انسانی و فطرت نبوت دکھائی دیتا تھا اور در اصل یہی ملکہ نبوت کے جسکو جبرئیل کہو یا اور کچھ کہتے تھا ہرگز قابل التفات نہیں جبتک کہ آپ اسکا ثبوت نہ دیں کہ جبرئیل کا وجود مستقل جیسا کہ قرآن کریم کے ظاہری الفاظ سے ثابت ہوتا ہے اور تمام اہل ادیان (یہود نصاریٰ مسلمان) اوسکو تسلیم کرتے ہیں) نہیں ہو سکتا سابقا کہ اہل علم قدیما و حدیثا اس سے پرہیز کرتے تھے کہ کوئی بات ایسی منہ سے نکالیں جسکی دلیل نہ ہو مگر آپ نے اس شنیدنی کی خوب ہی تکذیب کی سچ ہے تراد یدن دیوسف راشنیده بشنیده کے بود مانند دیده - بلا سے کبھی آپنے کوئی دلیل مثبت مدعا بیان کی ہو جسکا جواب دینا مقابل پر ضروری ہو بجز اسکے کہ دعوی کی دلیل دعوے ہان اسمین شک نہیں کہ ٹھرے جوتے مین ٹیڑھا پاؤں بہت آسانی سے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ — اپنی کہتے ہوئے اونہین بھی ہوش نہیں رہی وہ بھی اِس آیت مین آیت سے تورات کی آیت مراد لیتے ہین قولہ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اس مقام مین آیت کے لفظ سے قرآن کی آیت مراد نہین ہے بلکہ موسوی شریعت کے احکام جو شرع محمدی میں تبدیل ہوگئے یا جن احکام شریعت موسوی کو یہودیوں نے بھلا دیا تھا وہ مراد ہین ہمارے اکثر مفسرین نے نہایت کج بحثی سے اِس آیت مین جو لفظ آیت ہے اوس کو قرآن مجید کی آیتون پر محمول کیا ہے ۱۹ میرے نزدیک اس

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم

اکثر اہل کتاب یہی چاہتے ہیں کہ بعد مسلمان ہونے

مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ

کے بھی تمکو کافر بنا دین محض اپنے حسد کی

أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ

وجہ سے چاہتے ہین بعد ظاہر ہونے حق بات کی۔

فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ

پس چھوڑ دو اور خیال نہ لاؤ حتی کہ اللہ کا امر پہنچے

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا

اللہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے اور نماز (ہمیشہ) پڑہتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو

انکی ذاتی خباثت اور بد دیانتی کے تمہارے حق میں بھی خیر نہین چاہتے بلکہ اکثر اہل کتاب یہی چاہتے ہین کہ بعد مسلمان ہونیکے بھی تمکو کافر بنا دین یہ بھی نہین کہ کسی نیک نیتی سے بلکہ محض اپنے حسد کیوجہ سے چاہتے ہیں کیونکہ یہ کارروائی اون کی بعد ظاہر ہونے حق بات کی ہے پس ایسے لوگون کا علاج تو یہ ہے کہ بالکل ہی انہین چھوڑ دو اور انکا خیال بھی نہ لاؤ حتے کہ اللہ کا امر یعنی اسکی مدد تمکو پہنچے اور تمہارا ہی بول بالا ہو یہ تمہارے حاسد حسد سے مرتے رہین ہان خدا سے ہر وقت بہلائی کی امید رکھو اس لئے کہ اللہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے ایسے کام تو اس کے آن کی آن میں ہونے نہین ہین۔ پس اوسی پر بہروسہ کرو اور نماز ہمیشہ پڑہتے رہو اور زکوۃ بھی دیتے رہو

شان نزول ۔ جنگ احد مین جب مسلمانون کو قدرے تکلیف پہنچی جسکی تفصیل آگے آتی ہے تو یہودیون نے حذیفہ اور عمار سے کہا کہ اگر تمہارا دین سچا ہوتا تو تمہین تکلیف کیون پہنچتی پس آؤ ہمارے دین مین داخل ہو جاؤ اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۔م

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ ۔ گھس جاتا ہے جن لوگون کو خواہ آپ کی حسن عقیدت سے خواہ اپنی خام طبیعت سے ایسی ٹلیات کی سننے کی عادت ہو رہی ہوگی اونکو تو شاید بھلی معلوم ہون وَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا لیکن اہل علم تو ایسی بے ثبوت باتون کو ٹلیات سے زیادہ وقعت نہین دے سکتے ۱۲ **منہ**

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۳ ۔ اس آیت کا مطلب بالکل سیدھا اور صاف ہے مگر علما نے اپنے علم کے زور سے اور سید صاحب نے اپنی بہادری کے نان سے اس طرف رخ نہین کیا سر سید نے اتنا تو کیا سیاق آیت مین غور کیا لیکن پہر بہی کہتے ہوئے کہین کے کہین جا پڑے پہلے اس آیت سے اللہ تعالی نے مسلمانون کو خبر دی ہے کہ یہ دونو گروہ اہل کتاب اور مشرکین عرب تم سے اس قدر عداوت قلبی رکھتے ہین کہ اپنی بہلائی تو کیا پہنچا دینگے آنکو یہ بھی منظور نہین کہ خدا کی طرف سے بھی کوئی چیز تم کو پہنچے وجہ اسکی یہ ہے کہ تمہاری ترقی مین اپنا تنزل سمجھتے ہین تمہاری توحید خالص کی اشاعت سے ان کے عقاید باطلہ اور خیالات واہیہ دبتے ہین اور یہود کو تو

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ

اور (یہی) جو کچھ بہتری کے کام اپنے لئے آگے بہیجوگے

عِندَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

ضرور اُنکو اللہ کے ہان سے پاؤگے اللہ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا

اور کہتے ہین جنت مین وہی جائیگا جو یہودی ہو

أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

یا عیسائی تو کہہ دے کہ اپنی دلیل لاؤ

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○

اگر سچے ہو

اور (یہی) جو کچھ بہتری کے کام اپنے لئے آگے بہیجوگے ضرور اُنکو اللہ کے ہان سے پاؤگے ہرگز وہ ضائع نہ ہونگے نہ کسی شئی کی وجہ سے نہ کسی بات کے سبب اس لئے کہ اللہ تمہارے کامون کو خود دیکھ رہا ہے تعجب ہے ان یہود و نصاریٰ کے حال پر کہ تمہارے حسد مین باوجود آپسکی عداوت شدید کے ایک ہو رہے ہین طرح طرح کے منصوبے باندہتے ہین اور کہتے ہین کہ جنت مین وہی جائیگا جو یہودی ہو یا عیسائی مگر مسلمان نہ ہو یہ سب خواہشین انکی اپنے نفس کی ہین کوئی اسپر دلیل اُن کے پاس نہین بہلا انکو تو کہہ دے کہ بہلا اپنی دلیل تو لاؤ اگر اس دعوے مین سچے ہو اس لئے کہ بلا دلیل تو کسی کی بہی سنی نہین جاتی ورنہ ہر ایک اپنی جگہ اپنا ہی گیت گا رہا ہے ہم بتلائے دیتے ہین کہ کوئی اِن کے پاس اس دعوی پر دلیل نہین اور نہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۴۴+ بالخصوص وجہ عداوت یہ ہے کہ آجتک مذہبی طور پر انکی حکومت رہی ہے انکو ہرگز منظور نہین کہ اسلام کے سبب سے انکی حکومت مین خلل ہو اس لئے خدا نے اِس آیت مین ان دو گروہون کو جواب دئے ہین پہلا جواب تو مختصر الفاظ مین ادا کیا کہ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ یعنی اہین کسیکو سوال کرنیکا حق نہین کہ خدا نے یہ کیون کیا وہ کیون کیا۔ خدا اپنی مشیت سے کام کرتا ہے نہ کسی کے کہنے سننے سے دوسرے جملے مین دو گروہون کو بطور سمجہانے کے ارشاد ہے کہ مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا یعنوا ے کتاب والو اور عرب کے مشرکو! تم اس بات سے کیون ناراض ہو کہ توحید کی اشاعت سے تمہارے دین مین خرابی آتی ہے ہم تو جو نشان تمہارے دین کا مٹا دینگے اوس سے تمکو اچہی توحید سکہاوینگے اور جو باتین یعنی فروعات مذہبی تمسے بہلا دینگے اوسی کی مثل دیگر فروعات تمہارے لئے دین محمدی مین لا وینگے پس میری تقریر کے موافق اِس آیت مین لف و نشر بہی مرتب رہتا ہے اور دونو گروہون کا رد بہی بخوبی ہو سکتا ہے اور سیاق سباق بہی بدلتا نہین چونکہ اس قسم کا تغیر باوجود کثرت مخالفین کے بڑا بہاری تغیر تہا اس لئے اس مقام پر تاکید سے أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ فرمایا

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

ہان جو کوئی اپنے آپ کو اللہ کی تابع کرے اور وہ نیکو ہو

فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

تو انکی مزدوری انکے مولا کے پاس ہے نہ انکو خوف ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ ع ۱۳

اور نہ غم کہائینگے اور یہود کہین کہ

لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ

عیسائیون کا کچہہ ٹہیک نہین اور عیسائی

النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ

کہین یہودیون کا ٹہیک نہین

وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ

حالانکہ یہ (دونو) کتاب پڑہتے ہین ایسا ہی بیعلم بہی انہین کی

لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

طرح بولتے ہین پس اللہ ہی ان کے جہگڑون

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

مین قیامت کے دن فیصلہ کریگا۔

نہ یہ دعوے فی نفسہ صحیح ہے ہان جنت کے حقدار ہم بتلاتے ہین جو کوئی اپنے آپ کو اللہ کی تابع کرے اور وہ ہین تابعداری میں غلط فہمی میں نہ پہنسا ہو بلکہ راہ راست پر سیدہا ہو تو ایسے ہی اشخاص کی نجات ہوگی اور ان کی مزدوری اور اخلاص مندی کا بدلہ انکے مولا کے پاس ہے جنکا کسیطرح سے نہ انکو خوف ہوگا اور نہ غم کہائینگے۔ پس چونکہ یہود و نصاری بالکل اپنی خواہشوں کے غلام ہو رہے ہین جس طرف انکی خواہش لیجاسے اوسی طرف چلتے ہین تو پہر کیونکر ان کو پہنچتا ہے کہ یہ دعوے کرین کہ کوئی سوا ان کے نجات کا مستحق ہی نہین ادہر تو تمہارے مقابلہ مین یہ کہتے ہین کہ خواہ یہودی ہو یا عیسائی مگر مسلمان نہ ہو اور ادہر انکا یہ حال ہے کہ یہود کہین کہ عیسائیون کا کچہہ ٹہیک نہین اور عیسائی کہین یہودیون کا ٹہیک نہین حالانکہ اپنے زعم مین یہ دونو فریق اللہ کی کتاب یعنی تورات پڑہتے ہین یہ تو پڑہے لکہے ہی ایسا ہی بیعلم عرب کے مشرک بہی انہین کیطرح بولتے ہین کہ ہم ہی نجات کے حقدار ہین سوائے ہمارے کوئی بہی نجات نہ پاویگا جبتک کہ بت پرستی نہ کرے ہرگز مکتی نہ ملیگی پس تو انکے خیالات واہیہ نہ سن اللہ ہی ان کے جہگڑون میں قیامت کے دن فیصلہ کریگا بہلا اور اختلاف تو ہوا سو ہوا اللہ کے ذکر مین بہی کسی کو اختلاف ہے پہر کس منہ سے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۴۴ ۔ اور بڑے زور سے ثابت کیا کہ ایسے تغیرات خدا کے نزدیک کچہہ بہی نہین ۔ پر اس تقریر سے کوئی یہ نہ سمجہے کہ مین نسخ اصطلاحی کا قایل نہین ۔ نہین اتنا تو مین بہی قایل ہون کہ خدا کسی حکمت سے چندروزہ ایک حکم صادر فرمائے اور بعد چند سال کو اوسکو اٹہادے تو کوئی مشکل امر نہین ایکو بیشی سیقول کے حاشیہ مین طبیب کے نسخجات کی تبدیلی سے تشبیہ دی ہے ہان اس آیت کے متعلق خاص طور سے بحث ہے بہت نسخ اصطلاحی کے قابل ہی یہ مانتے ہین کہ اس آیت سے نسخ اصطلاحی ثابت نہین ہوتا بلکہ یہ تو ایک جملہ شرطیہ کیطور پر ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم منہ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ

اور کون بڑا ظالم ہے اُن لوگون سے جو اللہ کی مسجدون میں اسد

يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ

کے نام کا ذکر کرنے سے روکین اور اونکی خرابی مین کوشش کرین

مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ

ان لوگون کو قدرت نہ ہوگی کہ ان مین داخل ہون مگر ڈرتے ہوے

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

دنیا مین انہین کو ذلت ہوگی اور قیامت مین بہی انہین کو

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

بڑا عذاب ہوگا اور اسد ہی کا مشرق مغرب ہے

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ

پس جدہر کو منہ پہیرو گے وہین خدا کی توجہ پاؤ گے بیشک اسد بڑی وسعت والا

عَلِيْمٌ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ

علم والا ہے اور کہتے ہین کہ خدا نے اولاد بنائی ہے وہ پاک ہے

یہ مشرک دینداری کا دعوے کرتے ہیں حالانکہ مسلمانون کو اللہ کے ذکر سے بہی روکتے ہیں اور کون بڑا ظالم ہے اُن لوگون سے جو اسد کی مسجدون میں اسد کے نام کا ذکر کرنے سے روکیں اور اون کی خرابی میں کوشش کرین اس لئے کہ جب ذکر والون کو ہی روکدیا تو پہر اون میں کون آئیگا خیر چند روزہ زور دکہالیں تہوڑے ہی دنون پہر ان لوگون کو قدرت نہ ہوگی کہ اون مساجد مین داخل ہون مگر ڈرتے ہوئے نہ صرف یہی بلکہ دنیا مین انہین کو ذلت اور رسوائی نصیب ہوگی اور قیامت مین بہی انہین کو بڑا عذاب ہوگا اگر تم کو اے مسلمانو یہ کفار مکہ روکتے ہین اور کعبہ مین نماز نہیں پڑہنے دیتے تو کوئی حرج نہین نماز ہر جگہ ہوسکتی ہے اس لئے کہ اسد ہی کا تو سارا ملک مشرق مغرب ہے پس جدہر کو منہ پہیرو گے وہین خدا کی توجہ اپنے حال پر پاؤ گے بیشک اسد تو بڑی ہی وسعت والا ہے اسکے ملک کی وسعت کسی دنیا کے جغرافیہ مین محدود نہین ہوسکتی پہر یہی نہین کہ کسی کے حال سے بے خبر ہو جو بتلانے کی حاجت پڑے بلکہ بڑے ہی وسیع علم والا ہے اس نے تو ہر ایک چیز کو ایک آن مین جان رکہا ہوا ہے کوئی چیز اوسکے علم سے باہر نہین جا سکتی تم چاہے جنگل بیابان مین پڑہو خواہ دریا در بیابان مین وہ سبکو جانتا ہے تمہارے دلی اخلاص کے مطابق تمکو بدلہ دیگا ان بے ایمانون کے کہنے سننے سے تم ملول نہ ہو یہ تو خدا پر بہی بہتان لگانے سے نہین رکتے دیکہو تو کیا کہتے ہین کہ خدا نے بہی مثل ہمارے اپنے لئے اولاد بنائی ہے کوئی کہتا ہے فرشتے خدا کی بیٹیاں ہین کوئی کہتا ہے کہ مسیح اور عزیر خدا کے بیٹے ہین حالانکہ وہ انکی بیہودہ گوئی سے پاک ہے

شانِ نزول چند صحابہ نے جنگل مین بسبب اندہیرے کے خلاف جہت کعبہ نماز پڑہی اور نیز نوافل سواری پر بہی پڑہا کرتے تہے تو اس مسئلہ کے بتلانے کو کہ اگر غلطی سے کعبہ کیطرف نہ ہوسکو یا نوافل سواری پر پڑہ لو تو جائز ہین یہہ آیت نازل ہوئی ۔ ہر

بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝

بلکہ آسمان و زمین والے اوسی کے غلام ہین سب اوسی کے آگے گردن جھکائے ہین

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا

آسمان اور زمین کو بلا نمونہ اوسی نے بنایا ہے اور جسوقت کوئی چیز

فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ وَقَالَ

چاہتا ہی تو صرف اتنا ہی کہتا ہی کہ ہوجا پس ہو جاتی ہی اور بیعلم کہتے

الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ

ہین خدا ہی کیون نہین ہمسے باتین کرتا یا کوئی نشانی

اٰیَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ہمارے پاس آوے ان سے پہلے لوگون نے بہی

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ قَدْ

ایسا ہی کہا تہا ان کے اون کے دل ایکسے ہو رہے ہین

بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّاۤ

بیشک ہم بہت سی نشانیان یقین والون کیلئے بیان کر چکے ہین ہمنے تجکو

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا

سچی رسالت کیساتھ خوشخبری دینے اور ڈرانیوالا کرکے بہیجا ہے

وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۝

اور تجھسے دوزخ والون کے حال سے سوال نہوگا

کوئی اوسکا بیٹا بیٹی نہین بلکہ سب آسمان اور زمین والے اوسی کے
غلام ہین یہ بہی نہین کہ کوئی غلام سرکشی کر سکے اور حکم تہری سے
کسیطرح انکار کرے بلکہ سب کے سب اوسی کے آگے گردن جھکانے
والے ہین بہلا کیون نہ ہو وہ پاکذات ایسی قدرت والا ہے کہ آسمان
اور زمین کو جو اپنی ہیئت اور مضبوطی مین اپنی نظیر نہین رکھتی بلا نمونہ
اوسی نے بنایا ہے اور کمال یہ کہ جسوقت کوئی چیز چاہتا ہے تو صرف
اتنا ہی کہتا ہے کہ ہوجا پس وہ چیز مطلوب فورًا تیار ہو جاتی ہی اور
بہلا تم ان کی باتون سے ملال نہ پیدا ہوتے ہو جو اتنا بہی نہین سمجہتے
کہ ہم منہ سے کیا کہہ رہے ہین آیا وہ امر ہو بہی سکتا ہے یا ہماری ہی ندامت
کا باعث ہے سنو تو یہ بے علم نادان عرب کے مشرک اپنی بیحیائی کی وجہ سے
کہتے ہین کہ بہلا صاحب یہ رسول جو خدا کی طرف سے اگر ہمین سمجہاتے
ہین خدا ہی کیون نہین ہمسے سامنے ہوکر باتین کرتا تا کہ ہم جلدی سے
مان بہی لین یا کوئی ایسی نشانی ہمارے پاس آوے جس سے ہم جان جاوین
کہ بیشک یہ سچا رسول خدا کی طرف سے ہے اصل مین یہ صرف اون کے
بہانے ہین ان سے پہلے لوگون نے بہی ایسا ہی کہا تہا کہ خدا ہمکو سامنے
لا کر دکہا دے جب ہم مانین گے بغور دیکہا جائے تو بالکل ان کے اون کے
دل ایکسے ہو رہے ہین ایک ہی بیماری مین مبتلا ہین سو جو علاج اونکا
ہوتا تہا ان کا بہی وہی ہو گا بہلا یہ بہی کوئی بات ہی کہ ہر ایک شخص منہ کے

موافق نشانیان مانگتا پہرتا ہے اصل نشانی نبوت کی تو قائل کی صفائی ہی کہ اوسکی حالت دیکہو کہ وہ کیسا ہی آیا وہ دنیا ساز مکار ہی جنونی ہی یا کیا ہی بیشک
یہی نشانی مفید ہی۔ ایسی ہم بہت سی نشانیان یقین والون کیلئے بیان کر چکے ہین جنکو ان باتون کی تمیز ہے کہ نبوت کی بنا کن امور پر ہوا کرتی ہی سو بعد تلاش وہ سمجہ سکتے ہین

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ

اور ہرگز تجھ سے خوش نہ ہونگے نہ یہودی نہ نصاریٰ یہان تک

حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ

یہان تک کہ تو بھی اون کے مذہب کا پیرو بنے تو کہدے

هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم

کہ ہدایت تو اصل وہی ہے جو اللہ کیطرف سے ہے اور اگر تو

بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ

بعد پہنچنے علم کے انکی خواہش کے پیچھے چلا تو

مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ الَّذِينَ

تیرا کوئی اللہ کے ہاتھ سے حمایتی نہ ہوگا نہ مددگار جنکو

آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ

ہم نے کتاب دی ہے وہ اوسکو پڑھتے ہین جیسا کہ پڑھنا چاہیے

أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ

یہی لوگ اوسکو مانتے ہین اور جو لوگ اوس سے انکاری ہین وہی

هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا

ٹوٹا پاوین گے اے بنی اسرائیل یاد کرو

نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

میرے احسان جو مینے تمپر کئے اور تمام جہان کے

الْعَالَمِينَ ۝

لوگون پر تمکو عزت دی

خاص کر اہلکتاب جو اپنے آپ کو اہل علم جانتے ہین انکا تو یہہ حال ہے کہ ہرگز تجھ سے خوش نہ ہون گے نہ یہودی نہ نصاریٰ یہان تک کہ تو بھی اون کے غلط مذہب کا پیرو بنے پس تو اون سے کہدے کہ ہدایت تو اصل وہی ہے جو اللہ کیطرف سے ہو نہ کہ تمہاری تثلیثات کہ خدا نے اولاد بنائی اور اپنے بیٹے کو کفارہ کیا وغیرہ ذالک من الخرافات ایسے ہی لوگون کی چال سے ہوشیار رہو اور اگر تو بھی فرضاً بعد پہنچنے علم یقینی کے انکی خواہش کے پیچھے چلا تو پس تیری بھی خیر نہیں سخت بلا مین مبتلا ہوگا پھر نہ تو تیرا کوئی اللہ کے ہاتھ سے حمایتی ہوگا کہ اوس سے چھڑا دے اور نہ کوئی مددگار جو اوسکی پکڑ سے چھڑا لے تجھے ان کے انکار سے کیون ملال ہوتا ہے تیری تبلیغ تو ایسے لوگ بھی ہین جن کو ہمنے کتاب قرآن دی ہے وہ اوس کو پڑھتے ہین جیسا کہ پڑھنا چاہیے یہی لوگ اوسکو مانتے ہین اور جو لوگ اوس سے انکاری ہین قیامت مین وہی ٹوٹا پاوین گے کیا ایسے عنادی بھی اس قابل ہین کہ تو اونکو خوش کرنیکی فکر کرے ہرگز نہیں خاص کر یہودی تو ایسی نرمی اور مداہنت سے زیادہ بگڑتے ہین جب قدر ان پر ... گئے سب کو بھلائے بیٹھے ہین اے بنی اسرائیل کے لوگو یاد کرو میرے احسان جو مینے تمپر کئے کہ فرعون جیسے موذی سے تمکو چھڑایا اور تمام جہان کے لوگون پر تم کو عزت دی کہ تم مین نبی اور رسول بھیجے پھر کیا میری شکر گذاری یہی کرتے ہو کہ میرے سچے رسول کو نہین مانتے ہو بلکہ بجائی ماننے کے سب و شتم سے پیش آتے ہو آخر ایک روز تو میرے سامنے آؤ گے اب بھی اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو میرے رسول پر ایمان لاؤ۔

شان نزول
[illegible]

ع ١٤

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ
اور اوس دن سے بچو جسمین کوئی کسی کے کچھ کام
شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا
نہ آئیگا اور نہ اوس سے بدلہ لیا جائیگا اور نہ اوس کو کسی کی
شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ وَإِذِ
سفارش ہی کام دیگی اور نہ انکو مدد پہنچیگی - اور جب
ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ
ابراہیم کو اوسکے خدا نے چند باتون کا حکم دیا پس اوسنے
فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ
ان سب کو پورا کیا (خدا نے) کہا مین تجھکو سب لوگون کا
إِمَامًا قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ
امام بناؤنگا وہ بولا اور میری اولاد سے بہی کسیکو نصیب
لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝ وَإِذْ
(خدا نے) کہا ظالمون کو میرا وعدہ نہین پہنچیگا - اور جب
جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا
ہمنے کعبہ کو لوگون کا مرجع اور بڑے امن کی جگہ بنایا
وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
اور (حکم دیا) کہ ابراہیم کی جگہ نماز پڑہو -

اور اوس دن کے عذاب سے بچ جاؤ جس مین کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ اوس سے بدلا لیا جاویگا اور نہ اوس کو کسی کی سفارش ہی کچھ کام دیگی اور نہ ان مجرمون کو کسی زبردست کیطرف سے مدد پہنچیگی کہ ہماری پکڑ سے اون کو رہائی دلا سکے بلکہ سب کے سب اپنے ہی حال مین حیران سرگردان ہونگے تعجب ہے کہ تمنے اپنے بڑون کی اقتدا ہی چھوڑ دی اور ابراہیم (علیہ السلام) کی حالت کو ہی بھول گئے جب کہ اوس ابراہیم کو اوس کے خدا نے چند باتون کا حکم دیا پس اوس نے اون سب کو پورا کیا پہر اوسکے انعام مین خدا نے اوس سے کہا مین تجھکو سب لوگون کا امام اور پیشوا بناؤنگا وہی لوگ نجات پاوینگے جو تیرے پیچھے چلینگے وہ اپنے نیک ارادہ سے بولا یا اللہ مجھے بنا اور میری اولاد مین سے بھی کسیکو نصیب کر کیونکہ اولاد کی لیاقت گویا آنکھون کی ٹھنڈک ہے - خدا نے کہا بیشک تیری اولاد سے بھی یہ مرتبہ بعض لوگون کو ملیگا مگر چونکہ پانچون انگلیان بھی یکسان نہین اونکی اون مین بعض بدکردار بھی ہونگے جو آپس مین ظلم و ستم کرینگے پس ایسے ظالمون کو میرا یہ وعدہ نہین پہنچیگا ایسے خلاص اور اطاعت کی سبب ہمنے ابراہیم کی ہر ایک نیک کام کو قبول کیا تمہین یاد نہین کہ جب ہمنے ابراہیم کے بنائے ہوے کعبہ کو لوگون کا مرجع اور بڑے امن کی جگہ بنایا اور عام طور پر حکم دیا کہ ابراہیم کی جگہ نماز پڑہو اور اوسکی دعا کا کسقدر ظہور تو اوسی کی زندگی مین ہی ہمنے کردیا۔

شانِ نزول - حضرت عمرؓ نے آنحضرت کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ مقام ابراہیم مین نماز پڑہا کرین اونکی درخواست پر یہ آیت نازل ہوئی - م
راقم کہتا ہے اس آیت سے بلحاظ اس قصہ کے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کمال بزرگی ثابت ہوتی ہے مگر دیکھنے کو چشم بصیرت چاہیے - منہ

وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ
اور ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو حکم بہیجا
أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْعَٰكِفِينَ
کہ میرا (عبادت) خانہ طواف اور اعتکاف کرنیوالون اور
وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ۝ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ
رکوع سجود کرنیوالون کیلئے صاف ستہرا رکہو اور جب ابراہیم نے دعا کی
رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا ءَامِنًا وَٱرْزُقْ
کہ اے میرے مولا اس شہر کو بڑے آرام کی جگہ بنا اور اس کے
أَهْلَهُۥ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ مَنْ ءَامَنَ مِنْهُم بِٱللَّهِ
رہنے والون کو جو خدا کو مانین اور قیامت کے دن
وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُۥ
پر یقین لاوین میوے نصیب کر خدا نے کہا (ایماندارون کو دونگا) اور جو کافر ہونگے ان کو
قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُۥٓ إِلَىٰ عَذَابِ ٱلنَّارِ ۖ
تہی سیقدر نفع مند کردونگا پہر انکو آگ کے عذاب مین پہینکونگا
وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ
جو بہت ہی بری جگہ ہے اور جب ابراہیم اور اسمعیل
ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَٰعِيلُ
کعبہ کی بنیاد اوٹہارہے تہے تو کہتے تہے
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ
کہ اے ہمارے مولا تو ہم سے (اسکو) قبول کر تو ہی سنتا ہے

کہ ہمنے ابراہیم اور اوس کے بڑے بیٹے اسمعیل کو حکم بہیجا کہ میرا عبادت خانہ طواف اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع سجود کرنیوالوں کے لئے شرک کی آلودگی سے صاف ستہرا رکھو اس پر بہی اوس بندہ کامل نے پورا عمل کیا اسکی اخلاص مندی کا ایک واقعہ اور بہی سنو! جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے میرے مولا! اپنی مہربانی سے اس شہر مکہ کو بڑے آرام کی جگہ بنا جس طرح اسکے اردگرد لوٹ کہسوٹ ہوتی ہے اس مین نہو اور ابراہیم نے اپنے دل مین یہ سمجہا کہ مثل سابق ابکی دفعہ بہی میری دعا فی الجملہ واپس نہ ہوجائے اس سے بعد سوچ بچار کے ڈرتے ڈرتے یہ کہا کہ اس کے رہنے والون کو جو پختہ طور سے خدا کو مانین اور قیامت کے دن پر یقین لاوین محض اپنی مہربانی سے عمدہ عمدہ میوے نصیب کر مگر چونکہ یہ درخواست ابراہیم کی کچہہ ایسے مطلب کی نہین تہی جو کسی قوم نیک یا بد سے مخصوص ہوجائے کہ دنیا کا رزق تو عام طور پر ایسا ہے کہ بہتیرے مومن حیران ہین اور بہتیرے فاسق فاجر مزے مین گذارتے ہین اسلئے خدا نے کہا ہاں بیشک ایماندارون کو دونگا اور ان کے سوا کافرون کو بہی دنیا میں کسیقدر نفع مند کرونگا پہر اسکے بعد انکو آگ کے عذاب مین پہینکونگا جو بہت ہی بری جگہ ہے یہ سن کر ابراہیم بہت خوش ہوا اور اپنے کام مین مشغول رہا بالکل کسیطرح سے اسکے دل مین کوئی ایسی بات نہ آئی تہی جو اخلاص سے خالی ہو اور سنو! جب ابراہیم اور اوسکا بیٹا اسمعیل کعبہ کی بنیاد بحکم ربانی اٹہارہے تہے تو اوس وقت یہی کہتے تہے کہ اے ہمارے مولا تو ہم سے اس کار خیر کو قبول کر اسلئے کہ تو ہماری باتین سنتا ہے

الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ
اور جانتا ہے اے مولا ہمارے ہم کو اپنا فرمانبردار
لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ
بندہ بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا
وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ
تابعدار کیجو اور تو ہمکو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور تو ہم پر
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا
رحم فرما تو ہی بڑا رحم کرنیوالا مہربان اے ہمارے مولا تو
وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
ان میں انہیں میں سے ایک رسول پیدا کیجو جو ان کو تیری آیتیں
آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
پڑھکر سنا دے اور کتاب (آسمانی) اور نیک اخلاق
وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ع ۱۵
ان کو سکھا دے اور انکو پاک صاف کرے بیشک تو غالب (اور) بڑی حکمت والا ہے

اور ہمارے دل کی آرزو یہیں جاننا ہے پھر اسی پر ہی بس نہیں بلکہ اپنی ترقی درجات کیلئے ہمیشہ دست بدعا رہے کہ اے مولا ہمارے ہم کو اپنا فرمانبردار بندہ بنانا نہ صرف ہمکو ہی بلکہ ہمکو اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو ضرور ہی اپنا تابعدار کیجو اور اے ہمارے مولا چونکہ ہم تیرے عاجز بندے ناقص العقل تیری رضا خودبخود دریافت نہیں کر سکتے جب تک کہ تو ہی اپنی مرضی پر مطلع نہ کرے اسلئے ہم عرض پرداز ہیں کہ تو ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتلا اور اگر اس بتلائے ہوئے میں کسیطرح کا ہم سے قصور واقع ہو تو تو ہم پر رحم فرما اس لئے کہ تو ہی ہے بڑا رحم کرنیوالا مہربان - یہ دونو باپ بیٹا نیک کاموں پر کچھ ایسے حریص تھے کہ علاوہ مذکورہ بالا دعا کے آیندہ کو بھی اپنی اولاد کے لئے درخواست کرتے رہے کہ اے ہمارے مولا! چونکہ بغیر کسی ہادی کے انسان کا ہدایت یاب ہونا مشکل امر ہے اس لئے گذارش ہے کہ تو ان لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھی پیدا کیجو جو انکو تیری آیتیں پڑھکر سنا دے اور تیری کتاب آسمانی کے احکام اور نیک اخلاق انکو سکھا دے اور اپنی صحبت موثرہ میں انکو اخلاق ردیہ مثل شرک کفر حسد بغض کینہ کبر وغیرہ سے پاک صاف کرے تو تو ایسے بہت سے کام کر سکتا ہے بیشک تو ہر کام پر غالب ہے جو چاہے سو کرتا ہے اور باوجود اسکے بڑی حکمت والا بھی ہے جس کسی کو اس خدمت کے لائق سمجھے گا مامور کریگا بتلاؤ تو ایسے بھلے

حاشیہ نمبر ۱۵ (ایک رسول پیدا کیجو) اس آیت میں خدا نے سید الانبیا محمد مصطفے علیہ وعلی آلہ التحیہ کی نبوت کیطرف اشارہ فرمایا ہے اس بات کا ثبوت کہ آپ حضرت ابراہیم کی اولاد سے ہیں محتاج دلیل نہیں کل دنیا کے لوگ یہود و نصاری اہل اسلام اس پر متفق ہیں کہ آپ بلکہ آپکا تمام خاندان قریش بلکہ قریب قریب کل عرب حضرت اسمعیل کی اولاد ہیں اور اسمعیل ابراہیم علیہما السلام کے بڑے بیٹے جن کے حق میں تورات سے بھی اتنی شہادت ملتی ہے اور ہاجرہ ابرام کے لئے بیٹا جنی اور ابرام نے اپنے بیٹے کا نام جو ہاجرہ جنی

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ
اور ابراہیم کی راہ سے سواے احمقوں کے کون
سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي
پھرے گا حالانکہ ہمنے اوس کو دنیا مین پسند
الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ
کیا ہے اور قیامت مین بھی نیک بندوں مین ہوگا
اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ
جب خدا نے اوسے کہا کہ میری تابعداری کیجیو وہ بولا مین اللہ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَآ
رب العالمین کا ابتدا تا ابد رہون اور ابراہیم
اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى
اور یعقوب نے اپنے بیٹوں سے وصیت کی کہ اے میرے بیٹو!
لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
خدا نے تمہارے لئے یہی دین پسند کیا ہی پس تم مرتے دم تک اسی پر رہو
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ
بلکہ اس امر کے تو تم بھی گواہ ہو کہ یعقوب کے فوت ہوتے وقت اپنے
اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ قَالُوْا
بیٹوں سے کہا تھا کہ میرے بعد کس کی عبادت کروگے اونہوں نے کہا

آدمی ابراہیم کی راہ سے سوا احمقون کے کون پھرے گا حالانکہ ہمنے اوسکو تمام لوگون سے دنیا مین پسند کیا ہے اور قیامت مین بھی نیک بندونکی جماعت مین ہوگا اگر اوسکی بزرگی مین شک ہو تو یاد کرو جب خدا نے اوسسے کہا کہ میری تابعداری کیجیو وہ فوراً بولا کہ مین دست بستہ حاضر ہون رب العالمین کا ابتدا سے تا ابد تابعدار ہون بعد اس کے پھر ہمیشہ تک ایسا ہی اخلاص مند رہا۔ اور ابراہیم نے اور اوسی کے تابع صحبت اوس کے پوتے یعقوب نے اپنے بیٹوں سے وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے یہی توحید کا دین پسند کیا ہے پس تم مرتے دم تک اسی پر رہو بلکہ اس امر کے تو تم بھی گواہ ہو کہ یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں سے بطور نصیحت اور آزمایش کہا تھا کہ میرے بعد کس کی عبادت کروگے جس سے اوسکی غرض یہ تھی کہ اون کے منہ سے نکلوا لوں کہ صرف خدا کی ہی عبادت کرینگے چنانچہ اونہوں نے بھی اوس کے منشا کے مطابق ہی کہا

شان نزول (ومن یرغب) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اپنے دو بھتیجوں کو کہا کہ تم بھی مسلمان ہو جاؤ ایک تو اون مین سے ہو گیا دوسرے نے انکار کیا ان کے حق مین آیت نازل ہوئی ۱۲ م

شان نزول (ام کنتم شہداء) یہودیوں نے کہا کہ حضرت یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں کو یہودیت پر قائم رہنے کی وصیت کی ہوئی ہے آپ ہمکو یہودیت سے کیوں ہٹاتے ہیں اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معا

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۵- اسمٰعیل کہا اور جب ابرام کے لئے ہاجرہ سے اسمٰعیل پیدا ہوا تب ابرام چھیاسی برس کا تھا پیدایش ۱۶ باب ۱۶ آیت اسی کتاب کی دوسری جگہ لکھا ہے کہ اسمٰعیل کے حق مین (اے ابراہیم) مینے تیری سنی دیکھ مین اسے برکت دونگا اور اسے

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ
کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کرینگے جو تیرا اور تیرے باپ دادا
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ
ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کا خدا ہے اور ہم اوسی کے
لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا
فرمان بردار ہین یہ ایک جماعت تہی جو گذر گئی اوسکی
مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ
کمائی اون کو اور تمہاری کمائی تمکو تمہین اون کے کئے
عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا
سے سوال نہ ہوگا۔ اور کہتے ہین کہ یہودی
اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
یا عیسائی ہو جاؤ ہدایت یاب ہو جاؤ گے تو کہدے بلکہ ابراہیم
حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
یکرخہ کی راہ ہمنے پکڑ رکھی ہے اور وہ مشرک نہ تہا۔

کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کرینگے جو تیرا اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کا خدا ہے اور ہم تو اب بہی اوسی کے فرمان بردار ہین یہ ایک جماعت کیسی بابرکت تہی جو پشت بپشت ہین گذر گئی صرف زبانی جمع خرچ کرنیوالون کا ان سے کیا علاقہ ان کی کمائی اون کو ہوگی تمہاری کمائی تم کو تمہین اون کے کئے سے سوال نہ ہوگا نہ اونکو تمہارے کئے کی پوچھہ تم اپنے علیحدہ وہ تم سے جدا تعجب ہے کہ باوجود زبانی جمع خرچ کے یہ لوگ اپنے کو ہی ہدایت پر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ہماری طرح یہودی یا عیسائی ہو جاؤ اس سے ہدایت یاب ہو جاؤ گے گویا ان کے نزدیک سوائے یہودیت کے کوئی طریق ہدایت نہین تو کہدے کہ تمہاری زٹلیات تو ہم ہرگز نہ سنینگے اور نہ اون پر عمل کرین گے بلکہ ہم حضرت ابراہیم یکرخہ کے پیچھے چلین گے اوسی کی راہ ہمنے پکڑ رکھی ہے جو تمام نفسانی خواہشون سے پاک وصاف ہو کر خدا کا بندہ ہو گیا تہا اور وہ مشرک نہ تہا جیسے کہ تم ہو پس ہم تمہارے پیچھے چلکر مشرک بننا نہین چاہتے اِس تمہارے کہنے سے اگر لوگون مین یہ مشہور کرین کہ مسلمان توراۃ انجیل کو خدا کا کلام نہین مانتے تو

شانِ نزول (وَقَالُوْا كُوْنُوْا) یہود مدینہ اور نصاریٰ نجران دونو مسلمانون سے آکر جہگڑنے لگے اور ہر ایک اپنے مذہب کی طرف بلاتا تہا اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۵۔ برومند کرون گا اور اوسے بہت بڑہاؤن گا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤن گا۔ ۱۷ باب ۲۰ آیت پس عبارت مذکورہ بالا توراۃ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اسمٰعیل ابراہیم کے نہ صرف بیٹے بلکہ موعود بالبرکت تہے گو یہ واقع بناء کعبہ تو توراۃ مین بصرح مذکور نہین اور اوس کے مذکور نہ ہونیکی وجہ شاید وہی ہو جسکا مفصل ذکر ہم عیسائیون کی پہلی غلطی کے ذیل مین کر آئے ہین لیکن اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم کو اپنے بیٹے اسمٰعیل کے لئے بہت کچھ خیال تہا جس کے جواب مین ارشاد

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ

تم کہو کہ ہم خدا کو اور اوس کتاب کو مانتے ہیں

اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

جو ہماری طرف اتری اور کو اوتری تھی ہیں ابراہیم اسمٰعیل اور

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى

اوسکی اولاد کی طرف اتاری گئی اور جو کچھ موسے اور عیسی

وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ

اور نبیوں کو اونکے رب کی طرف سے ملا اوسکو تسلیم کرتے ہیں اور ہم اللہ کے

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ فَاِنْ

نبیوں میں تفریق نہیں کرتے اور ہم اوسکے تابعدار ہیں پس اگر

اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

وہ تمہاری مانی ہوئی کتاب کو مان لین تو ہدایت

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ

پر آگئے اور اگر اعراض کریں تو وے سخت ضدی ہیں

تو تم با آواز بلند کہدو کہ یہ الزام بیشک غلط ہے سب سے پہلے ہم خدا واحد کو مانتے ہیں اور اوس کتاب کو مانتے ہیں جو ہماری طرف اتری اور اوسکو بھی مانتے ہیں جو حضرت ابراہیم اور اوسکے بڑے بیٹے اسمٰعیل اور چھوٹے بیٹے اسحٰق اور اوسکے پوتے یعقوب اسرائیل اور اوسکی اولاد علیہم السلام کیطرف خدا کے ہان سے اتاری گئی اور خاص کر اوس کلام کو مانتے ہیں جو کچھ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کو خدا کے ہان سے دی گئی ہے مانتے ہیں اور جو کچھ سب نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا ہم سب کو تسلیم کرتے ہیں اور بدل و جان قبول کرتے ہیں بڑی بات ہم میں یہ ہے کہ اللہ کے نبیوں میں تفریق نہیں کرتے کہ بعض کو مانیں اور بعض سے انکاری ہوں جیسے تم حضرت مسیح اور سید الانبیا محمد (علیہما السلام) سے منکر ہو اور ہم میں بفضلہ تعالیٰ یہ عیب بھی نہیں کہ ہم تمہاری طرح مطلب کے وقت خدا کے حکموں پر غیروں کو ترجیح دیں بلکہ ہم تو صرف اوسی کے تابعدار ہیں پس بعد اس اظہار صحیح کے اگر وہ تمہاری مانی ہوئی کتاب یعنی قرآن شریف کو مان لیں تو جان لو کہ ہدایت پر آگئے اور اگر حسب دستور قدیم اعراض کریں تو معلوم کر لو کہ وے سخت ضدی ہیں۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۵ — باری پہنچا کہ میں نے تیری سُنی - خاندان نبوت اور سلسلہ رسالت بلکہ عام اہل اللہ کے حالات دیکھنے سے بھی اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہ ایسے موقعہ پر دنیاوی برکت اور ظاہری کثرت تعداد سے خوش نہیں ہوا کرتے جبتک کہ اونکی اولاد میں اون کا ہم مرتبہ یا اون سے بڑھکر کوئی پیدا نہ ہو پس ان وجوہ کے لحاظ سے الفاظ قرآن اور توراۃ دونو متفق ہوں گے کہ اسمٰعیل کی اولاد سے کوئی نبی ہونا چاہئے جس سے اون کی اولاد کو بابرکت کہا جائے پس وہ نبی وہی ہے جو سید ولد آدم کا مصداق ہے بیشک سچ ہے سہ ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا ؛ دعائے خلیل اور نوید مسیحا - ۱۲ منہ

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

پس خدا تجہ کو اون سے بچائیگا وہ سنتا (اور) جانتا ہے

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً

(کہدو) کہ اللہ کا رنگ ہمنی اختیار کیا ہے بتلاؤ تو اللہ سے کسکا رنگ اچہا ہے

وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللّٰهِ

اور ہم اوسی کی عبادت کرتے ہین تو کہدے کیا تم ہمسے اوسکے فضل کے بارے مین

وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

جہگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا تمہارا مالک ہے اور ہمارے اعمال ہمکو اور

أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ۝ أَمْ

تمہارے اعمال تمکو اور ہم اوسی کے خلاص مند ہین کیا بلکہ

تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ

یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحٰق

وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ

اور یعقوب اور اوسکی اولاد یہودی اور عیسائی تہے۔

اگر وے تجہ سے (اے محمد) کچہ اذیت کا قصد کرین تو بس خدا تجہ کو اون کی شرارت سے بچائیگا اس لئے کہ وہ تیرے مخالف ان کی سرگوشیان اور باہم مشورے سنتا ہے اور اون کے دلی عناد دون کو بہی جانتا ہے انکا یہ بہی ایک وادہے کہ اپنے مذہب مین لاتے ہوئے رنگ کے چہٹے ڈالتے ہین اور اوسکو الٰہی رنگ کہتے ہین اور عوام لوگون کو اس دہوکہ سے کہ اوس پیچہ رنگ کے اپنے کو رنگو دام مین لاتے ہین سو تم ان کے جواب مین کہہ دو کہ تمہارا رنگ تو ہیچ کا بلکہ سرے سے دہوکہ کی ٹٹی ہے اصل اللہ کا رنگ ہمنے اختیار کیا ہے یعنی اوسکے خالص بندے بنے ہین بہلا بتلاؤ تو اللہ سے کس کا رنگ اچہا ہے تمہاری طرح ہم زبانی جمع خرچ نہین رکہتے بلکہ ہم تو دل و جان سے اللہ کے حکمون کو مانتے ہین اور ہم اوسی کی عبادت کرتے ہین اب بہی اگر یہ اہل کتاب باز نہ آئین اور تیری نبوت کو اس وجہ سے جہٹلاوین کہ تو بنی اسمعیل سے ہے اور اون کا خیال ہے کہ نبوت خاصہ بنی اسرائیل کا ہے تو تو ان سے کہدے کیا تم ہمسے خدا کے فضل اور بخشش کے بارے مین جہگڑتے ہو کیا نبوت اپنا ہی حق جانتے ہو اور ہم کو اس سے علیحدہ ہی رکہنا چاہتے ہو بہلا تم مین کونسی ترجیح ہے حالانکہ بندگی مین ہم تم سب برابر ہین اور وہ ہمارا اور تمہارا سب کا مالک ہے اور اعمال مین بہی تمکو کسی قسم کی رعایت نہین کہ اوس دن کی کمائی تمکو ملجائے بلکہ ہمارے اعمال ہمکو اور تمہارے تمکو جو کوئی کرے وہ بہرے ہان اگر غور کیا جائے تو قابل ترجیح بات ہم مین ہے کیونکہ ہم اوسکے سب احکام کو مانتے ہین اور ہم دل سے اسی کے اخلاص مند ہین نہ کہ تمہاری طرح کہ مطلب کے یار مطلب ہوا تو خدا کو ایکا راجب حاصل ہوا تو پہر کون - یہ بہی ان سے پوچہو کہ کیا بلکہ بجائے چہوڑنے ان واہیات خیالات کے یہ کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم اور انکے دونو بیٹے اور پوتا اسمعیل اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام اور اوسکی سب اولاد تمہاری طرح یہودی یا عیسائی تہے

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ وَمَنْ اَظْلَمُ

تو کہدے بہلا تم خوب جانتے ہو یا خدا اور کون ہے ظالم

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ وَمَا

ہے اوس سے جو اپنے پاس سے اللہ کی شہادت کو چہپاوے اور خدا

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ تِلْكَ

تمہارے کامون سے بے خبر نہین یہ ایک

اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ

جماعت تہی جو گذر گئی اونکی کمائی اونکو ہے اور تمہاری

مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا

تمکو اور نہ تم اون کے کئے سے پوچہے

يَعْمَلُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ

جاؤگے۔ بیوقوف لوگ جہٹ سے کہیں گے کہ

مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ

کس چیز نے ان کو ان کے قبلہ سے پہیر دیا جس پر

كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

پہلے تہے تو کہدے کہ مشرق مغرب خدا ہی کا ہے

تو اے محمد ان سے کہدے بہلا کیونکر تم تمہاری باتین کہ وہ ایسے تہے حالانکہ ہم کو خدا نے سچے طور سے بتلایا ہے کہ ان بزرگون کی یہ روش نہ تہی جو تمنے نکال رکہی ہے کیا تم خوب جانتے ہو یا خدا خوب جانتا ہے جی مین تو یہ بہی جانتے ہین کہ یہ حضرات ان جیسے نہ تہے مگر لوگون کی شرم سے چہپاتے ہین اور نہین جانتے کہ یہ ہی ایک قسم کی شہادت ہے اور کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو اپنے پاس اللہ کی بتائی ہوئی شہادت کو چہپاوے۔ یقیناً جانو کہ خدا تمکو اس کتمان پر مواخذہ کریگا اس لئے کہ خدا تمہارے کامون سے بیخبر نہین۔ اصل پوچہو تو تم یہود و نصاری کو ان بزرگون سے کیا مطلب یہ ایک جماعت پسندیدہ تہی جو اپنے وقت مین گذر گئی اونکی کمائی اونکو ہے اور تمہاری تمکو اور نہ تم اون کے کئے سے پوچہے جاؤگے اور نہ وہ تمہارے کردار سے تم اون سے اجنبی وہ تم سے بیگانے پہر بار بار صرف اون کا نام لینے سے کیا فایدہ جبتک کہ انکی تابعداری نہو۔ چونکہ تم مسلمان حضرت ابراہیم کے تابع ہو اس لئے مناسب ہے کہ اوہی کے قبلہ کیطرف نماز پڑہو مگر اسکی مصلحت و حکمت نہ سمجہنے والے بیوقوف لوگ جہٹ سے کہین گے کہ کس چیز نے ان مسلمانون کو ان کے پہلے قبلہ بیت المقدس سے پہیر دیا جسپر پہلے سے تہے تو انکے جواب مین کہدیجو کہ کیا ہم بیت المقدس کی عبادت کرتے تہے کہ اب ہمین فرق آگیا ہرگز نہین بلکہ خدا کی کرتے ہین اور مشرق مغرب جنوب شمال تو سب خدا ہی کا ہے

شان نزول (سیقول السفہاء) جب آنحضرت مدینہ مین تشریف لیگئے تو آپ بیت المقدس کیطرف جو انبیاء کا قبلہ تہا قریباً سولہ مہینے نماز پڑہتے رہے مگر دلی شوق غالب تہا کہ مین اپنے باپ سید الموحدین ابراہیم (علیہ السلام) کے کعبہ کیطرف نماز پڑہون چونکہ اس خواہش کے پورا ہونے پر مخالفین (یہود و نصاری مشرکین عرب اور جیسے دشمن ان کے بہائی منافقون) نے شور مچانا تہا اس لئے حکم آنے سے پہلے ہی ان کے حال سے اطلاع دی گئی اور کسیقدر اجمالی اور تفصیلی جوابات کے بعد تحویل قبلہ کا حکم صادر فرمایا تاکہ تعمیل مین آسانی ہو ۱۲ منہ

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

جسکو چاہتا ہے سیدہی راہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

اسی طرح ہمنے تمکو میانہ روش بنایا تاکہ تم

لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

لوگون پر حکمران ہو

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط

اور رسول تمپر حاکم بنے۔

ہر ایک طرف سجدہ ہوسکتا ہے ہان تعین جہت اوسکے حکم سے ہے جس طرف کا حکم دیگا اوسی طرف کو جہک جاینگے یہ بیشک ہے کہ کسی جانب کی تعیین جب ہی ہوتی ہے کہ اوسمین کوئی مصلحت اور دوسرون سے ترجیح پائی جائے لیکن ایسے مصلحت آمیز امور ہر ایک کی سمجہہ مین نہین آیا کرتے خدا ہی جس کو چاہتا ہے سیدہی راہ کیطرف راہ نمائی کرتا ہے جیسا کہ ہم کو اوسی نے اِس کعبہ کیطرف نماز پڑہنے کا حکم دیا ایسا تہہی اس کے یہی مجہا پاک ابراہیمی یادگار کا قایم رکہنا مناسب ہے جس نے خدا کی مرضی کے حاصل کرنے کیلئے تمام لوگون کی ناگوار سختیون کو بہی برداشت کیا تاکہ لوگ اِس امر کو جانکر کہ خدا اپنے بندون کے اخلاص کے موافق قدر افزائی کیا کرتا ہے اخلاص مندی کا سبق حاصل کرین جیساکہ ہمنے تمکو کعبہ ابراہیمی کی راہ نمائی کی ہے اسی طرح ہمنے تم کو ایک اور نعمت بہی عطا کی ہے وہ یہ ہے کہ تم کو میانہ روش بنایا ہے دنیاوی اور مذہبی امور مین افراط تفریط سے بالکل صاف اور ظلم اور بیجا قومی حمایت سے مبری سچ پوچہو تو یہ خصائل سچی قومی اور بہبودی ملکی کیلئے ہی ضروری ہین اسیوجہ سے تمکو ایسا بنایا تاکہ تم اور لوگون پر حکمران ہو اور رسول جو ایسی صفات کا پورا کامل اور اکمل ہے تمپر حاکم بنے یہ لوگ ایسے بیہودہ بکواس مین ہی رہجاینگے اور تم اوسکے دیکہتے دیکہتے ہی ترقی کر جاؤ جو تمہاری سچائی کی دلیل ہوگی۔ تاان ظاہر بین نادانون کا سوال کہ کبہی کسیطرف نماز پڑہتے ہین اور کبہی کسیطرف سو اسمین ہی

حاشیہ نمبر ۱۶۱- اس آیت کے معنی تمہہ رلکہ کل مفسرین نے یہ کئے ہین تاکہ تم لوگون پر گواہ بنو اور رسول تمپر گواہ بنے پہر اسمین اختلاف ہوا ہے کہ یہ شہادت دنیا کے متعلق ہے یا آخرت کے تفسیر کبیر مین پہلے لوگون کی تقریر دلیل مین لکہا ہے کہ یہ شہادت دو حال سے

فهذه الشهادة اما ان تكون في الاخرة او في الدنيا لاجائز ان تكون في الاخرة لان الله تعالى جعلهم عدولا في الدنيا لاجل ان يكونوا شهداء وذلك يقتضي ان يكونوا

خالی نہین) یا تو آخرت مین ہوگی یا دنیا مین (لیکن) آخرت مین تو اسکا ہونا نہین ہوسکتا کیونکہ خدا نے انکو دنیا مین عدول اس لئے بنایا تاکہ وہ گواہ بنین اس سے ثابت ہوتا ہو کہ وہ دنیا مین ہین اور یہ جو ہمنے کہا ہو کہ خدا نے انکو دنیا مین کیا عدول اسکی دلیل یہ ہے کہ خدا نے وکذلک جعلنکم فرمایا ہے اور یہ خبر

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا
اور نہیں اوس قبلہ کو جسکی طرف تو ہے اس
إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ
لیئے تجویز کیا تہا کہ رسول کے تابعین کو نافرمانون
عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى
سے ممتاز کرین اسمین شک نہین کہ یہ انقلاب کعبہ بہت شاق ہے
الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ
مگر ایسے لوگون پر دشوار نہین جنکو خدا نے راہ نمائی کی ہو اور خدا تمہارا
إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ
ایمان ضایع نہین کرنیکا اسلئے کہ خدا بڑا مہربان رحم کرنیوالا ہے

کئی مصلحتین اور حکمتین ہوتی ہین جو تمہاری ترقی کے لئے ایک زینہ ہین۔ یاد رکہو ہین کہ تیرا اصل قبلہ تو یہی کعبہ ا... ہمی سے جسپر اعتراض کرتے ہین مگر درمیان مین جسنے اوس قبلہ بیت المقدس کو جسکی طرف تو بالفعل متوجہ ہے اسلئے تجویز کیا تہا کہ رسول کے مخلص تابعین کو نافرمانون اور دو رخی چال والون سے ممتاز کرین جو سنتے ہی مان جاویگا وہ اخلاص مند ثابت ہوگا اور جو ایچ پیچ کریگا اوسکی گردن کشی ثابت ہوگی یہ تو ہے کہ ایسے لوگون کی تمیز ہی بات ضروری ہے اس لئے کہ جبتک کسی قوم کے سب لوگ یکجان ہوکر اپنے مقاصد مین ساعی نہون ترقی مسدود ہوتی ہے ہان اسمین شک نہین کہ یہ انقلاب کعبہ بہت دشوار ہے مگر ایسے لوگون پر دشوار نہین جن کو خدا نے راہ نمائی کی ہو اور وہ جانتے ہون کہ رسول کے احکام ہر حال مین قابل تسلیم ہوتے ہین

شاباش تم ایماندارون پر جو اپنے ایمان کی حفاظت دل وجان سے کرتے ہو خدا بہی تمہارا ایمان اور اعمال صالحہ ضایع نہین کریگا اسلئے کہ خدا سب لوگون کے حال پر عموما اور ایسے مسلمانون کے حال پر خصوصا بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

شان نزول (وما کان اللہ) تحویل قبلہ سے پہلے جو مسلمان بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے ہوئے فوت ہوگئے تہے اونکی بابت اونکے احباب نے حضور مقدس سے سوال کیا کہ اونکی نمازین مقبول ہوئین یا نہین اونکی جواب مین یہ آیت نازل ہوئی کہ ضایع نہونگی ۱۲ جلالین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶۔ شهداء فی الدنیا انما قلنا انه تعالی جعلهم عدولا فی الدنیا لانه تعالی قال وکذلک جعلناکم امة وهذا اخبار عن الماضی فلا اقل من حصوله فی الحال وانما قلنا ان ذلك یقتضی صیرورتهم شهودا فی الدنیا لانه تعالی قال وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا

واقعہ گذشتہ سے دی گئی ہے پس کم سے کم اس کا حصول زمانہ حال مین ہونا چاہئے اور یہ جو ہمنے کہا کہ اس سے اونکا دنیا مین گواہ ہونا لازم آتا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ تم کو امت متوسط بنایا . . . .

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ

تیرے منہ کا آسمان کیطرف پہرنا ہم دیکھتے ہیں

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ

پس تجہہ کو اوسی کعبہ کیطرف پہیر دینگے جو تو پسند کرتا ہے

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پس اپنا منہ عزت والی مسجد کیطرف پہیر کر۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

اور جہان کہین تم ہو اپنا رُخ اوسی کیطرف

تو پہر کیا رحم اور مہربانی اسیکا نام ہے کہ کئے ہوئے کام (نماز روزہ) ہی بلا وجہ ضایع کردے چونکہ تیرا مدت سے یہی جی چاہتا ہے کہ کعبہ ابراہیمی کیطرف ہی (جو سب سے اول عبادت خانہ ہے) نماز پڑھے چنانچہ تیرے منہ کا آسمان کیطرف بانتظار وحی پہرنا ہم دیکھ رہے ہین نیز تعیین جہت سے کوئی یہ غرض نہین کہ اُس جہت کی عبادت کرائی جائے بلکہ عبادت تو ہماری ہی تعیین قبلہ تو صرف ایک عارضی امر ہے پس تجہہ کو ہم اوسی کعبہ کیطرف پہیر دینگے جسے تو پسند کرتا ہے لیجے پس اب سے آیندہ کو اپنا منہ عزت والی مسجد یعنی کعبہ ابراہیمی کیطرف پہیر کر [*] اور عام مسلمانون کو بہی اعلان دیدو کہ جہان کہین تم ہو نماز کیوقت اپنا رُخ اُسی کیطرف

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ ۔ شہداء علی الناس ترتب کونہم شہداء علی صبرورتہم وسطا ترتیب الجزاء علی الشرط فاذا حصل وصف کونہم وسطا فی الدنیا وجب ان یحصل وصف کونہم شہداء فی الدنیا (تفسیر کبیر ج ۲) تا کہ تم لوگون پر اور رسول تم پر گواہ ہو اس کلام کو ایسا مرتب کیا جیسے شرط جزا ہوا کرتی ہے۔ پس جب اون کا وسط ہونا دنیا میں حاصل ہے تو گواہ بہی دنیا میں ہونا واجب اور ضروری ہوگا ۔ انتہی

رہا یہ سوال کہ دنیا مین ان کی گواہی کا کیا مطلب ہے سو اسکا جواب ان لوگون کے نزدیک جو اس شہادت کو دنیا کے متعلق مانتے ہین یہ ہے کہ اس شہادت سے مراد اجماع ہے چنانچہ تفسیر کبیر مین اس سے آگے چلکر کہا ہے کہ پس ثابت ہوا کہ آیت اجماع کے حجت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ بعض لوگ بلکہ اکثر کہتے ہیں کہ یہ شہادت

فثبت ان الآیۃ تدل علی ان الاجماع حجۃ ص ۱ جلد ۲

حاشیہ نمبر ۱۷ [*] (اپنا منہ عزت والی مسجد کیطرف پہیر کر) اس آیت کے متعلق بہی نافہم مخالفون نے کئی طرح سے دانت پیسے ہین سب سے بڑا اعتراض تو یہ ہے کہ اسلام نے بت پرستی کو رواج دیا جو سچے مذہب کے شایان شان نہین کس طرح دیا؟ اس طرح کہ کعبہ جو پتہرون کا بنا ہوا مثل انکے بت کے ہے اسکی عبادت کا حکم کیا اور ایسا کیا کہ بغیر اوس طرف رخ کرنیکے نماز ہی قبول نہین ہوتی - دوسرا اعتراض نسخ احکام کے متعلق ہے کہ پہلے حکم کو اوٹہانا اُس کے ناتجربہ اور لاعلمی پر مبنی ہوتا ہے اسلئے جایز نہیں کہ احکام خداوندی مین سے کوئی حکم کسی زمانہ مین صادر ہوکر پہر اُٹہایا جاوے جیسا کہ یہان پر پہلے کعبہ سے دوسرے کعبہ کیطرف منہ پہیرنیکا حکم ہوا کیونکہ خدا تو علام الغیوب ہے

ازالہ وہم بت پرستی کی غلطی

تَشْطُرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
کیا کرو اور جو لوگ کتاب والے ہیں خوب
لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ
جانتے ہیں کہ یہ (حکم) واقعی اون کے (اور تمہارے) سب کے مالک کیطرف سے ہے
بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَتَيْتَ
اور خدا ان کے کاموں سے بے خبر نہیں اور اگر تو ان کے
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا
ہر طرح کے نشان بھی لاوے گا تو جب بھی تیرے
قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ
قبلہ کیطرف نماز نہ پڑھیں گے اور نہ تو ان کے قبلہ کو مانیگا

کیا کرو اس امر کا خطرہ نہ کرو کہ جہال اہل کتاب (یہود و نصاری) تم کو طعن
مطعون کرینگے اگر دین تو کچھ پرواہ نہیں اس لئے کہ جو لوگ کتاب کے
پانے والے ہیں خوب جانتے ہیں کہ یہ حکم واقعی اون کے (اور تمہارے
رب) مالک کیطرف سے ہے کیونکہ وے بشہادت توراۃ و نبوت
نقل اپنی عادت سے خوب سمجھتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سچا نبی اور حضرت موسیٰ کی مانند رسول مستقل ہے پس جو کچھ وہ حکم کریگا
ممکن نہین کہ غلط اور باطل ہو گو وہ بوجہ دنیا سازی مانتے نہین سو
یاد رکھین کہ خدا ان کے کامون سے بیخبر نہین ضد اور تعصب مین یہانتک
بڑہے ہوئے ہین کہ اگر تو ان کے پاس ہر طرح کے نشان بھی لادیگا تو جب بھی
تیرے قبلہ ابراہیمی کیطرف نماز نہ پڑہین گے اور نہ کسیطرح تو انکے قبلہ کو مانیگا انکی
یہ مخالفت تیری حقانیت مین خلل انداز نہین ہو سکتی چاہیے وہ آپسکا تو فیصلہ کرین اسلئے کہ آپس مین بھی ایک دوسرے کے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ قیامت مین ہوگی کہ جب انبیا کی امتین تبلیغ رسل سے انکار کرینگی تو اس وقت امت محمدیہ انبیا کیطرف سے شہادت دیگی کہ
بیشک اونہون نے اپنی اپنی امت کو پہنچا دیا اور جناب رسالتمآب اپنی امت کا تزکیہ کرینگے کہ میری امت کے لوگ سچے گواہ
ہین اس مضمون کی ایک حدیث بھی صحیح مسلم مین آئی ہے جو ان معنوں کو تقویت دیتی ہے مگر چونکہ پہلے لوگون کی دلیل بھی
قوی ہے اسلئے امام رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر مین دونو کو جمع کرنا چاہا ہے اور کہا ہے کہ حاصل اس بحث کا یہ ہے کہ اللہ کا یہ فرمانا

فالحاصل ان قوله تعالى فتكونوا شهداء على	کہ تم گواہ ہو گے اشارہ اس بات کا ہے کہ اونکی بات اجماع کے وقت
الناس اشارة ان قولهم عند الاجماع حجة من حيث	دلیل ہوگی اس لحاظ سے کہ اجماع کے وقت لوگون کو حق بتادینگے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ یہ خلاصہ ہے اون دفترون کا جو ہمارے قدیمی مہربان عیسائی جنٹلمین اور ہمسایہ قوم آریہ وغیرہ نے بھرے ہین پہلے سوال کا
جواب دو طرح سے ہے اجمالی اور تفصیلی
اجمالی تو وہ ٹھیک بات ہے کہ شرک اور بت پرستی اوسے کہتے ہین کہ غیر خدا کی عبادت کیجاوے یا کرے مگر اوس کو وہ معاملہ کیجاوے

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

اور وہ آپس میں ایک دوسرے کے قبلہ کو نہیں مانتے اگر تو باوجود جان لینے کے

أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

ان کی خواہشوں پر چلا تو بیشک تو بھی

إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۘ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ

وقف لازم

اوسوقت بے انصاف ثابت ہوگا جن لوگوں کو ہمنے

الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ

کتاب دی ہے وہ اوس رسول کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو

قبلہ کو نہیں مانتے یہود نصاری سے مخالف اور نصاری یہود سے حالانکہ دونو گروہ تورات کو مانتے ہین پہر تجہہ سے ہی اُلجہنے کی کیا وجہ کوئی دلیل اون کے پاس ہے؟ کہ اونہی کے قبلہ کیطرف نماز پڑہی جاوی ہان نفسانی خواہش تو بیشک ہے اور یاد رکہہ کہ اگر تو بفرض محال باوجود جان لینے اون کی اندرونی حالت کے انکی خواہش پر چلا تو بیشک تو بہی اوسوقت بے انصاف ثابت ہوگا اصل مین یہ ضد صرف جہلا اور ہم ملاؤن مین زیادہ ہے ورنہ جن لوگون کو ہم نے کتاب تورات کی سمجہہ دی ہے وہ تو اس رسول کو ایسا سچا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹون کو جب ہی تو ماننے میں بہی دیر نہیں کرتے —

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ ای شہداء لہم عند الاجماع یبینون للناس الحق ویوکد ذلک قولہ تعالی ویکون الرسول علیکم شہیدا یعنی موحدا ومبینا ثم لا یمتنع مع ذلک ان الشہادۃ فی الآخرۃ فیجری الواقع منہم فی الدنیا مجری التحمل لانہم اذا اثبتوا الحق عرفوا عندہ من القائل ومن المخالف ثم یشہدون بذلک یوم القیامۃ کما ان الشاہد علی العقود یعرف ما الذی تم وما الذی لم یتم ثم یشہد بذلک عند الحاکم ۲ ص

اور اسی کی تائید کرتا ہے خدا کا فرمانا کہ رسول تمپر گواہ ہوگا یعنے اداکرنے والا اور بیان کرنیوالا یہ ہوکر بہی کہ اجماع حجت ہے اور اس دلیل سے دنیاوی شہادت معلوم ہوتی ہے ممکن ہے کہ قیامت مین بہی اونکی شہادت ہو پس دنیا کی شہادت اون کے حق مین گویا کہ دریافت واقع ہے اسلیئے کہ جب اونہوں نے دنیاوی شہادت سے ایک امر کو ثابت کیا تو گویا اوسوقت وہ ماننے اور نہ ماننے والون کو جان لین گے پہر اس بات کی قیامت مین شہادت دینگے جیسا کہ گواہ وقت بیع عقد تام اور غیر تام کو جانتا ہے پہر اس امر کی حاکم کے پاس شہادت ادا کرتا ہے انتہی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ جو خدا کے ساتہہ ہر شے چاہئیں مثلاً امید بھلائی یا دفع ضرر مگر چونکہ کعبہ کی نسبت اسلام نے کوئی حکم ایسا نہین دیا بلکہ صاف اور صریح لفظون مین فلیعبدوا رب هذا البیت فرمایا تو اب اسلام کی نسبت یہ گمان کرنا کہ کعبہ پرستی اور بت پرستی سکہاتا ہے سراسر انصاف کا خون کرنا ہے تفصیلی جواب سے پہلے مسلمانون کی نماز کا مطلب بیان کرنا ہی کسیقدر مفید ہوگا تاکہ ثابت ہو جاوے کہ اسلامی نماز جس پر تمام اہل اسلام فخر کیا کرتے ہین کہان تک شرک اور کعبہ پرستی سے بہری ہوئی یا خالی ہے پہلے مین اوس نوٹس (اذان)

سلہ کعبہ کے خدا کی عبادت کرین ۱۲ منہ

وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ

ان ایک فرقہ ان مین سے دیدہ دانستہ حق بات

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ

چہپاتے ہین حق وہ ہے کہ رب کیطرف سے ہے

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ وَلِكُلٍّ

پس تو کسیطرح کا شک نہ کیجیو اور ہر ایک

وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

کیلئے ایک جانب ہے وہ اسکیطرف (اپنا رخ) پہیرتا ہے پس تم

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ

جہان کہین تم ہوگے اللہ تم سبکو (اکہٹا) لے آویگا بیشک

اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمِنْ حَيْثُ

خدا سب کام کر سکتا ہے اور جہان سے

ان ایک فرقہ یہود ان کا ان مین سے بیشک دیدہ دانستہ حق بات چہپاتے ہین اور اس کوشش مین ہین کہ کسیطرح حق ظاہر نہ ہونے پاے مگر تو سن رکہ کہ حق دین سے جو تیرے رب کی طرف سے ہے پس تو ان کی باتون سے کسیطرح کا شک نہ کیجیو ان کی مخالفت سے کیا ہوتا ہے بڑے مخالفت کرین خدا نے اس دین کو ضرور ہی پہیلانا ہے اور ہم ابہی سے بتلائے دیتے ہین کہ ہر ایک فرقہ کیلئے ایک جانب کعبہ کی مقرر ہے وہ فرقہ اوس جہت کیطرف اپنا رخ ضرور پہیریگا جنوب شمال شرق غرب تمام اطراف کے لوگ اپنی اپنی طرف کو نماز پڑہینگے جس کا مطلب دوسرے لفظون مین یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت تمام جہان مین ہوگی ان آیتون

۱۴ ع

شک نہین کہ ان مین تمکو بہت تکلیف پہنچیگی سو کچھ حرج نہین تکلیف مین بہت بڑا اجر ہے پس تم اس سے مت ڈرو بلکہ ایسی نیکیون کے کرنے مین جلدی کرو اور یہ ہمت لاؤ کہ شرق غرب کے لوگ اس کعبہ مین کیونکر آوینگے اور کیونکر اسمین ملین گے اسلئے کہ جہان کہین تم ہوگے اللہ تم سب کو ایک جگہ لے آویگا بیشک اسکا کام کر سکتا ہے یہ کام خدا کے سپرد کرو اور اسکی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ اس کہتا ہون یہ طریق جمع بین الشہادتین جو فاضل امام نے بیان کیا ہے اسمین ایک طرح کا شبہ ہے کیونکہ امام صاحب نے دیا دتی مہرت کو بمنزلہ تحمل شہادت کے قرار دیا ہے حالانکہ اس شہادت کو ان شہادت سے مباینت ہے اسلئے کہ انبیا علیہم السلام کے کہ اس بتای اجماع کی حجیت ثابت

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ کا مضمون سنتا ہون جو نماز پنجگانہ کی حاضری کے لئے تجویز ہوا ہے کہ جہری (مسجد) کے دروازہ یا کسی کونے مین چڑہ کر (موذن) کہڑا ہو کر بلند آواز سے کہتا ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے (چار دفعہ) مین گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین (دو دفعہ)

حاشیہ نمبر ۱ (رخ ضرور پہیریگا) اس آیت کے معنے بتلانے مین بہی مفسرین کا قدرے اختلاف ہوا ہے بعض کہتے ہین ہر ایک کے لئے ایک جہت ہی جو وہ اپنا منہ اوس طرف پہیرتا ہے مثلاً یہودی ایک طرف عیسائی ایک طرف مشرکین عرب ایک طرف حالانکہ بہتر وہی جہت ہی جو خدا کے حکم سے ہو پس تم کعبہ کیطرف منہ کرو جو منشاء ایزدی کے موافق ہونیکی وجہ سے ہر طرح سے افضل ارفع ہے

۵ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ

خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
نکلے تو اوسی مسجد عزت والی کی طرف منہ اپنا
الْحَرَامِ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَمَا اللّٰهُ
پھیر کہ وہی سچا حکم تیرے مالک کیطرف سے ہے اور خدا
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ
تمہارے کاموں سے غافل نہیں اور جہان سے تو نکلے
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
پس اوسی مسجد عزت والی کیطرف اپنا منہ پھیر لو
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ
اور تم جہان کہین ہو اوسی طرف منہ اپنا پھیرو

تعمیل ارشاد مین مصروف ہو اور مدینہ سے باہر جہان سے نکلے اور نماز پڑھنے لگے تو اوسی مسجد عزت والی یعنے کعبہ شریف کیطرف منہ اپنا پھیر اسلئے کہ وہی سچا حکم تیرے مالک کیطرف سے ہے اور جان لو کہ خدا تمہارے کاموں سے غافل نہیں اس تکلیف کا بدلہ تم کو ضرور دیگا اور اسی لئے ہم بار بار بتلاتے ہین کہ جہان سے تو نکلے پس اوسی مسجد عزت والی کی طرف نماز مین اپنا منہ پھیر لیا اور تم بھی مسلمانو! جہان

کہین ہو و

نماز پڑھتے ہوئے

اوسیطرف منہ

اپنا پھیرو

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ ہوتی ہے یہ کہنا باقی ہے کہ اجماع مثبت فروعات شرعیہ کا ہوتا ہے اور شہادت اخروی جیسی کہ حدیث مذکور سے ثابت ہو امم سابقہ کے مقابلہ پر ہوگی جنکو فروعات شریعت محمدیہ سے کوئی علاقہ نہین پس جبکہ حسب منشاء امام علام جمع بین الشہادتین ہی ضروری ہوا اور یہ ہر حال مین اولی اور انسب ہے کہ اس آیت سے دونوں شہادتین مراد ہون تو کوئی وجہ نہین کہ شہادت کے معنی گواہی دادن کیکر کلام صحیح ہوسکے اس لئے معنی شہادت کے معنی حکمرانی کے لئے ہین پس یہ معنی نہ تو حدیث کے خلاف ہے اور نہ امام کے منشاء (جمع بین الشہادتین) کے مخالف ان شہادت کے مصداق متنوع ہونگے یعنی دنیا مین حکمرانی اور نوع کی ہوگی اور قیامت مین اور قسم کی جیسا کہ عموم مجاز یا عموم مشترک

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ مین اس امر کا شاہد ہون کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہین (جنکو سوا پیغام پہنچانے کے خدائی مین کسی طرح کا حق نہین) اے سب سننے والو! آؤ نماز پڑھنے کو (دو دفعہ) آؤ عذاب سے رہائی پانے کو (دو دفعہ) اللہ سب سے بڑا ہے (دو دفعہ)

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۸ بعض کہتے ہین ھو کی ضمیر خدا کی طرف پھرتی ہے پس اس توجیہ پر آیت کے معنے دو طرح سے ہونگے ایک تو یہ کہ ہر ایک کیلئے جہان والون سے ایک طرف ہے کہ خدا نے ان کو اوس طرف پھیرا ہے مثلاً یہود کو ایک طرف اور نصاریٰ کو ایک طرف دوسرے معنی یہ ہین کہ ہر ایک کے لئے تم مسلمانون سے ایک جہت کعبہ ہے کہ وہ خدا تم کو اوس طرف پھیریگا ان معانی کا مفصل ذکر تفسیر کبیر مین مرقوم ہے

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ

تاکہ لوگوں کا جھگڑا تم سے نہ رہے ہان جو اون مین سے

ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي

بےجا ہین سو اون سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو

وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

تو ہان مین اپنی نعمت تمپر پوری کر دون اور تاکہ تم راہ پر پہنچو

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو

جیساکہ بہیجا تمہارے پاس رسول تمہاری جنس کا بہیجا ہے جو ہماری

عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ

آیتین تمپر پڑہتا ہے اور تمکو پاک کرتا ہے اور تمکو کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۞

اور تہذیب سکہاتا ہے اور وہ باتین تمکو سکہاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے

تاکہ لوگون کا جھگڑا تم سے نہ رہے کہ وہ کہتے تھے ملت ابراہیمی کا کرین اور کعبہ ابراہیمی کو چھوڑتے ہین - ہان جو ان مین سے بالکل ہی کج رو ہین سو اون سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو تاکہ تم ترقی کرو اور تاکہ مین اپنی نعمت تم پر پوری کرون اور تاکہ تم خدا کی راہ پر پہنچو یہ نعمت یعنی کامیابی بہی کوئی کم چیز نہین بلکہ ویسی ہی ہے جیسا کہ ہمنے تمہارے پاس ایک رسول تمہاری جنس کا بہیجا ہے جو ہماری آیتین تم پر پڑھتا ہے اور کدورت باطنی مثل شرک کفر کینہ نفاق وغیرہ سے تم کو پاک کرتا ہے اور تم کو کتاب آسمانی اور تہذیب روحانی سکہاتا ہے اور علاوہ اس کے ضروری ضروری وہ باتین بہی تمکو سکہاتا ہے جو پہلے اس سے تم نہین جانتے تھے بڑی بہاری اخلاقی بات جو تم ہمارے رسول سے سیکھتے ہو طریقہ ذکر ہے اس لئے کہ بہت سے لوگ اس بات

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶ (علی تقدیر جوازہ) کی صورت مین ہوا کرتا ہے - رہا یہ سوال کہ شہادت کے معنی حکمرانی کے ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ بیضاوی نے ازکنتم فی ریب کی تفسیر مین لکہا ہے کہ شہید حاکم کو بہی اس لئے کہتے ہین کہ وہ مجالس مین واسطے تصفیہ مقدمات کے آیا جایا کرتا ہے اور اگر آیت مین غور کیا جاوے تو یہی معنی مناسب ہین اسلئے کہ تحویل قبلہ کا وقت ایک نہایت اضطراب اور بیقراری کا مسلمانون کے حق مین تہا جسمین انکو ہر طرف سے کفار کے اعتراضات سننے پڑتے تہے ایسے موقعہ پر نہایت ضروری تہا کہ انکی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ - سوائے اوس کے کوئی بہی معبود برحق نہین - یہ ہے مضمون اوس نوٹس کا جو بانی اسلام نے اوس روحانی حاضری دربار رب العالمین (یا یون کہئے کہ کعبہ کے پوجنے) کیلئے تجویز کیا ہے سچ ہے سالیکہ نکوست از بہارش پیداست اس نوٹس کے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۸ - اس شاعلیہ رحمۃ الیہ لیکن جو معنی مینے اختیار کئے ہین اور بہت کدائی کسے گئے ہوئے تو میری نظر سے نہین گذرے لیکن انہی وجوہ مذکورہ سے مستنبط ہو سکتے ہین مینے کل کا مضاف الیہ مخاطب یعنی مسلمان لئے ہین اور ھو کی ضمیر کل کیطرف ہی

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ
پس تم میری یاد کرو مین بھی تمہین یاد کرونگا
وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ع
اور میرا شکریہ کرو اور ناشکری مت کیجو
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا
اے مسلمانو تم صبر اور
بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ط
نماز سے مدد چاہا کرو

ہو لا کرتے ہین پس تم اسی طریقہ معلومہ سے میری یاد کیا کرو مین بھی اوسکی عوض مین تمہیں انعام خاص سے یاد کرونگا اور اس ہدایت کا احسان مانکر میرا شکریہ کرو اور ناشکری مت کیجو کہ اس طریقہ محمدیہ کو چھوڑکر نئی نئی راہین نکالو اور جس طریق سے ہمارے پیغمبر نے تمکو تعلیم ہمین کی اوس طور سے ذکر کرنے لگو کیونکہ معلم کے طریق کو چھوڑنا بڑی بھاری ناشکری ہے اسمین شک نہین کہ ذکر شکر بھی ایک مشکل کام ہے مگر اس کے لئے ایک آسان طریق ہم بتلاتے ہین پس اے مسلمانو! تم صبر اور نماز سے مدد چاہا کرو یعنی تکلیفون کے وقت صبر کے خوگیر ہو جاؤ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۶۱ گھبراہٹ کے وقت کرنیکو کوئی خبر دی جاتی جس سے ان کے لئے اس گھبراہٹ کا بہت جلد تبادلہ ہوتا چنانچہ اجتہ بیان آیات مین یہی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کی تسکین ہر طرح سے مقصود تھی کہین تو اونکو طمع دی جاتی ہو کہین انکو کفار کے شر سے بچنے کی تاکید ہوتی ہے اور بار بار اس امر کی تاکید ہی کہ ضرور تمہارا کام پہنچ ہوجاوے اور کسی کی مت سنو۔ مین بھی چاہتا ہون کہ تم پر اپنی نعمتین پوری کر دون وغیرہ وغیرہ پس تمہارا ان معنی کو نکال لینا اور اوسکو ایک قسم کی دل جوئی بلکہ پیشگوئی قرار دینا سیاق سباق سے نہایت مناسب بلکہ انسب ہے ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ اس الفاظ بیٹنے حاشیہ مین نقل کر دیتے ہین تاکہ مخالف کو یہ موقع ملے کہ مسجد مین جاکر (خدا کرے کہ سب جائین) اپنے کان سے سنکر ہماری تصدیق کا اندازہ کرے اب مین اوس نماز کا مضمون سناتا ہون جس کے لئے (رشک آلودہ) اعلان جاری ہوا تہا کھڑے ہوتے ہی دونو ہاتھ (اس خیال کہ مین اسوقت دنیا اور ماسوا اللہ سے علیحدہ ہوں) اٹھا کر کہتا ہے کہ **خدا سب سے بڑا ہے** یہ کہکر نوکرون اور غلامون کیطرح دونو ہاتھ باندھکر اقرار کرتا ہے ای خدا تو سب عیبون سے پاک ہے مین تیری تعریف کرتا ہون بڑی برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے ذات تیری اور سوا تیرے کوئی بھی معبود نہین۔ شیطان مردود سے پناہ مین ہوکر اللہ کے نام سے شروع کرتا ہون

نوٹ دیکھو ۱۱ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ پھیری ہے جو نا درست ہے یہ سب اسلئے کیا کہ ان معنی مین ایک قسم کی پیشگوئی ترقی اسلام کے متعلق معلوم ہوتی ہے جو ایسی گھبراہٹ کے زمانہ مین مناسب بلکہ انسب ہے جیسی کہ سیھزم الجمع ویولون الدبر اور جنگ خندق مین آئی ہین گھبراہٹ کیوقت ایک روشنی

إِنَّ اللَّهَ
بیشک خدا
مَعَ الصَّابِرِينَ ۝
صابرون کیساتھ ہے
وَلَا تَقُولُوا
اور اُن لوگون کو جو

اور ہروقت کا خیال رکھو اور جب کبھی تکلیف آن پڑے تو نوافل پڑھکر دعا کرو ان دونو کے استعمال اور مزاولت سے تم بڑے ذاکر شاکر بنجاؤگے اسلئے کہ ان دونو کاموں پر بہت سے آثار باطنی فیضان ہوتے ہین بڑی بات تو یہ کہ بیشک خدا کی مدد ہروقت صابرون کے ساتھ ہے تمہارے صبر کے نشانون مین سے یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی بندون کے مرنے پر واویلا نہ کیا کرو اور نعش اللہ کران لوگون کو جو

شان نزول جنگ بدر مین چودہ مسلمان شہید ہوئے تھے اون کے ورثا سب طبیعت انسانی ان کا ذکر کیا کرتے تھے اوران کا ذکر کرتے ہوئے کہ فلان شخص مرگیا فلان قتل ہوا اونکو ملال ہوتا تھا۔ اودھر کفار بھی یہ کہتے تھے کہ یہ لوگ ناحق ایک شخص محمد کے پیچھے ہوکر جان دیتے ہین اسلئے مسلمانوں کو شہدا کو مردہ کہنے سے جو اون کی ... منع کیا گیا ...

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ اوراس بات کا صریح لفظون مین اقرار کرتا ہون کہ سب تعریفون کا مستحق خدا ... بڑا بخشنے والا نہایت مہربان انصاف کے دن کا حاکم (اس کے بعد مخاطب ہوکر اپنی آرزو کا اظہار کرتا ہے) اے ہمارے مولا ! بندگی کرتے ہین اور تجھ ہی سے اپنے اڑے کامون مین مدد چاہتے ہین تو ہی ہمکو سیدھی راہ پر چلا اون لوگون کی راہ پر پہنچا جنپر تونے بڑے بڑے انعام اکرام کئے اور نہ اون کی جنپر غضب ہوا اور نہ گمراہون کی۔ اس کے بعد کوئی سورت قرانی بغرض ربط مخلوق بخالق پڑھکر اللہ اکبر (خدا سب سے بڑا ہے) کہکر رکوع مین جاتا ہے اوراس امر کا اقرار کرتا ہے کہ میرا پالنے والا مربی خدا بڑی بزرگی والا ہے (کم سے کم تین دفعہ) پھر سر اوٹھاتے ہوئے خدا کی عام قدرت کا اقرار کرتا ہے یعنی خدا سنتا ہے اونکی پکار کو جو اوسکی تعریف کرتے ہین پھر ساتھ ہی اس کے یہ بھی اظہار ہے کہ اے ہمارے مولا تو ہی سب تعریفون کا مالک ہو۔ پھر اللہ اکبر (خدا سب سے بڑا ہے) کہتا ہوا سجدہ مین جاتا ہے وہان تو خوب ہی بن آتی ہے من مانی دعائین جی مین آئی عرضین کرتا ہے سبحان ربی الاعلی (پاک ہے رب میرا سب سے بلند) کم سے کم تین دفعہ) کہکر اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹھاتا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۸ دیکھو صحابہ کو تسلی فرمائی کہ مجھے روم شام کا ملک کہا یا گیا ہو اور بتلایا گیا ہے کہ یہ ملک میری امت کو ملیگا چنانچہ یہ پیشگوئی معہ ان دونو قرانی پیشگوئیون کے خدا کے فضل سے پوری ہوگئین فالحمد للہ علی ذالک ۱۲ منہ

+ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
۵ سبحان ربی العظیم
۶ سمع اللہ لمن حمدہ
۷ ربنا لک الحمد

لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ
اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہین مردے مت کہاکرو
بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝
بلکہ وہ زندہ ہین لیکن تم نہیں جانتے
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ
اور البتہ تمہین کسیقدر خوف اور
الْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ
بہوک اور مال و جان اور پہلوں کے نقصانات سے

اسکی راہ میں لڑتے ہوئے قتل ہوتے ہیں مردے مت کہا کرو اس لئے کہ جب آپس میں تم بول چال کرتے ہوئے کہتے ہو کہ فلان مرگیا فلان قتل ہوا تو اس کہنے سے تمہیں ایک قسم کا بے اختیاری قلق ہوتا ہے پس ایسا کہنا ہی چھوڑدو بلکہ یہ سمجھو کہ وہ زندہ ہین اور اگر غور کیا جائے تو زندہ ہی ہین اس لئے کہ جو زندگی کا حاصل ہے اون کو بطریق احسن حاصل ہے ہرطرح کے عیش وآرام میں ہیں لیکن تم اوسکی کیفیت نہین جانتے کہ کس قسم کا ہے کیونکہ تمہاری نظر سے غائب ہین سچ پوچھو تو صبر ایک عجیب ہی وصف جامع کمالات ہے اسلئے ہم تمکو صبر کی ہدایت کرتے ہین

اور البتہ تمہین کسیقدر دشمنوں کے خوف اور بہوک یعنی تنگی معاش اور مال وجان اور پہلون کے نقصانات سے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۷ - پہر دوسرا سجدہ بہی اسی کیفیت سے کرتا ہے یہان پہنچکر ایک رکعت ختم ہوئی اسی کیفیت کی دو تین چار بسیا وقت ہو پڑہتا ہے سب سے اخیر بیٹہہ کر اپنے مالک کی تعریف کے کلمات (جو حاشیہ مین درج ہین) کہہ کر اور اپنے پیر و مرشد سچے رسول کے حق مین نیک دعا کرکے اور اپنے حق مین بہی کچہہ کہہ سنکر نماز سے فارغ ہوتا ہے - پس یہ ہے وہ نماز اور وہ عبادت جس کو ایک ناخواندہ (مگر خواندون کے معلّم) جنگلی ملک کے رہنے والے (فداہ روحی) نے با الہام الٰہی تجویز کیا ہے کیا اسمین کوئی کلمہ بہی ایسا ہے کہ جسمین کعبہ کی مدح یا تعظیم ہو - پہر اس نماز کو بہی ہمارے نافہم مخالف شرک اور بت پرستی کہین گے تو اس کے جواب مین ہم بہی سنین گے ؎

بس تنگ کر ناصح ناداں مجہے اتنا　　یا چل کے دکہا دے دہن ایسا کمر ایسی

بعد اس کے ہم

اپنے مخالفین سے

پوچہتے ہین کہ اگر اسلام کو کعبہ پرستی منظور ہوتی اور شرک اور بت پرستی کا رواج مدنظر ہوتا تو کیا وجہ ہے کہ ساری نماز مین کہین کعبہ کا ذکر تک بہی نہین نہ اوسکو خطاب ہے نہ اوس سے استمداد - نہ اُسکا ذکر نہ اُس کا نام - پہر کعبہ پرستی تہی تو کہاں ہے

* اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ

تجربہ کا رہناوینگو اور تو ایسے صبر والون کو بشارت

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ

کی سناجو مصیبت کیوقت کہتے ہین کہ ہم تو اللہ ہی

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ

کی ملک ہین اور بلاشک ہم اسی کے حضور مین جا ہین

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ

انہیں لوگون پر اپنے رب کی شاباش ہے

تجربہ کار رہنا وینگے جو ایسے وقت مین کامیاب ہون گے

اور ہمین سکے حق مین اپنے رسول کو ہدایت کرتے ہین کہ تو ایسے صبر والون

کو بہلے کی سنا جو مصیبت کے وقت بجائے بیہودہ شور و غل کرنے کی بجوش

دل کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کی ملک ہین جس طرح چاہے ہم مین تصرف

کرے ہمیں کوئی عذر نہیں اور ہو بھی کیسے جبکہ بلاشک ہم اوسی کی

حضور جانے کو ہین تو جیسا کچھ ہوگا وہان کھلجائیگا پس تو بہت کہ

انہین لوگون پر اپنے

رب کی شاباش ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ اسمین نہین جانتا کہ کوئی منصف مزاج ہماری تقریر معروضہ بالا مین غور کرکے اسلام پر کعبہ پرستی کا الزام لگا سکے۔ رہا یہ سوال کہ نماز مین تو بیشک شرک کی بو نہین مگر اسکی کیا وجہ کہ نماز پڑھتے ہوئے کعبہ کیطرف رخ کرنیکا حکم آیا ہے۔ انسان کو اس امر مین مختار کیون نہین کیا گیا کہ جس طرف منہ کرکے چاہتا اپنے مالک کی عبادت کرتا سو اسکا جواب بعد ایک تمہید کے ہم دینگے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ قاعدہ ہے کہ ایک امر مقصود اصلی کے ساتھ کوئی مقصود تبعی بھی ہوا کرتا ہے مثلاً علم کا پڑھنا مقصود اصلی ہے تو حروف ابجد کا سیکھنا غیر اصلی لازم ہے گو بعد حصول علم حروف ابجد کا خیال تک بھی نہین رہتا اسیطرح رفع دشمن کے لئے تلوار بندوق کا اُٹھانا بھی لازم ہوجاتا ہے حالانکہ صرف ان کی طرف نظر کرنیسے بجز تحمل توجہ کے کوئی فایدہ نہین مگر بایں لحاظ کہ یہ بوجہ ایک ضروری کام (رفع دشمن) کے لئے ذریعہ ہے بہی عمدہ اور حسن ہو جاتا ہے اس تقریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو امر کسی دوسرے امر کا ذریعہ ہوا کرتا ہے اوسکا حسن تبع اصل ذی ذریعہ کے لحاظ سے ہوتا ہے یہی تلوار کا اٹھانا جو بلحاظ اس امر کے کہ یہ تلوار رفع دشمن کیلئے ایک ذریعہ ہے حسن اور عمدہ ہے اور اس لحاظ سے کہ کسی بیکس مظلوم پر چلائی جائے تو قبیح ہوتا ہاں اس امر کی پہچان بعض دفعہ مشکل ہو جاتی ہے کہ مقصود اصلی کیا ہے اور تبعی کیا سو اسکے لئے عام قاعدہ یہ ہے کہ ان دونو میں سے جو امر ایسا ہو کہ اوس کے حصول کے بعد دوسرے کے نیست و نابود کرنا باقی رہے اور مقصود سے فارغ البالی نہ ہو تو وہ مقصود اصلی نہین اور جس کے حصول کے بعد دوسرے کی تلاش نہ رہے تو وہ امر مقصود اصلی ہوگا۔ مثلاً دوا کا کھانا اور

رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا

اور رحمت اور یہی لوگ سیدہی راہ پر چلنے والے ہین صفا اور مروہ بیشک خدا کی نشانیون مین ہیں جو کوئی حج یا عمرہ کرنیکو آوے وہ ان دونو پہاڑیون اسکے گرد ہی پہر لے تو وہ پہر کوئی گناہ نہین اور جو کوئی نیک کام کریگا تو

حمت ہوگی اور یہی لوگ سیدھی دانائی کی راہ پر چلنے والے ہین کیونکہ یہ کمال دانائی ہے کہ ماتحت اپنے افسر سے لگاڑ نہین اگرچہ اسکی طرف سے کیسی ہی تکلیف پہنچین سب کو بڑی خوشی سے بہاتے بالخصوص ایسا افسر جو تمام اختیارات کا مالک رکہتا ہو دیکہو ہم تمہین اس صبر کے متعلق ایک حکایت سناتے ہین کہ جب حضرت اسمٰعیل کی والدہ ہاجرہ کو جو وقت ابراہیم علیہ السلام اوسکو بحکم خداوندی جنگل مین چہوڑ گئے تو اوس نے صبر و شکر سے کام لیا اور جب اوسے پیاس کی سخت تکلیف پہنچی تو وہ بچارے پانی کی تلاش مین ان دونو پہاڑیون پر جو شہر مکہ کے قریب ہین جنکا نام صفا مروہ ہے دوڑنے لگی کہ کہین سے پانی ملے اوس وقت کی اوس صابرہ کی یہ دوڑ ہمین الٰہی معلوم ہوئی کہ علاوہ اون احسانات کے جو اوسوقت اوس پر اور اوس کے بچے پر کئے تہے عام طور پر اس صابرہ کا صبر جتلانے اور اوس پر اپنی خوشی کا اظہار کرنے کو اعلان کر دیا کہ صفا مروہ دونو پہاڑیان بڑی عالی قبولیت کے نشان ہین پس جو شخص یہ کہنا چاہے کہ خدا صبر پر بہی کچھہ بدلہ دیتا ہے وہ صفا مروہ کو دیکھ لے یہان اوسکو اسمٰعیل اور اوسکی والدہ کا قصہ معلوم ہو جائیگا کہ ہم نے کہانتک اوسکو صلہ دیا کہ عموماً اوسکی نسل سے تمام عرب کو آباد کیا پہر اسی پر بس نہین کی بلکہ اوسکی پانی کی تلاش والی چال ان دو پہاڑیون مین یہانتک بہلی معلوم ہوئی کہ ہمنے عام طور پر لوگون کو حکم دیا کہ جو کوئی حج یا عمرہ کرنیکو آوے وہ ان دونو پہاڑیون کے گرد ہی پہر لے تو اوسپر کوئی گناہ نہین بلکہ ثواب ہے اور جو کوئی ایسے ثواب ہی کمائیگا تو ضرور خدا اوسکو

شان نزول مدینہ کے لوگون کے زمانہ کفر مین صفا مروہ پر دو بت رکہے تہے اور انکا طواف کیا کرتے جب اسلام لائے تو اونہون نے ان بتون کے طواف کو نو برا سمجہا ہی تہا یہانتک ان کو خیال ہوا کہ صفا مروہ (جنپر وہ بت رکہے تہے) کے درمیان سعی کرنا بہی اونہون نے حرام جانا اونکی تفہیم کو آیت نازل ہوئی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ - اور کہڑنا ایک ایسا امر ہے کہ اسی کے حصول پر قناعت نہین کیجا سکتی جبتک کہ بیمار کو بہی شفا نہو ہے ہان اگر بغیر دوا نوشی کے مرض سے عافیت ہو جائے تو دوا کا مطلق ہی خیال نہین ہوتا ہے اس تقریر سے یہ امر بہی بخوبی واضح ہو گیا کہ مقصود اصلی کسی حال مین متروک اور مرفوع عنہ نہین ہو سکتا - پس اب ہمین پہلے یہ دیکہنا ہے کہ تعیین جہت کو اسلام نے کوئی مقصود اصلی قرار دیا ہے یا نہی

فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ○ اِنَّ الَّذِیْنَ

تو اللہ بڑا قدردان جاننے والا ہے جو لوگ

یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ

ہمارے اوتارے ہوئے کھلے کھلے احکام

وَالْھُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ

اور ہدایت چھپاتے ہیں بعد اس کے

لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ

جو ہمنے اسکو کتاب میں لوگوں کیلئے بیان کردیا تو ایسے لوگوں کو

اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ

خدا لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنیوالے لعنت کرتے ہیں

دیگا اس لئے کہ اللہ تو بڑا قدردان اور اونکو جاننے والا ہے باوجود اس کے بعض لوگ خبیث النفس ایسے بھی ہیں کہ ہمارے احکام متشابہ وغیرہ عوام سے چھپاتے ہیں صاف طور پر بیان نہیں کرتے سو یاد رکھو کہ جو لوگ[*] ہمارے اتارے ہوئے کھلے کھلے احکام اور ہدایت لوگوں سے چھپاتے ہیں بعد اس کے جو ہم نے اون کو کتاب میں لوگوں کے لئے بیان بھی کردیا تو ایسے ہی لوگوں کو خدا لعنت کرتا ہے اور تمام دنیا کے لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ | بعض مواقع میں اس حکم کا ساقط ہوجانا صاف دلیل ہے کہ یہ کوئی امر اصلی نہیں مثلاً جنگ کی حالت میں شدت خوف جدھر کو رخ ہو نماز پڑھتے جانا[*] خواہ کعبہ کیطرف پیٹھ بھی ہو اس امر کو ثابت کر رہا ہے کہ کعبہ کیطرف توجہ کرنا مقصود اصلی نہیں بلکہ صرف اس امر کیلئے کہ مسلمانوں میں جیسا کہ معنوی اتحاد ہے صوری موافقت بھی حاصل ہو یہی وجہ ہے کہ جماعت نماز پڑھنے کی تاکید کیگئی ہے جو اختیار دینے کی صورت میں منصور نہ تھا کیونکہ جب ہر ایک کو اختیار ملتا اور اس بات کا سبب ہوتا کہ دوسرے کے منہ کیطرف منہ کرے یا پیٹھ ایک مشرق کو رخ کرے تو دوسرا مغرب کو تیسرا جنوب کو چوتھا شمال کو تو یہ نا یہ د جو یکجہتی سے حاصل ہوتا نہ ہوتا پس یہی وجہ اسکے تبعی مقصود ہونے کی ہے یہ تقریر بالخصوص وسوخت بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ نماز کے معانی اور مطالب کو ذہن نشین کر کر یہ دیکھا جاوے کہ اون میں تو کسی جہت یا کعبہ قبلہ کا نام تک بھی نہیں پس اگر یہ مقصود اصلی ہوتا تو اصل عبادت کے طریق اور اوس کے الفاظ میں اسکا ذکر ہوتا کیونکہ بغیر مقصود کسی کام کا کرنا کون نہیں جانتا کہ علاوہ لغو ہونے کے تضیع اوقات اور بیہودہ پن ہے۔

پس **اے ہماری ہمسایہ قوم آریو!** اور یہود وغیرہ اسلام اور عقل سلیم کے مخالفو! ہماری اس

[*] (نشان منقول) جو دنیا داری کے علاوہ حقانی ... ایسے ... ان کو اکثر لوگوں سے چھپاتے ... بعض ... جیسا کو فرض کرنا ... علماء اسلام ...

[*] فان خفتم فرجالا او رکبانا ۔ البقرہ

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا

ہان جنہون نے توبہ کی اور عمل اچھے کیئے اور (پہلی غلطیان)

فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ

بیان کردین تو اون لوگون پر رحم کرتا ہون اور مین بڑا ہی رحم والا

الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا

مہربان ہون ہان جو لوگ منکر ہوئے اور

وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ

حالت کفر ہی مین مرے تو اون پر اللہ اور فرشتون

اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور سب بندون کیطرف سے لعنت ہے

ہاں جنہون نے اِس گناہ سے توبہ کی اور آیندہ کو عمل اچھے کیئے اور اپنی پہلی غلطیان بیان بھی کردین تو اُن لوگون پر میں بھی رحم کرتا ہوں اور میں ہمیشہ سے بڑا ہی رحم والا مہربان ہوں جو کوئی مجھ سے ڈرکر ذرا بھی جھکے تو میں اوسکو فورًا اپنی رحمت سے لے لیتا ہون ہان جو لوگ شریر اور متکبر ہین کہ میری کتاب اور رسولوں سے منکر ہوئے اور تمام عمر بھی اِس سے باز نہ آئے بلکہ اُسی حالت کفر میں ہی مرے تو ان پر اللہ اور اللہ کے فرشتون اور سب نیک بندوں کیطرف سے لعنت ہو

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ - تقریر مین غور کرو اور نتیجہ سے ہمیں آگاہی دو اگر کچھ شبہ ہو تو تمام قرآن مین تلاش کرکے کوئی آیت اس مضمون کی نکالو جس سے ثابت ہو کہ نماز مین کعبہ کی پرستش ہے فی آیت ایک ایک روپیہ انعام ہے لو نہ ملنے پر ہم آپ سے صرف ایک چیز چاہتے ہین جو نہایت آسان ہی آسان اور ارزان سے ارزان گو کہ آپ لوگون کے حق مین مشکل ہی مشکل اور گران ہی گران ہے وہ وہی ہے جس کا پیارا نام **انصاف** ہے جو انسان کو ہر ایک جگہ عزت دلاتا ہے اور اعزاز سے یاد کراتا ہے رہا یہ سوال کہ کعبہ کی جہت کیون مقرر ہوئی کوئی اور طرف کیون نہ ہو گئی مانا کہ نماز مین شرک نہین اور نہ تعیین جہت شرک ہے لیکن اتنا تو ہے کہ اور اطراف بھی اسکے مساوی ہین آخر اسمین کیا ترجیح ہے جو اسکو اختیار کیا گیا کیا ترجیح بلا مرجح محال نہین؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جہت مین سب سے بڑھکر ایک ایسی ترجیح پائی جاتی ہے جو ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق ہے یعنی یہ کعبہ ایک بڑے نامور سید الموحدین اُس نیک بندے کا بنایا ہوا ہے جس نے خدا کی محبت اور توحید کی اختیار کرنیکی وجہ سے اپنی بیگانے سے وہ تکالیف دیکھی تہین کہ جن کا نمونہ آجکل تمام دنیا مین نہ مل سکے پس ایسے شخص کی یادگار قایم رکھنے کی غرض سے کعبہ مقرر کیا گیا تاکہ اور لوگون کو بھی اخلاص مندی اور توحید کا اِس سے سبق حاصل ہو اسی حکمت سے حضور اقدس (فداہ روحی) کا دل تڑپتا تہا کہ مین کعبہ ابراہیمی کیطرف نماز

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
اُسی مین ہمیشہ رہین گے نہ اُن کے عذاب مین
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○
تخفیف ہوگی اور نہ اُن کو مہلت ہی ملیگی
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اور تمہارا سب کا خدا ایک ہی ہے اوس کے سوا کوئی بھی
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ
نہین وہ بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے آسمان
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اور زمین کی پیدایش مین اور

اُسی لعنت کے وبال میں ہمیشہ رہیں گے نہ اُنکے عذاب مین تخفیف ہوگی اور نہ عذر داری کے لئے اُن کو مہلت ہی ملیگی کیونکہ اُن کا جرم بھی بہت بڑا ہے کہ توحید اور خداوندی احکام سے منکر مین اور اوروں کو خدا بناتے ہین حالانکہ تمہارا سب کا خدا ایک ہی ہے اوس کے سوا کوئی بھی خدا نہین وہ بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے جبکی انہون نے قدر نہ کی بلکہ بجاے شکرگذاری کے ناشکری کو پسند کیا — تو کیسی نادانی کی ـ بھلا ایسے خدا مالک الملک کا بھی کوئی انکاری ہو سکتا ہے کہ جس کے وجود کی شہادت چارطرف سے آتی ہو — آسمان اور زمین کی پیدایش مین اور

ع ١٩

شانِ نزول — مشرکین عرب نے آن حضرت سے عرض کیا کہ آپ جس خدا کی عبادت کو ہمین بتلاتے ہین اوسکا کچھ حال تو بیان کیجئے اون کے حق مین آیت نازل ہوئی ١٢ معالم

شانِ نزول اس سے پہلی آیت سنکر مشرکون نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اسکی کیا دلیل ہے ان کے حق مین آیت نازل ہوئی

بقیہ حاشیہ نمبر ١ — پڑھون ورنہ اسمین کچھ شک نہین کہ کعبہ بھی مثل اور جہات کے ایک جہت ہے نہ ان کوئی وصف ہے نہ یہ ہے ؎

بگفتا من گلے ناچیز بودم ولیکن مدتے با گل نشستم

رہا اعتراض نسخ احکام کے متعلق سو اس کا جواب یہ ہے کہ نسخ یعنی حکم سابق کا اُٹھا دینا یہ دو طرح پر ہے ایک تو جس طرح سے حکام زمانہ کوئی قانون بعد نروریج بدلتے ہین جسکی پہلی ترتیب کیوقت اون کو علم نہین ہوتا کہ اسمین کوئی خرابی بھی ہوگی جس کے سبب سے اسمین کچھ تغیر آئیگا — دوسری قسم طبیب کی تبدیلی نسخجات کیطرح ہے کہ رفتہ رفتہ بتدریج طبیعت کو درستی پر لاتا ہے منضج دیکر مسہل تجویز کرتا ہے ان دو قسمون مین سے قسم اول تو بیشک لاعلمی حاکم پر دلالت کرتا ہے مگر قسم دوم بجاے لاعلمی کمال علمی بتلاتا ہے اب ہمین یہ دیکھنا ہے کہ اہل اسلام کونسے نسخ کے قایل ہین قسم اول کے حاشا وکلا (ہرگز نہین) اونکی پاک کتاب کی تعلیم ہی

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي

رات دن کی تبدیلی مین اور اُن جہازون مین

فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ

جو سمندر مین لوگون کے نفع کو چلتے ہین اور اللہ کے

مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

آسمان سے اوتارے ہوئے پانی مین جس سے زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ

بعد خشکی کے تازہ کرتا ہی اور اوسمین ہر قسم کے جانور پھیلاتا ہے

وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ

اور ہواؤن کے پھیرنے مین اور اُن بادلون مین

رات دن کی تبدیلی مین اور اُن جہازوں میں جو سمندر میں لوگوں

کے نفع کو چلتے ہیں اور اللہ کے آسمان سے

اوتارے ہوئے پانی میں جس سے زمین

کو بعد خشکی کے تازہ کرتا ہے ۔

اور اوس میں ہر قسم کے جانور

پھیلاتا ہے اور ہوا

کے اودھر اودھر

پھیرنے میں اور

اُن بادلون

میں

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ ۔ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم اور انہ علیم بذات الصدور بھلا اس صریح تعلیم کے خلاف وہ کیونکر کہہ سکتے ہین اور اگر کہین بہی تو یہ اعتراض اون پر ہوگا نہ کہ اسلام پر قسم دوم کے البتہ جمہور اہل اسلام معترف کتب اصول مین لکھا ہی کہ نسخ صرف ایک مدت کا اظہار ہوتا ہے جو کسی حکم بلا قید مین مراد ہوتی ہین اور اللہ کو معلوم ہے کہ یہ حکم فلان وقت تک رہیگا مگر ظاہر اوسکو غیر مقید فرما دیتا ہے جس سے لوگ اوسکو دوامی سمجھتے ہین پس اسوجہ سے وہ ہمارے خیال مین پہلے حکم کی تبدیلی ہوتی ہے اور خدا کے نزدیک وہ صرف ایک مدت کا اظہار ہوتا ہے ۔ پس ایسے نسخ سے تو اللہ کے علم مین کوئی نقصان آتا ہے اور نہ کوئی دوسرا

النسخ ہو بیان لمدة الحکم المطلق الذی کان معلوما عند اللہ الا انہ اطلق فصار ظاہرہ البقاء فی حق البشر فکان تبدیلا فی حقنا بیانا محضا فی حق صاحب الشرع نور الانوار صفحہ ۲۰

اعتراض ہے کون نہین جانتا کہ ابتدائی اصلاح قوم مین مصلحان کو کیا کیا دقتین پیش آیا کرتی ہین کبھی وہ مشکل سے مشکل کام بھی گزر دیتے ہیں اور کروا لیتے ہین اور کبھی آسان سے آسان بھی بوجہ کسی مصلحت اور حکمت کے اون سے نہین ہوسکتا ایک شخص کے خیالات کا اندازہ کرنا اور اوسکی طبیعت مدت سے بگڑی ہوئی کو اصلاح پر لانا ہاتھ مین انگار لینا ہے تو پھر ایک قوم کی قوم کو یکدم پلٹا دلانے مین

بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

جو آسمان اور زمین کے درمیان گھیرے ہوے ہین بیشک

يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ

عقل والون کیلیے بہت نشانیان ہین اور بعض لوگ ایسے ہین کہ اللہ کو چھوڑکر

مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ

اور خدا بناتے ہین اون سے ایسی محبت کرتے جیسی خدا سے

اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ

چاہیے اور جو مومن ہین وہ دل لگاؤ سب سے زیادہ اللہ کیساتھ

وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ

اور اگر ظالم اپنے عذاب کی گھڑی کو دیکھین

جو آسمان اور زمین کے درمیان گھیرے ہوے ہین بیشک عقل والون کے لیئے ہین بہت ہی نشانیان ہین جو ان اشیاء کے پہیر سے اس نتیجہ پر پہنچ جاتے ہین کہ واقعی ان کا بنانیوالا واحد لاشریک ہے اور وہی لائق عبادت ہے مگر باوجود ایسے نشانون کے بھی بعض لوگ ایسے احمق ہین کہ اللہ کو چھوڑکر اورون کو خدا بناتے ہین یہ نہین کہ اون کو اپنا خالق سمجھتے ہون یا رزاق جانتے ہون نہین طرفہ تو یہی ہے کہ رزق کا مالک ایک ہی خدا کو جانین باوجود اس کے اون بناوٹی خداون سے ایسی محبت اور دل لگاؤ کرین جیسی خدا سے چاہئے یہ بھی تو ایک قسم کا شرک ہے کہ خدا کی سی محبت اورون سے کیجائے یہی وجہ ہے کہ جو مومن ہین وہ دل لگاؤ اور قلبی خلوص سب سے زیادہ اللہ کے ساتھ کرتے ہین کیونکہ وہ اپنی کمال دور اندیشی سے جانتے ہین کہ ہمارا جس قدر تعلق خدا کے ساتھ ہے اوتنا کسی سے نہین ہماری عزت - ہماری ذلت - ہماری غربت - ہماری امارت سب اوسی کے قبضہ مین ہے بخلاف پہلے لوگون کے جو اورون مین کچھ طاقت کارروائی کی سمجھتے ہین اس بیوقوفی کا انجام آخرت مین تو دیکھ ہی لین گے اگر ابھی سے ظالم اپنے اس باطل عقیدے کی سزا اور عذاب کی گھڑی کو دیکھین

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ - کیا کیا دقتین نہ پیش آتی ہون گی - سچ ہے اور بالکل سچ ہے

پانی مین ہے آگ کا لگانا دشوار ۔۔۔ بہتے دریا کا پھیرلانا دشوار
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا ۔۔۔ بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

ہمارے خیال مین ایسے مصلح اور رفارمر کی پالیسی (حکمت عملی) یا دوسرے لفظون مین نسخ پر کوئی اعتراض کرنا گویا یہ ثابت کرنا ہے کہ اصول رفارمری سے ناواقف ہین سچ ہے - سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست پس اسلامی نسخ جسقدر کہ اس قسم کا ہے ہان اس مین شک نہین کہ بعض مفسرین نسخ بتلانے مین جلدی ہی کرجاتے ہین سو جس نے آیات منسوخہ کی صحیح تعداد اور اون کے متعلق محققانہ بحث دیکھنی ہو وہ رسالہ فوز الکبیر مصنفہ حجۃ الاسلام فخر المتقدمین امام المتاخرین جناب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کا مطالعہ کرے تمام تلاش سے شاید ایک دو آیتین ہی بمشکل منسوخ ملینگی واللہ اعلم وعلمہ اتم ۱۲ منہ

* ایک حدیث مین جو امام مسلم نے نقل کی ہے مذکور ہے کہ ابتدے اسلام مین بخوف شرک اور عادت دیکھ کر قبرستان کی زیارت سے منع فرمایا تھا بعد مصلحت اجازت دیدی اور آنحضرت نے قربانیون کے گوشت کی غرض سے تین روز سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا بعد کو اجازت دیدی ایسا ہی شراب کے برتنون مین بھی کھانا پینا منع کیا تھا بعد مین اون کے استعمال کی اجازت بخشی اس حدیث سے ہماری بیان کی تصدیق ہوتی ہے کہ ہادی نسخ بھی بڑی حکمت اور کمال دور اندیشی کی خبر دیتا ہے ۱۲ منہ

الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ

(توجان جائیں) توانائی سب اللہ ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ کا

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ اِذْ تَبَرَّاَ

عذاب بہت سخت ہے جس وقت پیشوا

الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

اپنے پیرو کاروں سے بیزار ہو جائیں گے اور

وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

عذاب دیکھیں گے اور آپس کے علاقے سب

الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

ٹوٹ جائیں گے اور پیرو کار بول اٹھیں گے

لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ

کہ اگر ہم ایک مرتبہ پھر جائیں تو ضرور ہی ہم

كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ

بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہوں جیسے کہ یہ ہم سے ہوئے ایسا ہی اللہ

اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ

اعمال انکو دکھائے گا کہ افسوس کریں

وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ع ۲۰

اور اگر یہ کبھی نہ نکل سکیں گے اے لوگو!

كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا

کھاؤ دنیا کی حلال پاک چیزیں

توجان جائیں کہ بیشک ہم غلطی میں ہیں کہ اوروں میں بھی توانائی سمجھی اب معلوم ہوا کہ توانائی سب اللہ ہی کو ہے اور سوائے آپکے کسیکو نہیں اگر ہوتی تو وہ ہمکو اس مصیبت سے ضرور ہی بچا لیتے ایسی ہی مشکل وقت میں قدر معلوم ہو گی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ واقعی اللہ کا عذاب سخت ہے ابھی تو یہ احمق اپنے شرک کی بلا میں پھنسے ہوئے کچھہ نہیں سمجھتے لطف تو جب ہوگا کہ جس وقت ان کے جھوٹے پیشوا اپنے پیرو کاروں سے بیزار ہو جاوینگے اور سامنے سے عذاب دیکھیں گے اور آپس کے علاقے ان کے سب ٹوٹ جاوین گے اور پیرو کار رمز تنگ آکر بول اٹھیں گے کہ اگر ہم دنیا میں ایک مرتبہ پھر جائیں تو ضرور ہی ہم بھی ان دغابازوں سے ایسے ہی بیزار ہوں جیسے کہ یہ ہم سے ہوئے اور کبھی بھی تو انکی نہ سنیں چاہے کتنا ہی زور لگائیں مگر اوس وقت کا افسوس کیا مفید ہوگا۔ ایسا ہی کئی دفعہ اللہ اون کے اعمال قبیحہ اونکو دکھائے گا کہ اپنی بدکرداری پر حسرت اور افسوس کریں اور ہمیشہ ہی اون کو جہنم میں رکھیگا جس کی آگ سے کبھی بھی نہ نکل سکیں گے بعض لوگ اپنی غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ سے محبت جبھی ہوتی ہے کہ تمام کاروبار دنیاوی اور لذیذ اشیا کو ترک کریں ورنہ نہیں سو ایسے لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کو ہم عام طور پر اعلان دیتے ہیں کہ اے لوگو! کھاؤ اور پیو دنیا کی حلال اور پاک چیزیں ایسی جائز لذت اوٹھانے میں کوئی حرج اور ممانعت نہیں حرج تو اس میں کہ اوس کھانے میں غرور ہو سو تم ایسا مت کرو

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ
اور شیطان کے پیچھے مت جاؤ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ اِنَّمَا
وہ تمہارا دشمن صریح ہے وہ بجز
یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ
بد اخلاقی اور بے حیائی کے کوئی بہی راہ تمکو نہین بتلاتا
تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○
اور یہ سکہاتا ہی کہ تم اللہ کی نسبت ایسی کہو جسکو تم بہی نہیں جانتے
وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ
اور جب اون سے کوئی کہنے لگے کہ اللہ
اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ
کی اوتاری ہوئی (کتاب) کی پیروی کرو تو کہدیتے ہین کہ ہم
اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
تو اوسی راہ پر چلین گے جس پر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ہی
شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ○ وَمَثَلُ
کو باپ دادا اون کے ایسے ہون کہ نہ سمجہین اور نہ راہ پر ہون اور کافرون
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ
کو ہدایت کیطرف بلانیوالے کی مثال اوس شخص کیطرح جو
بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ
کسی ایسے جانور کو بلاتا ہے جو سوا چلانے اور آواز کے کچہہ بہی نہین سنتا

اور شیطان کے پیچھے مت جاؤ کیونکہ وہ ضرور تمہارا دشمن صریح ہے کبہی تم سے بہتری سے پیش نہ آئیگا بلکہ ہمیشہ تمہاری برائی کی ہی تدبیرین سوچیگا اور سوچتا ہے کیونکہ وہ بجز بداخلاقی اور بے حیائی کے کوئی بہی تمکو راہ نہین بتلاتا ہمیشہ بری بری باتین سکہاتا ہے سب سے بڑی یہ سکہاتا ہے کہ تم اللہ کی نسبت ایسی بیہودہ کہو جسے تم خود بہی یقیناً نہین جانتے چنانچہ تم سے اللہ کا ساجہی اور شریک کہلواتا ہے اور اوسکی اولاد کی تلقین کرتا ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے حالانکہ تم بہی یقینی طور سے نہین کہہ سکتے کہ اللہ کا کوئی ساجہی یا اولاد ہے اسکی بڑی بہاری چالبازی یہ ہے اور جس کسی کو بہکاتا ہے یہی کہہ کر بہکاتا ہے کہ تمہارے باپ دادا ایسا ہی کرتے آئے ہین پس تمہین بہی اسی راہ چلنا چاہئے کیا تم اون سے زیادہ دانا ہو کیا وہ بیوقوف ہی تہے پس لوگ اسی پر جم جاتے ہین اور جب اون سے کوئی شخص بطور نصیحت کہنے لگے کہ اللہ کی اوتاری ہوئی کتاب کی پیروی کرو تو فوراً کہہ دیتے ہین کہ ہم تو اوسی راہ پر چلین گے جس پر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیسی نادانی کا جواب ہے کیا باپ دادون کے پیچھے ہی چلین گے گو باپ دادا انکے ایسے احمق ہون کہ کسی کے سمجہانے سے بہی نہ سمجہین اور نہ خود ہی راہ پر ہون سچ تو یہ ہے کہ جب کسیکے دل مین باپ دادا کے اتباع کا خیال بیٹھ جائے تو پہر کوئی ہدایت اثر نہین کرتی بلکہ ایسے کافرون کو ہدایت اور راہ راست کیطرف بلانیوالے کی مثال اوس شخص کیطرح ہے جو کسی ایسے جانور کو بلاتا ہو جو سوا چلانے اور آواز کے کچہہ نہین سنتا

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
بہرے گونگے اندھے ہین پس نہین سمجھتے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ
اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا
حلال چیزون سے خوب کہاؤ اور اللہ کا شکر کرو

لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ○
اگر تم اوسی کے بندے ہو

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ
ہان میتہ اور خون اور جو

وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ
اللہ کے سوا غیر کے نام سے پکاری ہو بیشک تم پر حرام ہے

یہی حال ان احمقون کا ہے جو کوئی ان کو ہدایت کیطرف بلائی اوسکی آواز تو صرف سنتے ہین مگر مطلب کیطرف جی نہین لگاتے کہ کیا کہہ رہا ہے حق ہے یا باطل کیونکہ یہ لوگ اپنی خیالی پلاؤ مین حق سننے سے گویا بہرے ہین سچ بولنے سے گونگے اور اپنی کجروی دیکھنے میں اندھے ہین پس یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ حق نہین سمجھتے ہان بات یہ تہی کہ یہ خیال کرنا کہ اللہ کی محبت عمدہ اور لذت دار چیزون سے روکتی ہے بالکل غلط ہے اس لئے ہم دوبارہ اعلان دیتے ہین کہ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی حلال چیزون سے خوب کھاؤ اور جی مین یہ سمجھکر کہ خدا ہی نے دی ہین اللہ کا شکر کرو اگر تم اوسی کے کامل بندے بننا چاہتے ہو تو یہی مناسب ہے کیا تم نے شیخ سعدی کا قول بھی نہین سنا کہ درویش صفت باش کلاہ تتری دار" ہان میتہ یعنی خود مردہ چیز اور ذبح کیوقت کا خون اور جو اللہ کے سوا غیر کے نام سے پکاری ہو کہ فلان پیر کی نیاز یا فلان دیبی کا بکرا[‡] بیشک تم پر حرام ہے۔

حاشیہ نمبر ۱۹ (فلان پیر کی نیاز) زمانہ حال مین اختلاف ہے کہ غیر خدا کے نام کی اشیا جو بغرض تقرب[†] مقرر کیجاتی ہین جب ان کو بسم اللہ سے ذبح کیا جاوے تو حلال ہین یا حرام بعض لوگ اسکو حلال جانتے ہین مگر محققین کے نزدیک حرام ہین حضرت حجۃ الہند شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے اسی کو پسند کیا ہے اور مولانا عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی دہلوی بہی اسی کو ترجیح دیتے ہین اس لئے کہ ایسی اشیاء کی حرمت کچھہ ایسی عارضی نہین ہوتی جیسی کہ بغیر اجازت چیز مین ہوتی ہے جو بعد اجازت حلال ہوجاتی ہے بلکہ انکی حرمت کا سبب شرک ہے جو ابتدا سے ہی اوس مین اثر کر گیا ہے سرسید کا اس مسئلہ

† تقرب غیر اللہ اوسکو کہتے ہین کہ سوا خدا کے کسی کے نام کا بکرا یا کوئی اور چیز اس نیت سے دیجائے کہ یہ صاحب میرا مطلب حاصل کرا دین یا بلا کو دفع کر سکین منہ

‡ سنا ہے کہ سید احمد خان صاحب بہی میری طرح اصل مین کشمیری ہین کشمیر مین ایسی نیازون کا بہت چرچا ہے ۱۲ منہ

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ

اس جو کوئی مجبور ہو نہ باغی ہو کر اور نہ حد سے گذر کر

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کہا لیوے تو اوس پر کوئی گناہ نہین خدا بڑی بخشش والا مہربان ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بیشک جو لوگ خدا کی اوتاری ہوئی کتاب مخفی کرتے ہین

مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا

اور اوس کے عوض مین کسیقدر مال لیتے ہین

قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ

وہ آگ ہی اپنے پیٹ مین ڈال رہے ہین

ہان جو کوئی مجبور ہو نہ بادشاہ سے باغی ہو کر بلکہ مصلح اور تابعدار امن پسند ہو اور نہ حد سے بڑھکر کہانے والا تو اوس شخص پر کوئی اس گناہ کا مواخذہ نہین بقدر حاجت کہالے گو یہ اشیاء اصل مین حرام ہین لیکن بوجہ تنگی اوسکو اسکے معافی دی گئی کیونکہ خدا بڑی بخشش والا مہربان ہے۔ ایسے صاف اور صریح احکام سنکر ان کتاب والون کے پاس کوئی حجت نہین رہتی تو اور ایک نئی بات نکالتے ہین کہ اس نبی کے حق مین پہلی کتابون مین کوئی پیشگوئی نہین اور اگر یہ نبی برحق ہوتا تو اس کے لیئے کتب سابقہ مین ضرور کوئی خبر ہوتی حالانکہ جانتے ہین کہ اکثر انبیاء نے یہ خبر دی ہوئی ہے مگر اون کے ظاہر ہونے سے اُن کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے اُن کو چھپاتے ہین سو یاد رکہین کہ بیشک جو لوگ خدا کی اوتاری اور بتلائی ہوئی خبرین کتاب سماوی سے مخفی کرتے ہین اور عوام لوگون کو جو یہ باتین ان سے پوچھتے ہیں تو اور ہی معنی بتلاتے ہین اور اوس کے عوض مین دنیا کے دون کا کسیقدر مال لیتے ہین تاکہ مزے سے چند روزہ زندگانی بسر کرین وہ یہ نہ سمجھین کہ ہم پلاؤ گوشت کہا رہے ہین بلکہ وہ سراسر آگ ہی اپنے پیٹ مین ڈال رہے ہین جسکا بدلہ اون کو آگ ہی ملے گا۔

بقیہ حاشیہ ۱۹ — اپنے ہموطنون کی حمایت کی ہو وہ لکھتے ہین کہ حرام نہین ہونا چاہیئے کیونکہ سوائے خدا کے کسی کے نام کی کوئی چیز مقرر کر دینا شرک نہین بلکہ اقدام علی الشرک ہے شرک جب ہوگا کہ اوسی کے نام پر ذبح بھی کیجائے اور جب ذبح خدا کے نام پر ہے تو یہ اقدام علی الشرک سبب حرمت نہین۔ مین کہتا ہون سید صاحب کا یہ فرمانا کہ تسمیہ غیر اللہ کے نام کا شرک نہین صحیح نہین بلکہ یہ بھی شرک ہے اِس لئے کہ شرک تو نیت کے متعلق ہے نہ کہ خاص فعل سے لن ینال اللہ منکم لحومہا ولا دماؤہا ولکن ینالہ التقوی منکم اسکا مؤید ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ نے غیر خدا کی نسبت غلامی کو بھی شرک قرار دیا ہے "اینجا دانستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعیست از شرک چنانکہ اہل زمان ما غلام فلان وعبد فلان نام مے نہند (حاشیہ ترجمہ قرآن سیپارہ ۹ ربع ثالث)۔ پس آپکا یہ فرمانا کہ بہ نیت اقدام علی الشرک ہی شرک نہین۔

بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اور نہ قیامت کے
اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ
دن خدا اون سے کلام کریگا اور نہ اونکو معافی
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
دیگا اور اونکو سخت عذاب پہنچیگا یہی تو ہین جنہون نے
اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى
گمراہی کو ہدایت کے بدلے لیا
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى
اور عذاب کو بخشش کے عوض مین کیسے صابر ہین
النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ
آگ پر وجہ یہ ہو کہ اللہ نے سچی کتاب اوتاری ہے اور جو لوگ
بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ
اس مین مخالف ہین بڑی بھاری
شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
بدبختی مین ہین یہ کوئی نیکی جو تم اپنا

ربع ع ۲۱

اور نہ قیامت کے دن خدا اون سے مہربانی سے کلام نہ کریگا اور نہ گناہون سے اون کو معافی دیگا بلکہ بجاے معافی کے مواخذہ ہوگا اور اوس مواخذہ مین انکو سخت عذاب پہنچیگا اس لئے کہ یہی تو ہین جنہون نے گمراہی کو ہدایت کے بدلہ لیا قرآن جیسی پاک کتاب چھوڑکر اپنے اپنے خیالات واہیہ مین پہنسے اور عذاب آلہی کو بخشش کے عوض مین لے چکے ہین پس دیکھئے! کیسے صابر ہین آگ کے عذاب پر اس قدر ان پر سختی کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے تو سچی کتاب قرآن کریم اتاری ہے اور جو لوگ اس مین کج روی سے مخالف ہین ان کا حال ہم پہلے ہی سے بتلا چکے ہین کہ وہ بڑی بھاری بدبختی مین ہین باوجود اس بد دیانتی کے جس کا ذکر تم سن چکے ہو اہل کتاب اس امر پر نازان ہین کہ ہم ہی انبیا کے کعبہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے ہین اس لئے وہ سن رکہین کہ بغیر اقرار رسالت یہ کوئی نیکی نہیں جو تم اپنا

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۹ قابل نظر ہے ہر ان لوگون کا جھگڑا جو ایسی چیزون کو اس تا دیل سے کہ ہمین ثواب رسانی مقصود ہوتی ہے نہ کہ ان بزرگون سے تقرب حلال کرنیکی کوشش کرتے ہین سو یہ نزاع لفظی ہے ... ان کی تقریر سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ تقرب غیر اللہ گو ہو تو بیشک حرام ہی مگر صورت مروجہ مین نہیں پایا جاتا اس لئے اب ہماری تلاش یہ ہو گی کہ ایسے موقعہ پر ہم بقراین دریافت کرین کہ ان لوگون کی غرض کیا ہوتی ہے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے بہی ایک قرینہ بتلایا ہے وہ یہ ہے کہ ان

وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

منہ مشرق مغرب کی طرف پھیر لے جاؤ

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

۱ن نیکی والے وہ لوگ ہین جو خدا کو اور قیامت کے دن کو

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى

اور فرشتون کو اور سب کتابون اور نبیون کو مانتے اور اپنا

الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

مال باوجود اوسکی خواہش کے قریبون اور یتیمون

وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

اور مسکینون اور مسافرون اور مانگنے والون کو دیوین

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ

اور نماز کی پابندی رکھتے ہون اور زکوۃ دیتے ہون اور جب کبھی

منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لئے جاؤ ان نیکی والے فرشتہ

وہ لوگ [illegible] اگر [illegible] تعلق

[illegible] فرشتون کو

اور سب کتابون اور [illegible] سے محمد رسول اللہ

کو [illegible] یہ ہوکہ اپنا مال

[illegible] اوسکی خواہش اور [illegible] اور یتیمون

اور [illegible] اور بے سامان مسافرون اور [illegible] مانگنے والون

کو دیوین اور غلامون کی رہائی میں [illegible]

کہ سب جہان کو [illegible] اور [illegible] نیکی والون

کی تعریف میں یہ بھی ہے کہ وہ نماز کی پابندی [illegible] اور اپنے

مال میں سے زکوۃ بھی دیتے ہون اور معاملہ کے ایسے

صاف ہون کہ جب کبھی کسی سے

شان نزول۔ تحویل قبلہ پر یہودیوں نے اعتراض کئے اور اپنی نیکی بہکاری لوادن کے جواب مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۹۔ کہ ان لوگون سے کہا جائے کہ تم اس بکرے جتنا گوشت بازار سے لیکر مساکین کو کھلا دو اور پیر صاحب کو ثواب پہنچا دو تو ہرگز نہین مانینگے پس معلوم ہوا کہ غرض اونکی صرف غیر اللہ کے نام پر جان دینے کی ہے نہ کچھ اور سو یہی شرک ہے۔ پس اس موقعہ پر بسم اللہ سے ذبح کرنا کیا مفید ہو سکتا ہے **راقم** کہتا ہے تمام لوگون کا پیر صاحب کے نام سے ہی ذبح کرنا اور اس سے ایصال ثواب مقصود رکھنا میرے سمجھ مین نہین آتا کیا وجہ ہے کہ حضرت آدم کی نام کی نیاز نہین کرتا کسینے آجتک حضرت موسی کے نام کی چلہ نہین پکائی۔ کبھی نہین سنا کہ کسی نے بکرا کیا ثواب حضرت ابوبکر اور عمر کو پہنچایا ہو حالانکہ اگر باعتبار بزرگی کے دیکھا جائے تو اس تعظیم مین وہی لوگ زیادہ حق رکھتے ہین جنکی بزرگی دلیل قطعی سے ثابت ہو پس یہ بھی ایک قرینہ اس امر کا ہے کہ ثواب رسانی مقصود نہین علاوہ اسکے ہم نے بذات خود ایسے لوگون کا حال دیکھا ہے جنکو پیرون کے نام پر

بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ

وعدہ کرین تو پورا کرتے ہین اور سختیون اور

فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ

بیماریون مین اور جہاد کے وقت مین صابر رہتے ہین

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ

یہی لوگ سچے ہین اور یہی لوگ (خدا سے)

هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ڈرنے والے ہین اے ایمان والو!

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى

مقتولون کا بدلہ لینا تمہین جائز ہے

وعدہ کرین تو پورا کرتے ہین اور سختیون اور بیماریون اور ہین جہاد کے وقت مین صابر رہتے ہین یہی لوگ اپنے دعوی مین سچے راستباز ہین اور یہی لوگ خدا سے ڈرنے والے ہین اور باقی سب غلط۔ ہان یہ نہین کہ ان لوگون پر اگر کوئی نااہل زیادتی کرے یہانتک کہ انکو یا انکے بہائی بندون کو جان سے مار دے تو وہ اپنے صبر ہی مین خاموش رہین ایسا صبر تو انکی جان پہ وبال ہوجائیگا صبر یہ نہین کہ ظالمون کو دلیر کیا جائے بلکہ ایسے نالایقون سے بدلہ لینا ہی ضروری ہے اس لئے ہم اعلان دیتے ہین کہ اے ایمان والو مقتولون کا بدلہ لینا تمہین جائز ہے آئین کسی خاص شخص یا قوم کی تفضیلات ہی نہین کہ اون مین کا قاتل چھوڑا جائے یا اون کے آزاد

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۹۔ نیازین دینے کی عادت سے بالکل ہی جاتے ہین کہ اس نیاز کی قبولیت پیر صاحب کیطرف سے ہے اور اس قبولیت کے عوض ہین وہ ہماری بلا ضرر ہی دفع کرین گے یا حصول مطلب کرا دینگے۔ ہان بعض جہلا (نام کے فضلا) کا اعتراض ہی قابل ذکر ہے گو کہ یہ ایک کتاب کی تفسیر ایسے لغو سوالون کے ذکر کے مناسب نہین مگر اس لئے کہ نام کے فضلاء کے منہ سے نکلے ہوئے ہین کچھ وقعت رکھتے ہین فرماتے ہین کہ اگر پیر صاحب کا بکرا کہنے سے وہ بکرا حرام ہوجاتا ہے تو پھر کوئی چیز ہی حلال نہ ہوگی اسلئے کہ ہر ایک چیز کو ہم کہا کرتے ہین کہ یہ روٹی زید کی ہے اور وہ ہوی عمرو کی پس یہ بھی حرام ہوں ہین سبحان الله ما اصدق رسول الله فداہ ابی و امی یرفع العلم ویفشو الجہل قبل القیامۃ انو یر) ان حضرات نے یہ نہین سمجھا کہ ان صورتون مین تو اضافت تملک ذاتی یا نافع ہے پیر صاحب کی نسبت مین کونسی اضافت ہے اگر یہی ہے تو مردہ کا تملک کیونکر ہوا اور اگر ہوا تو بلا اجازت اون کے اوس چیز کو کیون کہاتے ہو اصل یہ ہے کہ ان لوگون کے دلون مین بنی اسرائیل کی طرح بچھڑے کی محبت گھر کرگئی ہوئی ہے اس لئے ایسی یاوہ گوئیان ان سے کچھ بعید نہین ۔

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون منہ

الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ
آزاد بدلہ آزاد کو اور غلام بدلہ غلام کے اور عورت
بِالْأُنْثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ
عوض عورت کے پس جس کو دیئے بہائی سے کچھ معافی ملے
فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ
تو دستور کے موافق لینا واجب ہے اور بخوشی اوسکو پہنچاؤ
ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ
یہ تمہارے رب کیطرف سے آسانی ہے اور مہربانی پس جو
اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ
اسکے جوکوئی زیادتی کریگا تو اوسکا سخت عذاب
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ
اور خونی کے قتل کرنے میں تمہاری زندگی ہے اے عقل والو تاکہ تم
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○
بچتے رہو

کے غلام کو لیا جائے یا انکی عورت دوسرون کی عورتون سے
ہمپلہ ہو سکیں بلکہ آزاد قاتل بدلہ آزاد مقتول کے خواہ کوئی ہو
مارا جاویگا اور غلام بدلہ غلام کے چاہے کوئی ہو مارا جاوے اور عورت
بعوض عورت مقتول کے خواہ کسی قوم کی ہو ماری جاوے ہان
اگر باہمی صلح کی ٹھہرے یعنی قاتل کو اوس کے بہائی مقتول
کے وارثون کیطرف سے کچھ معافی ملے کہ وہ اوسکا مارنا چھوڑ کر
کچھ نقد نقاری پر فیصلہ کرین تو دستور کے موافق اُس وارث کا یہ
احسان شکریہ سے لینا واجب ہے یہ نہیں کہ اپنی ہی اکڑ جتانی چاہئے
کہ ہم جان تو دیدینگے پر احسان نہ مانین ایسا مت کرو اور بخوشی
اوس وارث کا حق اوسکو پہنچاؤ کیا یہ نہیں سمجھتے ہو کہ تمہارا کتنا
بڑا جرم تہا جو اوس نے بالکل ہی معاف کر دیا اور جتنے ہی بات
جایز رکہا سچ پوچھو تو یہ تمہارے رب کیطرف سے آسانی ہے اور مہربانی
ورنہ حق یہی تہا کہ جوکوئی کسی کو قتل کرے وہ ضرور مارا جاوے پس بعد
اس فیصلہ کے جوکوئی ان میں سے کسی دوسرے پر زیادتی کریگا
یعنی معاف کرکے بدلہ لینے ٹھہرائے یا وعدہ ادا کرنے رقم کا کرے اور نہ کرے تو اوس کو سخت عذاب بھگتنا ہوگا
ہان اس میں شک نہیں کہ خونی کو قتل کرنے میں تمہاری گویا زندگی ہے اے عقل والو حتی الامکان یہی کیا کرو تاکہ تم
اس خوف سے کہ اگر قتل کروگے تو اوس کے بدلہ میں مارے جاؤ گے اس فعل شنیع سے بچتے رہو چونکہ سنگدلی بھی ایک قسم کی کہیا

شان نزول عرب بعض قبیلے ایکدوسرے پر فضیلت مانتے تھے یہانتک کہ اگر شریف قبیلے کا ایک آدمی مارا جاتا تو دوسرے کے دو مار کر برابر سمجھتے اگر
شریف قبیلے کی عورت کو کوئی رذیل کی عورت مارتی تو اوس عورت کے بدلہ میں اوس قبیلے کے مرد کو مارتے یہانتک ایکدوسرے پر فخر اور علو
ہوتا تہا اور شریف قبیلے رذیلوں کی لڑکیاں بلا مہر لیلیتے جب مشرف با سلام ہوئے اور ہنوز اون کے بعض معاملات خون سے تصفیہ
طلب تہے شریف قبیلے نے حسب دستور قدیم خواہش کی اور خدا کو یہ خواہش اونکی ناپسند تہی تو اونکی تصفیہ کرنیکو یہ آیت نازل ہوئی ہم اس معاملہ کی تفصیل میں

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ
تمپر فرض کیا گیا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے
الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ
مال چھوڑتا ہو تو مرتے وقت اپنے
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ
ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کیلئے دستور کے موافق
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ فَمَنْ بَدَّلَهُ
وصیت کر جاوے پرہیزگاروں پر ضروری ہے ہاں جو لوگ اسکو
بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ
بعد سننے کے بدلیں گے تو اسکا گناہ انہیں بدلنے
يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝
والوں پر ہوگا بیشک اللہ سنتا ہے جانتا

موت ہے خاصکر ایسے شخص کے حق مین جس کے ماں باپ یا
اولاد کا ترکہ دوسرے لوگ لیجاتے ہین اور وہ محروم ہی رہین اس لئے
جیسا کہ تمکو قتل قتال سے روکا اسی طرح تمپر[+] فرض کیا گیا ہے کہ اگر کوئی تم
مین سے مال اسباب پیچھے چھوڑتا ہو تو مرتے وقت اپنے ماں باپ
اور قریبی رشتہ داروں کے لئے دستور شرع کے موافق وصیت
کر جاوے کہ میرے بعد میرے ماں باپ اور میری لڑکیوں اور بہنوں
کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا فلانے کو اتنا کسی پر کسیطرح کا ظلم زیادتی کرنا
بلکہ موافق شریعت کے تقسیم کرنا گو وصیت ہر ایک کے حق میں مفید اور مناسب ہے
مگر خاص کر پرہیزگاروں پر تو ضروری ہے ہاں جو لوگ اس وصیت کو
بعد سننے کے ہی بدلیں گے تو اس ظلم کا گناہ انہیں بدلنے والوں
پر ہوگا نہ کہ اوس میت پر بیشک اللہ اوس میت کی باتیں سنتا ہے اور
ان بدلنے والوں کی حرکات ناشایستہ کو جانتا ہے پھر کیسا ہو سکتا

حاشیہ نمبر ۲ (تمپر فرض کیا) اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا کسیقدر اختلاف ہوا ہے کوئی تو کہے کہ اس آیت کا حکم پہلے تہا کہ ہر ایک شخص پر مرتے ہوئے اپنے مال کے متعلق وصیت کرنا فرض تہا کہ میری جایداد کو اس طرح تقسیم کرنا اتنا فلان کو دینا اور اتنا فلان کو لیکن جب آیت میراث نازل ہوئی تو اوسمین اللہ تعالی نے خود ہی حصے فرما دئے کہ بیٹے کا بیٹی سے دوگنا ہو اور بیوی کا اتنا۔ خاوند کا اتنا اس لئے یہ آیت منسوخ ہوگئی بعض لوگ کہین کہ منسوخ نہین بلکہ یہ حکم استحبابی ہے اور ان لوگوں کے حق میں ہے جن کا اس آیت میراث مین حصہ مذکور نہین جیسے باپ بیٹے کے ہوتے ہوئے چچا یا اسکی اولاد۔ پس اگر ایسے لوگوں کے حق مین کچھ وصیت کرے تو جائز ہے اور وصیت کی حد حدیث صحیح مین ثلث مال تک آئی ہے میرے نزدیک ہی قرآن کی دونو آیتوں سے کوئی آیت منسوخ نہین بلکہ آیت میراث اس آیت کی شرح ہے کیونکہ اس آیت مین خدا نے وصیت کرنیکا حکم فرمایا تہا مگر چونکہ اس وصیت مین کمی زیادتی کرنا انسانی طبایع سے کچھ بعید تہا اس لئے خدائے عالم الغیب نے اوس وصیت کی آپ ہی شرح کر دی بلکہ

شان نزول* ... [illegible] ... (بیضاوی الخازن)

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا

ہان جو کوئی وصیت کنندہ سے کج روی یا گناہ

فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

معلوم کرکے اصلاح کر دے تو اوسپر گناہ نہین بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

بڑی بخشش والا نہایت مہربان ہے ۔ اے مسلمانو!

اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا

تم پر روزہ فرض ہوا جیسا کہ

كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

تم سے پہلے لوگون پر ہوا تھا

ہے کہ اوس میت کو باوجود وصیت کر جانیکے بہی مواخذہ ہو ہان جو کوئی اوس میت وصیت کنندہ سے کسی وارث کی حق تلفی کے سبب سے کجروی دریافت کرے یا کسی کو اوسکے حق سے زاید ولانے یا کسی ناجائز جگہ صرف کرنے کی وجہ سے گناہ معلوم کرکے وسمین اصلاح مناسب کر دے اگرچہ موصی کی وصیت مین تغیر ہی آوے تو بہی اوس پر گناہ نہین بلکہ اسکی کوشش کا اسکو عوض ملیگا بیشک اللہ بڑی بخشش والا نہایت مہربان ہے مخلصون کی تہوڑی سی محنت بہی ضایع نہیں کرتا یہ بہی اوسکی مہربانی ہے کہ محض اپنے فضل سے تمہیں ایسے کام بتلاتا ہے جو تمہیں ہر طرح سے مفید ہون یہی وجہ ہے کہ اے مسلمانو! تمپر روزہ فرض ہوا ہے۔ اسمیں تمہاری ہی خصوصیت نہین بلکہ تمپر ہوا تو ویسا ہی ہوا جیسا کہ تمسے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۰ اوس فعل کو جو اوسکی شرح مین مستعمل تہا خاص اپنی طرف نسبت کیا اور فرمایا يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ - یوصی " کے لفظ کو اس جگہ لانا اور محکم جو عموماً ایسے مواقع پر بولا جایا کرتا ہے۔ نہ فرمانا اسی طرف اشارہ ہے کہ یہ افعال (ایصاء) اوس فعل (وصیت مکتوبہ) کی شرح ہے جو پہلے مجمل تہی - پس اب آیت موصوفہ کے معنی یہ ہون گے کہ اپنے ان وارثون کے حقمین جن کے حصے خدا نے مقرر فرما دئے ہین یہ وصیت کرنا تمپر فرض ہے کہ اپنے اپنے حصے موافق شریعت کے لین کوئی کسی پر ظلم زیادتی نہ کرے - مگر اون ورثاء کے علاوہ اور لوگ بہی بہت سے دور نزدیک کا تعلق رکہنے والے ہوتے ہین اونکی نسبت وصیت کی کوئی شرح نہیں بلکہ وہ بہت کچھ اختیار دیکر کہا مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ مین اسی اختیار کیطرف اشارہ ہے ہان اسکو بہی ایسا کہلا نہین چہوڑا کہ سارا مال کی وصیت کسی کے حقمین کر جاے

حاشیہ نمبر ۲۱ (فرض ہوا ہے) اس آیت کے متعلق بہی کسیقدر اختلاف ہوا ہے بعض مفسر کہتے ہین کہ یہ روزے اور ہین اور رمضان کے روزے اور - لیکن جب رمضان فرض ہوا تو یہ منسوخ ہو گئے بعض کہتے ہین کہ یہ روزے وہی ہین جنکی تفسیر خود کلام اللہ نے ہی کر دی کہ وہ رمضان ہے - میرے نزدیک یہی رائے بہت صحیح ہے اس لئے کوئی وجہ نہین کہ ہم آیات قرآنی کو

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ

تاکہ تم بچ جاؤ — چند ہی ایام ہین

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

پہر جو کوئی تم مین سے بیمار ہو یا مسافر

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ

تو اور دنون سے شمار پورا کرے اور جو لوگ

يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ

اوس سے دشواری اُٹھاتے ہین اون پر ایک مسکین کو کہانا دینا واجب ہے

اسمین ہماری کوئی غرض نہین بلکہ یہی ہے کہ تاکہ تم شہوات نفسانی اور عذاب الٰہی سے بچ جاؤ — گھبراؤ نہین چند ہی ایام ہین پہر اون مین بہی طرح سے آسانی کیئی گئی ہے۔ کہ جو کوئی تم میں سے رمضان کے دنون مین بیمار رہو جس سے وہ روزہ نہ رکہہ سکے یا مسافر تو وہ بجائے ان دنون کے اور دنون سے شمار پورا کرے اور جو لوگ بوجہ غایت ضعف جسمانی اور پیرانہ سالی کے اُس روزہ سے نہایت دقت اور دشواری اُٹھاتے ہیں اون پر بجائے روزہ کے ایک مسکین کا کہانا دینا واجب ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۴۰ — بلکہ اسکو بہی — غَيْرَ مُضَآرٍّ سے مقید فرمایا ہے جسکی شرح حدیث مین ثلث تک آئی ہے کہ تہائی مال کی وصیت کو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جائز رکہا اور غیر مضار کی شرح فرما دی اور وارثوں کے حق مین **لا وصیت لوارث** کہکر یوصیکم اللہ کو کتب علیکم الوصیۃ کی شرح ہونیکی طرف اشارہ فرمایا ہے — خلاصہ دونو آیتون کا یہ ہوا کہ جن کے حق مین خدا نے حصے مقرر کر دئے ہین اونکی نسبت تو مقرر حصص کیلئے وصیت کرنیکی حاجت نہین بلکہ اونکی یہی وصیت ہے جسکو خدا نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور جن لوگون کے حصص مقرر نہین کئے اونکے حق مین میت کو ثلث مال تک وصیت کرنیکی اجازت حاصل ہے — پس سید احمد خان کا فرمانا کہ پس قرآن مجید کی دونو آیتون کے ملانے سے نتیجہ یہ نکلا کہ مرنیوالے نے اگر کوئی وصیت کی ہے تو اوسکا مال اوسکی وصیت کے مطابق تقسیم کیا جاوے اور اگر اوس نے کچھہ وصیت نہین کی یا جسقدر کہ وصیت

بقیہ حاشیہ نمبر ۴۱ — خواہ مخواہ توجیہ ہوتے ہوئے بہی منسوخ قرار دین — غیرہ اختلاف تو تہا ہی اس سے آگے کی آیت **یطیقونہ** مین اس سے بہی کسیقدر زیادہ بحث ہوتی ہے بعض مفسرین اس کے معنی یہ کرتے ہین کہ جو لوگ روزہ کی طاقت رکہتے ہین وہ اگر نہ رکہین تو اوس کے عوض مین ایک مسکین کو کہانا کہلا دین ساتہہ ہی اسکے یہ بہی کہتے ہین کہ یہ حکم دوسری آیت **فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ** سے منسوخ ہے اس لئے کہ اس آیت مین اللہ تعالی نے روزہ کا حکم قطعی طور پر دیکر دو (بیمار اور مسافر) کو ہی مستثنی کیا ہے پس معلوم ہوا کہ باقی لوگ روزہ ضروری رکہین بعض صاحب نسخ سے بچنے کو اس کے معنی مین لا کو

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَاَنْ

پھر جو کوئی شوق سے نیکی کرے پس وہ اسکو لئے بہتر ہے اور

تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

بہتر تو یہی ہے کہ روزہ ہی رکھو اگر جانتے ہو

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

ماہ رمضان تو وہ مہینا جس کے فرضیت میں قرآن نازل ہوا

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى

ہے جو سب لوگون کی لئے ہدایت اور ہدایت کی ہین نشانیان

پھر جو کوئی شوق سے نیکی زیادہ کرے کہ ایک کے بدلہ مین دو کو کہلاوے پس وہ دو کا کہلانا اوس کے لئے بہتر ہے۔ اور سب سے بہتر تو یہی ہے روزہ ہی رکھو گو تکلیف شدید ہی ہو اس لئے کہ روزہ مثل ایک مسہل کے ہی جو بعد سال ہر ایک کو کر لینا چاہئے گو وہ کسی مرتبہ کا ہو اگر دینی رموز جانتے ہو تو ایسا ہی کرو تم جانتے ہو کہ یہ ایام مذکورہ کیا ہین اور کب مین ماہ رمضان تو وہ مہینا جسکی روزہ رکھنے کی فرضیت[۱۲] کے بارے مین قرآن نازل ہوا ہے جو سب لوگوں کیلئے ہدایت اور ہدایت کی ہین نشانیان

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ کی ہے اُس سے زیادہ مال چھوڑا ہے تو اوس کے مال کی یا وصیت کی جو وصیت سے زیادہ ہی آیت توریث کے مطابق تقسیم ہو جاویگی پس دونو آیتوں کا حکم بحال اور قائم ہے[۲۱۵] القرآن یفسر بعضہ بعضًا سے غفلت اور تاویل الکلام بما لا یرضی قائلہ کی صحت پر مبنی ہے۔ امید ہے کہ سید صاحب ہماری معروضہ بالا بیان مین غور فرمائینگے تو اپنی اس رائے کو واپس لینگے اس لئے کہ سید صاحب کو اس بے پر کی اُڑانیکی وجہ یہی پیش آئی ہے کہ کوئی آیت کسی آیت یا حدیث سے منسوخ نہ ہو سو ہمنے نہ کسی آیت کو آیت سے منسوخ ٹھہرایا ہے نہ حدیث سے بلکہ ایک آیت اور حدیث کو دوسری آیت کی تفسیر اور شرح بنایا ہے جو بالکل القرآن یفسر بعضہ بعضًا کے مطابق ہے۔ فافہم ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۱ مقدر سمجھتے ہین یعنی جو لوگ روزہ کی طاقت نہین رکھتے لیکن بعض کی رای ہے کہ باب افعال کا ہمزہ ہی سلب کیلئے کافی ہے یعنی حذف لا کی حاجت نہین بلکہ یطیقونہ کے ہی معنی عدم طاقت کے ہین غرض انکی رائے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت منسوخ نہین بعض کہتے ہین یطیقون کے معنی ہین دشواری سے روزہ رکھنے کے ہین پس یہ آیت منسوخ نہ ہوئی میرے نزدیک یہی رائے اچھی ہے اسلئے کہ دوسری قرأت اس آیت کی یُطَوَّقُوْنَ تشدید سے بھی آئی ہے جسکے معنے وقت اور دشواری کے

حاشیہ نمبر ۲۲- (فرضیت کے بارے مین) اس آیت کی تفسیر مین بھی کسیقدر اختلاف ہوا ہے اکثر صاحب تو اس کے ترجمہ مین حذف مضاف نہین مانتے بلکہ صاف ترجمہ یون کرتے ہین کہ رمضان وہ مہینا ہے جسمین قرآن نازل ہوا اور اسکی توجیہ یون کرتے ہین

وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ

اور فیصل ہو … پس جو کوئی … تم میں سے … اسکو پاوے

فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ

تو اسکو روزہ رکہے اور جو کوئی بیمار یا مسافر ہو وہ اور دنون سے شمار

مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ

پورا کرے … خدا تمہارے حق مین آسانی چاہتا ہے

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ

اور تنگی نہین چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور خدا کی بڑائی بیان کرو تاکہ تم

اور حق باطل کا فیصلہ ہے پس اب تو ضرور ہے کہ جو کوئی تم میں سے اور ین رمضان کے مہینے کو پاوے وہ اُسکو سارا مہینا روزے رکہے

اور جو کوئی بیمار یا مسافر ہو وہ اور دنون میں جب وہ تندرست ہو جاوے یا سفر سے واپس آجاوے تو اسیقدر شمار پورا کرے خدا کو تمہاری تکلیف یا استطلاع نہین بلکہ اخلاص منظور ہے یہی وجہ ہے کہ خدا اپنے احکام مین تمہارے حق مین ہمیشہ آسانی چاہتا ہے اور کبہی تنگی نہین چاہتا اور بیمار اور مسافر کو اتمام مافات کا حکم بہی اسی لئے دیا تاکہ حتی المقدور اس مبارک مہینے کی تم گنتی پوری کرسکو اور بعد ختم ہونے رمضان کے بتلائے ہوئے طریق سے عید کے روز خدا کی بڑائی اور تکبیرین بیان کرو اور تاکہ تم گناہوں کی معافی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ دیتے ہیں ان معنی سے آپس میں … دونا فرق نہین اور دوسری آیت فلیصمہ والی عمدہ طور سے منطبق ہوسکتی ہین رہی یہ بحث کہ یہ کون لوگ ہین جنکو دقت اور دشواری ہوتی ہے بہت مزدور تمام روزگری مین کام کرتے ہوئے ہی روزہ رکہتے ہیں اور بہت سے بابو لوگون کو سرد مکانون مین بیٹہے ہوئے بہی تکلیف محسوس ہوتی ہے سو اسکی تعیین یون ہے کہ جو لوگ ایسے ہون کہ اون کے ہم عمر دوسرے لوگ روزہ رکہ سکتے ہون تو وہ معذور نہ سمجہے جاوین گے اور جو لوگ ایسے ہون کہ اونکی عمر ای ایسے مرتبہ کو پہنچ چکی ہو جو روزہ رکہنے کی طاقت نہین رکہتی اور نہ آیندہ کو اونہین طاقتور ہونیکی امید ہے جیسے شیخ فانی تو ایسے لوگ بیشک معذور ہین اور ہونے ہی چاہئیں — سر سید چونکہ اس موقع پر ناتوانون کی

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ رمضان مین لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر سارا قرآن آگیا تہا پہر حسب موقع ایک ایک آیت اور ایک ایک سورت نازل ہوتی رہی — بعض صاحب اس کا ترجمہ یون کرین کہ رمضان کی فضیلت مین قرآن نازل ہوا بعض کہین رمضان کی فرضیت مین قرآن نازل ہوا جیسا کہ کہا کرتے ہین کہ زکوۃ مین

(القول الثانی) فی تفسیر قولہ انزل فیہ القرآن

۱؎ اس مضمون کی ایک حدیث بہی آئی ہے کہ بڈہے ارذل العمر کو روزہ کے بجائے ایک مسکین کو کہانا کہلانا جایز ہے — یہی عورت حاملہ اور دودہ پلانیوالی سو اگر روزہ رکہنے سے اوسکے حمل کو یا بچہ کو کچہہ نقصان پہنچتا ہے تو وہ بہی بیمار کیطرح معذور ہے بعد فراغت رکہہ سکتی ہے ۱۲ منہ

عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

شکر کرو

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ

جب دوسرے بندے تجھ سے میرا حال دریافت کرین تو

قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا

تو کہدو کہ مین قریب ہون پکارنیوالے کی پکار جب کبھی مجھ

دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ

پکارے قبول کرتا ہون پس میری بات مانین اور میری نسبت یقین

پر شکر کرو اس قسم کی مہربانی اور بخشش دیکھ کر جب دوسرے چاہنے والے بندے تجھ سے میرا حال دریافت کرین کہ اللہ ہمسے دور ہے یا نزدیک ہم کسطرح سے اوس کو مل سکتے ہین یا نہین تو تو میری طرف سے اونکو کہدے کہ مین تم سے ہر حال مین قریب ہون نہ یہ کہ جس طرح تم ایک دوسری سے قریب ہوتے ہو کہ کان سے کان لگا کر ایک دوسری کی باتین سنو تو دریافت کرسکو بلکہ مین ہون تو جہان ہون البتہ پکارنے والے کی پکار سنتا ہون نہ کسی خاص حالت اور وقت مین بلکہ جب کبھی اور جس وقت مجھے پکارے اور مجھ سے مانگے فوراً حسب الحکمت اوسکو قبول کرتا ہون پس ان کو اور کیا چاہئے اب اگر لوگ مجھ سے ملنا چاہین اور اپنی دعاؤن کی قبولیت کے خواہشمند ہون تو میری باتین مانین اور میری نسبت ایمان

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۴١ - کی تفصیل نہین کی بلکہ مطلقاً اختیار دیا ہے کہ جن لوگون کو روزہ رکھنے مین زیادہ سختی اور تکلیف ہوتی ہو اور بمشکل روزہ رکھ سکتے ہین اونکو اجازت ہے کہ روزون کے بدلہ مین فدیہ دین مگر اون کے حق مین فدیہ دینے سے روزہ رکھنا بہتر ہے ص ٢٢٦ اس لئے گذارش ہے کہ یا تو تفصیل کیجئے اور اگر تفصیل منظور نظر والا نہین (اور غالباً نہین بلکہ ہر ایک تکلیف اور سختی اوٹھانے والیکو خواہ اوسکی ناطاقتی ضعفی ہو یا شخصی عادت ہے) تو فرمادین من شھد منکم الشھر فلیصمہ والی آیت کا جو مستثنٰی دو قسم (مریض اور مسافر) مطلقاً فایدہ وجوب کا دیتی ہے کیا جواب ہے نیز یہ کیا انصاف ہے کہ بیمار اور مسافر کو جو آپ کی طرح سے معذور ہی ہین رمضان کے پورا کرنیکا حکم ہو اور فعدة من ایام اخر اس کے لئے نص قطعی وارد ہو اور آپ بھی صفحہ ٢٩ مین اسے تسلیم کرین مگر جو لوگ گھر مین بیٹھ کر ہٹے کٹے تندرستی کیحالت مین روزہ کی طاقت کہین انکو بقول سید صاحب فدیہ دیکر روزون سے چھوٹ جانا جائز ہو سید صاحب ہی کی خلاسفی ہے حالانکہ اگر فدیہ دیکر چھوٹنے کے ترجمہ آیت

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۴۲ قال سفیان انزل فیہ القرآن معناہ انزل فی فضلہ القرآن وھذا اختیار الحسین بن الفضل قال ومثلہ ان یقال انزل فی الصدیق

قران کی فلان آیت نازل ہوئی اور شراب مین فلان آیت اتری جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ زکوٰة کی فرضیت مین اور شراب کی حرمت مین نازل ہوئی میرے نزدیک یہی معنی انسب ہین چنانچہ مینے انہین کو

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ اُحِلَّ لَكُمْ

درست کریں تاکہ راہ پاویں تمہارے لئے

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ

رمضان کی راتوں میں عورتوں سے جماع کرنا حلال

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

کیا وہ تمہارا لباس ہیں اور تم اونکی پوشاک ہو

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

خدا نے جان لیا کہ تم اپنے نفسوں کی خیانت کرتے ہو

درست کریں اور دل میں مجھہی کو دینے لینے والا جانیں تاکہ وہ اپنی مراد کی راہ پاویں - یہ نہ سمجھو کہ میرے قریب ہونے سے تمہاری سب لذتیں چھوٹ جائیں گی نہیں اوسیطرح لذت حاصل کروگے جب ہی تو تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں بہی عورتوں سے اوسے جماع کرنا حلال کیا کہ تم اون کے نہ ملنے سے تکلیف نہ اوٹھاؤ اسلئے کہ وہ تمہارا لباس کیطرح ہیں اور تم اونکی پوشاک کی مانند ہو نہ وہ تم سے جدا ہو سکتی ہیں نہ تم اون سے علیحدہ یہی وجہ ہے کہ منع کی حالتیں تم سے غلطیاں بہی ہوتی رہیں سو خدا نے جان لیا کہ تم اپنی نفسوں کی خیانت کرتے ہو

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱ - روزہ کے کہنے سے واقعی تکلیف بہی ہی مگر اون کے حال پر تو (بقول سید صاحب) آسانی نہ کی اور بہتے کٹوں کو فدیہ کے بہانہ سے پیٹ بہر کہانے کی کیوں نہ دیدی آسمان آمد برسر یہ خانہ خراب کجاست رہی یہ بحث کہ سارے مہینے کے روزے قرآن سے ثابت نہیں اسلئے کہ فلیصمہ کی ضمیر منصوب مفعول فیہ کیلئے ہے جواب ضروری نہیں بلکہ من اجزائہ استعمال کافی ہے جیسے دخلت الدار اور دخلت المسجد یہ شبہ میرے بعض احباب کو ہوا تہا سو اسکا جواب یہ ہے کہ ضمیر منصوب اسجگہ صرف مفعول فیہ نہیں بلکہ مشابہ مفعول بہ کے ہے تلویح میں لکہا ہے کہ جو شخص علی ان اصوم فی الشہر ادے تو مہینے میں ایکدن روزے ہی واجب ہوتے ہیں اور جو شخص ان اصوم الشہر کہے اوسے سارا مہینہ رکہنا پڑتے ہیں اسلئے کہ الشہر مفعول فیہ مشابہ مفعول کے ہو گیا یہ محاورہ کسیقدر ہماری زبان ہی ملتا ہے اگر کوئی کہے کہ میں نے اس ہفتہ میں رخصت لی ہے تو اوسکے معنی ہوتے ہیں کہ چند ایام نہ تمام ہفتہ اور اگر کہے کہ میں نے یہ ہفتہ رخصت لی ہے تو اسکے معنی سارے ہفتہ کے دن ہوتے ہیں پس اسی طرح فلیصم فیہ اور فلیصمہ میں فرق ہے فتدبر ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ کذا آیتہ یریدون فی فضلہ - قال ابن الانباری انزل فی ایجاب صومہ علی الخلق کما یقال انزل فی الزکوٰۃ کذا وکذا یرید فی ایجابہا وانزل فی الخمر کذا یرید فی تحریمہا اختیار کیا ہے اس لئے کہ اس سے آگے کی آیت میں ارشاد ہے فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ متبادر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم پہلے بیان پر تفریعاً مذکور ہے چنانچہ لفظ "ف" جس کے معنی پس کے ہیں یہی

شان نزول

فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْـٰٔنَ

پس تمپر رحم کیا اور تمسے معاف کردیا پس اون

بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ

سے ملاکرو اور جو خدانے تمہاری حق مین لکہی ہے

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ

اوسکی طلب کرو اور کہاتے پیتے رہو جب تک کہ صبح کی

الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ

سفید دہاری کالی دہاری سے علیحدہ

مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى

ہو پہر شام تک روزہ پورا کرو

کہ رمضان کی راتون مین عورتون سی جماع کرنے لگے حالانکہ اس سی تمکو منع کیا گیا تہا۔ پس تمپر رحم کیا کہ تمہاری حاجت کے موافق تمکو اجازت دیدی اور پہلے قصور کو تمسے معاف کردیا پس اب تو رمضان کی راتونکو اون عورتون سے ملاکرو اور جو اولاد خدانے تمہاری حق مین لکہی ہو اوسکی طلب کرو اور اسی نیت سی جماع کرو کہ خدا کوئی نیک اولاد عنایت کرے جو بعد مرنے کے نیک دعا سے یاد کرتا رہے اور رمضان کی راتوں کو خوب جی بھر کر کھاتے پیتے رہو جبتک کہ صبح کی سفید دہاری رات کی کالی دہاری سے علیحدہ ہو یعنی صبح صادق ہو جاوے تو بس کرو پہر شام تک کہانے پینے۔ جماع۔ غیبت۔ شکایت۔ جہوٹ وغیرہ سی بند رہکر روزہ پورا کرو

شان نزول۔ اول اول صحابہ مین دستور تہا کہ افطار کے وقت ہی جو چاہتے سو کہا لیتے پہر نہیں چنانچہ ایک صحابی اپنے کہیت سے تھکا ماندہ ہوکر گہر مین آیا اور کھانا طیار نہ تہا اتنے مین سو گیا اور بوجہ سونیکے کہانے سی محروم رہا اور دوسرے روز بہی اوسے روزہ رکہنا پڑا جس سے اوسکو بہت بڑی تکلیف ہوئی اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف ۱۲

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ جتلا رہا ہے سو یہ تفریع بہی صحیح اور درست ہو گی کہ اس سے پہلی آیت مین کچہہ ایسا مذکور ہو جس کے ساتہہ وجوب صیام تفریع پذیر ہو سکے وہ یہی ہے کہ انزل فی ایجاب صومہ یعنی اوس کے روزون کے فرض ہونے مین قرآن اترا ہے اوسی حکم کیوجہ سے حاضر مہینہ روزہ رکہے یہ دو نو معنے کہ اوسمین قرآن نازل ہوا یا اوسکی فضیلت مین نازل ہوا اس تفریع سے ایسے منطبق نہین جیسے کہ یہ ہین فافہم ۔ دہی سورہ قدر کی آیت اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اسمین بہی اگر حذف مضاف مانا جاوے جیسا کہ بعض نے مانا ہے تو کوئی جمع نہین دو نو آیتون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور نہین تو جو وجہ بیان پر مہینے بیان کی ہے وہان جو نکہ وہ نہین اس لئے وہان اوس کے متبادر معنی ہی لئے جائین تو کوئی جمع نہین فتفکر ۱۲ منہ

وانتم عاكفون
اور تم اعتکاف کرنے والے ہو
فی المساجد تلک حدود الله فلا
مسجدوں میں یہ حدیں ہیں اللہ کی تو
تقربوها كذلك يبين الله آياته
[illegible] بیان کرتا ہے اللہ اپنی آیتین
للناس لعلهم يتقون ۝ ولا تاكلوا
لوگون کو تاکہ وہ بچین اور مت کھاؤ
اموالكم بينكم بالباطل وتدلوا بها
ایک دوسرے کے مال ظلم سے مت کہاؤ اور نہ ان کو
الى الحكام لتاكلوا فريقا من اموال
حاکم تک پہنچاؤ کہ ناحق لوگون کے مال کا کچھ
الناس بالاثم وانتم تعلمون ۝
حصہ جان بوجھ کر کہا جاؤ
يسئلونك عن الاهلة
تجھ سے چاند کا حال دریافت کرتے ہیں

اور [illegible] ذکر [illegible] اعتکاف [illegible] تو دن رات [illegible] عورتون سے مت [illegible] [illegible] ہی الله [illegible] کی [illegible] بیان کرتا ہے [illegible] تفصیل [illegible] جانتے [illegible] [illegible] مت کہاؤ اور نہ اوس مال کو جہوٹی نالشون کے ذریعہ سے حکام تک پہنچاؤ کہ ناحق جہوٹی ڈگریان لے کر لوگون کے مال کا کچھ حصہ جان بوجھ کر کہا جاؤ مگر تعجب ہے کہ ان حکمون کی تعمیل اپنے ذہن [illegible] بے ڈہنگی باتون میں ناحق اولجہتے ہیں۔ دیکھو تو بہلا یہ بہی کوئی دینی مسئلہ ہے کہ تجھ سے چاند کا حال دریافت کرتے ہیں کہ ہلال کیونکر بنتا ہے اور بدر کیونکر۔ بہلا یہ جنگلی لوگ اسکی وجہ عامض کیا سمجھ سکتے ہیں کہ کیونکر سورج کا مقابلہ چاند سے ہوتا ہے اور کیونکر ہلال بنتا ہے اور کس موقع پر بدر رہتا ہے اس کے سمجھنے کو علم ہیئت میں دخل چاہئے

شان نزول + دو شخصون کا آپسمین کچھ تنازع تہا مدعی نے حضور اقدس مین دعوی دایر کیا آپنے اوس سے گواہ طلب کئے وہ بولا میرے پاس گواہ نہین حضور نے حسب دستور مدعا علیہ کو قسم کا حکم دیا وہ قسم کرنے پر طیار ہو گیا آپنے فرمایا اگر یہ جہوٹی قسم کہا کر اسکا مال کہائیگا تو قیامت کے روز خدا کا غضب اس پر پڑیگا اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ م

شان نزول ++ بعض لوگون نے آنحضرت سے سوال کیا کہ چاند کم زیادہ کیون ہوتا ہے چونکہ یہ مسئلہ اُن کے فہم سے عالی تہا اس کے سمجھنے کو علم ہیئت بہی چاہئے اس لئے اسکے سبب سے اعراض کر کے اوسکے فایدہ کے جواب مین آیت نازل ہوئی ۱۲ ف تفصیل منہ

قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ

تو کہدے کہ یہ لوگوں کے [illegible] اور حج کے ہیں

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ

یہ کوئی نیکی کا کام نہیں کہ تم اپنے گہرون میں

مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ

پیچھے کی طرف سے آؤ ہان نیکی کے کام تو اونکے ہین جو ڈرین

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا (۱)

سو اپنے گہرون کے دروازون سے آیا کرو

وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَقَاتِلُوا

اور اللہ کا خوف حاصل کرو جو لوگ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ

تم سے لڑتے ہین تم اون سے اللہ کی راہ مین لڑو

تا [illegible] کے فہم کے مناسب اس کمی زیادتی کا فایدہ بتلانے کی

بہت [illegible] کا کم زیادہ ہونا لوگون کے کاروبار [illegible]

حج کی تاریخ کے لئے ہے بس اسے ہی دنی [illegible] سمجھ سو بالاتر

سوال [illegible] اصل بات تو یہ ہے کہ جو امر دینی ہو اوسکا پیغمبر سے سوال

کرنا ایسا ہی لغو ہے جیسا کہ تمہارا یہ خیال کہ حج کرکے مکانون کے

دروازون سے نہیں آتے ہو بلکہ اوپر کی چھت پہاڑ کر اترتے ہو

اور اسکو بڑا بھاری نیکی کا کام جانتے ہو حالانکہ ہمارے نزدیک یہ

کوئی نیکی کا کام نہین کہ تم اپنے گھرون مین بجائے دروازون کے

چھت کیطرف سے آؤ ہان نیکی کے کام تو اون لوگون کے ہین جو خدا سے

ڈرین سو تم بھی اگر نیک بننا چاہو تو یہ واہیات خیال چھوڑ دو گھرون کے

دروازون سے آیا کرو اور اللہ کا خوف حاصل کرو جو کام کرو اوسمین پہلے

اللہ کی رضا عدم رضا کو سوچ لو تا کہ تم مراد حقیقی کو پاؤ تمہاری مراد یابی

کا پہلا زینہ یہی ہے کہ جو لوگ تم سے ناحق لڑتے ہین تم اون سے اللہ کی راہ مین اللہ کے خوش کرنیکو لڑو [۲۳] کیون کہ اونکا

شان نزول † عرب مین دستور تہا کہ حج ختم کرکے واپسی کیوقت گھرون کے دروازون سے اندر نہین آتے تھے بلکہ پیچھے کی طرف سے چڑہکر اوپر سے اترتے تہے اور اسکو ثواب جانتے چونکہ یہ رسم اونکی محض خیالی تہی اس لئے اس سے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ابن کثیر

شان نزول ‡ مکہ شریف مین تو مسلمانون کو اس امر سے ممانعت تہی کہ کسی سے تعرض اور لڑائی کرین جب مدینہ مین ہجرت کی تو آیت نازل ہوئی ۱۲

حاشیہ نمبر ۲۳ (لڑو) یہ پہلی آیت جہاد کے متعلق آئی ہے اس مسئلہ (جہاد) پر تو جو کچھ مخالفین اسلام نے اپنی بے سمجھی کے گل کہلائے ہین عیان راچہ بیان کسی صاحب نے اسلام کو ایمان بالجبر کا معلم بتایا کسی نے ظالم کا خطاب عطا فرمایا کسی نے ترقی اسلام کا ذریعہ اسی کو سمجھا مگر دراصل یہ سب کچھ اونکی بے سمجھی اور تعصب کے آثار ہین ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست اسلامی جہاد بالکل طبیعت انسانی کے موافق اور انصاف کے مطابق ہے اسکا بیان کرنے سے پہلے ہم کسیقدر اس زمانہ کی

وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

اور زیادتی نہ کرو ... واسطے اسکے اللہ ... نہین

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ

اور جہان انکو پاؤ قتل کرو اور ... جہان سے ... نکال

مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ

چکے ہین تم اونکو نکال دو ... قتل سے

مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

بہی بدتر ہے اور ... عزت والی کے پاس

الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

ان سے لڑو نہین جبتک وہ بہی تم سے اوس مین نہ لڑین ... پس اگر

ظلم ستم حد کو پہنچ چکا ہے جسکا دفعیہ خدا کو منظور ہے پس جس قدر
تمہین ستاتے ہین اوسیقدر تم بھی کرو اور ظلم زیادتی نہ کرو واسطے کہ ظلم
زیادتی والے اللہ کو بہاتے نہین البتہ ایسے ظالمون سے جو ناحق ظلم ہی
پر کمربستہ ہون بدلہ لینا اور اونکی ہوس گھٹانا کوئی زیادتی مین داخل

نہین ہے بیشک بدلا او جہان اونکو پاؤ قتل کرو اور جہان سے وہ تمہین
نکال چکے ہین تم اونکو نکال دو اس لئے کہ باہمی فتنہ فساد جو وہ کرتے ہین
قتل سے بہی بہت ہے باوجود اونکی شرارت اور جہالت کے ہم اونکو مہلت اور
سہولت دیتے ہین کہ اگر وہ کعبہ شریف مین پناہ گیر ہوین تو نہ اونہین ستاؤ

اور مسجد عزت والی کعبہ یعنی کعبہ کے پاس انسے مت لڑو جبتک وہ خود بھی
تم سے اوس مین نہ لڑین پس اگر وہ اوس مسجد مین بہی تم سے لڑین اور

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ - آزادی کا خفضہ کرنا سب مجہتے ہین جبوقت مسلمانون کو جہاد کا حکم ہوا تھا اس لئے کہ ودنقانت کو محفوظ رکہکر اونکا ای
انصاف ہے۔ آنحضرت (فداہ روحی) نے جبتک دعوی نبوت نکیا تہا تمام ملک آپکی نسبت حسن رائے رکہتا تہا اور نہایت
ہی رتبہ اپکو جانتے تہے اسپر کل مورخین (مسلم کافر) متفق ہین کہ آپ کی نسبت پہلے دعوی نبوت کے کسیکو بہی کوئی رنج
نہا بلکہ بعد دعوی نبوت کے بہی آپکے معاملات کی صفائی کے قایل تہے اور آپ کو امین جانکر اپنی امانتین آپ کے
پاس رکہا کرتے تہے۔ یہانتک کہ جس روز آپ انہی کفار کے ستائے ہوئے اپنا وطن مالوف چہوڑکر مدینہ منورہ مین مسافرانہ
تشریف لیگئے اوس روز بہی آپکے پاس امانتین رکہی تہین جن کے ادا کرنے کو آپ اپنے چچازاد بہائی علی علیہ السلام
کو ذمہ کر گئے اونہون نے تین روز مین سب امانتین ادا کردین - باوجود اس صفائی حال اور صدق مقال کے آپ کو اور
آپکے اتباع کو جس قدر تکالیف شدیدہ مخالفین نے پہنچائین کتب تواریخ اون سے پر ہین کسیکو انکار مجال نہین -
امام مسلم نے ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) کے مشتے نمونہ خروار حالات اپنی کتاب مین لکہے ہین ابوذر کہتا ہے جب مینے
آنحضرت کی رسالت کا حال سنا تو مینے اپنے بہائی انیس کو جو بڑا شاعر تہا دریافت حال کیلئے بہیجا اوس نے آکر بتلایا کہ لوگ اسکو

فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

توتم اون سے لڑو اسیطرح کی سزا ہے ظالمون کی

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پہراگر باز آوین توخدا بڑا بخشش والا مہربان ہے

وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ

اوران سے لڑو یہان تک کہ فتنہ معدوم ہوجاے

الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ

اور دین غالب ہو پہربہی اگر باز آوین تودست اندازی

اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

ہان اوپر جو ظالم ہون

تمہارے دینی امور مین خلل انداز ہون توتم بہی اون سے خوب لڑو پہر لوگی کسی بات کا لحاظ نہ کرو اسیطرح کی سزا ہے ظالمون کی جو ظلم ستم پر کمربستہ ہون باوجود اس کے پہربہی اگر باز آوین اوراپنی پہلی خباثتین چہوڑ دین توخدا بہی ان کو معاف کریگا کیونکہ خدا بڑا بخشش والا مہربان ہے اور اگر شرارت سے بہی کمر بند رہین توان سے خوب لڑو یہان تک کہ انکا فتنہ فساد معدوم ہوجاے اور بالکل امن کی صورت ہوکر دین الہی اسلام ہی غالب ہو پہربہی اگر اپنی شرارت سے باز آوین اور فتنہ فساد نہ کرین اور امن عامہ مین خلل انداز نہ ہون تو اون پر کسیطرح کی دست اندازی نہین ہان اوپر جو عہد شکنی کیوجہ سے ظالم ہون بیشک ہاتھ بڑہاؤ یہان تک کہ اگر وہ مہینے حرام مین بہی تم سے لڑین اور عہد شکنی کرین توتم

شان نزول+ مسلمانون کو جب خانہ کعبہ کے لئے لڑنیکا حکم ہوا توان کے دل مین خیال آیا کہ اگر کفار عرب مہینے حرام مین ہمسے لڑینگے توہم کیا کرینگے اس مہینے مین تو لڑنا جایز نہین ان کے اس خیال پر یہ آیت نازل ہوئی۔ موضح القرآن تفسیر حقانی

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ شاعر کہین گرمینے اوسکا کلام شعرا کے کلام سے مقابلہ کیا اور شعرا کے سامنے پیش کیا لیکن چہ نسبت خاک را با عالم پاک ہمنے اس تحقیق کو ناکافی جانکر مکہ کا قصد کیا ہمنے سن رکہا تہا کہ آنحضرت کا نام لینے سے لوگ بگڑ لیتے ہین اور انکا نام صابی رکہا ہوا ہے ہمنے مکہ مین آکر ایک شخص کو نہایت کمزور غریب طبع کم حیثیت سمجہکر اوس سے پوچہا کہ جسکو بیدین کہتے ہین وہ کہان ہے اوس نے فورًا بازار سب جمع کرلیا اون لوگون نے میری ایسی گت بنائی کہ میرا تمام جسم خون آلودہ ہوکر دوالوں کے پتون کیطرح سرخ ہوگیا۔ پہر تو ہمنے کسی کے پاس آپکا نام ہی ظاہر نہ کیا یہان تک کہ قریبًا ۱۸ روز مین کعبہ شریف کی مسجد مین رہتا رہا اور ڈرتا ہوا کسی سے اتنا ہی نہ پوچہتا کہ بیدین کہان رہتا ہے ایکروز آپ کا چچازاد بہائی حضرت علی علیہ السلام نے مسافر جانکر میری دعوت کی مگر نہ تو مین اون سے ڈرتا ہوا کچہہ کہہ سکتا تہا اور نہ انہون نے از خود مجہہ سے کچہہ کہا یہان تک کہ تین روز پے درپے ایسا ہوا آخر کو انہون نے مجہہ سے پوچہا کہ تم یہان اتنی مدت سے کیون آئے ہوئے ہو

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ط
عزت کا مہینہ عزت والے کا اور ادب رکھنے میں بدلا ہے
فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ
پھر جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر زیادتی کرو جتنا
بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
جتنا بدلہ لو اور خدا سے ڈرو اور
اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۞ وَاَنْفِقُوْا
جانو کہ خدا ڈرنے والوں کا ساتھی ہے اور
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ
خدا کی راہ میں خرچ کرو

بھی اُسی مہینے میں ہو تو اس لئے کہ عزت کا مہینا عزت والے کے
مقابل ہے جب وہ تمہارے مہینے کی عزت نہیں کرتے تو تم بھی انکو
مہینے کا کچھ لحاظ نہ کرو حرمت کا بھی تو بدلہ ہے جبکہ وہ تمہاری
حرمت کا لحاظ نہیں کرتے تو تم بھی اونکی حرمت کا لحاظ نہ کرو بیشک موقع مناسب
میں ان سے بدلہ لو پھر بھی اس امر کا لحاظ رکھو کہ جو کوئی تم پر زیادتی کرے
اوس سے اسکی زیادتی جتنا ہی بدلہ لو اوس سے زیادہ بدلہ نہ لو اور خدا
سے ڈرو اور اس ڈر سے میں اپنا نقصان نہ سمجھو کیونکہ یقین سے
جانو کہ خدا کی مدد ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ان کی اپنی ہی حمایت ہو باوجود
کہ تم ہمیشہ ایک جھگڑے میں پڑے رہو کیونکہ لڑائی جھگڑے
میں اپنی طاقت فضول خرچ ہوتی ہے اور دوسری کسی کام کی بھی
نہیں جنگ و جدال کی بھی کوئی حد ہے کہ جب کبھی تم کفار سے جنگ کرو اور احکام الٰہی کے تابع ہو کر اس کا دھیان رکھیں
تو اس کا نتیجہ ضروری ہے اور ایک کام ایسا بھی ہے جس کی کوئی پروا نہیں بلکہ سب ہمیشہ اس کے لئے تیار ہیں
وہ یہ کہ اللہ کو اپنا داتا اور رازق مطلق جانو اور خدا کی راہ میں حسب موقع اپنے کمائے ہوئے مال سے خرچ کرو

شان نزول+ جب لوگوں کو مسکینوں پر خرچ کرنے کا حکم ہوا تو بعض لوگوں نے کہا کہ اگر ہم مال یونہی خرچ کرتے رہے تو ہم خود مسکین ہو جائیں گے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر۳ بیٹے نے کہا اگر بتلانیکا وعدہ کریں تو کہتا ہوں آخر وعدہ لیکر حضور اقدس کا ٹھکانہ پوچھا انہوں نے کہا میرے ساتھ آیئے لیکن چونکہ میں حضور کے خدام سے ہوں میرے ساتھ چلنے سے لوگ تمہیں تکلیف دیں گے اسلئے میں جب کسی دشمن کو دیکھوں گا تو جوتا گانٹھنے کے بہانہ سے ٹھہر جاؤں گا تو آگے چلا جائیو چنانچہ خدا خدا کر کے دونو اسیطرح در دولت تک پہنچے حضور اقدس سے ملتے ہی مسلمان ہوئے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گاؤں چلا جا انہوں نے عرض کیا کہ ایک دفعہ تو ان میں باواز بلند حقانیت ظاہر کروں گا چنانچہ میں نے کعبہ شریف میں بلند آواز سے کلمہ پڑھا تو سنتے ہی سب نے مجھ پر ہجوم کیا اور

إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللّٰهَ

اور اپنی جانون کو ہلاک کرو اور احسان کرو احسان

يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ

کرنیوالے اللہ کو بہاتے ہین اور حج

وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ

اور عمرہ کو اللہ پورا کرو پہر اگر گہر جاؤ

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا

جو قربانی میسر ہو ذبح کرو اور اپنے سر

رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ

نہ منڈاؤ جبتک کہ قربانی اپنے ٹہکانے پر پہنچ لے

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى

ہان جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا اوسکو سر مین

مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ

تکلیف ہو تو بدلہ ہین روزے یا صدقہ

اور بخل کیوجہ سے اپنی جانون کو ہلاک نہ کرو اور سب لوگون کے حال پر چاہیے کوئی ہو احسان اور مہربانی کرو اس لئے کہ احسان کرنیوالے اللہ کو بہاتے ہین مال کا خرچ کرنا دو قسم پر ہے ایک تو یہ کہ دوسرون کو دیا جائے جیسا کہ صدقہ وغیرہ ایک قسم وہ ہے کہ خاص اپنی ہی جانون پر خرچ کرو تو بہی تمکو ثواب ملے جیسی سفر حج مین پس تم پہلی قسم مین بہی خرچ کرو اور حج اور عمرہ کو بہی مال خرچ کرکے جاؤ اور اون کو خالص نیت سے پورا کرو پہر اگر راہ مین کسیوجہ سے گہر جاؤ اور کعبہ تک نہ پہنچ سکو تو جو چیز قربانی کی تمکو میسر ہو راہ مین ہی ذبح کردو یا بہیج سکو تو بہیجدو اور اپنے سر نہ منڈاؤ اور احرام کی صورت جو پہلے سے تمنے دربار الہی کے لایق بنا رکہی ہے اوسے نہ بدلو جبتک کہ قربانی تمہاری اپنے ٹہکانے پر نہ پہنچ لے یعنی ذبح ہو جائے ہان جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا اوسکے سر مین بالخصوص کوئی تکلیف ہو جس کے سبب سے وہ احرام کی تکلیف نہین اوٹہا سکتا ایسا شخص اگر احرام توڑ دے تو اس توڑنیکے بدلہ مین تین روزے یا ساڑہے سات سیر کا صدقہ یا قربانی اسپر واجب ہے

شان نزول ایک شخص نے آنحضرت سے سوال کیا کہ مین اپنا عمرہ کس طرح کرون اوس کے جواب مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف

یعنی عمرہ مین جو احکام ہین کہ احرام باندہکر مثل حج کے طواف کرنا سو کردا دو جو امور منع ہین اون سے بچتے رہو ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۲ اور خوب ہی خبر لی اتنے مین آپکے چچا عباس (جو ابہی تک مشرف باسلام نہوے تہی) آئے تو اونہون نے مجہے چہوڑا یا اسلئے کہ اونہون نے میرے اسلام کی حمایت کی بلکہ یہ کہا کہ تم شام کے ملک کو تجارت کیلئے جاتے ہوے اسکی قوم سے ہوکر جاتے ہو اگر اسکو ایسا تنگ اور بے عزت کردگے تو نقصان تجارت کا اندیشہ ہے آخرکار مین وہان سے اپنے وطن کو چلا گیا —

أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ

بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ

الْهَدْيِ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ

أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ

يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا

اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ع

ہون اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ خدا کا عذاب سخت ہے۔

پھر جب تم چین سے ہو تو جو شخص عمرہ کرکے دنیاوی لذائذ اور فوائد سے حج تک بہرہ یاب ہو تو وہ اس کے شکریہ مین ایک قربانی کرے جیسی اونٹ میسر ہو اور جسکو قربانی نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنون مین رکھے اور سات جب وہان کو لوٹو یہ دس کا پورا اور واجب ہونا ہے یہ حکم ان لوگون کو ہے جن کے گھر والے مسجد الحرام یعنی مکہ مین نہ رہتے ہون اور اللہ سے ڈرتے رہو بتلائے سے کمی یا زیادتی نہ کرو اور جان لو کہ احکام شرعیہ مین کمی زیادتی کرنے والون کے لئے خدا کا عذاب بہت سخت ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ - بلال اور صہیب کو ان کے مالک ہر روز دھوپ مین کھڑا کرکے سخت بیرحمانہ مارتے ابوبکر جیسے معزز رئیس اور عمر جیسے بہادر شجاع ہر روز بلا جرم حرم کعبہ مین (جہان کوئی بات کے تو آپ کو بھی کچھ نہ کہتا تھا) پٹا کرتے تنگی معاش کا یہ حال تھا کہ سب قریش نے اتفاق کر لیا تھا کہ مسلمانون اور ان کے حامی ابوطالب بلکہ کل آپ کے خاندان بنی ہاشم سے خرید و فروخت نکاح وغیرہ بند کر دئے اور اسپر ایک مجمع عام مین عہد منظوری دستخط ہوئی جسپر تین سال تک عملدرآمد ہوتا رہا - حضور اقدس مع چند مسلمانون اور ابوطالب کے ایک پہاڑی مین بستے رہے کوئی قریش ان لوگون سے لین دین تو کجا گفتگو تک بھی نہ کرتا تھا آپ راستہ مین چلے جاتے تو کنکر پتھر کے علاوہ پاخانہ آپ کے بدن مبارک (فداہ ابی و امی) پر

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ
حج کے لئے چند مہینے مقرر ہین کہ جو کوئی اون
فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ
مین حج کو اپنے ذمہ لے وہ جماع نکرے نہ بہکر
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
اور نہ حج مین کسی سے جہگڑا کرے اور جو کچھہ بہلائی کروگے
خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ
خدا اوسکو جانتا ہے سفر خرچ ساتہہ لو کیونکہ
خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ
خرچ کا بڑا فایدہ بچنا ہے ڈراے عقل والو
يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
مجہ سے ڈرو اسمین تمہین کوئی گناہ نہین کہ تم

ایسا نہ ہو کہ حج کی فضیلت سن کر پہر صدقے کیطرح ہر وقت ہی اسکے ادا کرنے بیٹہ جاؤ نہین بلکہ اس حج کے تو چند مہینے یعنی شوال ذوالقعدہ اور اول ہفتہ ذوالحجہ مقرر ہین تمام عمر بہر کا فرض وہین ادا ہو جاتا ہے ہر سال آنا جانا کچہہ ضروری نہین ہان یہ ضروری ہے کہ جو کوئی اون مہینون مین حج کو اپنے ذمہ لے وہ چند امور ممنوعہ سے ضرور ہی بچتا رہے بیوی سے جماع نکرے۔ فسق فجور نہ کرے اور نہ حج کے دنون مین کسی سے جہگڑا کرے گو کہ حق پر ہی ہو کیونکہ دربار شاہی مین اس قسم کی باتین بے ادبی مین داخل مین اسکو سمجہہ لو اور بہی جو کچہہ بہلائی کروگے اسکا بدلہ پاؤگے کیونکہ خدا اوسکو جانتا ہے اور ایسے زاہد او متوکل بہی نہ ہو کہ حج کو جاتے ہوئے کہانا کپڑا ہی چہوڑ جاؤ جس سے آخرکار مجبوری مانگنے تک نوبت آئے بلکہ سفر خرچ ساتہہ لو کیونکہ خرچ کا بڑا فایدہ سوال سے بچنا ہے جو سفر خرچ نہ ہونے کی حالتمین تم کرتے ہو پس ایسے بیجا سوال اور ناحق کے تجل کرنے مین اسے عقل والو مجہہ سے ڈرو ہان البتہ یہ بہی تمہین کوئی گناہ نہین کہ تم

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ - پڑ ڈالا جاتا آخر نوبت بآن رسید کہ آپنے اپنا وطن مالوف چہوڑکر طایف کی راہ لی وہان بہی جو سلوک خدام والا سے ہوا اوس کے بیان سے قلم عاجز ہے انہین پتہر برسائے گئے چہوٹے چہوٹے بچون کو پیچہے لگا کر تالیان بجوا کر شہر سے باہر نکال دیے گئے پہر وہان سے لوٹتے ہوئے مکہ شریف کو آئے جہان آپکے جدی مکانات اور جہان کے آپ نانا نانی رئیس تہے اوسی شہر مین آپ کو (فداہ روحی) قدم رکہنے کی اجازت نہین اللہ اکبر آخر ایک معمولی سے آدمی کی پناہ لیکر اندر آئے تو آکر بہی کونسی عافیت تہی اودہر مسلمانون کا یہ حال کہ آپکے لوگ اپنے بہائیون سے تنگ آکر گہر بار بیوی بچے چہوڑکر حبشہ کو چلے گئے تہے آخر یہ ہوا کہ خود بدولت بہی مکہ شریف کو جو آپکا وطن مالوف تہا چہوڑکر سب سے چہپکر چلے گئے مگر آپ لوگ اس پر بہی راضی نہ ہوئے مدینہ تک بہی پیچہا کیا سو سو اونٹ پکڑنے والے کیلئے مقرر کئے

* چہپ کہاں لئے گئے تہے کہ کفار کی غرض تہی کہ ان کو یہان ہی رکہہ کر تنگ کرین یا مار ڈالین اگر یہ باہر گیا تو ضرور مزاحم پایا جائیگا - ۱۲ منہ

[illegible]

أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَا
اپنے مولا سے ترقی مانگو   پس جب
أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ
تم عرفات سے واپس آؤ   تو اللہ کو یاد کرو
عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا
مشعر الحرام کے پاس اللہ کو خوب یاد کرو جیسا اوس نے تم کو
هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ
بتلایا   تم اس سے پہلے   غلطی
لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ
میں تھے   پھر لوٹو تم جہاں
حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ
سے لوگ لوٹتے ہیں پر اللہ سے بخشش مانگو

اپنے مولا سے تجارت کے ذریعہ ترقی مانگو بیشک حج کے موسم میں
اسباب وغیرہ لیجاؤ اور کماؤ گناہ نہیں ہے کہ وہ کمانے میں
اللہ کو بھول جاوے ایسا مت کرو کہ اوسکی یاد سب دنیا دھندا
سے [illegible] پس جب تم عرفات سے واپس آؤ مشعر الحرام پہاڑی
کے پاس اللہ کو خوب یاد کرو [illegible] اوس کو
اوس طرح یاد کرو جو [illegible] تم کو بتلایا ہے
پہلے غلطی [illegible] تم کو بہتیں
اپنے خیال میں [illegible] چند شہوں پہر
لوگ تمام [illegible] سب لوگ لوٹتے ہیں
یعنی عرفات [illegible] اور اپنے پہلے قصوروں
پر اللہ سے بخشش مانگو
وہ بخشیگا

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ - چنانچہ ایک بڑا بہادر ڈاکو آپ کو مدینہ کی راہ میں جا ہی لیکن سے

ہوگا کیا دشمن اگر سارا جہاں ہو جائیگا   جبکہ وہ با مہر ہم پہ مہربان ہو جائیگا

تہوڑی ہی دور تھا کہ اوسکا گہوڑا بحکم الٰہی زمین میں دھس گیا یہاں تک مجبور ہوا کہ اوس نے خود ہی درخواست کی کہ آپ میرے لئے دعا کرکے مجھے چھڑا دیں میں آپ تک کسیکو آنے نہ دونگا اور وہ اپنے تجربہ سے یہ بھی جان گیا کہ آپکی ضرور ترقی ہوگی چنانچہ اوس نے ایک امان بھی اوسیوقت ایک چمڑے کے ٹکڑہ پر لکھوالی اور اپنے وعدہ کے موافق لوٹتے ہوئے جو تلاش کنندہ اوسکو ملا اوس نے پتہ نہیں بتلایا - پھر اس پر بھی بس نہیں بلکہ مدینہ پہ بھی فوج لائے اور منہ کی کہا کر گئے آخر کار جنگ احزاب میں تو تمام ملک کو جتنے مشرکین عرب اور یہاں کے جنٹلمین اہل کتاب (باوجود معاہدہ امن اور عہد صلح کے) بھی شریک تھے اکر تمام مدینہ کو گھیر لیا اور قریبا ١٨ - ١٩ روز تک گھیرے رہے تمام شہر میں

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ فَاِذَآ
اسد بڑا ہی بخشنیوالا مہربان ہے پھر جب
قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ
تم حج کے کام پورے کرچکو تو اللہ کو ایسا یاد کرو
کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ؕ
جیساکہ اپنے باپ دادا کو بلکہ اس سے بہی زاید
فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا
پہر بعض لوگ ایسے ہین کہ کہتے ہین کہ اے ہمارے مولا
فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ
ہمکو اسی دنیا مین دے اور آخرت مین ان کو کچھ بہی حصہ نہوگا
وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا
اور بعض لوگ وہ ہین جو کہتے ہین کہ اے ہمارے مولا تو دنیا

کیونکہ اسد تو بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے - چونکہ حج مین مقصود صرف ذکر الٰہی ہے اس لئے اسکی ابتدا انتہا مین کوئی فرق نہین پس مناسب بلکہ واجب ہے کہ جیسے ابتدا مین اسد کو یاد کرتے رہے ہو اسیطرح جب تم حج کے کام پورے کرچکو تو اسد کو ایسا یاد کرو جیسا کہ اپنے باپ دادا کو بعد حج کے بطور فخریہ یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بہی زاید کیونکہ باپ دادا کا مذاکرہ تو تمہاری باہمی مفاخرت اور ایک نمی بڑائی کے لئے ہے اور خدا کے ذکر سے تو تمہاری عاقبت بخیر ہو جائیگی ہماری تعلیم تو ایسی صاف ہے مگر پہر بہی بعض لوگ ایسے کوتہ اندیش ہین کہ دعا کرتے ہوئے یہی کہتے ہین کہ اے ہمارے مولا جو کچھ تو نے ہمکو دینا ہے اسی دنیا مین دے ہم بہی ایسی ویسون کو جس قدر کچھ دنیا مین دینا ہوگا دینگے اور آخرت مین اون کو ایسا بے نصیب کرینگے کہ ان کے لئے بہلائی سے کچھ بہی حصہ نہوگا

اور ان کے مقابل بعض لوگ وہ ہین جو خدا کو سب طاقتون کا مالک سمجہکر بہروسہ ڈالا جانکر دعا کرتے ہوئے کہتے ہین کہ اے ہمارے مولا ہمکو دنیا

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ دلی کے غدر کی کچہ حقیقت ہمارا بیان اگر کبہی بہت بڑی آنکہ کا رخانہ تہا ۔ پہرکر واپس ہوئے دیکہو اور غور سے پڑھو ناظرین ان علیہم دیکہا وجہ جو حالت مذکورہ تہا اس پر بہی اعتراض ہین کہ بانی اسلام نے جہاد کئے اور جہاد کی تعلیم دی ہے اللہ رے ایسے حسن پہ یہہ بے نیاریان ۔ بندہ نواز ! آپ کسی کے خدا نہین

اب سوال

یہ ہے کہ یہ اور اس قسم کے سوال اور تکالیف کہ جن کے لکہنے سے قلم کو رعشہ ہوتا ہے آنحضرت اور آپکے خدام کو کیون پہنچائی گئین اے اسلام کے مخالفو ! اے عقل سلیم کے دشمنو ! اے ہمارے علاتی بہائی عیسائیو اے ہمارے نامہربان پڑوسی آریو ! اور برہمو و ذرا انصاف سے اس سوال کو سوچو اور خدا سے

حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

مین ہمکو نعمت اور قیامت مین ہی نعمت نصیب کر اور

عَذَابَ النَّارِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ

ہمکو آگ کے عذاب سے رہائی بخش کہ انکی کمائی کا حصہ انکو ہے

مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

اور خدا بہت جلد حساب کرنیوالا ہے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ

اور اللہ کو یاد کرو چند دن گنے ہوئے مین

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ

پہر جو کوئی دو دن مین جلدی کرے تو اوسپر کوئی گناہ نہین

مین بہی ہمکو نعمت دے اور طرح سے عافیت دی اور قیامت مین بہی نعمت اور آسایش نصیب کر اور سب سے زیادہ تیری رحمت سے توقع ہے کہ تو ہمکو آگ کے عذاب سے رہائی دیجیو ان دوراندیشون اور ان کوتہ بینون کی مثال مین یہہ سمجہو کہ یہہ تو خدا سے گویا عمدہ عمدہ غذا مع سالن اور حلوے کے مانگتے ہین اور وہ کم بخت گویا صرف روکہی روٹی خدا مالک الملک سے مانگتے ہین پس تم آپ ہی فیصلہ کر لو ان مین کو بہتر اور دانا کون ہے یقیناً ان کی دوراندیشی اور بلند پروازی ہے کسیکو کلام نہوگا سب ہی تو انکی کمائی کا حصہ انکو ہے اور انکی دعا بہی قبول ہوگی اور خدا ان دونو کا بہت جلدی حساب کرنیوالا ہے جس دن تمام اجر سب ذریقین کا کہل جائیگا اپنے اپنے درجے کے موافق پہل پاوینگے پس تم بہی اے لوگو اگر خدا کے کامل بندے بننا چاہتے ہو تو خدا سے اس طرح سوال کرو جو دونو جہانون مین کام آئے ہون اور ہر حال مین اللہ کو یاد کرو بالخصوص چند دن گنے ہوئون مین یعنے بعد حج کے گیارہوین بارہوین تیرہوین پہر بہی کوئی دو دن مین ہی جلدی کر کے اور جلد ہوین کو لوٹ آوے تو اوس پر کوئی گناہ نہین

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۲ ذکر اسکا جواب صاف اور صحیح لفظون مین دو کہ آپ لوگ تو اپنے بہائیون کے لحاظ سے حق کا ہیکو کہین گے ہم ہی اسکی صحیح وجہ بتلاتے ہین وہ یہی تہی کہ سورۂ ممتحنہ مین ستم والہان سنتے تہے کہ وہ اللہ بجز پاس حق گناہ دگر سب جہوٹے خداؤن کو چہوڑ کر ایک ہی مولا کریم سے لو لگائی تہی ذرا غور سے پڑہو اور خوب سمجہو یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم (سورۂ ممتحنہ) کیا آپ یا آپکا کوئی اور بہائی ثابت کر سکتا ہے کہ ان مظلومون کا بجز اس کے کوئی اور گناہ بہی تہا کیا حضور مقدس (فداہ روحی) یا آپ کے خدام نے مکہ مین بہی کسی پر ظلم کئے تہے کیا کسیکا مال کہایا تہا یا جاگیر دبائی تہی یا کسی کے باپ یا بیٹے کا قتل کیا تہا یا گدستہ کم کسی مشرک کا پانی چہوڑا تہا ؟ کچہہ نہین کیا اور ہرگز نہین کیا۔ پہر کیا اون (مشرکین لعدال کتاب) کا حق تہا ؟ کہ ان کو بوجہ تبدیل مذہب ہی تنگ کرین کہ جسکا گزشتہ نمونہ خود آپ سن چکے ہو جسکا

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ

اونکو جو پرہیزگاری کرین اور ڈرتے رہو اور جانو کہ تم

اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ

اوسی کے پاس جمع ہوکر

تُحْشَرُوْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

جاؤ گے اور بعض لوگ ایسے

يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ہیں کہ جنکی باتین تجھکو دنیا کی زندگی میں معلوم ہوتی ہین اور

وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ

اپنے مافی الضمیر پر خدا کو گواہ کرتا ہے حالانکہ تمہارا سخت

یہ ثواب ہر ایک کو نہیں بلکہ اونکو جو پرہیزگاری کرین اور ہر کام میں خلاص مند ہون - پس تم اخلاص مند ہوا ور اللہ سے ہر وقت ڈرتے رہو اور دل سے جانو کہ تم نے اوسی کے پاس جمع ہو کر جانا ہے مناسب تمہارے اعمال کے جزا سزا دیگا - اپنی ظاہرداری پر نازان نہ ہو اس لئے کہ وہ تمہارے حال سے خوب واقف ہے تمہارے دلون کے بہیدون کو جانتا ہے ہان تم آپس مین ایکدوسرے کے حال پر مطلع نہین ہو سکتے یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات تمہارا دشمن دوست بنکر تمکو دہوکہ دے جاتا ہے اور تم نہین جان سکتے اور بعض لوگ ایسے بھی ہین کہ جنکی بناوٹی باتین باوجود رسول ہونے کے تجھکو بھی دنیا کے معاملات مین بھلی معلوم ہوتی ہین اس لئے کہ تو غیب دان نا واقف ہے اور وہ طلاقت لسانی سے ادہر ادہر کی تجہ کو سناتا ہے اور اپنے مافی الضمیر پر بڑے صادق اور راستبازون کیطرح خدا کو گواہ کرتا ہے کہ اللہ قسم ہم تمہارا دل سے خیر خواہ ہون حالانکہ تمہارا سخت

شان نزول بعض لوگ منافقانہ آنحضرت کی خدمت مین آکر نرم نرم باتین کرتے اور اپنا اخلاص ظاہر کرتے اور ہر طرح قسمین کہا کر بھی یقین دلاتے کہ ہم خیر خواہ ہین حالانکہ باہر جا کر ہر طرح سے ایذا رسانی مین کوشش کرتے ہر مسلمانونکی مال و جان کے ضایع کرنے پر بھی دریغ نہ کرتے چنانچہ اخنس بن شریق ایک شخص منافقانہ جناب کی خدمت مین آیا کرتا تھا ایکدفعہ جب اوسکا داو چلا تو رات کو جاتے ہوئے مسلمانون کے کہیت جلا گیا اور مویشی قتل کر گیا اوس کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ١٢ **جلالین**

بقیہ حاشیہ نمبر ٢٣ - ادا نی اثریہ ہوا کہ وہ بیچارے مظلوم بجان آکر اپنا وطن مالوف اور بیوی بچے بہی چہوڑ کر غیر وطن مین جا بسے اگر اون کا یہ حق نہ ہو تو ہر ایک کا جو اپنے کو سچے مذہب کا پیرو سمجہے یہ حق ہونا چاہئے - پس صحابہ کا بہی حق تہا کہ اون ظالمون سے علاوہ بدلہ لینے کے اس حق کے لحاظ سے بہی بخوبی پیش آتے مگر افسوس کہ اونہون نے ایسا نہ کیا اگر اون مشرکون کا حق نہ تہا تو جو کچہ اونہون نے کیا اوسے انصافاً بیجا تو کہو! اور اپنے بہائیون کی بیجا حمایت تو چہوڑو - پہر بتلاؤ کہ ایسے ظلم پر ظلم کی

أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي

دشمن ہے … اور جب … ہوتا ہے تو

الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ

زمین مین … کرتا ہے کہ اوس مین فساد پہیلاوے اور کہیتو

وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝

کو برباد کرے اور چارپایون کی نسل کو اور اللہ فساد کو پسند نہین کرتا

وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ

اور جب کوئی اوسے کہتا ہے کہ خدا سے ڈر تو اکڑ اوسکی پہنچ

بِالْإِثْمِ ۚ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

سے گناہ پر پہنچا … جہنم اور کیا ہی برا … بچھونا ہے

جتجہن ہے اسکی دشمنی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ مسلمانون کو ہر طرح تکلیف پہنچاتا ہے اور جب تیری مجلس سے پہرتا ہے تو زمین کی بربادی مین … کرتا ہے کہ زمین مین فساد پہیلائے اور کہیتون کو برباد کرے اور چارپایون کی نسل کو مارے اگرچہ تو کبہی ایسے بدمعاش سے بوجہ نا واقفی کے خوش ہوگیا ہو یا آئندہ کو ہوجائے مگر اللہ تو ہرگز ان سے خوش ہوگا اس لئے کہ اللہ فساد اور فسادیون کو پسند نہین کرتا۔ نواپسا مفسد اور متکبر ہے کہ جب کوئی اوسے بطور نصیحت کہتا ہے کہ خدا سے ڈر اور ایسے بیہودہ کامون سے توبہ کر تو اپنی اکڑ خانی کی وجہ سے زیادہ گناہ پر پہنچتا ہے اور کہنے سننے والون کی تحقیر کرتا ہے بہلا کہان تک کریگا انجام کار ہمنے ہی اسکے لئے جہنم طیار کر رکہا ہے یہی جہنم اسکی غرور توڑنے کو

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳۳ کہان تک … دشمنی … اور کہان تک طبیعت انسانی متحمل ہے اور ساتھ ہی اسکے مذہبی رکاوٹ کے اٹھانے کا جوش بہی اندازہ کرو اور اوسکو مدنظر رکہ کر بتلاؤ کہ مسلمانو! اون کے کوس آگے بڑہے تھے یا بیچ سے ہی قطع کر بیٹھے تھے ہرگز نہین بلکہ کئی درجہ اوس سے آگے بڑہے۔ **سنو!** اس جنگ جہاد کی وجہ قرآن کریم نے خود ہی بتلائی ہے۔ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ الحج اس آیت کو ذرا آنکہین کہولکر پڑہو اور دل لگا کر سمجہو کہ اس جہاد کے بانی مبانی آپ کے ہی بہائی صاحبان تہے یا کوئی اور۔ مین سچ کہتا ہون کہ اگر مسلمانون کو آزادی اور امن ہوتا اور کفار انہی کیطرف سے وہ سلوک جو پیش آئے نہ آئے ہوتے تو اون کو جہاد کی بہی ضرورت نہ ہوتی اور نہ ہی وہ اس طرف خیال کرتے بلکہ اپنی صفائی حال اور صدق مقال سے ایسی ترقی کرتے اور آسایش مین رہتے جو اس جنگ وجہاد سے بہی اون کو میسر نہ ہوئی تہی اس آیت مین بہی جسکا حاشیہ ہم لکہتے ہین جہاد کی وجہ کیطرف اشارہ فرمایا ہے اور باوجود اس کے کہ اب ایک موقع بدلہ لینے کا ہے اور بدلہ بہی ایسے لوگون سے کہ جن کے ظلم وستم کی کوئی حد بہی نہ رہی ہو پہر بہی زیادتی کرنے سے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ
بعض لوگ ایسے ہین جو اپنی جان اللہ کے
مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ
خوش کرنے پر دیدیتے ہین اور اللہ بندون پر عموماً مہربان ہے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ
اے مسلمانون سب احکام کی فرمان برداری کرو
كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
اور شیطان کے پیچھے مت چلو
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
وہ تمہارا صریح دشمن ہے

جیسا اس نے بٹنا ہے جیسا کہ یہ ایک اعلیٰ درجہ کا متکبر اور مغرور ہے اسیطرح اسکے مقابل بعض لوگ ایسے بہی ہین جو اپنی جان ہی اللہ کے خوش کرنے پر دیدیتے ہین ایسے ہی لوگ مورد الطاف خداوندی ہین بہلا کیون نہون ایک تو انکی نیک نیتی اور ساتھ ہی اس کے یہ کہ اللہ اپنے بندون پر عموماً مہربان ہے ہان ٹہیک ہے کہ خدا کا بندہ بننا صرف زبانی جمع خرچ سے نہین ہو سکتا جبتک کہ اوسکے سب احکام نہایت تعظیم و تکریم سے نہ نباہے جائین جب ہی تمکو حکم ہے کہ اے مسلمانو سب احکام الٰہی کی فرمان برداری کرو اور بعض کو کرنے اور بعض کو چہوڑنے مین شیطان کے پیچہے مت چلو اس لئے کہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے وہ کبہی تم سے بہلائی نہ کریگا

شان نزول بعض لوگ مسلمان ہوکر بہی اپنی رسومات چہوڑنے سے جی چراتے بعض یہودی مشرف باسلام ہوکر اونٹ کے گوشت سے حسب عادت سابقہ پرہیز کرتے تہے اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ ... رد کردیا نہ صرف رد کردیا بلکہ اوسپر وعید شدید فرمایا کہ زیادتی کرنیوالے خدا کو کسیطرح بہی نہین بہاتے - پہر اسی آیت مین باہیان جہاد پر الزام لگایا ہے کہ فتنہ و فساد کرنا جو تم کر رہے ہو جس سے ہر طرح کی خرابیان پیدا ہون قتل سے بہی برا ہے اس وقت لکہتے ہوئے مجہے اسکی وجہ کہ یہان پر والفتنۃ اشد من القتل جناب باری نے کیون فرمایا سمجہہ مین آئی ہے کہ اسہین حال کے عیسائیون اور ہندؤن کو الزام دیا جاتا ہے کہ تم اسلام پر تو منہ پہاڑ پہاڑ کر اعتراض کرتے ہو کہ اسنے جہاد کی تعلیم کی ہے مگر یہ نہین دیکہتے کہ تمہارے باپ دادون نے کیا کچہ نہین کیا سب فتنون کی جڑ تو وہی ہین جو فتنہ پردازی کرتے ہین ایک اور آیت مین بہی اس امر کیطرف کہ مسلمان مجبوری لڑتے ہین اشارہ ہے قاتلوھم کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ[1] مگر افسوس کہ مخالفین اسلام بجائے اس کے کہ اس آیت مین غور کرکے نادم اور خجل ہوتے - اولٹے اولجہتے ہین کہ صاحب یہان پر تو قرآن نے فیصلہ ہی کردیا کہ سب کافرون کو مار ڈالو مگر وہ اسکو نہین دیکہتے کہ کما یقاتلونکم

[1] لڑو ان سب سے جیسے وہ تم سب سے لڑتے ہین ۱۲

فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ
[illegible]
الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
ہو لوگ تو جان لو کہ اللہ غالب [illegible]
هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي
اس امر کی انتظاری کرتے ہین کہ خود خدا ہی بادلون
ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ
کے سایہ مین ان کے پاس آوے اور اوس کے فرشتے
وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ
اور کام کا فیصلہ ہو جائے سب کام تو اللہ ہی کیطرف پہرتے ہین

[illegible] احکام کے بہی اگر تم پہلو گے تو جان
[illegible] اللہ تو بڑا غالب اور بڑی
[illegible] جو مناسب تو فوراً کر دیتا ہے
[illegible] مخلوق کی اطاعت سے اوسکو فایدہ
نہیں [illegible] نقصان نہین - مگر یہ دنیا کے بندے
[illegible] خدا کے رسول کی بہی اطاعت نہین کرتے اور ناحق
اوہر اودہر کی باتین بناتے ہین گویا اب اس امر کی انتظاری کرتے
ہین کہ خود خدا ہی بادلون کے سایہ مین ان کے پاس چلکر آوے
اور ساتھ ہی اوسکے فرشتے بہی ہون اور آخری کام کا فیصلہ ہو جائے
نیکون اور بدون مین تمیز ہو انکی ایسی بیجا آرزوئین اور مسخر کی سزا خوب
ہی ملیگی آخر تو سب کام تو اللہ ہی کیطرف پہرتے ہین ایسے لوگ تو پہلے بہی ہو چکے ہین جو ظاہری نازونعمت پر مغرور

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ - کافر کے یہی تو معنی ہین بہلا اگر اسلام اور قرآن کا یہی منشا ہوتا کہ کوئی کافر ہی دنیا مین زندہ نہ رہے تو ذمی کا فرق بجو
رکہنے کا حکم اور اونکی حفاظت مثل مسلمانون کے ہونیکا ارشاد کیون ہوتا - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو دفع فساد
منظور ہے نہ کشت وخون چنانچہ ایک جگہ صریح ارشاد ہے ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع
وبيع وصلوات ومساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا - الحج جس جس آیت مین قتل وقتال کا ذکر ہے سب مین نہین تو
اکثر مین تو ضرور یہی ہوگا کہ اس جہاد سے مقصود دفع مظالم ہین **اور سنو** ومالكم لاتقاتلون فى سبيل الله
والمستضعفين من الرجال والولدان الذين يقولون ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها

له اگر خدا بعض ظالم لوگون کو بعض سے دفع نہ کرے تو درویشون کے حجرے نصاری کے گرجے اور مسلمانون کی مسجدین جنمین اللہ کے نام کا ذکر بہت ہوتا ہے برباد ہو جاتین

ته تمہین کیا ہوا کہ اللہ کی راہ مین نہین لڑتے اور اون ضعیف مردون اور بچون کی رہائی کے لئے جو مظالم کفار سے تنگ آکر کہتے ہین
کہ اے ہمارے خدا ہمین ظالمون کی بستی سے کسی طرح نکال ۱۲ منہ

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ

پوچھہ بنی اسرائیل سے کہ کتنے ہم نے اون کو

بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

نشان دئے جو شخص اللہ کی نعمت کو بعد پانیکے بدلتا ہے

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

تو خدا کا عذاب سخت ہے

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

کافرون کو دنیا کی زندگی خوب معلوم ہو

وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ

اور مسلمانون سے مسخری کرتے ہین

ہوکر خدا کے حکمون کو بہولے تھے پہر آخرکار عذاب آلہی نے اونکو خوب گرفت کی ذرہ پوچھہ تو بنی اسرائیل سے کہ کتنے ہمنے اون کو کہلے کہلے خداوندی کے نشان دئے مگر اونہون نے بجائے شکر کے یہ سمجھا کہ ہماری لیاقت پر ہمکو ملے ہین سکی ناشکری کی سزا مین خدا نے اون پر وبال ڈال کئے کیون نہ ہو خدا کا عام قاعدہ ہے کہ جو شخص اللہ کی نعمت کو بعد پانیکے بدلتا ہے اور بجائے شکر کے کفر کرتا ہے تو انجام کار سوائے ہلاکت کے اسکو کچھہ بھی نصیب نہین ہوتا اس لئے کہ ایسے نالائقون کے لئے خدا کا عذاب سخت ہے ہمیشہ سے کوتہ اندیش ظاہر بینی پر مرتے ہین یہی وجہ ہے کہ کافرون کو دنیا کی زندگی کی نمایش خوب معلوم ہو اور مسلمانون سے بسبب اونکی تنگدستی کی مسخری کرتے ہین

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳- اس آیت نے اور بہی واضح کر دیا کہ جہاد سے مقصود اصلی دفع مظالم اور آزادی کا کہولنا ہی ورنہ اسلام کی اصلی غرض تو منادی اور اعلائے کلمۃ الحق ہے اگر کوئی اوسمین خلل انداز نہو اور بلا وجہ مزاحمت نہ کرے تو اسلام نے بہی اوس سے تعرض کی اجازت نہین دی۔ مین سمجھتا ہون کہ ہمارے زمانہ کے مخالفین عیسائی اور ہند واعتراض کرتے ہوئے اپنے گریبان مین منہ نہ ڈالنے کہ جس جہاد پر منہ پہاڑ پہاڑ کر اعتراض کر رہے ہین ہماری ہی بہائیون کی مہربانی کا ثمرہ ہے افسوس کہ نہ کے مخالف سے نہ زبانی نہ تحریری یہ سنا کہ بیشک جو کچھہ مشرکین عرب اور اوس زمانہ کے جنٹلمین اہل کتاب نے حضور مقدس روحی فداہ اور آپ کے خدام سے سلوک کئے واقعی حد سے متجاوز تہے۔ حیرانی ہے کہ ان مظلوم صحابہ کی نسبت عام اخلاق انسانی ہی بہول گئے کسی گلیڈاسٹونی کو بہی اپنے آرمینیا کی نسبت سے عشر عشیر بہی رنج نہ ہوا سچ ہے الکفر ملۃ واحدۃ جانبداری ایسی ہی بلا ہے کہ انکہونپر پٹی بندہوا دیتی ہے سب سے تعجب تو عیسائیون کے حال پر ہے کہ اسلام پر تو منہ پہاڑ پہاڑ کر معترض ہین حالانکہ اونکی کتب عہد عتیق ایسے ہی جہادون سے پر ہین- اسے تو جانے دیجو حال ہی مین جو کچھہ یورپ کے عیسائیون نے کیا ہو دیکھئے کہ چین مین چند مشنریون کو جو خواہ مخواہ لوگون کے گہرون مین حسب دستور خویش

اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
حالانکہ اللہ سے ڈرنیوالے اون سے بلند ہونگے اللہ جسکو
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۞ كَانَ
چاہتا ہے رزق بے حساب دیتا ہے سب لوگ
النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ
ایک ہی دین پر تھے تو اللہ نے
النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ
نبی بھیجے خوشی سنانیوالے اور ڈرانیوالے اور ان کے
مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ
ساتھ ایک ایک کتاب نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے

اس چند روزہ زندگی اور اس کے تھوڑے سے اسباب کے لحاظ سے اونکو حقیر جانتے اور اونکا نام درویش اور ملانے رکھتے ہین حالانکہ اللہ سے ڈرنیوالے اہل ایمان قیامت کے روز اون سے بلند مرتبہ مین ہون گے باقی رہی دنیا کی زیب و زینت سو یاد رکھو یہ کام اللہ کے ہین جسکو چاہتا ہے بے حساب دیدیتا ہے اسمین اوسکی مصلحتین ہوتی ہین یہ کوئی لیاقت کی دلیل نہین بہت نالائق جنکو سمجھ کی ذرا بھی شعور نہین ان کے آگے بہتیرے ذی شعور خادم بیٹھے رہتے ہین کیا یہ نہین سنا ہے ع نادان آنچنان روزی رساند که دانا اندران حیران بماند. ان کا یہ سوال کہ خدا خود ہی آکر اون کو ہدایت کرے سو یہ امر کبھی ہوا اور نہ ہوگا اور نہ ہو سکتا ہے دنیا کی ابتدا تاریخ سے دیکھین تو انکو معلوم ہوگا کہ ہمیشہ سے یعنی آدم دیا رسول ہو کر آتے رہے اول اول تو سب لوگ ایک ہی دین پر متفق تھے چند دنون بعد انہون نے اوسمین اختلاف کیا کوئی توحید پر رہا کوئی شرک مین پھنسا جب یہ حالت اونکی ہوئی تو اللہ نے نبی آدم سے نبی بھیجے **پہلے کامون پر خوشی سنانیوالے اور برے کامون سے ڈرانے والے اور ان کے ساتھ ایک ایک سچی کتاب بھی نازل کی تاکہ وہ کتاب ان لوگوں کے**

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳۔ ہندوستان پنجاب ہی سمجھ کر کہتے ہین گے کسقدر تکلیف پہنچی پہ تمام یوروپ برانگیختہ ہوگیا ملکہ معظمہ بھی اپنی تقریر افتتاح پارلیمنٹ ۱۵۔ اگست ۱۸۹۵ء مین اس طرف توجہ دلاتی ہین لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان بھی گورنمنٹ چین کو لکھ رہے ہین کہ اسکا کامل انتظام نہ ہوا تو انگلستان مزید کارروائی کرنے پر مجبور ہوگا آرمینیا کا جھگڑا جو بات سی بتنگڑ بنایا گیا ہے قابل دید ہے کہ ان روشن ضمیر عیسائیون اور مقدس پادریون نے کہان تک قوم کی حمایت کی کیونکر نہین کی اور کس قدر اون کے امن و عافیت کے اسباب مہیا کرنے مین کوششین نہین کین اور کہان تک ممکنات سے گذر کر محالات تک نہین پہنچے کہ سلطان المعظم کو بھی اصلاح دینے لگے ان سب سے بڑھکر اس بڈھے مسٹر گلیڈسٹون نے حمایت بنی نوع کے نام سے کیا کیا زہر نہین اوگلے جو ناظرین اخبارات ۱۸۹۵ء

النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ط وَمَا اخْتَلَفَ
اختلافون کا فیصلہ کرے اور زیادہ اختلاف انہین
فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا
اونہین لوگون نے کیا جنکو کتاب ملی ہوی تہی
جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى
بعد پہنچنے نشانات بینہ کے اپنے حسد کیوجہ پس
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ
خدانے ماننے والون کو اپنے فضل سے راہ دکہائی
مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ط وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
جنمین وہ لوگ آپسمین مختلف ہو رہے خدا جسے چاہے

اختلافون کا فیصلہ کرنے سے بہت لوگ مان گئے گو بعض اپنی جہالت پر بہی اڑے رہے خیر وہ زمانہ بہی گذرا بعض راہ راست پر آئے اور بعض گمراہ رہے طرفہ تو یہہ کہ اس زمانہ مین ہمنے لوگون کی ابتر حالت دیکہکر ہدایت کیلئے رسول بہیجا کہ لوگون کو راہ راست پر لاوے [illegible] کے ماننے مین بہی لوگون نے پس و پیش کیا اور سب سے زیادہ اختلاف انہوں نے اونہین لوگون نے کیا جن کو پہلے کتاب آسمانی ملی ہوئی تہی اور وہ اس سلسلہ رسالت سے واقف ہین نہ یہ کہ لاعلمی سے بلکہ بعد پہنچنے نشانات بینہ کے محض اپنی حسد کی وجہ سے منکر ہوئے پس اسکا انجام یہ ہوا کہ یہی لوگ بے نصیب رہے اور خدا نے اپنے بندے ماننے والون کو محض اپنے فضل و کرم سے حق کی وہ راہ دکہائی جس مین وہ لوگ آپسمین مختلف ہو رہے تہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ - سے پوشیدہ نہ ہون گے انہون نے تو سب کچھہ کیا اور امن عامہ اور ہمدردی قومی کے نام لیئے سو نہ صرف بری ہوئے بلکہ قابل قدر بہی جانے گئے مگر اسلام نے اگر قاتلوا الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین کہدیا تو چارون طرف سے گونج اوٹہی ہے کہ یہ کیا وہ کیا ظلم کیا ستم کیا - کوئی نہین پوچہتا کہ کیون صاحب چین کے مشنریون اور آرمینیا کے سفیرون کو جس قدر تکلیف ہوئی مکہ کے معزز رؤسا ابوبکر اور عمر اور دیگر صحابہ اور خود سید الانبیاء روحی فداہ ابی و امی کو کیا کم ہوئی تہی؟ ان روشن ضمیر عیسائیون کو تو مقدس آب پادریون نے یہان تک بہی سمجہا رکہا ہوا ہے کہ مسلمانون کے مذہب مین فرض ہے کہ ساری عمر مین ایک آدہ عیسائی کو ضرور ہی مارین مسٹر ویب صاحب نو مسلم امریکن لکہتے ہین کہ مجہے ایک عیسائی نے پوچہا کہ کیا سچ ہے مسلمانون کو جنت مین جگہ نہ ملیگی جب تک وہ ایک آدہ عیسائی کا خون نہ کرین افسوس ہے کہ اس بد قسمتی کے زمانہ مین بہی مذہبی روشنی کے لحاظ سے یورپ اندہیر نگری ہے ہندوستان مین مشنری لوگ ایسے خیال ظاہر کرنے سے اسلیئے رکتے ہین کہ اونکو ڈر ہے کہ یہان بہانڈا پہوٹ جائیگا اور علما ہماری جہالت کی قلعی کہول دینگے - خلاصہ یہ کہ اسلامی جہاد جس قدر کہ ہے صرف امن عامہ اور آزادی کے قایم کرنیکو

إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ أَمْ حَسِبْتُمْ
سیدھی طرف ہدایت ... کیا خیال ہے
أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ
جو کہ جنت میں داخل ہو جاؤگے ... اون لوگوں کا سا
الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ
وہ تکالیف ... جو تم سے پہلے لوگون پر آئی تہین
الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ
اور ملکی مصیبتین اور جسمانی دکھ ... اور کانپ اوٹھے
يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
یہانتک کہ رسول اور اوس کے ساتھ ایماندار بول اوٹھے
مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ
کہ اسکی مدد کب ہوگی خوش رہو خدا کی مدد قریب ہے

ہین ... خدا جسے چاہے سیدھی طرف بچاتا ہے وہ بااختیار حاکم ہے اون ہی بندون کے اخلاص مندون کی قدر کیا کرتا ہے ان آئین شاہی مین کہ ہدایت پر ثابت قدم رہنا ذرا مشکل کام ہے علاوہ تکلیف احکام مذہبی کے مخالفون سے تکالیف اور اذیتین بہی اوٹہانی پڑتی ہین جیسی کہ پہلے لوگون کو ہوئین اسی طرح میسر ہی اے مسلمانو! تکالیف آئینگی اور ضرور آئینگی کیا تم خیال کئے بیٹہے ہو کہ جنت مین جہٹ سے داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابہی تم پر وہ تکالیف نہین آئین جو تم سے پہلے لوگون پر آئی تہین ہر طرح کی سختیان اور تکلیفین ہی اونکو پہنچین اور مخالفون کے خوف سے کانپتے رہے یہان تک اونکو ... نوبت پہنچی تہی کہ اوس زمانہ کے رسول اور اوسکی تابعدار مومن بعض دفعہ بول اوٹہے تہے کہ اللہ کی مدد جس کا ہم سے وعدہ ہوا ہوا ہے کب ہوگی اس حال پر زیادہ ... مدد کا کونسا ہوگا ما سوا بعد کیطرف سے بطور تسلی اون سے کہا جاتا تہا کہ خوش رہو خدا کی مدد بہت قریب ہے وہ حکمت والا ہے جب مناسب ہوگی مدد پہنچاوے گا۔ ایسی تکلیفون پر صبر تو کیا ہی تو مسلمانون پر ... اگر نہ آتی تو خدا کے فضل سے ہر طرح کی آسایش ہے مال

شان نزول مکہ مین تو صرف مشرکین کی ہی تکلیف تہی مدینہ مین جب آپنے ہجرت کی تو وہان پر ایک طرف یہودی دوسری طرف چہپے دشمن، نیادار منافق تیسرے مشرک سب بہ لکر جنگ احزاب مین مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے تہ مین ہمارے جنٹلمین اہل الکتاب باوجود عہد مصالحت کے سب سے پیش قدم تہے ایسے واقعات سے صحابہ کرام کو بڑی تکلیف پہنچی اونکی ہمت بڑہانے کو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳۔ منکہ کافرون کو کفر کی سزا دیتے یا جبراً مسلمان بناتے بلکہ ان دونو امام کو ذمیون کے حقوق اور حفاظت پوری طور کی دفع کرتے ہین فاعتبروا یا اولی الالباب ۱۲ منہ

يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۵ قُلْ
تجھہ سے سوال کرتے ہین کیا خرچ کرین تو کہدے
مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
جو کچھہ خرچ کرنا چاہو وہ مان باپ کو
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
اور قریبیون اور یتیمون اور مسکینون
وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ
اور مسافرون کودو اور جو تم نیکی کرتے ہو
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۵ كُتِبَ عَلَيْكُمُ
خدا اوسکو جانتا ہے لڑائی کرنا تمپر
الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ
فرض ہوا ہے اور تم اوسکو پسند نہین کرتے ہو تم تو
تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ
ایک چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق مین بہتر ہوتی ہے
عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ
اور ایک چیز کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہین مضر ہوتی ہے
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۵
خدا جانتا ہے اور تم نہین جانتے

دولت کا یہ حال ہے کہ تجھہ سے از خود سوال[+] کرتے ہین کہ اسکی
راہ مین کیا خرچ کرین - چاندی دین یا سونا یا حیوانات یا پیداوار
تو کہدے اِس امر سے کیا پوچھو جسکی توفیق ہو خرچ کرلو - ہان اس امر
کا لحاظ رکھو کہ بیجا نہ دیا جائے بلکہ جو کچھہ خرچ کرنا چاہو وہ پہلے ماں باپ
کو دو اگر وہ محتاج ہون پہر اور قریبیون اور یتیمون اور مسکینون اور
مسافرون کو دو جن کا خرچ منزل تک پہنچنے کا کافی نہ ہو - پہر جسکو حقدار سمجھو
دیتے رہو تمہارا دینا ضایع نہ ہوگا اس لئے کہ جو کچھہ تم نیکی کا کام کرتے
ہو خدا اوس کو خوب جانتا ہے اور یہ جو تم بعض اوقات خرچ کرنے
سے رُکتے ہو اسکی وجہ یہ نہین کہ خرچ کرنا ہی واقع میں اچھا نہین بلکہ
یہ ناخوشی تمہاری ہی ہے اسیطرح جیسے لڑائی[++] کرنا تمپر فرض ہوا ہے اور تم
اوسکو پسند نہین کرتے ہو تمہاری طبیعتون کا کیا ٹھیک ہے، تم تو بسا
اوقات ایک چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق مین بہتر
ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایک چیز کو پسند کرتے ہو
حالانکہ وہ تمہیں مضر ہوتی ہے تو تمہاری
بھلائی بُرائی اللہ ہی کو معلوم
ہے اسلئے کہ خدا
سب چیزونکو جانتا ہے
اور تم تو اپنا نفع نقصان بھی نہین جانتے

ع ۲۶

شان نزول[+] ایک صحابی عمرو بن جموع نے جو بہت مالدار تھا آن حضرت سے سوال کیا کہ مین کیا خرچ کرون اس کے جواب مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲
شان نزول[++] مشرکین اور کفار نابہنجار کی تکالیف مسلمانون کے حق مین از حد فزون ہوگئین تو اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ

تجھ سے [illegible] اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ

[illegible]

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ

اور اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکنا اور انکار

الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ

انکار کرنا اور اوس کے رہنے والون کو اوس سے نکال

وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا

دینا بڑا گناہ ہے [illegible]

يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ

ہمیشہ تم سے لڑینگے حتی کہ تمکو تمہارے دین سے

عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ

بھی پھیر دین اگر طاقت رکھین جو لوگ

يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ

تم مین سے اپنا دین چھوڑ کر کفر کی حالت

كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

مین مرینگے تو اون کے کام

جب تم مسلمانون کا یہ حال ہے تو ان کافرون کا کیا ٹھکانا ہے انکی [illegible] کافی ہے کہ بطور طعن کے تجھ سے حرام مہینے مین لڑائی کا حکم پوچھتے ہین یہ سمجھ کر کہ اگر اس نے لڑائی کو [illegible] تو [illegible] سبھی بدنامی کرینگے یہ نہین جانتے کہ [illegible] تم [illegible] نہین تو بیشک [illegible] لڑنا بڑا گناہ ہے مگر صرف یہی گناہ نہین بلکہ سیدھی راہ پر تمہاری طرح نہ چلنا اور لوگون کو بھی اللہ کی راہ دین اسلام سے اور مسجد حرام یعنی کعبہ شریف مین نماز پڑھنے سے روکنا اور اللہ کے حکمون کا انکار کرنا اور اس مسجد کے رہنے والون کو محض اسلام کی وجہ سے اوس سے نکال دینا اور [illegible] تنگ کرنا یہ سب بڑا گناہ ہے اور فتنہ فساد کرنا جو تم لوگ کرتے ہو قتل وقتال سے بھی بڑا ہے پھر کس منہ سے ایسے سوال کرتے ہین اور وہ بھی مسلمانون کی غلطی کو بات کا بتنگڑ بنایا ہے اور یہہ بھی نہین کہ آئندہ بس ہے بلکہ ہمیشہ تم سے لڑینگے حتی کہ تمکو تمہارے دین سے بھی پھیر دین مگر کیا کر سکتے ہین ہان اگر طاقت رکھین تو ضرور ہی کرین لیکن انشاء اللہ کبھی بھی اون کو اس امر کی طاقت نہ ہوگی ہان تمہین بھی آگاہ رہنا چاہئے کہ جو لوگ تم مین سے اپنا دین اسلام چھوڑ کر کفر کی حالت مین مرینگے تو اون کے نیک کام جسقدر کئے ہون گے

شان نزول صحابہ سے ایک مرتبہ بوجہ غلطی کے یکم رجب یعنی حرام کا مہینا تھا) جنگ واقع ہو گئی اسپر مشرکین عرب نے آنحضرت اور آپکے صحابہ پر طعن کرنا شروع کئے کیونکہ ان مہینون مین لڑنا پہلے سے منع آیا تھا اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ اک مین مفسرین کا اختلاف ہے کہ یہ سوال کن لوگون نے کیا تھا بعض اہل اسلام کو سائل بتاتے ہین اور بعض کفار کو سب کے نزدیک بھی انسب ہے اس لئے کہ آیندہ کی لفظون مین بطور اشارہ کے جو الفاظ فرمائے گئے انکو مصداق کفار ہی ہین ۱۲

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
دنیا اور آخرت میں سب کے سب ضائع ہو جاوینگے اور یہ لوگ
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ
آگ ہی کے لایق ہین اور ہمیں ہمیشہ تک رہینگے جو لوگ
آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا
ایمان لائینگے اور ہجرت کرینگے اور اللہ کی راہ مین خوب
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ
لڑتے ہین انہی کو اللہ کی رحمت کی امید ہے
اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ
اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے تجھ سے
عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ
شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہین تو کہہ کہ ان دونوں مین بڑا
وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ
گناہ ہے اور لوگون کے نفعے بھی ہین اور گناہ انکا نفع سے
نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ
بڑا ہے اور تجھ سے پوچھتے ہین کہ کیا خرچ کرین

دنیا اور آخرت میں سب کے سب ضائع ہو جاوینگے اور آخرکار
یہ لوگ آگ ہی کے لایق ہین انہیں ہمیشہ تک رہینگے اور
جو لوگ اللہ کی توحید پر ایمان لائینگے اور اگر کفار انہیں تنگ کرین
تو جانے دین چھوڑ دینگے اپنا گھر اور وطن یا لوث چھوڑ کر ہجرت کرین
اور اگر اس پر بھی دشمنوں نے پیچھا نہ چھوڑا تو ایسے دشمنوں سے
اللہ کی راہ میں خوب لڑتے ہین انہی کو اللہ کی رحمت کی
امید ہے اور اللہ کیطرف سے علاوہ انکی مزدوری کے بہت سی
خلعتین بھی ملینگی اسلئے کہ اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے یہہ
بھی انکی ایک مہربانی ہے جو انکو ایسی سمجھ دے رکھی ہے کہ
باوجود اپنی جہالت سابقہ کے تحقیق کرتے ہین پوچھ گچھ کرتے
ہین گو وہ کام انکی قدیمی عادت میں سے کیوں نہ ہو دیکھو تو باوجود
عادت قدیمہ کے تجھ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہین کہ مفید
ہے یا نہین تو کہہ کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور کسیقدر لوگون
کے نفعے بھی ہین کہ ایک قسم کا چند روزہ فربہی اور غیر معمولی تمول
ہو جاتا ہے مگر باوجود اس کے انکو نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ انہین
دنیاوی نفع بہت ہین اور گناہ بھی انکا نفع سے بڑا ہے اہل ایمان سے امید ہی
ہے کہ ایسے افعال شنیعہ کرنے مین ہرگز پیشقدمی نکرینگے اسلئے کہ وے ہمیشہ فایدہ اُخروی ملحوظ رکھا کرتے ہین جو انہیں مفقود ہے
انکی اس خصلت حمیدہ کی یہ قوی دلیل ہے کہ جب سنتے ہین کہ اللہ کی راہ مین خرچ کرنا بھی ایک ضروری امر ہے تو برضا و رغبت تجھ سے

شان نزول حضرت عمر اور معاذ بن جبل اور بعض انصار نے شراب اور جوئے کی بابت سوال کیا کہ حضرت انکی بابت ہمین حکم دیجئے یہ تو بہت ہی مذموم فعل ہین انکے
جواب مین آیت نازل ہوئی ۱۲م راقم کہتا ہے چونکہ عرب میں مثل یورپ کے شراب کی ازحد کثرت تھی اسلئے بتدریج ہٹانیکی غرض سے اس آیت میں طریق برتا گیا جب لوگ متنفر ہوئے

۳ تو اسی کو فعل شیطانی کہہ کر سختی سے روکا ۱۲ منہ

قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
تو کہدے جو بچے خرچ کرو اسیطرح خدا تمہارے لئے
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا
احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت میں غور
وَالْاٰخِرَةِ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ
کرو اور یتیموں کی بابت تجھ سے
الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ
سوال کرتے ہیں تو کہدے انکی اصلاح کرنا اچھا ہے
وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ
اور اگر انکو ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں خدا کو
يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاۤءَ
مفسد اور مصلح سب معلوم ہیں اگر خدا
اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
چاہتا تو تکلیف میں تمکو ڈالدیتا بیشک خدا زبردست حکمت والا ہے

کتنا رکھیں اور کتنا دیں جسقدر ارشاد ہوا اوتنا ہی دیں تو ایسی پاک باطنوں سے کہدے کہ سارا مال خرچ کرنے میں اگرچہ اعلیٰ درجہ حاصل ہوتا ہے لیکن ہر ایک اس مرتبہ کا نہیں ہوتا اس لئے عام اپنی حاجت سے ہرا ہوتی مال کا چالیسواں حصہ خرچ کرو اسیطرح خدا تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرتا ہے اور کرتا رہیگا تاکہ تم دنیا اور آخرت میں غور کرو اور فانی کو ترک کرکے باقی کو لو کیا اس دنیا کے فانی ہونے میں بہی کسیکو شک ہے کیا نہیں دیکھتے کہ بہت سے لوگ ان کے دیکھتے دیکھتے چل دیتے ہیں اور اپنی چہوٹی چہوٹی اولادیں کو نہایت ہی شفقت سے رکہتے تہے اپنے پیچھے یتیم چہوڑ جاتے ہیں اور یہ لوگ پرورش میں لیکر ان یتیموں کی بابت تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کس طرح ان سے معاملہ کریں تو کہدے بہرحال انکی اصلاح کرنا اچھا ہے اور اگر انکو اپنے ساتھ ہی ملا لو اور ساتھ انکو کہانا کہلاؤ گو ان سے ان کے کہانے کے دام ہی وصول کرو تو بہی کوئی حرج نہیں اسلئے کہ وہ تمہارے بھائی ہیں اگر تمہاری نیت میں کوئی فساد ہوگا کہ انکو ساتھ ملا کر انکا مال کہا جاؤ تو اوسکی سزا پاؤ گے اسلئے کہ خدا کو مفسد اور مصلح سب معلوم ہیں سب کو انکی نیت کے موافق بدلہ دیگا غور کرو تو یتیموں کو ساتھ ملانیکا حکم محض تمہاری ہی آسایش کیلئے ہے ورنہ اگر خدا چاہتا تو سخت تکلیف میں تمکو ڈالدیتا کہ بالکل اون سے کسیطرح کا ملنا ملانا ایک جگہ بیٹھ کر کہانا ہی منع کر دیتا جس سے تمہیں بڑی دقت ہوتی آخر وہ تمہارے بہائی ہیں بیشک خدا بڑا زبردست حکمت والا ہے

شان نزول — آنحضرت نے جب نیکی کی ترغیب دی تو بعض صحابہ نے آپ سے پوچھا کہ حضرت ہم اپنا مال خرچ کریں بہی کس قدر دیں اور کسقدر رکہیں تبھی یہ آیت نازل ہوئی

شان نزول — ابن عباس کہتے ہیں جب یتیموں کا مال کہانے سے ممانعت نازل ہوئی تو جن لوگوں کے پاس یتیم بچے رہا کرتے تہے اور وہ انکو اپنی کہانے پینے میں کسیقدر خرچ لیکر شامل کرلیتے تہے انہوں نے یہ سمجہا کہ ایسا نہ ہو ہم کہیں انکا غلطی سے کہا لیں ان یتیموں کے کہانیکا بندوبست علیحدہ کر دیا اس علیحدگی میں یتیموں کا خرچ زیادہ ہونے لگا

۴ پہر اونہوں نے آنحضرت سے کیا تو اون کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ
اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جبتک وہ مسلمان نہ ہوں
وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ
اور لونڈی ایماندار مشرکہ سے بہتر ہے
وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ
گو وہ تم کو بھلی معلوم ہو اور اپنی لڑکیوں کو مشرکوں سے نہ بیاہو
حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ
جبتک وہ مسلمان نہ ہوں اور غلام مومن مشرک سے
مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
اچھا ہے اگرچہ وہ تمکو بھلا معلوم ہو یہ لوگ
يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى
آگ کیطرف بلاوینگے اور اللہ اپنی مہربانی سے
الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ
بہشت اور بخشش کیطرف بلاتا ہے اور لوگوں کے
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ع ۲۷
لئے اپنے احکام کھول کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پاوین

اوسکی حکمت یہ ہے یہی کہ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم خود ہی مشرک نہ بنو اور مشرک عورتوں سے نکاح ہی نہ کرو جبتک وہ مسلمان نہ ہوں کیوں کہ بیوی خاوند میں تفرقہ مذہبی خاص کر توحید اور شرک کا اختلاف مقصود خانہ داری مین مخل ہے ہمیشہ کے جھگڑے اور فساد دور تک نوبت پہنچاتے ہیں اگر مقصود خانہ داری حاصل کرنا ہو تو کسی مومن موحدہ عورت سے نکاح کرو اس لئے کہ کمینی لونڈی ایماندار مشرکہ خاندانی سے بہتر ہے گو بوجہ حسن ظاہری وہ مشرکہ تمکو بھلی معلوم ہو اوسمین تمہاری خانہ داری کا مقصود خوب حاصل ہوگا اسمین تمکو ہمیشہ کی دقت ہوگی ایسا ہی یہ بھی تمکو ضروری ہے کہ اپنی لڑکیوں کو مشرکوں سے نہ بیاہو کسی ایماندار نیک بخت سے بیاہو گو وہ غلام ہی ہو کیوں کہ غلام مومن دیندار مشرک بیدین سے اچھا ہے اگرچہ وہ مشرک بوجہ اپنی ظاہری وجاہت کے تمکو بھلا معلوم ہو اسلئے کہ یہ مشرک لوگ عذاب آگ کیطرف تمکو بلاوینگے اور اللہ تو محض اپنی مہربانی سے تمکو بہشت اور بخشش کیطرف بلاتا ہے اور ہمیشہ لوگوں کیلئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پاوین اور پھر ایک لحرو دریافت کرکے عمل کیا کرین

شان نزول ابو مرثد صحابی رضی اللہ نے ایک عورت خوبصورت مشرکہ سے نکاح کرنیکی آن حضرت سے اجازت چاہی پس یہ آیت نازل ہوئی اس آیت مین خدا نے نکاح کے متعلق ایک عمدہ اصول بتلایا ہے کہ دامادی کی بابت ہمیشہ دینداروں کو ترجیح ہونی چاہیے مگر افسوس کہ مسلمانوں نے جہاں اور احکام خداوندی سے غفلت کی تھی اس معقول اصول سے بھی بے پروائی کی کیسا ہی ہو مالدار ہو ہمیشہ قابل ترجیح سمجھتے ہیں جسکی وجہ سے بہت سے نالائقوں سے پالا پڑکر تمام عمر لڑکی کی جہنم میں گذرتی ہے مگر یہ کلام اونہیں لوگوں کیلئے ہے جنکی نسبت خدا نے فرمایا ختم اللہ علی قلوبھم

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى

اور پوچھتے ہیں تجھ سے حیض کا مسئلہ کہدے وہ گندگی ہے سو الگ رہو

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا

عورتوں سے حیض کی حالت میں اور نہ

تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ

اور نہ قریب ہو ان کے جب تک پاک نہ ہوں پھر جب خوب پاک ہو جاویں تو جاؤ ان کے پاس جہاں سے

فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ

حکم دیا تمکو اللہ نے بیشک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنے والے اور پسند آتے ہیں

يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

پاکیزگی والے تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ

عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتیوں کو

أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا

جس طرح چاہو جاؤ اور اپنی جانوں کے واسطے آگے کی فکر کرو اور اللہ سے ڈرو

جب اے محمد+ تجھ سے حیض والی عورتوں کا مسئلہ دریافت کرتے ہیں کہ حیض کے دنوں میں ہم ان سے کیا معاملہ کریں یہودیوں کی طرح بالکل علیحدہ ہی کر دیں یا کچھ میل جول بھی رکھیں تو کہدے میل جول میں تو کوئی حرج نہیں ہے بیشک یہ کہدو کہ ہاں وہ حیض ایک قسم کی ناپاکی ہے بیشک سو عورتوں کی حیض کی جگہ سے علیحدہ رہو اور ان سے اس حالت میں صحبت تو کجا قریب بھی نہ جاؤ جب تک پاک نہ ہوں جب پاک ہو جاویں اور غسل بھی کر لیں تو بیشک ان سے صحبت اور مباشرت کرو مگر ایسا بھی نہ ہو کہ بے سوچے سمجھے جہاں طبیعت چاہا کرنے لگو بلکہ جہاں کا اللہ تمکو حکم دیتا ہے یعنی آگے کی طرف سے اور اس صحبت سے غرض یہ رکھو کہ خدا اولاد صالح عنایت کرے اور اس اولاد طلبی میں کچھ غرض شہوت پرستی نہیں جانو کیونکہ خدا کی عبادت سے جو اس سے الگ رہتے ہیں اور پاکیزگی والوں سے پیار کرتا ہے حیض کے دنوں میں بند کرنا صرف اسی وجہ سے ہے کہ یہ خون ناپاک اور عورت کے رحم کی غلاظت ہوتا ہے اسکا بہہ جانا ہی مناسب ہے ورنہ عورتیں* تمہاری کھیتی ہیں سو جیسا کھیتوں میں بیج بوتے ہو اسی طرح اپنی عورتوں کی کھیتیوں کو جس طرح چاہو جاؤ اور شہوت رانی میں ہی نہ رہو بلکہ

شانِ نزول+ یہودیوں میں دستور تھا کہ جب عورت کو حیض آتا تو اس کو اپنے سے بالکل علیحدہ ہی کر دیتے حتیٰ کہ کھانا پینا سب اوسکا الگ کر دیتے صحابہ نے بھی آنحضرت سے سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ١٢ منہ

شانِ نزول* یہودیوں کا خیال تھا کہ اگر پیچھے کھڑے ہو کر عورت کے موضع مخصوص میں جماع کریں تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے اون کے خیال کے تغلیط کو آیت نازل ہوئی ١٢ ف راقم کہتا ہے اس سے یہ سمجھنا کہ عورت کے پیچھے میں دخول کرنا بھی جائز ہے بڑی غلط فہمی ہے اسلئے کہ خدا نے حرث (کھیتی) سے عورت کو تشبیہ دی ہے اور حرث جبھی کہ ایسی موضع میں دخول ہو جہاں پیدا وار کی بھی امید ہو اور پیچھے میں تو سب تخم ضایع کرنا ہے اور علاوہ اسکے عورت کو بجائے لذت کے سخت تکلیف کا پہنچانا اور آیت کے خلاف ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے خدا اوس پر لعنت کرتا ہے ١٢ منہ

اللّٰهَ وَاعْلَمُوٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۗ وَبَشِّرِ

اور جان رکھو کہ تمکو اوس سے ملنا ہے اور تو خوشخبری سنا

الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ

کو خوشخبری سنا اور نہ بناؤ اللہ کو

عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا

ہتھکنڈا اپنی قسمون کا کہ نیکی اور پرہیزگاری کرد اور

وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۗ

لوگون مین صلح نہ کراؤ اور اللہ سننے والا

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

جاننے والا ہے بلاقصد قسمین

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ

کہنے پر خدا تمکو نہیں پکڑے گا

يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

ہان جو دل سے ٹھنے کی ہین اور خدا بڑا بخشنے

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ

والا برداشت والا ہے جو لوگ اپنی بیویون سے ایلا کرتے ہیں

اپنی جانون کے لئے آیندہ کی فکر کرو اور برے کام کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو اور صدق دل سے جان رکھو کہ ایکروز تمکو اوس سے ملنا ہے اور تو اے محمد احکام خداوندی ماننے والوں کو خوشخبری سنا جو ہر وقت اور ہر حال مین قانون شریعت کا لحاظ رکھتے ہین اور اون کو یہ بھی سمجھا دے کہ تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ نہ بناؤ اللہ کو ہتھکنڈا اپنی قسمون کا کہ قسمون کی بہانہ سے نیکی کرنی چھوڑ دو اور پرہیزگاری کے کام نہ کرو اور لوگون مین فتنہ فساد کے وقت صلح نہ کراؤ اور جو اس سے پہلے قسمین کر چکے ہو اونکی بابت جناب باری مین عذر کرو وہ معاف کریگا اس لئے کہ اللہ سب کی باتین سننے والا اور سب کے دلون کے حالات جاننے والا ہے اگر ایسی قسمون کو جنہین نیکی کے کام کرنے سے روکنا ہو توڑ کر کفارہ دیدوگے تو کوئی مواخذہ نہ کریگا جیسا کہ بلا قصد قسمین یا اللہ باللہ کہنے پر خدا تمکو نہین پکڑیگا ہان جو دل سے پورے طور پر ٹھنے کی ہین کہ واللہ باللہ ضرور ایسا ہی کرونگا اور نہ ہوا تو اسپر مواخذہ کریگا مگر اون قسمون مین بھی یہ سہولت ہوگی کہ کفارہ دینے سے تمہاری گناہ بخشی جائینگی کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور برداشت والا ہے جیسے کہ کم حوصلہ حاکمون کیطرح تھوڑے سے قصور پر جلدی سے نہین پکڑتا یہ بھی اوسکی مہربانی کا اثر ہے کہ مخلوق کو ظلم زیادتی سے روکتا اور اونکو اونکی عادات قبیحہ سے جو اونہین کیلئے مضر ہین منع کرتا ہے چنانچہ تمہاری عادت ایلا کے متعلق کیسی قبیحہ ہے کہ اُس سے عورت پر بلا وجہ از حد ظلم ہوتے ہین اسلئے اسکا ایک قاعدہ ہم مقرر کرتے ہین جو لوگ اپنی

شان نزول عرب کے لوگون کا دستور تھا کہ عورت سے خفا ہوکر اوسکی قریب جانیکی قسم کہا لیتے پھر تو نہ اوسے چھوڑتے اور نہ اوسے آبادی کرتے بلکہ ہمیشہ کو تکلیف پہنچاتے اون کے حق مین آیت نازل ہوئی ۱۲ م

حاشیہ نمبر ۴۴ (جو لوگ اپنی بیویون سے ایلا کرین) اس آیت مین مسئلہ ایلا کا شروع ہوا ہے ایلا کے معنے قسم کے ہین عرب مین یہ

مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ
تو وہ عورتیں چار مہینوں تک انتظاری میں ٹھہریں
فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
اگر پھر آویں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے
وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
اور اگر چھوڑنے کی ہی ٹھان لیں تو بیشک خدا سنتا
عَلِيمٌ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ
جانتا ہے اور مطلقہ عورتیں تین حیضوں
بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ
تک اپنے کو ٹھہرائے رکھیں اور جو کچھ
لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي
خدا نے اون کے پیٹ میں پیدا کر رکھا ہو اوسکو چھپاویں

تو وہ عورتیں چار مہینوں تک اونکی انتظاری میں ٹھہریں پھر اس سے سو اگر وہ اپنے کہے سے باز آویں اور آرام چین سے رہیں تو خدا بھی اون کے قصور سابقہ معاف کردیگا اس لئے کہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کی ہی ٹھان لیں اور بعد چار مہینے کے بھی صلح مصالحت نہ کریں اور شدت سے طلاق دیں یا دل میں اوس کو چھپاویں تو بیشک خدا سنتا اور جانتا ہے انکی طلاق ہو جائیگی اور وہ عورتیں طلاقن کہلاوینگی اور طلاقن عورتیں تین حیضوں تک اپنے کو ٹھہرائے رکھیں جبتک وہ تین حیضوں سے بعد طلاق پاک نہو لیں نکاح نہ کریں اگر بوجہ پیرانہ سالی کے حیض نہ آوے تو تین مہینے تک ٹھہریں اور اگر بوجہ حمل خون نہ آتا ہو تو وضع حمل تک انتظار کریں اور جو کچھ خدا نے اون کے پیٹ میں پیدا کر رکھا ہے اوسکو بغرض جلدی نکاح نہ چھپاویں

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۴ — ایک دستور قبیح تھا کہ عورت کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے قسم کھا لیتے کہ میں تیرے پاس نہیں آؤنگا اس سے نہ تو وہ عورت اوس خاوند سے مطلقہ ہوتی اور نہ آباد رہتی اسلام نے جہاں اونکی خرابیوں کی اصلاح کی تھی اسکی اصلاح بھی مناسب کردی کہ ایسے ظالموں کے لئے ایک مدت مقرر کردی کہ جو لوگ ایسی بیہودگی کریں انکو ہمیشہ تک کامیابی نہو کہ اپنی مرضی کے مطابق عورتوں کو ستائیں بلکہ چار مہینے تک عورتیں اونکی انتظاری کریں اگر وہ رجوع کر آویں تو خیر وہ اونکی عورت اور وہ اوسکا خاوند اور اگر چار مہینے تک رجوع نہ کریں تو طلاق ہو جائیگی آگے پھر کسیقدر علماء کا اختلاف ہے کہ چار مہینے گذرنے سے طلاق خود بخود ہو جائیگی یا قاضی یا حاکم وقت کی بھی حاجت ہے سو خیر یہ کچھ اختلاف ایسا نہیں جو مقصود قرآنی میں خلل انداز ہو غرض تو یہ ہے کہ عورت سے مظالم جابرانہ کو دفع کیا جاوے رہی یہ بحث کہ ایلا کے احکام مختلف کیا ہیں اور انمیں ہر ایک کے دلائل کیا ہیں سو کتب فقہ اون سے بھری پڑی ہیں ہمارے موضوع سے خارج ہیں اور نیز اس موقع پر بیان کرنیکو زمانہ مقتضی نہیں تھا
منہ

اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ

اگر اللہ اور قیامت کے

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ

دن پر ایمان رکھتی ہین اور خاوند اون کے اس کے زیادہ حقدار

بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا

پہیر نیکا حق رکہتے ہین اگر اونکی غرض مصالحت کی ہو

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

جیسے عورتون پر مردون کے حقوق ہین ویسے ہی

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

عورتون کے بہی اون پر بدستور نیک ہین مردونکو عورتون پر بلندی ہے

حَكِيْمٌ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ

اور خدا غالب ہے حکمت والا طلاقین دو ہین پس یا تو روک رکہے

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ وَلَا

یا بہلائی سے رخصت اور

يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

اپنے دئے ہوئے مین سے کچہہ نہ لو ہان جب

اگر اللہ کو مانتے ہین اور قیامت کے دن پر ایمان رکہتی ہین تو ایسا ہی کرین اور خاوند اون کے جنہون نے ابتک ایک یا دو ہی طلاقین دی ہین اس مدت کے اندر اندر پہیر نے کا حق رکہتے ہین اگر اونکی غرض مصالحت کی ہو بعد اس پہیرنے کے تکلیف نہ دین بلکہ جان لین کہ جیسے عورتون پر مردون کے حقوق ہین ویسے ہی عورتون کے بہی اون مردون پر بدستور نیک ہین نہین کہ اپنے حقوق کی ادائیگی پوری لین اور اون کے حقوق کی پروا نہ کرین حالانکہ مردون کو عورتون پر ایک قسم کی بلندی ہے یہ اونکی حاکم ہین اور وہ اونکی گویا محکوم - پہر باوجود اس بلندی کے ان پر ظلم کرنا گویا شان حاکمی سے خلاف ہے اور اب بہی اگر اونکی حقوق مین غفلت کرینگے تو سن لین کہ خدا بہی ان پر غالب ہے اونکی طرف سے خود بدلہ لیگا اور بڑی حکمت والا ہے کسی ایسے چکر مین پہنسا ئیگا کہ جہان انکا اونکو وہم گمان بہی نہ ہو - یہ نہین کہ ہر ایک خاوند بعد طلاق روک سکتا ہی نہین جیسا کہ ہم پہلے اشارہ کر آئے ہین روکنی کی حد طلاقین ایک یا دو ہیں پس بعد اس کے یا تو اوسکو روک لے یا بہلائی سے رخصت کرے اور بہلائی مین یہ بہی داخل ہے کہ اپنے دئے ہوئے مین سے کچہہ لو ہان جب

ع ۲۸

شان نزول - عرب مین نہایت قبیح دستور تہا کہ عورت کی طلاق کی کوئی حد نہ تہی طلاق سے جب عدت گذرنے کو آتی تو خاوند رجوع کر لیتے اور پہر کچہہ مدت بعد طلاق دیکر اوسے خراب کرتے - پہر عدت کے قریب آنے پر ازسر نو رجوع کر لیتے جہانتک عورت کو تنگ کر سکتے کرتے رہتے اون کے منع کرنیکو آیت نازل ہوئی کہ کہنے والی دو ہی طلاقین ہین

حاشیہ نمبر ۲۵۴ (طلاق) اس مسئلہ طلاق پر بہی مخالفین اسلام خفا ہین جیسے کہ تعداد ازواج پر ناراض مگر درحقیقت وہی مثل ہے کہ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است تعدد ازواج کا جواب تو ہم اوسی موقع پر دینگے جہان اوس حکم کی آیت آئیگی اور یہ بتلا دین گے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ

جو مائیں اپنے بچوں کو پورے ... دودھ پلانا چاہیں

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ

وہ پورے دو برس ... اور

الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ

اون کا کھانا کپڑا موافق دستور کے

وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ

باپ کے ذمہ ہے ہر ایک نفس کو

نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ

اوسکی ہمت کے موافق حکم ہوا کرتا ہے نہ تو ماں اپنے بچہ کی وجہ سے

بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى

ضرر پہنچاوے اور نہ باپ اپنے بچہ کے سبب تکلیف دے اور

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَاِنْ اَرَادَا

اسیقدر وارثوں کے ذمہ ہے پھر اگر وہ دونو

فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ

اپنی مرضی اور مشورے سے

اور خدا ہی اسکی خوبی کا حقہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے — تمہین تو اپنی روزمرہ کی باتین بہی معلوم نہیں مثلاً شیرخوار بچہ کا دودہ پلانے کی مدت بہی تم نہیں جانتے کہ کتنی ہوتی ہے اسلئے ہم ہی ٹہیک ٹہیک تبلاتے ہین کہ جو مائین اپنے بچے کو پوری مدت دودہ پلانا چاہین وہ پورے دو برس پلائین اور جو اس سے پہلے ہی بچہ قوی تندرست جانکر چہڑا دین تو اونکو اختیار ہے اور اس دودہ پلانے کی مدت مین اون کا کہانا کپڑا موافق دستور کے باپ کے ذمہ ہے یہ نہوگا کہ عورت اوسکو مجبور کرے کہ مین پلاؤ ہی کھاؤن گی اور اطلس ہی پہنون گی اور بچے کا باپ طاقت نہین رکھتا بلکہ جسقدر اسکو وسعت ہو اتنا ہی دوے اسلئے کہ ہر ایک نفس کو اسکی ہمت کے موافق ہی حکم ہوا کرتا ہے نہ تو ماں اپنے بچہ کیوجہ سے خاوند کو ضرر پہنچاوے کہ خواہ مخواہ خاوند سے زیادہ ہی مانگے اور نہ باپ اپنے بچہ کے سبب اوسکی ماں کو تکلیف دے کہ خواہ مخواہ بلا ضرورت اس سے جدا کرکے کسی دوسری دایہ سے ہی دودہ پلوائے جس سے اوسکی ماں کو بسبب جدائی بچہ کے تکلیف پہنچے غرض ہر ایک دوسرے کی آسایش اور آرام کے مخالف کام نہ کرے اور اگر باپ نہو تو اسیقدر باپ کے وارثون کے ذمہ ہے یعنی اگر تایا یا چچا یا دادا وغیرہ ہین تو اون کے ذمہ ہے کہ اوس بچہ کی پرورش کا خرچ اوسکی ماں کو دیوین اور اگر وہ بہی نہ ہون تو اوسی بچہ کے مال سے جو اوسکو وراثتاً باپ سے ملتا ہو اوسکی ماں کا خرچ دیا جاوے پہر اگر وہ دونو (ماں باپ) اپنی مرضی اور مشورہ سے بچے کو قوی لائق کہانے پینے کے جانکر

چونکہ بعض دفعہ بعد تولد بچہ کے خاوند بیوی کی علیحدگی ہی ہوجاتی ہے اسلیے یہ حکم فرمایا ورنہ خانہ دار عورت کا نفقہ تو خاوند کے ذمہ ہی ہوتا ہے۔ منہ

فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ اَرَدْتُّمْ
دوده بڑہانا چاہین تواون پرکوئی گناہ نہین اور اگر اپنی
اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ فَلَاجُنَاحَ
اولاد کو دودہ پلوانا چاہو تو تمہین کوئی گناہ نہین
عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
بشرطیکہ جو کچہہ دینا کیا ہے دستور کے موافق دیدیا کرو
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تمہاری کاموں کو دیکہہ
بَصِيْرٌ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
رہا ہے جو لوگ مرتے ہوئے اپنے پیچہے بیویان
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ
چہوڑ جاتے ہین وہ چار مہینے
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا
دس روز بیٹہا کرین پہر
فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَاجُنَاحَ
جب اپنی مدت پوری کر چکین

پہلے مدت کے ہی دودہ بڑہانا یعنی بند کرنا چاہین تو اس بڑہانے
مین اون پر کوئی گناہ نہین اسلئے کہ ماں باپ سے زیادہ شفیق
دنیا بہر مین کوئی نہ ہوگا مناسب وقت بچے کے جب چاہین
بڑہا سکتے ہین اور اگر کسیوجہ سے مشورہ کرکے کسی دایہ سے اپنی
اولاد کو دودہ پلوانا چاہو اور بچے کی ماں سے وعدہ کرلو کہ ہم بچے کو
تجہہ سے ہر روز یا دوسرے روز ملادیا کرینگے اور وہ اسکو مانتی ہو
تو تمہین کوئی گناہ نہین بشرطیکہ جو کچہہ اونکی ماؤن سے دینا
کیا ہے دستور کے موافق دیدیا کرو یعنی حسب وعدہ اون سے بچے کو ملادو
اور ایفاء عہد مین اور نیز دیگر امور دینی اور دنیاوی مین اللہ سے ڈرتے
رہو اور دل سے جان لو کہ اللہ تمہاری کاموں کو دیکہہ رہا ہے یہ احکام مذکورہ
متعلق بیت تو سن چکے ہو اب کسیقدر موت سے متعلق ہی سنو جو لوگ مرتے
ہوئے اپنے پیچہے بیویاں چہوڑ جاتے ہین وہ بیوئیں اون کے ماتم
مین چار مہینے دس روز بیٹہا کرین پہر جب اپنی مدت پوری کرچکین
تو جو کچہہ وہ اپنے حق مین موافق دستور زیب و زینت یعنی

نکاح ثانی کرین تو اس مین

تمپر کوئی گناہ نہین

شان نزول عرب مین دستور تہا کہ فوت شوہر کے ایک سال تک بیوہ ماتم مین رہتی اور کسی قسم کی ملاطفت بہی بدن سے دور
کرتی بعد ایک سال کے کسی چارپایہ کے منہ سے اپنا فرج لگا کر ایک مینگنی اپنے سر سے پیچہے کو پہینک دیتی جس سے
اوس کے عدت کا خاتمہ ہوجاتا چونکہ اس قدر درازی مدت عورت کے لئے ایک بلائے عظیم تہی اس لئے
یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ دینہ

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ

اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

عدت ختم کرنے کو ہون تو اون کو بہلے طریق سے

اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا

رکہہ لو یا شریفانہ طرز سے چہوڑ دو اور

تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ

دکہہ دینے کیلئے اونکومت روکو کہ ظلم کرنے لگو اور

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا

جو کوئی یہہ کریگا تو اوس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا اور

تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا

اسکی آیتون سے مسخری نہ سمجہو اور خدا کی

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ

نعمتین یاد کرو اور جو تمہاری طرف

گو یہہ احکام ابتدا سے عورتون کے دفع ضرر کیلئے ہی ہین مگر تاہم ہم صاف اور صریح لفظون مین تمسے کہتے ہین کہ جب تم عورتون کو ایک یا دو طلاق دے چکو اور وہ عدت ختم کرنیکو ہون تو اوس حال مین تمہین اختیار ہے کہ اونکو بہلے طریق سے اپنے پاس رکہہ لو یا شریفانہ طرز سے چہوڑ دو اور یاد رکہو کہ دکہہ دینے کے لئے اونکومت روکو کہ ناحق ظلم اون پر کرنے لگو اور سن رکہو کہ جو کوئی یہہ ظلم کا کام کریگا تو جان لے کہ اوس نے کسیکا کچہہ نہین بگاڑا بلکہ اپنی ہی جان پر ظلم کیا جس کا وبال اوسے اوٹہانا ہوگا پس تم دل سے ان حکمون کو مانو اور اللہ کی آیتون اور قوانین کو ہنسی اور مسخری نہ سمجہو اور اپنے حقمین خدا کی

نعمتین یاد کرو اور جو تمہاری

طرف کتاب اور تہذیب

کی باتین اوتاری ہین

(وہ بہی یاد کرو)

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۵ - نہین آسکتی تاکہ خاوند ثانی کی غیرت اوس کے حق مین ایک قسم کی سزا ہو کہ اوسکی ہٹ سے اوسکی بیوی نے دوسرے کا منہ دیکہا - حدیث شریف مین آیا ہے جبکی عورت ناراضگی کا کام کرے تو اوسے زبان سے سمجہائے اگر نہ مانے تو اوس کی طرف پیٹہ پہیر کر سوئے اگر پہر بہی نہ مانے تو اوس سے بستر الگ کرے اگر اب بہی نہ مانے تو کسیقدر خفیف سا مارے - اگر پہر بہی باز نہ آوے تو طلاق دے - اس تفصیل سے مخالفین کے سوالات جڑ سے کٹ گئے کیا اس سے عمدہ حسن معاشرت بہی ہے؟ اور ہوسکتی ہے؟

بس تنگ نہ کر ناصح نادان مجہے اتنا
یا چلکے دکہادے دہن ایسا کمر ایسی ۱۲

منہ

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ
خدا تمکو اوسکے ذریعہ سے سمجہاتا ہے
بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر ایک
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ
چیز کو جانتا ہے اور جب تم عورتون کو
فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
طلاق دلا چکو اور وہ اپنی مدت پوری کر چکین تو تم اونکو
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
اون کے خاوندون سے جب وہ آپسمین دستور کے
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ يُوْعَظُ
موافق راضی ہو جائین نکاح کرنے سے مت روکو اس امر کی اونکو
بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
نصیحت ہے جو تم میں اللہ کو مانتے ہین
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ
اور قیامت کے دن پر یقین کہتے ہین یہ حکم تمہارے لئے بڑا ہی عفت اور بڑا ہی

اور اون پر عمل کرو خدا تمکو اوس کتاب کے ذریعہ سے سمجہاتا ہے
اور اسمین حکم ہے کہ اللہ سے ڈرو اور دل سے جان لو کہ اللہ ہر
ایک چیز کو جانتا ہے تمہارا اخلاص اور غرور بہی اوس سے
مخفی نہین اور یہہ بہی اوس سے مخفی نہین جو تم ناحق کے رنج
اور کدورت مین اپنے رشتہ دار عورتون کو اون کے خاوندون
سے ملنے نہین دیتے اس لئے تمہین بتلایا جاتا ہے کہ جب
تم اپنی رشتہ دار عورتون کو اون کے خاوندون سے طلاق دلا
چکو اور وہ اپنی مدت ٹہرنیکی پوری کر چکین اور او نہین خاوندون
سے دوبارہ اونکی مرضی ہو تو تم اون کو اون کے پہلے خاوندون
سے جب وہ آپسمین دستور کے موافق راضی ہو جائین نکاح کرنے
سے مت روکو اس امر کی خاص کر اون کو نصیحت ہے جو تم مین
بصدق دل اللہ کو مانتے
ہین اور قیامت کے دن
پر یقین کہتے ہین غور کرو تو
یہ حکم تمہارے لئے بڑا ہی باعفت
اور بڑا ہی پاکیزہ ہے

ع ۲۹ ثلث

شانِ نزول ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت گذر گئی تو اوسی عورت سے دوبارہ نکاح کی درخواست کی
عورت کی مرضی نکاح کرنے کی تہی لیکن اوسکے بہائی نے بوجہ غیرت کے نکاح سے انکار کیا اور اپنے بہنوئی کو سخت سست بہی کہا
اس پر یہ آیت نازل ہوئی **راقم** کہتا ہے یہ طلاق ایک یا دو ہونگی اور مدت گذر چکی ہوگی اسلئے کہ اگر تین ہوتین تو پہلی آیت کے موافق
ان کا نکاح بدون نکاح ثانی کے درست نہ ہوتا اس آیت کے متعلق اور توجیہاین بہی ہین مگر یہ بہت صحیح ہے ۱۲ منہ

شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ
دو تو جانیں کہ ہم سے ان کے احکام ادا نہیں
اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ
ہوں گے پھر اگر جانو کہ وہ احکام خداوندی ادا نہیں کرینگے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ
تو ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ دیکر رخصت لے
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ
یہ حدود خداوندی ہیں پس ان سے گذر نہیں اور جو
يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں وہی ظالم ہیں

[illegible]

دونوں خاوند بیوی جانیں کہ ہم سے اللہ کے احکام متعلقہ زوجیت ادا نہیں ہونگے اور اس ملاپ میں ہمیں ہمیشہ تکلیف ہی رہیگی پھر تم (یعنی کارپرداز احکام شریعت) بقرائن دالہ جانو کہ واقعی یہ دونوں خاوند بیوی احکام خداوندی متعلقہ خانہ داری ادا نہیں کریں گے تو ایسی صورت میں اوپر گناہ نہیں کہ عورت اپنے پاس سے کچھ دیکر رخصت لے یہ احکام اور اسی کی مثل اور بھی گویا حدود خداوندی ہیں پس ان سے گذرو نہیں بلکہ ملحوظ رکھو اور جان لو کہ جو لوگ
اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے
ہیں وہی ظالم ہیں اپنے ظلم کا
بدلہ بیشک پاوینگے۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ م کہ اسلامی مسئلہ تعدد ازدواج ہی عقل سلیم اور فطرت انسانی اور نظام عالم کے مطابق ہے بالفعل یہاں طلاق کے ذکر کا موقع ہے مخالف کہتے ہیں کہ طلاق کا مسئلہ بھی بڑا اخلاق سے خلاف ہے جو اسلام نے کیا کیونکہ جو شخص کبھی دوسرے سے کچھ وقت ہی بسر کرے اور ہم راز بنائے اسکو ایسا چھوڑنا کہ پھر اوس سے ملاپ ہی نہ ہو اخلاق سے کسقدر دور ہے میں کہتا ہوں جس غرض سے اسلام نے اس مسئلہ کی اجازت دی ہے وہ انسانی طبیعت کے موافق اور بالکل اصول معاشرت کے مطابق ہے۔ ہر ایک شخص اپنے خانگی معاملات میں غور کرنے سے نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ کوئی عورت تو ایسی ہوتی کہ ہمہ تن خاوند کی محبہ پیش و پس یکساں خیرخواہ حکم کی فرمانبردار صورت کی دلکش۔ بخلاف اس کے بعض ایسی بھی ہوں جنکی مختصر کیفیت سعدی کے اس شعر میں ہے **ع** تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ ۔ بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ ۔ زبان دراز۔ بدخو۔ منافق۔ بنے بنائے گھر کو برباد کرنیوالی۔ صورت کی کریہ منظر۔ ایسی صورت میں آپ ہی بتلا سکتے ہیں کہ شخص مذکور کی عورت موصوفہ سے معاشرت کیسی ہوگی۔ دوسرا نکاح کرے تو جب بھی آپ صاحبان کی اجازت نہیں ایسی بلا کے دفعیہ کو اسلام میں ایک اصول قائم کیا ہے جو نہایت ہی حسن معاشرت پر مبنی ہے۔ وہ طلاق ہے۔ یہی

ترجمہ

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى

پہر اگر طلاق اوسکو دے تو وہ اوسکو حلال نہ ہوگی جبتک

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا

کہ اوسکے سوا اور خاوند سے نکاح نہ کرے پہر اگر وہ اوسکو

جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ

طلاق دے توان دونو کو آپسمین ملاپ کرنیمین گناہ کوئی نہین اگر

اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ

جانین کہ احکام خداوندی ادا کرسکین گے یہ خدا کی حدود

اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

ہین جاننے والون کے لئے کہول کہول کر بیان کرتا ہے

پہر بعد ان دو طلاقون کے جنمین خاوند عورت کو روک سکتا ہے اگر تیسری طلاق اوسکو دے تو وہ اوسکو حلال نہ ہوگی جبتک کہ اوسکی سوا اور خاوند سے نکاح نہ کرے پہر اگر وہ دوسرا خاوند اپنی مرضی سے اوسکو طلاق دے اور عدت بہی گذر جائے توان دونو کو آپسمین ملاپ کرنے مین کوئی گناہ نہین - اگر جانین کہ احکام خداوندی متعلقہ زوجیت ادا کرسکین گے ایسا نہ ہو کہ مثل سابق جوت پیزار کہڑکے یہ احکام مذکورہ گویا خدا کی حدود ہین جیسا کہ بادشاہون کے احکام متعلق رعیت ہوتے ہین جاننے والون کے لئے کہول کہول کر بیان کرتا ہے جو اس امر کو جانتے ہین کہ احکام خداوندی قابل تسلیم اور تعمیل ہوتے ہین اونہین کو اس بیان سے فایدہ ہوتا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۴۵ - ایک ہی دفعہ نہین بلکہ اوسکا بہی وہ طریق رکہا ہے کہ اگر معمولی سی خفگی ہو دور ہی ہوجاوے اور باہمی سلوک بہی ممکن ہو وہ یہہ کہ ایک مہینے مین ایکدفعہ طلاق دیوے وہ بہی ایسے وقت مین دیوے جبوقت طبعی نفرت بہی اوس عورت سے نہ ہو یعنے طہر (بندش خون) کے زمانہ مین دے جس وقت عموماً اپنے اکہو جتے المقدور دلکش بناتی ہے اسکے بعد بہی مرد کو اختیار ہے کہ اپنے اس کہنے سے پہر جائے اور عورت کو بلا کسی سزا یابی کے اپنے پاس بلالے اگر ایک مہینے مین بہی اوسکی خفگی زائل نہ ہوئی تو دوسرے مہینے مین دوسری طلاق دیوے پہر بہی اوسی مثل سابق واپس بلانیکا اختیار ہے اور اس فعل پر بہی کوئی سزا نہین اگر اتنی مدت میں بہی اوسکی ناراضگی نہ جائے اور صفائی نہ ہو تو اب اوسے تیسری طلاق دینے کا اختیار ہے - پس اس طلاق سے (جسکی حد پر پہنچنے سے اوسکی صفائی سے بہی مایوسی ہوتی ہے) بالکل علیحدگی ہوجاویگی چونکہ اتنی مدت مدید مین خاوند نے اپنی خفگی کو دور نہین کیا اسلئے اگر وہ بعد طلاق ثانی کے اوسکو واپس لانا چاہے تو اوس کے لئے بدون ایک سزا بہگتنے کے یہ کام درست نہ ہوگا وہ یہہ کہ جبتک وہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اور وہ اپنی مرضی سے اوسکو طلاق نہ دے اوسکو قبضہ مین

عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ

تو جو کچھ وہ اپنے حق مین موافق دستور کرین تو

بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

اوپر کوئی گناہ نہین اور خدا تمہارے کامون سے پوری خبر رکھتا ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ

اور تم پر گناہ نہین کہ اشارون سے پیغام نکاح

بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ

پہنچاؤ یا اپنے جی ہی مین چھپاؤ تم

فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ

خدا جان چکا ہے کہ تم ضرور ہی اونکو یاد کروگے

وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا

لیکن چپکے چپکے اون سے وعدہ نہ لیلو

أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا

ہان اتنی اجازت ہے کہ بہلی بات کہو اور نکاح کی بات

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ

ہرگز ہرگز پختہ نہ کیجو جبتک کہ عدت پوری نہ ہولے

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ

اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی باتین جانتا ہے

تم اوس سے ناراض نہ ہو اور اگر بوجہ بیہودہ عار اس امر کے کہ ہمارے بہن یا ہماری بہاوج دوسرے سے نکاح کیون کرتی ہے اونکو منع کروگے تو یاد رکہو کہ خدا تمہارے کامون سے پوری خبر رکھتا ہے خوب تمہا سزا دیگا اور یہہ بھی مت کرو کہ یہہ سمجھ کر کہ بعد عدت کسی اور سے نکاح نہ کرلے ابھی سے اوسکا انتظام کرلو ہان اتنا تم پر گناہ نہین کہ اشارون سے پیغام نکاح پہنچاؤ مثلاً کسی ایسے شخص سے کہو جو اوس عورت سے ملنے والا ہو مرد ہو یا عورت کہ اگر کوئی عورت پاکدامن ہمین ملجائے تو ہم اوس سے نکاح کرلین یا اوسی عورت کو ہی اشارون سے کہدو کہ تیرے جیسی شریف عورت کو کون نہین چاہتا یا اپنے جی ہی مین ان باتون کو چھپاؤ کہ بعد عدت ہم ان سے نکاح کرینگے اس سے بھی اگر تم کو روکا جاوے تو تم رک نہین سکتے اس لئے کہ خدا جان چکا ہے کہ تم ضرور ہی اونکو یاد کروگے اور اس امر کا کسی نہ کسی طرح سے اظہار بھی کروگے سواتنے کی تو اجازت ہے لیکن چپکے چپکے اون سے وعدے نہ لیلو کہ ہم سے ہی نکاح کرنا ہان اتنی اجازت ہے کہ بہلی بات اون سے کہو جس سے وہ تمہاری خواہش دریافت کرکے بعد فراغت ماتم سے تمہارا خیال رکہین اور پہر تم کہتے کہ نکاح کی بات ہرگز ہرگز پختہ نہ کیجو جبتک کہ عدت پوری نہ ہولے اس لئے کہ ماتم کے زمانہ مین عورت جو اس باختہ ہوتی ہے ایسے وقت مین اوسے تمیز نہین کہ کس سے کرنا ہے کس سے نہین کون لایق ہے کون نالایق وہ بیچاری غم رسیدہ مرد کا نام ہی غنیمت سمجھتی ہے چاہے انجام اوسکا اچھا یا نہو لیکن بعد عدت جو ایک زمانہ دراز ہے سب کچھ سوچ سمجھ کریگی جسکا انجام بھی اچھا ہوگا سو تم اونکو ایسی مصیبت کے

فَاحْذَرُوْهُ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

سو اوس سے ڈرتے رہو اور جانو کہ اللہ بخشنے والا

حَلِيْمٌ ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ

بردبار ہے اگر عورتوں کو چھوڑنے اور مہر

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ

باندھنے سے پہلے ہی طلاق دو تو تمہیں کوئی گناہ نہیں

اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ

اور کچھ خرچ بھی اون کو دو وسعت والا

عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ

اپنے مناسب اور تنگی والا اپنی مناسب

قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى

گذارہ دستور کے موافق دینا لوگوں پر تو واجب ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ

اور اگر مہر باندہ کر چھونے

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ

سے پہلے طلاق دو تو نصف مہر

لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ

دینا ہے مگر جب وہ سب

اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ

ہی کو معاف کریں یا جو نکاح کا مالک ہے

وقت کچھہ نہ کہو اور جو الیسی کرے تو اوسکے دل کی باتیں بھی جانتا

ہے سو اوس سے ڈرتے رہو بمقتضا اوس نے اجازت دی ہے

اوسی پر اکتفا کرو اور جو کچھ غلطی ہو جاے تو پھر توبہ کرو اور توبہ کرتے ہو

اس سے جانتے ہو کہ خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے یعنی انہیں کہ تھوڑے

سے گناہ پر بڑی سخت عذاب نازل کر دے اس بردباری کی وجہ سے

تمہاری توبہ پر زیادہ توجہ ہوگی اس لئے کہ جو کوئی بالادست حاکم کو

باوجود بردبار سمجھنے کے اوس سے ڈرتا ہے اور اوسکے آگے گڑگڑاتا ہے

اوس سے اچھا ہے جو اوسکو غضبناک جان کر نادم ہوا اور ڈرے یہ بھی

اوسکی مہربانی کے آثار ہیں کہ تمکو سمجھاتا ہے کہ اگر بوجہ خرابی ظاہری یا

باطنی کے عورتوں کو چھونے اور مہر باندہنے سے پہلے ہی طلاق

دو تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہاں یہ ضروری ہے کہ اونکو بعزت رخصت کرو اور

کچھہ خرچ بھی اونکو دو یہ نہیں کہ سونا روپا ہی فرض ہے بلکہ وسعت والا اپنے

مناسب اور تنگی والا اپنے مناسب اچھی طرح گذارہ دستور کے موافق دو

تو یہ حکم عام طور پر ہے لیکن بھلے لوگوں پر تو واجب ہے کہ دیویں کیونکہ

وہ تو حتی المقدور کسی کی دل شکنی نہیں کیا کرتے پھر ایسے موقع پر

جہاں روپیہ پیسے سے دوسرے کی خوشنودی حاصل ہو۔ اور اگر مہر باندہکر

چھونے سے پہلے طلاق دو تو نصف مہر دینا تمپر واجب ہے

مگر جب وہ عورتیں سب ہی کو معاف کریں یا خاوند جو نکاح کا مالک ہے اپنا دیا

ہوا سارا چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں اور حق تو یہ ہے کہ اگر پہلے دے

چکے ہو تو سارا ہی معاف کرنا پرہیزگاری اور احسان کے زیادہ مناسب ہے

بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَاَنْ تَعْفُوْٓا
چھوڑ دے اور معاف کرنا [illegible]
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ
مناسب ہے [illegible] باہمی احسان کرنا [illegible]
بَيْنَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ
[illegible] تمہارے کام [illegible] کو دیکھتا ہے
حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ
نگہبانی کرو نمازوں [illegible] اور [illegible] درمیانی
الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاِنْ
[illegible] اور اللہ کے آگے [illegible] کھڑے ہو پھر اگر تم
خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ
ڈرو تو پیادہ پڑھو یا سوار پھر جب تم
اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ
بے خوف ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جیسا کہ اس نے تم کو سکھایا
مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ
ہے جو تم نہیں جانتے تھے جو لوگ
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا
مرتے ہوئے اپنی بیویاں پیچھے چھوڑیں اور ایک

اگر مجھ سے [illegible] لو اور [illegible] احسان کیا تو [illegible] اس احسان
کا [illegible] پاؤ گے اس لئے کہ اللہ تعالی تمہارے کاموں کو دیکھتا
ہے ایسا ہی نہ ہو کہ عورتوں کے جھگڑوں میں پھنسکر خدا کی یاد
ہی بھول جاؤ اس لئے ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں کہ پنجگانہ نمازوں
کو اپنے اپنے وقت میں [illegible] ادا کرو اور خصوصاً درمیانی نماز
یعنی عصر کی پورے طور سے نگہبانی کرو اور اللہ کے آگے نماز پڑھتے ہو
[illegible]
[illegible] پھر اگر تم نماز کے وقت کسی دشمن کے [illegible] ڈرو تو
تمہیں اختیار ہے کہ پیادہ پڑھو یا سوار [illegible]
[illegible]
پھر جب تم بے خوف ہو جاؤ تو نماز میں اللہ کو یاد کرو جیسا کہ
اپنے رسول کی معرفت تم کو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے
اس لئے کہ رسول کے بھیجنے سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے
کہ جن چیزوں کو قوم نہ جانتی ہو ان کو بتلا دے اور انکی بیہودہ
رسوم کو مٹا دے جیسی کہ تمہاری یہ رسم ہے کہ جو شخص مرتے وقت
کہجاتے کہ میری بیوی میرے مرنے کے بعد میرے ہی مکان
میں ایک سال تک رہا کرے تو اسکی بیوی پر ضروری
ہوتا ہے کہ ایسا ہی کرے اور [illegible] ہیں اوس بیچاری کو مجبور
کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک بیہودہ رسم ہے جس سے اس بیچاری کو [illegible] تکلیف [illegible] وہ کسی سے نکاح
نہیں کر سکتی ہے پس اس رسم قبیح کے اٹھانے کو ہم حکم دیتے ہیں [illegible] پیچھے چھوڑیں اور ایک

وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى
سال تک خرچ دینے کی بغیر نکالنے کے وصیت
الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ
ہی کرجائیں تو وہ اگر نکل جائیں تو
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي
جو کچھہ وہ دستور کے موافق اپنے حق مین
أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ
کرینگی اوسمین تمپر گناہ نہین اور خدا
عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ
غالب ہی حکمت والا اور طلاق والیون کا موافق
بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝
دستور گذارہ ہی پرہیزگارون پر ضروری ہے

سال تک خرچ دینے کی بغیر نکالنے کے وصیت ہی کرجاہین تو وہ عورتین اگر بعد چار مہینے دس روز کے اون کے گہرون سے نکل جائین تو اون کو روکو نہین اسلئے کہ جو کچھہ وہ دستور کے موافق اپنے حق مین بیب و زینت بغرض نکاح کرینگی اوسمین تمپر گناہ نہین اور اگر تم اون کو روکوگے یا وہ خود ناجایز طریقے سے شرع کی مخالفت کرینگی تو اللہ اونکو خود سزا دے سکتا ہے اس لئے کہ خدا ہر کام پر غالب ہے اور ساتھہ ہی اسکے بڑی حکمت والا دنیا مین کسی ایسی بلا مین پہنسا دیگا کہ تمہین پہلے سے اوسکی خبر تک نہو اور وہم ہی نہو پس اوس سے ڈرو اور طلاق والیون کا موافق دستور گذارہ ہے سو اون کو دو بالتخصوص پرہیزگارون نیکو کارون پر ضروری ہے اس لئے کہ وہ عدت کے دنون مین تمہارے ہی فراق مین تمہاری ہی زخم رسیدہ ہین پہر کیا انصاف ہو کہ اونکی خبر نہ لو

شان نزول + سعرب مین دستور تہا کہ مرتے ہوئے اگر خاوند اس مضمون کی وصیت کرجاتا تو عورت پر اوسکی پابندی ضروری ہوتی اُنکی درستی کیلئے یہ آیت نازل ہوئی

حاشیہ نمبر ۱۶۳ (وصیت ہی کرجائین) اس آیت کے معنی مین ہی قدرے اختلاف رہا ہے بعض بلکہ اکثر مفسرین اس کے معنی ایسی طرح سے کیئے ہین کہ جس سے اونکو اس آیت کو منسوخ ٹہرانا پڑتا ہے وہ کہتے ہین کہ اسکے معنی ہین کہ جو لوگ فوت ہوئین وہ اپنی بیبیون کے حق مین وصیت کرجاہین کہ سال کامل تک ان کو گذارہ ملے اور یہ حکم ابتدا اسلام مین تہا بعد اسکے چار مہینے دس روز عدت والی آیت (جو اس سے پہلے آچکی ہے) نازل ہوئی تو اُس نے اس حکم کو منسوخ کردیا بعض صاحب کہتے ہین کہ پہلے آیت اور اس آیت کے اپنے اپنے موقع پر معنے ہین منسوخ ان مین سے کوئی نہین اگر عورت بعد وفات شوہر خاوند کے گہر مین رہنا پسند نکرے تو وہ چار مہینے دس روز عدت کرے اور اگر اوسمین رہنا پسند کرے تو سال بہر رہے میرا مذہب اس آیت کے متعلق ابو مسلم اصفہانی کا ہے جو مینے اختیار کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ جو

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ

اسی طرح تمہارے لئے [illegible] اپنے [illegible] بیان کرتا ہے

تَعْقِلُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا ع

الم کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگون کو [illegible]

مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ

اپنے گھرون سے [illegible] ہزارون تھے موت کے ڈر سے

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ

نکلے تھے پھر [illegible] انکو حکم کیا کہ مر جاؤ اور پھر انکو زندہ کیا

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

بیشک اللہ لوگون [illegible] بڑا ہی مہربان ہے

اسی طرح تمہارے لئے خدا اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو اگر مال کمی سے ڈرتے ہو تو کیا تم نہیں جانتے کہ خدا اگر چاہے تو بغیر خرچ کئے بھی دیکھو ضایع کرے یہ تو مال ہی ہے خدا تو ایسا زبردست مالک ہے کہ تمہاری جانین بھی اُسکے قبضہ میں ہین اگر چاہے تو ایک ہی آن مین تم سب کو فنا کر دے کیا تمہین

اون لوگون کا قصہ معلوم نہیں ہوا ہے کہ وہ اپنے گھرون سے ہزارون جمع ہو کر موت سے ڈرتے ہوئے نکلے تھے یہ سمجھ رہے تھے کہ نکلنے سے ہماری جان سلامت رہیگی جیسا تم سمجھتے ہو کہ مال کے رکھنے سے مال بچ رہیگا او خرچ سے کم ہوگا پس اللہ نے اونکو حکم کیا کہ مر جاؤ فوراً مر گئے پھر اوس نے اونکو زندہ کیا تاکہ وہ اور اون کے اس قصہ کے سننے والے عبرت پاوین اور یہ سمجھین کہ ہماری زندگی اور ہماری زندگی ہماری عمدہ تدبیرون پر نہین بلکہ اصل مین سب خدا کی مہربانی ہے بیشک اللہ لوگون کے حال پر بڑا ہی مہربان ہے

شان نزول منکرین حشر قیامت [illegible] منکر تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ مرکر زندہ ہونا ایک محال امر ہے اونکے مقابلہ مین یہ آیت عقلی نقلی کے طور پر نازل ہوئی

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۶ لوگ مرتے ہوئے وصیت کر جائین اونکی اس رسم کو اٹھانا منظور ہے اصل یہ ہے کہ ابو مسلم کہتے ہین کہ اس آیت مین **وصیة** سے پہلے کچھ عبارت حذف ہے کیونکہ وصیت مفعول ہے اسکا فعل محذوف ہے سو پہلے لوگ تو اس کا فعل **فلیوصوا** نکالتے ہین جس کے معنی ہین پس وصیت کر جاوین اور ابو مسلم **وقد اوصوا** نکالتا ہے جس کے معنی ہین وصیت کر گئے ہون تفسیر کبیر مین فاضل امام نے ابو مسلم کیطرف سے اس توجیہ کے کرنے پر تین دلیلین لکہی ہین

(احدها) ان النسخ خلاف الاصل فوجب المصير الى عدمه بقدر الامكان (والثانی) ان يكون الناسخ متاخرا عن المنسوخ فی النزول

ایک تو یہ کہ نسخ اصل کے خلاف ہے (یعنی اصل یہ ہے کہ ہر حکم جناب باری کا بحال رہے) پس جتنا المقدور اوسطرف رجوع ہو جائے (دوسری دلیل) یہ ہے کہ ناسخ منسوخ سے اوترنے مین پیچھے ہو اور

حاشیہ نمبر ۲۷ (جو اپنے گھرون سے) ان لوگون کی تعیین مین اختلاف ہے کہ کون تھے بعض سلف کہتے ہین کہ ایک بستی مین وبا

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَقَاتِلُوا
لیکن بہت سے لوگ شکر نہین کرتے　اور لڑو
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
کی راہ مین لڑو اور جانو کہ اللہ سنتا ہے
عَلِيمٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ
جانتا　کوئی ہے　جو اللہ کو
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا
قرض حسنہ دے　پہر وہ　کئی　گنا اسکو
كَثِيرَةً وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ
دے گا　اور اللہ ہی تنگی اور فراخی کرتا ہے

لیکن بہت سے لوگ اس مہربانی کا شکریہ نہین کرتے بلکہ اپنی ترقی اور اپنی صحت اور سلامتی اپنی ہی تدبیر ناقص سے جانتے ہین یہی شکر نہین کہ ہر کام مین زبانی شکر شکر کیا کرو بلکہ شکر یہہ ہے کہ جب توفیق ہو خرچ بہی کرو اور جب موقع ہو تو اللہ کی راہ مین مخالفون سے لڑو اور دل مین جانو کہ اللہ سنتا ہے اور جانتا - بعض لوگ جب خرچ کرنیکا نام سنتے ہین تو اون پر مثل موت کے گران گذرتا ہے یہ نہین جانتے کہ دیا ہوا کہین جانیکا نہین آخر تم دنیا مین قرض بہی تو ایک دوسرے کو دیتے ہو تو لیتے ہو تنگو وصول ہو جاتا ہے اسیطرح کوئی ہے جو اللہ کو بہی قرض حسنہ دے یعنی کہ سے پر اوسکی طرف سے تمسک لکہہ جاتا کہ اخلاص مندی پر وہ کئی گنا اسکو دیگا پس اسے دنیا میں چار لیکر آٹھ آنے روپیہ سینکڑا سود لینے والو آؤ ذرا یہ احسان کرو اور اوسکے عوض مین کئی گنا سود لواور آگے آپ ہی باز نہ آؤ تو یاد رکہو

بقیہ حاشیہ نمبر واذا کان ما تاخر عنہ فی النزول کان الاحسن ان یکون متأخرا عنہ فی التلاوۃ ایضا لان ھذا الترتیب احسن - فاما تقدم الناسخ علی المنسوخ فی التلاوۃ فھو وان کان جائزا فی الجملۃ الا انہ بعد من التلبیس

جب نازل مین پیچھے ہو تو اسکے لکہنے مین بہی پیچھے ہونیکی یہی ترتیب (کہ ناسخ دونوطرح منسوخ سے پیچھے ہو) بہت عمدہ ہے گو کہ بمقدار ناسخ کا منسوخ سے پڑہنے مین پہلے ہونا بہی جایز ہو لیکن اسمین شک نہین کہ یہ ترتیب (کہ ناسخ پڑہنے مین پہلے ہو) اچہی نہین سمجہی جاتی اور جہانتک ہو ایسی بے ترتیبون سے

بقیہ حاشیہ نمبر ہونی ہی وہان کے بعض اشخاص نکلکر دوسری جگہ چلے گئے جب بعد رفع وبا کے واپس آئے تو اونکی صحت دیکہکر پیچھے رہنے والون نے کہا کہ اگر اب کے وبا ہوئی تو ہم بہی نکل جاوینگے - اتفاقاً پہر ایک دفعہ وبا ہوئی تو وہ لوگ بہی نکل بہاگے راہ مین ہی خدا نے اونکو فوت کر دیا -
حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ ایک بادشاہ نے بنی اسرائیل مین سے اپنی قوم کو جہاد کا حکم دیا وہ بہانہ کرتے ہوئے

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ

اور تم اوسی کیطرف لوٹائے جاؤگے کیا نہین تم

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ

اس ... بنی اسرائیل کی جماعت کو ... موسیٰ کے بعد کا معلوم نہین

إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا

جب اونہون نے اپنے نبی سے ... کہ ہمارے لئے کوئی

نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ

مقرر کردے ہم اللہ کی راہ مین لڑین ... کہا اگر

إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا

تمکو لڑنے کا حکم ہوا تو تم سے لڑنے کی امید نہین

اسی تنگی اور فراخی کرتا ہے یہ تو تمہارے فائدہ کی بات ہے جو کچھ دوگے
وہی لوگے آخر تو تمنے اوسکی طرف لوٹنا ہے اپنے ...
اور بعض کوتہ اندیشون کی طرح بوالہوس نہ کہ باوجود جاننے ...
کے حق اپنی عافیت ظاہری چند روزہ کیلئے اون سے منہ پھیر
جاتے ہین جسکی برے سے آخر کا وقت پڑتا ہے اونکو نصیب ہوتی ...
اب امثال کیلئے تمہین بنی اسرائیل کی جماعت کا قصہ حضرت موسی
کے بعد کا معلوم نہین جب اونہون نے خود ہی اپنے نبی سمودون سے
کہا کہ ہمارے لئے کوئی بادشاہ (کمانڈر چیف) مقرر کردے جسکے
ساتھ ہوکر ہم اللہ کی راہ مین اپنے دشمنون سے لڑین تاکہ ہم جان
... مین) لڑین اور نبی نے اونکی حالت کا تجربہ کرکے کہا کہ اگر
اوس بادشاہ کیطرف سے تم کو لڑنے کا حکم ہوا تو تم سے لڑنے کی امید نہین تم تو بزدلی سے بھاگ جاؤگے۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۶ - ونتزیہ کلام اللہ تعالیٰ ... بلا امکان
ولما کانت ہذہ الآیۃ من ...
فی الصلاۃ کان اولیٰ ... مکونہا
منسوخۃ بثلاث ... ومع ...
ثبت فی علم اصول الفقہ ... الفقہ
بین النسخ وبین التخصیص کان التخصیص

کلام اللہ کو پاک سمجھنا چاہئے اور آیت جسکو منسوخ ٹھہراتے ہین)
اس ناسخ سے ٹلے جاتے ہین پیچھے ہے تو بہتر ہے کہ اسکو اس کر
منسوخ نہ ٹھہرایا جاوے (تیسری دلیل) کا خلاصہ یہی ہے
کہ جہان تک ہوسکے دو آیتون کو جمع کرنا ہی بہتر ہے منسوخ
کرنے سے اس کے بعد امام علام نے محاکمہ کیا ہے کہ یہ
تفسیر ابومسلم کی نہایت ہی صحیح ہے اس سے معلوم ہوتا ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۳ بولے کہ جس ملک مین ہمنے جانا ہے اوسمین وبا ہے جبتک آرام نہ ہولے ہم نہین جائین گے پس خدا نے
اون سب کو مار دیا۔ کہتے ہین کہ اس ہی آگے اللہ تعالیٰ جہاد کی ترغیب دیتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ
بھی مجاہدین کا ہے۔

فَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ
وہ بولے کہ اللہ کی راہ مین ہم کیون نہ لڑینگے
اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا
حالانکہ ہم اپنے ملک اور بال بچون سے
وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ
نکال دیے گئے ہین پہر جب اونکو لڑنیکا حکم ہوا تو
تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
سوا تہوڑے سے اونمین سے سب پیٹھہ دیگئے اور اللہ اونکو
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
خوب جانتا ہے اور اون سے نبی نے اون سے کہا

وہ بولے کہ اللہ کی راہ مین ہم کیون نہ لڑینگے حال آنکہ اس سستی
اور غفلت کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم اپنے ملک اور بال بچون سے
نکالے گئے ہین اور سب مال اسباب ہمارا دشمنون نے لوٹ لیا
پس خلاصہ یہ کہ جب اونکو بادشاہ کیطرف سے لڑنے کا حکم ہوا
تو سوا چند اشخاص کے سب نے پیٹھہ پہیری اور بدعہدی سے
اپنی جانون پر ظلم کئے جسکی سزا اونکو بہگتنی پڑی اس لئے
کہ اللہ تو ظالمون کو خوب جانتا
ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ بمطابق اونکی خواہش کے
اونکے نبی نے اون سے کہا

بقیہ حاشیہ نمبر ۳۶ اولی وہ یہ ہمارا ان تخصیصنا اهاتين الآيتين
بالحامل على ما هو مذهب مجاهد اندفع
النسخ فكان المصير الى قول مجاهد اولى
من التزام النسخ من غير دليل ۔ و اما على
قول ابي مسلم فالكلام اظهر لانكم تقولون
تقديرالاية وعليهم وصية لازواجهم
او تقديرها فليوصوا وصية فانتم
تضيفون هذا الحكم الى الله تعالى وابو مسلم

کہ فاضل امام رازی ہی ایکو پسند کرتے ہین۔
(چوتھی دلیل) میری طرف سے وہ حدیث ہے جو بخاری
مسلم نے ام سلمہ کی روایت سے بیان کی ہے کہ
ایک عورت نے آپ کی خدمت مین عرض کیا کہ میری
لڑکی کا شوہر فوت ہوگیا ہے اور قبل عدت اوس کی
آنکہین دکہتی ہین اوسکو سرمہ لگا دین ؟ آپ نے
فرمایا ہرگز نہین اب تو عدت صرف چار مہینے دس دن
ہے اتنے مین تم گہبرا جاتی ہو اور ایام کفر مین تو ایک

بقیہ حاشیہ نمبر ۳۷ بعض کہتے ہین کہ حزقیل نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو جہاد کی ترغیب دی تہی وہ اس سے گہبرائے سلو دنون مین دعا کی کہ
یا اللہ انکو کوئی نشانی انہین کی جانون مین دکہا تاکہ یہ تیرے حکم کو مانین پس خدا نے اونکو مار دیا اور پہر زندہ کیا الخ ابتون سو کوئی رہا

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا [illegible]

[illegible]

مَلِكًا قَالُوا أَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ

[illegible]

عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ

[illegible]

وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ

[illegible]

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ

[illegible]

[illegible] کو [illegible] اپنی [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible] اس کی

[illegible] بیٹوں کی طرح [illegible]

[illegible] اوس سے

[illegible]

[illegible] نبی نے

[illegible] نہیں [illegible] کی

[illegible] امور کی [illegible] ضرورت [illegible]

[illegible]

[illegible]

تینوں باتوں [illegible] بزرگی [illegible] ہوئی ہے

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حکم [illegible]

بقیہ حاشیہ نمبر ۱۲ صحیح [illegible]

[illegible] نہیں [illegible]

[illegible] مقابلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِي

اور علم بہی اوسکو وسیع دیا ہوا ہے اور بدن ہین بہی نمو تازگی

مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○

بخشی ہو اور اللہ اپنا ملک جسکو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی ہی وسعت والا

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ

اور اون کے نبی نے اون سے کہا کہ اوسکی حکومت کی نشانی یہ ہے

التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ

کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئیگا جس کے ذریعہ خدا کی

طرف سے تمہین تسکین ہو گی

اور علم بہی اوسکو وسیع دیا ہوا ہے اور بدن میں بہی نمو تازگی بخشی ہے علاوہ اس کے یہ ہے کہ اللہ اپنا ملک اور اوسکی حکومت جسکو چاہتا ہے دیتا ہے تمہارا کوئی حق نہین کہ تم سوال کرو اور اپنے استحقاق جتلاؤ مناسب غیر مناسب کو وہ خود ہی جانتا ہے تمہارے جتلانے کی حاجت نہین اور اللہ بڑی ہی وسعت والا علم والا ہے باوجود اس بیان شافی کے اونہون نے قناعت نہ کی اور اس نبی سے اوسکی حکومت کی نشانی مانگی جس کے جواب مین اون کے نبی نے اون سے کہا کہ اوسکی حکومت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئیگا جسکے ذریعہ خدا کی طرف سے تمہین تسکین ہو گی

بقیہ حاشیہ نمبر ۴ — کیف یتقول سلیم بان اختلاف مسلم اولی من اعتبارکم بان القرآن بہذا النسخ التزاما لہ من غیر دلیل مع ما فی القرآن بہذا النسخ من سوء الترتیب الذی یجب تنزیہ کلام اللہ عنہ وہذا کلام واضح واذا عرفت ہذا فنقول ہذہ الایۃ من اولہا الی آخرہا تکون جملۃ واحدۃ شرطیۃ فالشرط ہو قولہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج فہذا کلہ شرط والجزاء

اب اوس نے اپنی مہربانی سے چار مہینے دس روز کر دئیے ہین تم اب بہی گہبراتی ہو۔ اس حدیث کا مفہوم ہوتا ہے کہ سال بہر عدت اسلام مین پہلے نہین تہی جسکو منسوخ کہا جائے اگر کوئی صاحب کہے کہ ان ایام کو یاد دلانے سے اون کی ہمیشگی کی رسم کی مذمت کا بیان کرنا مقصود تہا سو غلط ہے بر ہے سیاق حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آن حضرت کو مدت سابقہ کی درازی کا جتلانا مقصود

بقیہ حاشیہ نمبر ۳ — تار عنکبوت سے بہی ضعیف ہین ہرگز اس قابل نہین کہ اودہر توجہ کیجائے کیونکہ دلائل عقلیہ سے احیاء اموات کا امکان اور نقلیہ سے اطلاق ثابت ہے۔ رہے سید نیچرل (خلاف عادت) سو اوس کا مفصل جواب پہلے گذر چکا

منہ

وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ
اور موسیٰ اور ہارون کے چھوڑے ہوئے دین کی حفاظت

تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ
ہوگی اوسکو فرشتے اوٹھائے ہوئے لاوینگے بیشک اس میں تمہارے لئے بڑی

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ فَلَمَّا فَصَلَ
نشانی ہوگی اگر تم ماننے والے ہو پھر جب طالوت

طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ
اپنی فوج کے ساتھ باہر کو چلا تو بولا کہ اللہ تمکو ایک نہر کی پانی سے

اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے پیچھے چھوڑے ہوئے دین کی حفاظت تمہارے دلوں میں جاگیر ہوگی اور اوسکو فرشتے اوٹھائے ہوئے لاوینگے اور تمہارے بیچ میں رکھدینگے جس کے دیکھنے سے تمہیں تسلی ہو جاینگی بیشک اس صندوق کے اس طور آنے میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہوگی اگر تم ماننے والے ہوتے تو اس پر قناعت کرتے اور اگر ضدی ہوتے تو کوئی علاج نہیں تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اونہوں دیکھنے اس واقعہ کے اون کے دلوں میں غیرت مذہبی و غیظ ملکی جوش زن ہوا اور انہوں نے اوس طالوت کو اپنا حاکم سمجھا پس اوس نے فوج کی کمان شروع کی اور جہاد کیلئے سب نے طیاری بھی کری مگر چونکہ ان میں بہت ناآزمودہ کار اور خام جوشیلے بھی نیز بسا اوقات کثرت ہجوم سے انتظام میں خلل بھی آجاتا ہے جسکو سبب انجام کار ہزیمت ہو جاتی ہے اس لئے ایسے وقت میں کسی زبردست پالیسی حکمت عملی کی ضرورت تھی چنانچہ اوس نے ویسے ہی کہ جب طالوت اپنی فوج کے ساتھ باہر کو چلا تو بولا کہ اللہ تمکو ایک نہر کی پانی سے آزمائیگا

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۶ - ھو قولہ فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن من معروف فھذا تقریر قول ابی مسلم وھو فی غایۃ الصحۃ جلد ثانی صفحہ ۲۹۳

نہ کہ مینگنی کا جھگڑا ایسے حال یا تصریح سے کوئی علاقہ ہو بہر حال یہ وجوہ ہیں جنکی وجہ سے ہم نے اس آیت کو منسوخ نہیں ٹھہرایا واللہ اعلم وعلمہ اتم ۱۲ منہ

حاشیہ نمبر ۲۸ - (دین کی حفاظت) اس آیت کے معنی بعض لوگ یہ کیا کرتے ہیں کہ اوس صندوق کے اندر سکینہ ہوگا اور موسیٰ و ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں میں سے کسیقدر بقیہ - پھر ان لوگوں میں اس سکینہ اور بقیہ کی تعیین میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اوس میں تختوں پر انبیاء کی بشارتیں لکھی ہوئی تھیں کہ طالوت فتح پائیگا اور حضرت موسیٰ اور ہارون کا عصا بھی تھا بعض کہتے ہیں اوسمیں ایک ایسی چیز تھی جسکا سر اور دم بلی کیطرح تھی جب وہ بلی کیطرح بولتی تو وہ صندوق بھی چل پڑتا اور لوگ بھی اوس کے ساتھ دشمن کیطرف آگے کو بڑھتے اور جب چپ ہو جاتی تو وہ صندوق بھی ٹھہر جاتا اور لوگ بھی ٹھہر جاتے بعض

بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ

پس جو شخص اوس نہر سے پئیگا وہ میری جماعت سے نہ ہوگا اور جو نہ

لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ

پئے گا تو وہ میرا ہمراہی ہوگا مگر جو شخص ایک چلو ہاتھ سے

غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ

بھر لیگا پس سوائے چند اشخاص کے سبنے پی لیا

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

پھر جب وہ اور اسکے ساتھ ماننے والے اوسکے ساتھ اوس سے

قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ

آگے بڑھے تو بول اٹھے کہ آج تو ہم میں جالوت اور اوسکی فوج کی طاقت نہیں

پس جو شخص اوس نہر سے پئیگا وہ میری جماعت سے نہ ہوگا اور جو نہ پئے گا تو وہ میرا ہمراہی ہوگا مگر جو شخص بوجہ شدت پیاس کے ایک چلو ہاتھ سے بھر لیگا اوسکو معافی دی جائیگی - پس جب اوس نہر پر پہنچے تو سوائے چند لائق اشخاص کے سب نالائقوں نے پی لیا پس طالوت اپنے پہلے حکم کے مطابق اونکو علیحدہ کردیا پھر جب وہ اور اسکے حکم کو ماننے والے مخلص تابعدار اوسکے ساتھ اوس نہر سے آگے بڑھے تو بعض لوگ مخالف جالوت کی شوکت دیکھکر بول اوٹھے کہ آج تو ہم میں جالوت اور اوسکی فوج کے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں لیکن سب یکسان

بقیہ حاشیہ نمبر ۲۸ بعض کہیں کوئی چیز نا معلوم ہی -
میرے خیال میں ایسے موقعا پر کی نسبت ہی رائے لگانیکے لئے وہ حدیث آئی ہے جسکا مضمون ہے کہ جو

| من قال فی القرآن برائہ الحدیث |

کوئی قرآن میں اپنی رائے سے کہے اگرچہ صحیح ہو جب بھی غلطی پر ہے اس مضمون کے متعلق جو روایات صحابہ سے منقول ہیں اونکی صحت معلوم نہیں بلکہ وہ بھی قابل حجت نہیں اور جو میننے ترجمہ کیا ہے وہ کسیطرح لفظون سے مخالف نہیں لفظ فِیْ اگرچہ ظرفیت کے لئے آتا ہے لیکن کہیں سببیت کیلئے بھی آجاتا ہے جیسے احادیث منقولہ حاشیہ میں - رہی بحث بقیہ کی سو وہیں حذف مضاف ہے ایسے موقع

| عذبت فی ھرۃ + فی النفس المؤمنۃ مائۃ من الابل فی خمس من الابل شاۃ |
| والمعنیٰ ان بسبب ھذا التابوت ینتظم امر ما بقی من دینھما - جلد ثانی صفحہ ۳۶ |

پر حذف مضاف کثرت سے آتا ہے
تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ معنی آیت قرآنی کے یہ ہوئے کہ اس صندوق کیوجہ سے اون (موسیٰ اور ہارون) کے دین کا انتظام درست ہو جائیگا اور یہی مناسب ہے اس لئے کہ اصلاح دین کے لئے بہر

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ
جن لوگون کو یقین تہا کہ اللہ کی ... دیکہنیگے وہ بولے
كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً
بہت دفعہ تہوڑے لوگ بہتون پر اللہ کے حکم سے غالب
بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا
آجایا کرتے ہین اور اللہ صابرون کیساتہہ ہو پس
بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ
جب جالوت کی فوج کے مقابل آئے متدعی ہوئے کہ اے ہمارے
اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
مولا ہمین صبر عطا کر اور ہمارے قدم مضبوط رکھ
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
اور ہمین کافرون کی قوم پر فتح نصیب کر

نہین ہوتے جن لوگون کو یقین تہا کہ اللہ کی مدد پاوینگے وہ اونکے جواب مین بولے کہ گہبراتے کیون ہو کیا ہوا اگر دشمن کی فوج عظیم تعداد یا شوکت سے بہت دفعہ تہوڑے لوگ بہتون پر اللہ کے حکم سے غالب آجایا کرتے ہین تم اللہ پر بہروسہ کرو اور اگر کچہہ تکلیف پہنچے تو صبر کرو اللہ کی مدد صابرون کے ساتہہ ہے پس اونکے اس کہنے سے سب کو تسلی ہوگئی اور مستقل ہوکر آگے بڑہے اور جب جالوت کی فوج کے مقابل لڑنے کو آئے تو سب نے پہلے وہ اللہ سے مستدعی ہوئی کہ اے ہمارے مولے ہمین تکلیفون پر صبر عطا کر اور دشمنون کے مقابلہ مین ہماری قدم مضبوط رکہہ اور ہمین ان کافرون کی قوم پر فتح نصیب کر بیشک تو ہی اپنے بندون کا مددگار ہے اور تیری مدد سے بیڑا پار ہے

بقیہ حاشیہ نمبر۴۔ تو اونہوں درخواست کی تہی سو اوسی کے مطابق اون کو جواب ملا رہی یہ بحث کہ وہ صندوق کیا تہا اور وہ کس کیفیت سے اون کے پاس آیا سو اس مین لمبا جہگڑا ہے مختصر یہ ہے کہ یہ صندوق بنی اسرائیل مین ابتدا سے متبرک چیز سمجہا جاتا تہا عجب نہین جیسا کہ تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ حضرت موسیٰ اسمین تورات رکہا کرتے تہے ایسا ہی ہو اتفاق سے یہی صندوق ان کے دشمنون نے ان سے چہین کر پاخانہ مین رکہا ہوا تہا جسکی وجہ سے بنی اسرائیل کو بہت ہی رنج تہا اور اس کے چہننے کو گویا ریاست کا چہن جانا سمجہتے تہے پس نبی نے جب ازکو نشانی بتلائی تو یہ بتلایا کہ تمہارے پاس وہ صندوق جسکے چہن جانیکا تمکو سخت رنج ہے اور جسکا حصول بظاہر ایک امر مستبعد ہے تمہارے پاس آجائیگا چنانچہ ایسا ہوا کہ ان کے مخالفون نے اس صندوق کو کسی دوسری جگہ رکہنا چاہا اور وہان سے نکالا گاڑی پر رکہا اور بیلون کو چلایا تو وہ بیل بحفاظت ملائکہ سیدہے بنی اسرائیل کی زمین مین آگئے جس سے انکو بڑی خوشی ہوئی اور دل ترک دشمنو ...

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ

پس انہون نے اون کو اللہ کے حکم سے بہگا دیا اور

جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

جالوت کو داؤد نے قتل کیا اور اللہ نے داؤد کو ملک اور

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

تہذیب بخشی اور جو اوسنے چاہا اوسکو سکہایا اگر اللہ بعض لوگون کو

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ

بعض کے ذریعہ دفع نہ کرے تو زمین خراب ہو جاوے لیکن

اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

اللہ دنیا کے رہنے والون پر بڑا ہی مہربان ہے یہ ہمارے

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

پیغام ہین انکو ہم تجہہ سے بیان کرتے ہین اور بیشک تو رسولون میں سے ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

ہمنے ان مین سے بعض کو بعض پر بزرگی

عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

دی ہے اور بعض ان مین سے ایسے ہین کہ

دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

جنسے اللہ نے باتین ہی کین اور بعض کو درجے بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کے

پس خدا نے اون کی یہ دعا مخلصانہ قبول کر لی اور انہون نے
اُن سب کو اللہ کے حکم سے بہگا دیا اور اون کے بادشاہ جالوت
کو حضرت داؤد نے جو ان دنون جوان اور طالوت کی
فوج مین سپاہی تہے قتل کیا پہر تو طالوت کی فتح مبین
ہو گئی اور اللہ نے داؤد کو طالوت کے بعد سب ملک کا
اختیار دیا اور تہذیب اور شایستگی سکہائی اور جو اوسنے سیکہنا
چاہا اوسکو سکہایا جس کے سبب سے اوس کا لقب خلیفۃ اللہ
ہو گیا پہر تو تمام اون کے دشمن دب گئے اور فتنہ و فساد اوٹھ
گئے بیشک اگر اللہ بعض لوگون ظالمون کو بعض عادلون کے
ذریعہ سے دفع نہ کرے تو زمین سب خراب ہو جائے لیکن اللہ
ایسے ظالمون کو جن کا ظلم اپنی حد تک پہنچ جاتا ہے ضرور ہلاک
کرتا ہے اسلئے کہ وہ دنیا کے رہنے والون پر بڑا ہی مہربان ہے
کہ اون کے نقصانات کو کسی قسم کے ہون جسمانی یا روحانی
پورا کر دیتا ہے یہ قصہ اور اس کے مشابہ ہمارے پیغام ہین
ان کو ہم تجہہ سے واقعی طور پر بیان کرتے ہین اور تو ہی صحیح
طور سے ان کو سناتا ہے اس لئے کہ بیشک تو ہی اللہ کے
رسولون سے ہے جیسے کہ وہ غایب کی خبرین باطلاع الٰہی بتایا
کرتے تہے اسیطرح تو بہی بتلاتا ہے گو اس مرتبہ مین سب برابر ہین

مگر تاہم ہمنے ان رسولون مین سے بعض کو بعض پر بزرگی اور فضیلت دی ہے مثلاً تجہہ کو اے محمد سب سے افضل
بنایا اور بعض انہین سو ایسے بہی ہین کہ جن سے اللہ نے باتین ہی کین جیسے حضرت موسیٰ اور بعض کے کئی درجہ سے درجہ بلند کئے

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
اور روح پاک سے اوسکو قوت دی اور اگر خدا چاہتا تو
مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ
نبیوں سے پیچھے لوگ بعد آنے دلائل واضح
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
کے نہ لڑتے لیکن انہون نے
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ
اختلاف کیا پس بعض مان گئے اور بعض انکاری ہوے اگر
اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ع
خدا چاہتا تو نہ لڑتے لیکن خدا کرتا ہے جو ارادہ کرے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
اے مسلمانو! ہمارے دئے ہوئے سے خرچ کرو
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
پہلے اس سے کہ وہ دن آپہنچے کہ جسمین نہ تجارت ہو اور نہ دوستی

اور عیسیٰ مریم کے بیٹے کو کھلی نشانیان ہمنے دین اور روح پاک جبرائیل سے اوسکو قوت دی نہ جیسا کہ اوس کے مخالف یہود کا خیال ہے کہ وہ جھوٹا نبی تہا اور نہ جیسا کہ اوس کے نادان دوست عیسائیون کا غلط گمان ہے کہ وہ خدا کا بیٹا اور ایک حصہ تہا یا لیسے خیالات واہیہ سب کے سب انبیاء سے پچھلے لوگون نے تراشے ہین اور اگر خدا چاہتا تو نبیون سے پیچھے لوگ بعد آنے دلائل واضح کے آپس مین نہ لڑتے جھگڑتے لیکن چونکہ اونہون نے باہمی اختلاف کیا پس نتیجہ یہ ہوا کہ بعض تو مان گئے اور بعض نے انکار ہی کر دیا جسکا اثر لازمی سب عادت جاریہ قتل قتال اور لڑائی جھگڑا ہوا با وجود اسکے بہی اگر خدا چاہتا تو کبھی نہ لڑتے وہ ان کے اثر لازمی کو بہی روک سکتا تہا لیکن خدا نے ایسا نہ چاہا اس لئے کہ وہ عموماً وہ کام کرتا ہے جو ارادہ کرے اور اوسکا ارادہ ہمیشہ علل حقیقی کے ہونے آثار مرتب کرتا ہے یہی تو تمہین سکہلایا ہے کیا اے مسلمانو! ہمارے دئے ہوئے سے غرباء کی حاجت روائی مین خرچ کرو پہلے اس سے کہ وہ دن آپہنچے کہ جسمین نہ تجارت ہو کہ اس مال سے فایدہ اوٹہا سکو

حاشیہ اس آیت کی پیچیدگی مین بہت سے لوگ دم بخود ہوتے ہین علاوہ مضمون جبر و اختیار کے آیت کا نفس مطلب بہی مشکل ہے کیونکہ یفعل ما یرید پہلے کلام سے استدراک ہے حالانکہ مطلب دونون کا بظاہر ایک ہے عاجز نے دونو اشکالون پر غور کی ہے اور دونو ہی کے حل کیطرف اشارہ کیا خلاصہ یہ کہ ارادہ مشیت سے خاص ہے ارادہ اوس صفت باری کا نام ہے جو علل اور اسباب کے ہونے پر شے کے ہونے سے متعلق ہو اور مشیت مین یہ ماخوذ نہین بلکہ اوسکو بہی کہہ سکتے ہین جو سبب کے ہونے مسبب کے فنا سے متعلق ہو اسیہ بہی بتلایا ہے کہ مستدرک اصل مین ارادہ نہین بلکہ مشیت ہے اور ارادہ اوسکی دلیل لائی گئی

یہی بحث جبر و اختیار کے متعلق سو ختم اللہ کے حاشیہ مین ملاحظہ ہو ۱۲ منہ

وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اور نہ سفارش اور منکر ہی ظالم ہین

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

سوائے خدا کے کوئی معبود نہین ہمیشہ زندہ ہے

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ

انتظام کرنے والا نہ اوسکو اونگھہ آتی ہے نہ نیند جو کچھہ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

آسمان اور زمین مین ہے سب اوسی کی ملک ہے

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ

کون ہے جو بلا اجازت اوس کے پاس

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

سفارش کرے وہ لوگون کے آگے

اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

پیچھے کی سب چیزین جانتا ہے

اور نہ کسی کی دوستی اور نہ سفارش ہی بلا اذن کام آئیگی صرف نیک اعمال اور ہاتھہ کا دیا ہی کام آئیگا سو تم اگر اوس دن کی تکالیف سے بچنا چاہتے ہو تو سب سے مقدم یہہ ہے کہ اللہ کی توحید پر پختہ ہو جاؤ اور جان لو کہ توحید سے منکر ہی بڑے ظالم ہین کیونکہ ایک سیدھی راہ چھوڑ کر ٹیڑھے جا رہے ہین خدا کے سوا اور معبود مانتے ہیں حالانکہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین نہ اب ہے نہ آیندہ ہی ہو سکتا ہے اسلئے کہ وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ بلکہ سب چیزون کو زندگی بخشنے والا ہے اور اکیلا ہی بذات خود سب مخلوق کا انتظام کرنے والا اوسکے کسی کام مین فتور نہین آسکتا اسلئے کہ نہ اوسکو اونگھہ آتی ہے نہ نیند - جو کچھہ آسمان اور زمین مین ہے سب اوسی کی ملک ہے وہ شاہنشاہ ایسی ہیبت کا مالک ہے کہ کوئی اوسکے آگے مجال نہیں کہ چون کرے کون ہے جو بلا اجازت اوسکی پاس کسیکی سفارش کرے کیا نبی کیا ولی کیا مومن کیا کافر سب اوسکی ہیبت سے لرزان اور ترسان ہین علمی کمال اوسکے کی کوئی حد نہین وہ لوگون کے آگے پیچھے کی سب چیزین جانتا ہے

شان نزول + مشرکین عرب کے مشرکانہ خیالات کے ابطال اور توحید کے اثبات مین یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کی فضیلت احادیث مین بہت آئی ہے آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سوتے ہوئے اس آیت کو پڑھہ لیگا اوسکے لئے صبح تک شیطان سے بچاؤ رہیگا ایک حدیث مین آیا ہے کہ قرآن کی سب آیتوں سے بڑی عظمت والی آیت آیت الکرسی اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ہے اُبی بن کعب سے آنحضرت نے پوچھا کہ تجھے کونسی عظیم القدر آیت یاد ہے اوس نے عرض کیا آیت الکرسی - آپ نے خوش ہو کر فرمایا کہ تجھے علم مبارک ہو ۱۲ منہ

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

اور لوگ اوسکے معلومات سے کچھ بھی نہین جان سکتے مگر جسقدر کہ خود ہی چاہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

اوسکی حکومت نے تمام آسمان اور زمین کو گھیر رکہا ہے

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اور ان کی حفاظت سے تہکتا نہین اور وہ بلند اور بڑی عظمت

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

والا ہے دین میں زبردستی نہین ہدایت کی راہ گمراہی

مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن

سے ممتاز ہو چکی ہے پس جو کوئی جہوٹے معبودون سے منہ پھیر کر

بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ

صرف خدا پر ایمان رکہے تو اوس نے ایسا مضبوط

لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

سہارا لیا جو ہرگز نہ ٹوٹیگا اور خدا سنتا ہے جانتا

اور لوگ اوسکے معلومات سے کچھ بھی نہین جان سکتے مگر جسقدر کہ خود ہی بتلانا چاہے اوسکی حکومت نے تمام آسمان اور زمین کو گھیر رکہا ہے مجال نہین کہ کوئی چیز اوسکی حفاظت سے باہر ہو اور وہ بھی کیسے جبکہ محافظ ایسا زبردست ہو کہ باوجود اسقدر وسعت کے اونکی حفاظت سے تہکتا نہین اور وہ سب سے بلند اور بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے باوجود اس بیان واضح کے اگر تیری نہ مانین تو تو نہ کہا اس لئے کہ دین مین ظلم زیادتی نہین ہدایت کی راہ گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے پس جو کوئی جہوٹے معبودون سے منہ پھیر کر اکیلے سچے خدا پر ایمان رکہے تو جان لو کہ اوس نے ایک ایسا مضبوط نجات کا سہارا لیا جو ہرگز نہ ٹوٹے گا اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہین خدا

سنتا ہے

جانتا

شان نزول عرب مین دستور تہا کہ جب کسی عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی تو وہ نذر مانتی تہی کہ اگر میرا بچہ زندہ رہیگا تو مین اوسکو یہودی بناؤنگی (جیسے ہمارے ملک کی عورتین مشرکانہ خیال والی کہا کرتی ہین کہ اگر میرا بچہ زندہ رہا تو فلان قبر والیکا مرید بناؤن گی اور اوسکی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اوسکے نام کی چوٹی اوس کے سر پر رکہی جاتی ہے) چنانچہ بہت سے لوگون کی اولاد اتفاقاً زندہ رہکر اسی طرح یہودی بنی ہوئی تہی جب آپ نے بنی نضیر کے یہودیون کو اون کے بدعہدی کی وجہ سے عرب سے خیبر کیطرف جلا وطن کیا تو اس قسم کے بچے بہی اُن یہودیون مین تہے اُن کے مسلمان وارثان نے اسوجہ سے کہ یہ بچے ماں باپ کی غلطی سے یہودی بنائے گئے تہے چاہا کہ انکو جبراً روک لین اور یہودیون کیساتہ نہ جانے دین اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم عن ذریہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
مومنون کا اللہ متولی ہے اندہیرون سے اونکو نکالکر
اِلَى النُّوْرِ ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
نور کیطرف لیجاتا ہے اور جو لوگ منکر ہین اون کے دوست
الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى
شیاطین ہین اونکو نور سے کفر کے اندہیرون کیطرف ہی نکالتے
الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
ہین یہ لوگ اگ کے قابل ہونگے اسمین ہمیشہ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ
رہین گے کیا تجہے اوسکا حال معلوم نہین
اِبْرٰھٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ
جنے ابراہیم سے اوسکے خدا کی بابت جہگڑا کیا تہا اسوجہ کہ خدا
اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ
نے اوسکو بادشاہ بنایا تہا جب ابراہیم نے کہا میرا خدا وہی جو زندہ کرتا
قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ
وہ بولا کہ زندہ تو مین کرتا ہون اور مارتا بہی مین ہون ابراہیم بولا کہ خدا تو

ایسے ہی مومنون کا بالخصوص اللہ متولی ہوتا ہے ہر طرح ان کی بہتری کے سامان مہیا کر دیتا ہے چنانچہ محض اپنی مہربانی سے ترک کفر وغیرہ کے اندہیرون سے ان کو نکال کر نور توحید کیطرف لیجاتا ہے اور توحید کو ان کے دلون مین ایسا مضبوط کرتا ہے کہ مشرک کیسی ہی کوشش کرین کہ ان کو شرک مین پہنسا دین ہرگز نہین پہنسا سکتے اور جو لوگ توحید سے منکر ہین وہ چونکہ راندۂ درگاہ ہین اس لئے اون کے دوست شیاطین ہین ہمیشہ اون کو نور ایمان سے کفر کے اندہیرون کی طرف ہی نکالتے رہین اور یہی ذہن نشین کرین کہ فلان بت یا فلان قبر سے حاجت روائی ہوتی جسکا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ لوگ جہنم کی اگ کے قابل ہون گے اور اسمین ہمیشہ رہین گے تو انکی بیہودہ باتین سنکر کیون تعجب کرتا ہے ہمیشہ سے قاعدہ ہے کہ لوگ دو قسم کے ہون ایک تو دیندار چاہے کسی مذہب کے پیرو ہون وہ تو بعد سمجہنے حق بات کی ہدایت سے سرتابی نہین کرتے دوسرے دنیادار جو اپنے مذہب کو یونہی برائے نام بتلاوین اصل مین اونکا کوئی مذہب نہین ہوتا صرف چالبازی جانتے ہین ایسی لوگ باوجود دیکہنے بین ثبوتون کے بہی اپنے غلط خیال چہوڑا نہین کرتے کیا تجہے اوس دنیادار بدذات کا حال معلوم نہین جس نے حضرت ابراہیم سے بوجہ اسکے کہ ابراہیم خدا کی توحید کا قایل تہا اور وہ ملحد سرے سے خدا کا ہی منکر اوس کے خدا کی بابت عناد سے جہگڑا کیا تہا اس وجہ سے کہ خدا نے اوسکو بادشاہ بنایا تہا پہر وہ اپنی چند روزہ بادشاہی پر ایسا نازان ہوا کہ خدائی کا ہی مدعی بن بیٹہا جب ابراہیم نے اس کے سوال (کہ تیرے سوا تیرا خدا کون ہے) کے جواب مین کہا میرا خدا وہ ہے

يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا

سورج کو مشرق سے لاتا ہے تو اوسکو مغرب

مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ

سے چڑھا بس وہ کافر حیران رہگیا

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أَوْ كَالَّ

خدا ظالم لوگون کی ہدایت نہیں کیا کرتا اور کیا تو وس

ذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ

کو نہین جانتا جو ایک گری ہوئی بستی پر سے

عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ

گذرا بولا کہ اس بستی کو بعد مرنے کے خدا

بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ

کیونکر زندہ کرے گا پس سو برس تک اوسکو مار رکھا

جو سب کو زندہ رکھتا اور مارتا ہے وہ بولا کہ زندہ تو مین رکھتا ہون اور مارتا بھی مین ہون چنانچہ اوسیوقت ایک قصوروار مجرم کو چھوڑ دیا اور بے قصور کو مروا دیا ابراہیم نے جانا کہ اس بات سے یہ مجہول قایل نہ ہوگا اسکو کسی ایسے پیچ مین لائین کہ اوسکا جواب نہ دے سکے پہر کر ابراہیم بولا کہ خدا تو سورج کو ہر روز مشرق سے لاتا ہے اگر تو ہی خدا ہے تو تو ایک روز اوسکو مغرب سے چڑھا اس لئے کہ جب مشرق سے نولا سکتا ہے تو مغرب سے لانے مین کیا دقت ہے پس سنکر وہ کافر حیران رہگیا جواب کچھہ نہ بن پڑا چونکہ دنیادار تھا یہ نہ ہوا کہ ہدایت کو قبول کرتا اور اپنے مالک کے آگے جھکتا اولٹا ابراہیم سے الجھنے لگا جسکی سزا اوسکو یہ ملی کہ خدا نے اوسے سمجھہ ہی نہ دی کہ ابراہیم کے اس سوال کا جواب کیا دے اس لئے کہ خدا ایسے ظالم لوگون کی صادقون کے مقابلہ راہ نمائی نہین کیا کرتا جیسا یہ قاعدہ ظالمون کو ہدایت نہ کرنیکا خدا نے مقرر کر رکھا ہے ایسا ہی یہ بھی مقرر ہے کہ جو کوئی باخلاص نیت کوئی سوال حل کرانا چاہے گو وہ بظاہر کیسا ہی گمراہ ہو خدا اوسکو آسان کر کے اوسکی راہ نمائی کرتا ہے کیا تو اوس شخص کو نہین جانتا جو ایک پرانی گری ہوئی بستی پر سے گزرا اور اوسکو خراب اور اوسکے رہنے والون کو مرے پڑے دیکھ کر بولا کہ اس بستی کے رہنے والون کو بعد مرنیکے خدا کیونکر زندہ کریگا یہ ایک قسم کا تردد ہوتا ہے جو اس کے دریافت حال کو اوس نے سوال کیا چونکہ یہ سوال اوس کا محض دینداری کی وجہ سے تھا اس لئے اللہ نے اوسکو ایسے طور سے تشفی دی کہ بعد اسکے کسی دلیل کا محتاج نہ رہا پس سو برس تک اوسکو

حاشیہ نمبر ۲۹ (کیا تو نے اوس شخص کو) اس قصہ اور اس سے آیندہ قصہ ابراہیمی کی نسبت کل مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ واقعات ان دونو سائلون کے بیداری مین واقع ہوئے گو اون کا پہلے قصہ مین بسبب نہ ہونے نام سایل کے کسیقدر اختلاف ہوا ہے کہ یہ سایل کون تھا بعض نے کہا کہ کوئی کافر تھا بعض نے کہا مومن بعض نے کہا نبی - اور بعض نے اوس نبی

ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ
پھر اوسکو زندہ کرکے پوچھا کہ کتنی مدت تو ٹھہراہے بولا
لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ
کہ ایک دن یا کچھ حصہ دن کا ٹھہرا ہون (خدانے) کہا
بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى
بلکہ تو سو برس تک ٹھہرا ہے پس تو اپنے
طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ
کہانے اور پانی کو دیکھ کہ نہین بگڑا اور اپنی سواری کی
وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ
طرف دیکھ اور نیز تجھکو لوگون کے لئے نشانی بناوینگے

مار کہا پہر بعد سو برس کال کے اوسکو زندہ کرکے پوچھا کہ کتنی مدت تو یہان پر تو ٹھہرا ہے وہ بوجہ بے خبر ہونے حالت مرنے سے بولا کہ ایک دن یا کچھ حصہ دن کا ٹھہرا ہون (خدانے) کہا ایک آدہ دن تو کیا بلکہ تو سو برس تک ٹھہرا ہے مگر تجھے معلوم نہین یہ ہماری ہی قدرت ہے کہ تجھے سو برس بعد زندہ کیا نہ صرف تجھہی زندہ کیا بلکہ تیرے متعلق کئی اور امور بہی خرق عادت محض اپنی قدرت کاملہ سے کئے تیری ایسی چیزین جو عموماً تمادی زمانہ سے بگڑجاتی ہین وہ صحیح سالم رکہی ہین اور جن کو کسیقدر تمادی مضر نہین اونکو بگاڑدیا اور بگڑی ہوئی کو تیرے سامنے درست ہی کرینگے پس تو دیکھنا چاہے تو اپنے کہانے اور پانی کو دیکھ کہ وہ باوجود سریع الزوال ہونے کے ابہی تک نہین بگڑا اور اپنی سواری کیطرف دیکھ کہ کیسی گلی پڑی ہے تجھو بعد سو برس کے زندہ کرکے تیری تشفی کرتے ہین اور نیز تجھکو لوگون کیلئے نشانی

بقیہ حاشیہ نمبر ۴۹ کا نام ہی بتلایا کہ وہ حضرت عزیر تہے تفسیر کبیر مین حضرت ابن عباس سے ایک روایت منقول ہے اوس سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سائل حضرت عزیر علیہ السلام تہے مگر سرسید کو یہان بہی ایک نیا ہی خواب مین الہام ہوا کہ اونہون نے اس قصہ کا سرے سے انکار ہی کرکے جان چہڑائی اور اوسکو خواب مین خواب سے متعلق بتلایا کہتے ہیں کہ اس بزرگ نے خواب مین خدا تعالی سے سوال احیاء موتے کا کیا اور خواب مین ہی اپنے کو سو برس تک مرے ہوئے دیکہا اور حضرت ابراہیم نے بہی جو کچھ کیا خواب مین ہی کیا وجہ اس انکار کی تو وہی پُہر نیچرل (خلاف عادت) کا استحالہ ٹوٹا پہوٹا ہے دوسری دلیل اونکی یہ ہے کہ بزرگون کو جو اس قسم کے خلجان قلبی پیش آیا کرتے ہین اون کا دفعیہ اونکو کشف اور خواب مین ہی ہوا کرتا ہے پس ضرور ہے کہ ان بزرگون کو بہی جو ایک عقدہ دربارہ احیاء موتے پیش آیا ہے اسکا دفعیہ خواب مین ہوا ہوگا حضرت ابراہیم سے نہ تو پہلے کسی نے اور نہ خود ابراہیم نے مردہ کا زندہ ہونا دیکہا تہا اس لئے کوئی ذی عقل اس قسم کے سوالات اسدرجہ سے نہین کرسکتا ۔ ۱۲ دوسری دلیل جو ذکر مین پہلے گر حضرت ابراہیم سے مخصوص

وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا
اور ہڈیوں کو دیکھہ کہ کس طرح اونکو اوبہار کر
ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ
گوشت چڑہا دینگے پس جب اوسے معلوم ہوا بولا
اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○
کہ مین خوب جانتا ہون کہ خدا سب کام کرسکتا ہے
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى
جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے مولا مجھہ کو دکہا کہ تو مُردون
قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۚ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ
کو کس طرح زندہ کریگا کہا کیا تجھے یقین نہین ابراہیم نے کہا کہ ہان لیکن

بنا دینگے تاکہ آیندہ جن لوگون کو مُردون کے زندہ ہونے مین شک ہو وہ تیرے تاریخی حالات سُن کر یقین کرین اور دیکھہ سواری کی ہڈیون کو دیکھہ کہ کس طرح اونکو اوبہار کر گوشت چڑہا دینگے پہر تیرے سامنے ہی زندہ ہو کر پہرنے لگ جائیگا پس جب اوسے معلوم ہوا کہ ہان بیشک خدا بڑی ہی قدرت والا ہے تو بولا کہ مین خوب جانتا ہون کہ خدا سب کام کرسکتا ہی چونکہ یہ سوال اوسکا محض بیداری کیوجہ سے تہا اس لئے وہ فوراً سمجھہ گیا اسی کی مثل ایک اور واقعہ بہی سنو! جب ابراہیم نے محض بیداری سے بغرض دریافت حال اپنے رب سے کہا کہ اے میرے مولا! مجھہ کو دکہا تو کہ مُردون کو کس طرح زندہ کریگا خدا اس امر کو جانتا تہا کہ ابراہیم کا سوال بغرض تسلی اور مزید اطمینان ہے نہ کہ انکار اور عناد سے مگر اس خیال سے کہ بعد کے لوگ ابراہیم کے اس سوال سے اوسکا نقصان ایمانی نہ سمجھین اس امر کے اظہار کرانے کو ابراہیم سے کہا تجھے یقین نہین؟ کہ مُردے زندہ ہونگے (ابراہیم نے)

شان نزول مشرکین عرب قیامت کو مُردون کے زندہ ہونے کے سخت مخالف تہے اور اسکو ایسا مشکل محال جانتے تہے جیسا کہ سیاہ اور سفید کا ایک جگہ جمع ہونا اونکو سمجہانے کی خاطر حضرت ابراہیم (جنکو وہ لوگ بہی اپنا مقتدا مانتے تہے) کا واقع نقل کرکے یہ آیتین نازل کین

تتمہ حاشیہ نمبر ۱ یہ ہے کہ یہ سوال ابراہیم علیہ السلام کا رؤیت قلبی سے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ رؤیت کیفیت احیاء موتی ہو نہین سکتی اس لئے کہ غایت مافی الباب یہی ہے کہ اگر ہمارے سامنے مُردہ زندہ ہو جائے یا کوئی بیمار اچہا ہو تو ہم اتنا تو جان لینگے کہ زندہ اور اچہا ہو گیا مگر اوسکی زندگی کی کیفیت ہمین معلوم نہ ہوگی کہ کس طرح ہوا پس حضرت ابراہیم کا سوال رؤیت قلبی سے متعلق تہا جو خواب مین اونکو حل ہوگیا ط ۲۹۱

ناظرین! سید صاحب کے بے پر کے اڑانے سے آپ کو تو تعجب ہوتا ہوگا مگر مین متعجب نہین اس لئے کہ جناب تو اسکے خوگر ہین کہ بے تکی کہین بہلا اسکا بہی کچہہ ثبوت دیا کہ بزرگان دین کو ہمیشہ عقدہ کشائی اور حل مطالب خواب ہی

لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ
اطمینان قلبی کے لئے (پوچھتا ہون) (خدا نے) کہا چار جانور
الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰي
لیکر اپنے پاس رکھ لے پھر اون کا ایک ایک
كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ
ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھدے پھر اونکو بلا تو تیرے پاس
سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝
بھاگتے ہوئے آوینگے اور جان رکھ کہ خدا بڑا زبردست حکمت والا ہے
مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
جو لوگ اللہ کی راہ مین اپنے مال خرچ کرتے ہین

مین بغرض اطمینان قلبی کیلئے پوچھتا ہون) کہ مجھے علم الیقین سے عین الیقین ہو جائے (خدا نے) کہا چار جانور لیکر اپنے پاس رکھ لے تاکہ تجھے بخوبی اونکی پہچان ہو پھر اون کو ذبح کرکے اونکا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر جو اسوقت تیرے ارد گرد ہین رکھدے پھر اون کو بلا تو دیکھ کہ وہ فوراً تیری پاس
ع ۳۵ اللہ کے حکم سے بھاگتے ہوئے آوینگے اور بخوبی جان رکھ کہ خدا بڑا زبردست حکمت والا ہے کسی کام کے کرنے سے عاجز نہین اوس کے ہر کام باحکمت ہین جو احکام لوگون کیطرف بھیجتا ہے اون مین بھی صدہا حکمتین ہوتی ہین مگر اون حکمتون کو پورے طور سے وہ خود ہی جانتا ہے کسی کو غریب کرکے صبر کا حکم دیتا ہے اور کسی کو امیر بنا کر اوسکو خرچ کا حکم دیتا ہے اور مثال کے لئے بتلاتا ہے کہ جو لوگ[۱] اللہ کی راہ مین اپنے مال خرچ کرتے ہین

شان نزول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جنگ تبوک کے دنون مین (جو نہایت تنگی کے زمانہ مین ہوئی تھی) ایک ہزار اونٹ مع ساز و سامان کے دیدئے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف نے چار ہزار درہم نقد دئے ان دونو صاحبون کے حق مین نازل ہوئی ف ۱۲ مگر افسوس کہ ایسے بزرگون کی نسبت بھی نادانون کی آنکھ کا تنکہ ابھی باقی ہے دیکھا کس سے کیونکر فاہمن سے ۱۲

بقیہ حاشیہ نمبر ۴۹ مین ہوا کرتا ہے کیا حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹے کی خبر سے تعجب نہین ہوا تھا قال انی یکون لی غلام وقد بلغت من الکبر عتیا کیا حضرت مریم علیہا السلام کا عقدہ انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر بھی خواب مین حل ہوا تھا سید صاحب! جیسا کہ پہلے کہہ آیا ہون کہ علماء کا دستور تھا کہ کہتے ہوئے دعوے کی دلیل بھی سوچ لیتے تھے مگر آپنے جیسا کہ مذہب مین تجدید کی طریق مناظرہ اور اثبات دعاوی مین بھی سب سے تجرد اور انفرادی کیا سچ ہے ؎

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا ۔۔۔ پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
انکے خرچ کی مثال ایک دانہ کیطرح ہو جس سے سات بالین نکلتی ہین
فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ
ہر بال میں ایک سو دانہ ہے اور جس کیلئے خدا
لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۞ اَلَّذِيْنَ
چاہیگا زیادہ کریگا اور اللہ تو بڑی فراخی والا جاننے والا ہے جو لوگ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
اللہ کی راہ مین اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور بعد
لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ
خرچنے کے نہ احسان جتلاتے ہین نہ کسی قسم کی تکلیف پہنچاتے ہین

اور غریبون کو حاجت کے موافق بن مانگے دیتے ہین اون کے خرچ
مثال ایک دانہ کیطرح ہے جس سے سات بالین نکلین ہر بال
مین ایک سو دانے تبلاؤ تو اوس کسان کو کتنا بڑا فایدہ ہوگا
کہ ایک دانہ کو سات سو دانہ ہوگئے اسی طرح جو اللہ کی راہ مین خرچ کرتے
ہین انکو بھی ایک پیسہ کے سات سو پیسے ملین گے اور اس سے
بھی زاید جس کے لئے خدا چاہیگا زیادہ کریگا اور اوس کے اخلاص
کے موافق اوسکو بدلہ دیگا اوس کے ہان کسیطرح کی کمی نہین
اللہ تو بڑا فراخی والا بڑا جواد سب کے اخلاص کو جاننے والا ہے
پس جو خواہ دن کو اطلاع ہو کہ اگر اپنی دولت سے واقعی نفع اوٹھانا چاہتے ہین
تو خدا سے معاملہ کرین اوسکی صورت یہ ہے کہ غربا پر رحم کرین اور
جہانتک ہو سکے اونکی حاجت براری مین ساعی ہون اور نہین تو کم سے کم اتنا تو کرین کہ اون پر ظلم زیادتی سے ہاتھ صاف کرین
اور یہہ بھی ضروری ہے کہ اگر غربا پر کچھہ احسان کرین تو بعد احسان کرنیکے اون پر کسی قسم کا بیجا دباؤ یا طعنہ نہ دین اس لئے
کہ جو لوگ اللہ کی راہ مین اپنے مال خرچ کرتے ہین اور بعد خرچنے کے نہ احسان جتلاتے ہین نہ کسی قسم کی

بقیہ حاشیہ نمبر ٩ - پہر آپکا یہ ارشاد کہ ابراہیم سے پہلے اور نہ خود ابراہیم نے مردون کو زندہ ہوتے دیکھا تھا اس لئے یہ سوال
ذی عقل کا کام نہین"۔ حضرت! سیادت مآب بے ادبی معاف ہو حضرت موسی سے پہلے کسی نے یا خود موسی
نے ہی پہلے سوال رویت (رب ارنی انظر الیک) کے خدا کو دیکھا تھا؟ پس تبلا دین ایسے ہی اوٹ
پٹانگ جو جی آوے کہدینا ذی عقل کا کام ہے؟ نہین بیشک نہ تو حضرت ابراہیم سے پہلے اور نہ خود ابراہیم
نے احیا اموات دیکھا تھا مگر دیکھنا ممکن سمجھتے تھے۔ ممکنات مقدورات باری کا سوال تو ہر ذی عقل کا کام ہے گو آپکا
نہ ہو۔ ہان آپکا یہ کہنا کہ مردہ زندہ ہونا تو ہم دیکھ سکتے ہین مگر اوسکی کیفیت نہین دیکھ سکتے" بہت خوب دلیل ہے
غلطی ہے جناب والا! حضرت ابراہیم کا سوال بھی اوسی رویت سے متعلق تھا جسکو آپ بھی مانتے ہین اون کو

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
ان ہی لوگون کا بدلہ اللہ کے پاس ہے نہ اونکو خوف ہوگا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ قَوْلٌ مَعْرُوفٌ
اور نہ وہ غمناک ہونگے اچھی طرح بولنا اور
وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا
معاف کردینا بہتر ہے اوس خیرات سے جس کے بعد تکلیف
أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
پہنچے اللہ بے پرواہ ہے بڑا بردبار ہے اے مسلمانو!
آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى
اپنی خیرات احسان جتلانے اور تکلیف پہنچانے سے ضایع مت کیا کرو

تکلیف پہنچاتے ہین ان ہی لوگون کے خرچ کا بدلہ اللہ کے پاس ہے جہان سے نہ اون کو ضایع ہونے کا خوف ہوگا اور نہ کسی قسم کے نقصان سے وہ غمناک ہونگے سچ پوچھو تو محتاجون سے اچھی طرح نرمی سے بولنا اور معاف کرو کہہ کر واپس کردینا اور اگر سایل بدزبانی کرے تو اوس کی بدزبانی کو معاف کردینا بہتر ہے اوس خیرات دینے سے جس کے دینے کے بعد تکلیف پہنچے اور احسان جتلایا جائے اسلئے کہ اسکا تو کسیقدر اللہ کے ہان بدلہ بہی ہے مگر اوس صدقہ اور خیرات کا عوض کچھہ نہین کیونکہ اللہ ایسے صدقات لینے سے بے پرواہ ہے بلکہ ایسے صدقہ دینے والے مستوجب سزا ہین مگر اللہ بڑا بردبار حوصلہ والا ہے جو اون کی عذاب رسانی مین جلدی نہین کرتا اسلئے ہم عام اعلان دیتے ہین کہ مسلمانو اپنی خیرات احسان جتلانے اور تکلیف

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ اوس کیفیت سے جو مقولہ کیفیت (کالیقتضی القسمۃ واللاقسمۃ) سے ہی بحث نہین تہی بہ تو وہ جانتے تہے کہ خدا کو اسباب اور آلات کی حاجت نہین چنانچہ اون کا بلیٰ کہنا اسکی وضاحت کرتا ہے اطمینان قلبی وہ صرف رویت امر عجیب کے متعلق چاہتے تہے آپ کیف سے بلاکیف بگڑ گئے اور یہ سمجہ گئے کہ یہ کیفیت فلسفیانہ کیفیت ہے حالانکہ یہ کلام عرف پر مبنی ہے جیساکوئی کسی مسمریزم والے کو کہے کہ میرے سامنے عمل کرتا کہ مین اس کی کیفیت دیکہون تو اسکے معنی حسب عرف عام ہم یہی سمجھتے ہین کہ اس سوال سے تاثیر فعل کا دیکہنا منظور ہے نہ کہ کیفیت فعل کا پس آپ کا فرمانا کہ کیفیت احیاء اموات تو کسی طرح مرئی نہین ہوسکتی عرف عام اور خطابیات سے چشم پوشی ہے۔ رہا آپکا ٹوٹا پہوٹا ہتہیار تحیل سو اسکا جواب کرات مرات گذر چکا ہے فتذکر۔ جیسے کہ سید صاحب ان واقعات سے انکاری ہین ایسے ہی اون کے اکلوتے بیٹے بہی منکر ہین کیون نہ ہو ابن الفقیہ نصف الفقیہ مشہور ہے ۱۲ منہ

كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ

اوس کی طرح جو لوگون کے دکہانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ

اور قیامت کے دن پر یقین نہین رکہتا پس اوس کے خرچ کی

عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا

مثال ایک پتہر کی سی ہے جسپر کچہہ مٹی ہو پہر اوسپر زور کا مینہ برسا

لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ

اسکو بالکل صاف کر چہوڑے اپنی کمائی مین سے کچہہ بہی حاصل نہین کر سکتے

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِينَ

اور خدا کافرون کو ہدایت نہین کرتا اور جو لوگ

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ

اپنے مال اللہ کی خوشی حاصل کرنے اور اپنے نفسون کی مضبوطی کو خرچ کرتے ہین

وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ

اون کے خرچ کی تشبیہ ایک باغ کی سی ہے جو نرم زمین مین ہو

أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ

جہان زور کی بارش پہنچنے سے وہ باغ دوگنا پہل لاوے

پہنچانے سے ضایع مت کیا کرو اوس کی طرح جو لوگون کے دکہانے کو خرچ کرتا ہے کہ انہین سے شاباش سنون اور اللہ کو جزا سزا کا گویا مالک نہین مانتا اور قیامت کے دن پر یقین نہین رکہتا جبکی وجہ سے اوس کے تمام صدقات ضایع ہو جاتے ہین پس اوس کے خرچ کی مثال ایک پتہر کی سی ہے جس پر کچہہ مٹی ہو اور اوس مٹی کی وجہ سے اوس پر کچہہ روئیدگی بہی ہو پہر اوس پر بڑے زور کا مینہ برس کر اوسکو بالکل صاف بنا کر چہوڑے اسیطرح ان کا حال ہے جو لوگون کو دکہانے کی غرض سے خرچ کرتے ہین کہ اون کو مال کے خرچ کرنے سے کچہہ بہلائی کی امید ہوتی ہے جیسے پتہر کو دیکہہ کر کسان کو مگر اوپر اونکا ریاجو مثل مینہ کے ہے مینہ کی آفت ہے بالکل ہی اوسکو صاف کر جاتا ہے یہان تک کہ اپنی کمائی مین سے کچہہ بہی حاصل نہین کر سکتے سب کا سب ضایع اپنے ہاتہ سے ہوتا ہے مگر اتنا نہین سمجہتے کہ لوگون کو خوش کرکے ہم کیا لین گے کہ ہی ایک آدہ گہڑی اگر خوشی ہی ہوا اور اچہا ہی کہہ گیا تو کیا اور جو نہ کہہ گیا تو کیا مخلوق کی اتنی ہی شاباش کیلئے حقیقی مالک کی دائمی جزا سے محروم رہنا عقلمندی نہین مگر غور نہین کرتے اور خدا بہی ایسے بے ایمان کافرون کو ہدایت نہین کرتا یہ اون کے جی مین ڈالتا ہی نہین کہ بہلا کس جانب ہے اور جو لوگ اپنی مال محض اسکی خوشی حاصل کرنے اور خدا کی حکمون پر اپنی نفسون کو مضبوط کرنیکو خرچ کرتے ہین اون کے خرچ کی تشبیہ ایک باغ کی سی ہے جو کسی میدان صاف کی نرم زمین مین ہو جہان زور کی بارش پہنچنے سے وہ باغ دوسرون کی نسبت دوگنا پہل لاوے

فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ

پہر اگر اوس باغ پر بارش نہ ہی ہو تو شبنم کافی ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ

خدا تمہاری کامون کو دیکہتا ہے کیا کوئی تم مین سے

اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

یہ چاہتا ہے کہ اوس کا باغ کہجورون اور انگورون

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا

کا ہو جس کے نیچے نہرین بہتی ہون اور

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ

باغ مین اوس کے لئے ہر قسم کے میوجات بہی ہون اور وہ

وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ

عمر رسیدہ ہو اور اوسکے بچے چہوٹے چہوٹے ہون پس اوس باغکو ایک

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

لوکا جہوکا جل جائے کہ جسمین آگ ہو پس وہ باغ جلجائے اسیطرح اللہ کہول

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

کہول کر اپنے احکام بتلاتا ہے تاکہ تم غور وفکر کرو

پہر اگر کبہی اُس باغ پر بارش نہ بہی ہو تو بہی بوجہ اوسکی زرخیز زمین کے شبنم ہی کافی ہے اسی طرح ان کا حال ہے کہ ان کے خرچ کا بدلا بہی جس قدر کہ ملنا چاہئے تہا ان کے اخلاص کیوجہ سے اس سے بہی دوگنا ملیگا اور اگر کبہی ایسے مخلص باارادہ خود نہ بہی دین تو اسکا بدلہ بہی اون کو ضرور ہی ملیگا اس لئے کہ خدا تمہارے کامون کو دیکہتا ہے جس نیت سے کرتے ہو اوس کے موافق بدلہ دیگا حاصل یہ کہ اخلاص مندی کا دیا ہوا ہی کام آتا ہے ریاکاری تو ایسی بُری بلا ہے کہ بہرے گہر کو تباہ کرنیوالی ہوتی ہے پہر تم ریا کرکے کیا لگے کیا کوئی تم مین سے یہ چاہتا ہے کہ اوسکا ایک باغ کہجورون اور انگورون کا ہو جسکے نیچے نہرین بہتی ہون اور اوس باغ مین اوس کیلئے ہر قسم کے میوجات بہی ہون اور وہ خود عمر رسیدہ ضعیف ہو اور ساتہ ہی اوسکے بچے بہی چہوٹے چہوٹے قابل پرورش ہون ایسے نازک وقت مین اوس باغ کو (جو سب اثاث البیت اوسکا تہا اور اسپر اوسکے سارے امور موقوف تہی) ایک لوکا جہوکا جل جائے کہ جسمین

۳۶ ع اگ کی مانند گرمی ہو پس وہ باغ اوس گرم ہوا سے جل جائے بتلاؤ کہ کوئی شخص بہی ایسی مصیبت کو اپنے پر لینا چاہتا ہے؟ کہ عین حاجت

اشد کے وقت پہر وہ حاجت بہی نہ صرف ذاتی بلکہ اپنے جملہ ضعفا کی بہی ساتہ ہی ہو پس ایسا ہی جان لو کہ اِس حاجت سے (جسکا کسیقدر نقشہ تمہین بتلایا ہے) بہی بڑہ کر ایک سخت حاجت تم پر آنیوالی ہے جسمین تم اپنے خرچ کئے ہوئے مالون کے اس ضعیف العمر سے بہی زیادہ محتاج ہو گے اگر اون مین ریاکاری یا محتاجون کو دیکر احسان جتلانا یا کسی قسم کی تکلیف پہنچانا مخلوط ہوگا تو سب کے سب اپنے انہیں سودے ہوئے مال مثل اوس باغ کے راکہ ہوئے دیکہو گے اسیطرح اللہ کہول کہولکر اپنے احکام بتلاتا ہے تاکہ تم

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا
لیکن اللہ ہی جسکو چاہے راہ پر لے آتا ہے اور جو مال تم
مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ
خرچ کرتے ہو سو تمہارے ہی لئے ہو اور مناسب نہین کہ اللہ کی
اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
خوشی حاصل کرنیکے سوا خرچ کرو اور جو مال خرچ کروگے اوسکا بدلہ
يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔ لِلْفُقَرَاۗءِ
تمکو پورا ملیگا اور تمہارا کچھہ نقصان نہوگا ان محتاجون
الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
کو دو جو اللہ کی راہ مین بند ہورہے ہین زمین میں
ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُھُمُ الْجَاهِلُ
سفر نہین کر سکتے ناواقف لوگ اونکو نہ مانگنے سے
اَغْنِيَاۗءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُھُمْ بِسِيْمٰھُمْ ۚ
مالدار جانتے ہین تو اون کے چہرہ سے اونکو
لَا يَسْــَٔـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
پہچان لیتا ہے وہ لوگون سے لپٹ کر نہین مانگتے اور جو مال خرچ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ؑ ۳۷
کروگے تو ضرور ہی پاؤگے اسلئے کہ اللہ اوسکو جانتا ہے۔

راست پر لادے لیکن اللہ ہی جسکو چاہے سیدہی راہ پر لے آتا ہے ہر ایک کام کی سمجہہ دیدیتا ہے کہ اسلام کیا ہے صدقات خیرات کا کیا ڈہب ہے اور یہ بھی تبلادے کہ جو مال تم خرچ کرتے ہو سو تمہارے ہی لئے ہے اور یہ بہی کہدے کہ مناسب نہین کہ اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے سوا کسی اور غرض سے خرچ کرو اور اس طریق سے جو مال خرچ کروگے اوسکا بدلہ تمکو پورا ملیگا اور تمہارا کچہہ بہی نقصان نہوگا جیسا کہ دینے مین اخلاص نیت ضروری ہے ایسا ہی مصرف کی تلاش بہی لازم ہے یعنی یہ بہی دیکہا کرو کہ کس کو دین ایسا نہو کہ تم تو اخلاص سے دو مگر لینے والا اوسکا مستحق نہ ہو جسکے سبب سے مستحق کی حق تلفی لازم آوے اسلئے ہم ہی بتلاے دیتے ہین کہ اس خرچ کے زیادہ حقدار کون ہین اون محتاجون کو دو جو اللہ کی راہ مین علم دینی پڑہنے کی وجہ سے بند ہورہے ہین باوجود حوائج خانہ داری کے پڑہنے کی خاطر ایسے ہو رہے ہین کہ زمین مین سفر نہین کرسکتے ناواقف لوگ اونکو نہ مانگنے سے مالدار جانتے ہین مگر تو اور تیرے جیسا دانا اون کے چہرے سے اونکو پہچان لیتا ہے ہر ایک کا کام نہین کہ اُن کو پہچانے اس لئے کہ وہ لوگون سے لپٹ کر نہین مانگتے پس ایسے لوگون کی خاطر جہان تک ہوسکے مقدم سمجہو اور سن رکہو کہ جو مال خرچ کروگے تو اوسکا بدلہ ضرور ہی پاؤگے اس لئے کہ اللہ اوس کو پورے طور سے جانتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کے احکام

شان نزول :- پہلی آیت کوئی کہتی کہ حضرت علی اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہمانے رات کو چھپا کر اللہ کی راہ مین مال خرچ کیا اون کے حق مین آیت نازل

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
جو لوگ شب و روز پوشیدہ اور ظاہر اپنے مال
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
خرچ کرتے ہیں اون کا بدلہ اون کے مربی کے ہان موجود
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
ہے نہ اون خوف ہے اور نہ غمناک ہوان گے
اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا
جو لوگ سود کہاتے ہین اوٹہتے ہوئے مخبوط الحواس
كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ
کیطرح جنہین کسی بہوت نے چہوا ہو اوٹہین
الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ
گے یہ اسلئے کہ وہ کہا کرتے تہے کہ تجارت اور
مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا
سود ایک سے ہین حالانکہ اللہ نے تجارت کو جائز کیا اور سود کو حرام
فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى
پس جس کے پاس ہدایت خداوندی پہنچ گئی اور وہ اس سے باز رہا

سنتی ہی اونکی تعمیل کرنیکو شب و روز پوشیدہ اور ظاہر اپنے مال خرچ کرتے ہین اونکا بدلہ اون کے مربی خداوند عالم کے ہان موجود ہے جہان سے نہ اون کو تلف ہونیکا خوف ہی اور نہ ضایع ہونے سے غمناک ہونگے اس لئے ضائع ہی نہ ہوگا بلکہ کل کا کل محفوظ رہیگا یہ تو اُن کا حال ہے جو بغرض تعمیل احکام خداوندی اپنے مال خرچ کرتے ہین اور ان کے مقابل جو لوگ بجاے فیض رسانی کے لوگون سے سود لیکر کھاتے ہین قیامت مین سخت ذلیل ہونگے نشانی اون کی یہ ہوگی کہ قبرون سے اُٹھتے ہوئے مخبوط الحواس کیطرح جنہین کسی بہوت نے چہوا ہوا اُٹہین گے یہ بری حالت انکی اسلئے ہوگی کہ وہ دنیا مین اپنی نفسانی خواہش مین پہنسکر بغرض طیب قلبی کہا کرتے ہین کہ تجارت اور سود ایک سے ہین حالانکہ ان مین بہت فرق ہے جبہی تو اللہ نے تجارت کو جائز کیا اور سود کو حرام پس جس کے پاس ہدایت خداوند پہنچگئی اور وہ اس فعل شنیع سودخواری سے باز رہا تو

شانِ نزول عرب کے مالدار لوگ عوام سے بے تحاشا سود لیتے تہے جیسیکہ ہمارے ملک کے ظالم مین سو سے ہزار تک نوبت پہنچاتے ہین اس قسم کی کارروائی عام اخلاق سے بہی مخالف ہی اون کے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی علاوہ اس ممانعت کے امیرون پر غربا پروری کے لئے زکوۃ بہی فرض کردی گئی ہے مخالفین اس حکم کو غور سے دیکہین ۱۲ منہ

حاشیہ سود کے مسئلہ مین ہم ایک مستقل رسالہ شایع کرنیوالے ہین جسمین سود پر ہی مفصل بحث ہوگی اسلئے یہان پر اوسکی بحث چہوڑ دی گئی ۔ منہ

فَلَهٗ مَا سَلَفَؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِؕ وَمَنْ عَادَ

جو اوسسے پہلے ہوا او سیکا ہے اور احکام اوسکا خداکی سپرد اور جو لوگ

فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِيْهَا

پھر جنہین گے تو یہی آگ کے لائق ہون گے جسمین وہ ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ۝ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي

تک رہینگے خدا سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات

الصَّدَقٰتِؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ

کو بڑہاتا ہے اور خداکو ناشکرے بدکار کسیطرح نہین

اَثِيْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بہاتے جو لوگ مومن ہین اور عمل نیک کرتے ہین

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

اور نماز پڑہتے ہین اور زکواۃ بہی دیتے ہین اون کا

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

بدلہ اون کے مربی کے ہان محفوظ ہین نہ اون کو ضایع ہونیکا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

خوف ہو اور نہ وہ غمناک ہون گے مسلمانو!

جو کچھہ اوسسے پہلے وصول ہو ا او سیکا ہے اور کام اوسکا خداکی سپرد چاہت عذاب کرے چاہے چھوڑ دے اور جو لوگ بعد سننے نصیحت کے پھر سود خوری کو جھکین گے تو یہی آگ کے لائق ہون گے جسمین وہ ہمیشہ تک رہین گے سود خوری تو اس قدر مذموم ہے کہ خدا سود کو ہمیشہ گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑہاتا ہے یہی وجہ ہے کہ سود خوار ایسا ممسک ہوتا ہے کہ کسی سے بلا عوض احسان کرنا نہین چاہتا اور مثل تنگ سینون کے ہمیشہ منہ تاکتا ہی رہتا ہے گویا کہ وسعت ہی نہین رکھتا کہ اپنے مال سے کچھہ بہرہ ور ہو ـــ اور جو صدقات اور احسان کرنیکے خوگیر ہون اون کے حوصلے فراخ اور بلند خیال ہون ہر کار خیر سے وہ حصہ لین کیا تمنے نہیں سنا ۝

سخیان ز اموال برخورند بخیلان غم سیم و زر میخورند

علاوہ اس ذلت اور خواری کے جو سود خوارون کو دنیا مین نصیب ہے خدا کی جناب مین ناشکرون کے دفتر مین لکھے جاتے ہین اور خداکو ناشکرے بدکار کسیطرح نہین بہاتے سچ پوچہو تو انکا ایمان بہی درست نہین ورنہ جو لوگ سچے مومن ہین اور عمل بہی نیک کرتے ہین لوگون پر احسان بہی کرتے ہین اور نماز با جماعت وقت پر پڑہتے ہین اور مالداری کی صورت مین زکوۃ بہی دیتے ہین۔ بیشک ان کا بدلہ اونکے مربی خداوند عالم کے ہان محفوظ ہین نہ اونکو ضایع ہونیکا خوف ہے اور نہ وہ اوس کے گم ہونے سے غمناک ہون گے بخلاف سود خورون کے کہ اون کو ہر طرح سے رنج و غم دیکہنے ہون گے جبہی تو ہم کہین کہ مسلمانو

شان نزول حضرت عباس اور عثمان نے کسی کسان سے کچھہ معاملہ کیا تہا جب کہیتی کٹنے کا وقت آیا تو کسان بولا کہ اگر تم اپنا سارا حق لیلوگے تو میرے کہانیکو بہی کچھہ نہ بچیگا لہٰذا نصف لیلو اور نصف کے بدلے آیندہ کو مین تمہین دو گنا دونگا جب دوسرا موسم آیا اونہون نے حسب وعدہ زیادہ چاہا تو یہ معاملہ آنحضرت کیخدمت شریف مین پہنچا تو اسپر یہ آیت نازل ہوئی ان دونو بزرگون نے سنتے ہی اس حکم کی تعمیل کی ١٢ بیشک بڑون کی بڑی باتین ہین منہ

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ
اسد سے ڈرو اور بقایا سود کا چھوڑ دو اگر
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا
تم مومن ہو پس اگر نہ کروگے تو اسد
بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ
اور رسول کی لڑائی کیلئے خبردار ہوجاؤ اور اگر باز آؤ
فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا
تمہارے اصلی مال تمکو ملین گے نہ ظلم کرو نہ تمپر
تُظْلَمُوْنَ ○ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ
ظلم ہوگا اور اگر تنگدست ہے تو فراخی تک
اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
اوسکو ڈھیل دو اور معاف کرنا ہی تمہارے حق مین بہتر ہی
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ
اگر جانتے ہو اور اوس دن سے ڈرو جسمین تم
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
اسد کیطرف پہروگے پہر ہر ایک جان کو مزدوری اوسکی پوری
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
ملیگی اور اون کیسیطرح سے نقصان نہ ہوگا مسلمانو !
اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ
جب تم ایک مدت مقرر تک قرض پر معاملہ کرنے لگو تو اوسکو لکھ لیا کرو

اسد سے ڈرو اور بقایا سود کا چھوڑ دو اگر تم سچے دل سے
مومن ہو پس اگر بعد سُننے کے بہی نہ کروگے اور آیندہ کو سود
ہی لیتے رہوگے تو اسد اور رسول کی لڑائی کے لئے خبردار
ہوجاؤ اسلئے کہ باوجود تاکید شدید کے نہ ماننا گویا مقابلہ کرنا ہی
پس جب تمہاری یہ حالت ہے تو خدا بہی تم سے اسی کے مناسب
ہی معاملہ کریگا اور اگر باز آؤ تو تمہارے اصلی مال تمکو ملین گے نہ کسی پر
ظلم کرو نہ تمپر ظلم ہوگا اپنے حقوق اصلی بیشک پوری لو ہان لینے
مین ایسی تنگی نہ کرو کہ خواہ مخواہ گلے پڑ ہی جا بیٹھو نہیں آرام سے
لو اور اگر تنگدست ہی تو فراخی تک اوسکو ڈھیل دو اور اگر بالکل معافی
کے ہی قابل ہو تو معاف کرنا ہی تمہارے حق مین بہتر ہے
اگر جانتے ہو تو ایسا ہی کرو اور جیلے حوالے کرتے ہوئے
اوس دن سے ڈرو جسمین تم اسد کیطرف پہروگے پہر ہر ایک
جان کو مزدوری اوسکی پوری ملے گی اور
اون کا کسیطرح سے نقصان نہ ہوگا
اسی ظلم سے بچانے کو تو ہم اعلان
دیتے ہین کہ مسلمانو جب
تم ایک مدت مقرر تک
قرض پر معاملہ کرنے
لگو تو اوسکو لکھ
لیا کرو

ع

وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۖ وَلَا

کوئی لکھنے والا تم مین انصاف سے لکھے اور لکھنے

يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ

والا لکھنے سے جیسا اسنے اوسکو سکہایا انکاری نہ ہو پس ضرور

وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

لکھے اور جس پر قرض ہے وہ بیان کرتا جاے اور اللہ سے ڈرے

رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ فَإِنْ كَانَ

جو اوسکا مربی ہو اور اوس مین سے کوئی چیز کم نہ کرے ہان اگر مقروض

الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ

نا سمجہہ ہو یا ناتوان ہے یا بتلا

لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ

نہیں سکتا تو اوسکا متولی انصاف سے بتلاتا جائے

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ

اور دو مردون کو گواہ بناؤ اور اگر

فَإِنْ لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَأَتَانِ

دو مرد نہ ہون تو ایک مرد اور دو عورتین

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ

جو تمہارے پسندیدہ گواہوں سے ہوں تاکہ ایک

إِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدٰىهُمَا الْأُخْرٰى ۚ

کے بہولتے وقت دوسری اوسے یاد دلاوے

آپ ہی نہ لکھو بلکہ کوئی لکھنے والا تم مین انصاف سے لکھے اور لکھنے والا جیلے بہانے سے کہ میرا خط اچہا نہین یا مجہے کچہہ کام ہے لکھنے سے جیسا اللہ نے اوسکو سکھایا انکاری نہ ہو پس یہ سمجہہ کر کہ خدا نے مجہہ کو محض اپنی مہربانی سے سکہایا ہے ضرور لکھے اور جس پر قرض ہے وہ بیان کرتا جائے اور بتلاتا ہوا اللہ سے ڈرے جو اوسکا مربی اور کارساز ہے اور اوس کے حق میں سے کوئی چیز کم نہ کرے ہان اگر مقروض ناسمجہہ ہو کہ جانتا ہی نہین کہ سو اور پچاس مین کیا فرق ہے یا بہت ہی بوڑھا ناتوان ہے یا کسی علت سے بتلا نہین سکتا تو ان سب صورتون مین اوسکا متولی انصاف سے بتلاتا جائے اور بعد تحریر کاغذ دو مردوں کو گواہ بنا ڈالو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جو بوجہ دینداری کے تمہارے پسندیدہ گواہوں سے ہوں مقرر کرو تا کہ ایک کے بہولتے وقت دوسری اوسے یاد دلاوے اسلئے کہ عورتوں میں عموماً بوجہ برودت طبیعت نسیان غالب اور حافظہ مغلوب ہوتا ہے

٭٭

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا
اور گواہ بلاتے وقت انکار نہ کریں اور مدت تک
تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا
لکھنے سے سستی نہ کرو چھوٹا ہو خواہ بڑا یہ
اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ
ہی اللہ کے ہان انصاف اور بڑا مضبوط
لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ
ذریعہ شہادت یاد رکھنے کا ہے اور اس سے امید ہے
تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا
کہ شک میں نہ پڑو ہاں جبکہ معاملہ دست بدست ہو جسکو
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا
اوسیوقت ہاتھ بہ ہاتھ لیتے دیتے ہو تو اسکے نہ لکھنے میں تمہیں
وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ
گناہ نہیں اور خرید فروخت کرتے ہوئے گواہ کیا کرو اور نہ
كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۥ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ
کو ضرر ہوگا نہ گواہ کو اگر کروگے تو یہ تمہارے
فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ
حق میں گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرتے رہو خدا تمکو سکھاتا ہے
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى
اور خدا بے خبر نہیں اور اگر تم

اور مقرر کردہ گواہ بلاتے وقت انکار نہ کریں اور مدت تک لکھنے سے سستی نہ کرو چھوٹا ہو خواہ
بڑا لکھنا ہی اللہ کے ہاں انصاف اور بڑا مضبوط ذریعہ شہادت یاد
رکھنے کا ہے اور اس سے امید ہے کہ وقت آداے شہادت شک
میں نہ پڑو ہاں جبکہ معاملہ دست بدست ہو جسکو اوسی وقت ہاتھ
بہ ہاتھ لیتے دیتے ہو تو اسکے نہ لکھنے میں تمہیں گناہ نہیں اور خرید
فروخت کرتے ہوئے گواہ کیا کرو نہ کاتب کو ضرر ہو نہ گواہ کو کہ
خواہ مخواہ موقع بے موقع اون کو کھینچتے پھرو جس سے اون کا نقصان
ہو اگر ایسا کروگے تو یہ تمہارے حق میں گناہ کی بات ہوگی ایسا
مت کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو خدا تمپر مہربان ہے اور تمہاری
بھلی کی باتیں تمکو سکھاتا ہے اور خدا بعد سکھانے کے غافل اور بیخبر
نہیں بلکہ ہر چیز کو جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور کاتب
نہ پاؤ تو اپنی کوئی چیز قرض خواہ کے ہاتھ میں بغیر سود گرو دیا کرو ہاں
اگر کوئی شخص کسی کو معتبر جانے
اور اوس سے کوئی چیز گرو
نہ لے تو وہ معتبر اپنے قرضہ
کو ضرور ادا کردے اور
اوسکی حق تلفی میں اللہ
سے ڈرے جو اسکا
مالک ہے اگر کسی
قسم کی بددیانتی

سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ
سفر میں ہو اور کاتب کو نہ پاؤ تو تھوڑا گرو دیا کرو
فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي
ہاں اگر کوئی شخص کسیکو معتبر جانے تو وہ معتبر اپنے قرضہ
اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا
کو ضرور ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جو اسکا مالک ہے
تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ
اور گواہی کو نہ چھپاؤ جو کوئی اسکو چھپائیگا تو جان لو کہ
قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لِلّٰهِ
اسکا دل بگڑا ہوا ہے خدا تمہاری کاموں کو جانتا ہے اللہ ہی کا
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا
ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینون میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو

٣٩ ع

کریگا تو گویا اپنے مالک سے بگاڑیگا جس کا نتیجہ اوسکے حق مین
اچھا نہ ہوگا اور اگر تم کسی معاملہ میں گواہ ہو تو گواہی نہ چھپاؤ جو
کوئی اوسکو چھپائیگا خواہ کسی غرض سے چھپاوے تو جان لو کہ
اوسکا دل بگڑا ہوا ہے اسکی سزا پاویگا اسلئے کہ خدا تمہارے
کاموں کو جانتا ہے اوسکا علم نہایت وسیع
ہے اس لئے کہ اللہ ہی کا ہے جو
کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے
جب کہ ملک اتنا وسیع ہو
تو علم بھی وسیع ہے
پس تم یہہ سمجھ کر کہ خدا
سب کچھ جانتا ہے
ظاہر و باطن گناہ چھوڑ دو اور اگر تم ظاہر کرو

شانِ نزول معاملہ سابقہ کی تاکید کرنے کو کہ انصاف سے کرو اور کسی کی جانبداری نہ کرو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

حاشیہ نمبر ۲۰ (ان تبدوا ما فی انفسکم) ان آیت کی تفسیر جو ہمنے کی ہے اون آثار سے مخالف نہیں جن میں اس آیت کا منسوخ ہونا مذکور ہے اس لئے کہ نسخ کے معنی اون میں اصطلاحی نہیں کیونکہ اصطلاحی نسخ کا محل انشادات ہوا کرتے ہیں علامہ سیوطی نے اتقان میں لکھا ہے کہ نسخ کا محل امر نہی اور وہ خبر ہے جسمیں انشاد کے معنی ہوں اور جس خبر میں انشاء کے معنی نہ ہوں وہ ہرگز محل نسخ نہیں ہوسکتی اور وعدہ و وعید پر بھی نسخ نہیں آسکتا ہے چونکہ یہ آیت انشاء نہیں خبر ہے بلکہ وعید پس یہاں پر نسخ کے معنی بجز اسکے صحیح نہ ہون گے کہ پہلے اس آیت کے معنی اظہار و اخفاء کے تھے بعد نزول آیت ثانیہ کے اسکے معنی مرادی کھل گئے یعنی اظہار عمل اور اخفاء عمل سمجھہ میں آئے جیسا کہ ہمنے تفسیر میں اس طرف اشارہ کیا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۱۲ منہ

مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ
اپنے جی کی کروگے یا پوشیدہ اوسکو کرو تو اللہ تم سے اوسکا
بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ
حساب لیگا پھر جس کو چاہیگا بخشیگا اور جسکو چاہیگا عذاب
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
کریگا خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ
یہ رسول اور اوسکے ساتھ والے مسلمان اپنے خدا
رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
کی اُتاری ہوئی باتون کو مان گئے سب کے سب اللہ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
اور اوسکے فرشتون اور اوس کے رسولوں اور اسکی
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ
کتابون پر یقین لائے اور بولے کہ ہم اللہ کے کسی رسول کے ماننے میں فرق نہیں کرینگے
وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
اور بولے ہمنے دل لگاکر سنا اور اطاعت کی اے ہمارے خدا ہم تیری بخشش

اپنے جی کی بری بات کروگے یا پوشیدہ اسکو کروگے تو ہر حال میں اللہ تمسے اوسکا حساب لیگا پھر جسکو چاہیگا بخشیگا اور جسکو چاہیگا عذاب کریگا یہ نہ ہوگا کہ کسی قوی اور زبردست سے دب جائے کیونکہ اوس سے تو کوئی زبردست ہی نہیں اسلئے کہ خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے جیساکہ خدا اپنی صفات خداوندی میں کامل اور یکتا ہے اسی طرح بعض بندے بھی اپنی صفات بندگی میں کامل ہیں جو حکم اونکو پہنچے خواہ انکی طبیعت کے مخالف ہو یا موافق سب کو تسلیم کرتے ہیں چنانچہ یہ رسول اور اوسکے ساتھ والے مسلمان کیسے اپنے خدا کی اوتاری ہوئی باتوں کو مان گئے سب کے سب اللہ اور اوسکے فرشتون اور اوس کے رسولون اور اوسکی کتابوں پر یقین لائے اور بولے کہ ہم اللہ کے کسی رسول کے ماننے میں فرق نہیں کرینگے کہ یہود و نصاری کی طرح بعض کو مانیں اور بعض سے انکاری ہوں اور یہ بھی بولے کہ جو حکم ہمکو ہوا ہمنے دل لگاکر سنا اور قبول کرکے اوسکی اطاعت کی اگر اوسمیں ہم سے غلطی ہو جائے تو اے ہمارے خدا ہم تیری بخشش چاہتے ہین اور

شانِ نزول - پہلی آیت جسمین اِنْ تُبْدُوْا ہے اوس کے ظاہری معنے تھے کہ اگر تم اپنے جی کی بات کو چھپاؤگے تو بھی عذاب ہوگا اس سے صحابہ کو رنج اور بیقراری ہوئی اور عرض کیا کہ اگر ہمارے دلوں کے خیالات فاسدہ پر بھی ہمین سزا ملی تو پھر ہمارا کیا حال ہوگا دل مین تو خیالات ہر طرح کے بلا اختیار آجاتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کیطرح گھبراؤ نہیں بلکہ جو حکم آوے اوسکو تسلیم کرو خدا علیم و حکیم ہے کوئی مناسب حکم اتاریگا اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم کسیکو اوسکی طاقت سے بڑھکر تکلیف نہین دیتے جو غلط خیالات تمہارے دل میں بلا اختیار پیدا ہوتے ہین یا آیندہ کو ہونگے اون پر مواخذہ نہ ہوگی ترمذی تفصیل سے اس آیت کے فضائل احادیث میں بہت ہین ایک حدیث مین جو مسلم نے روایت کی ہے مذکور ہے کہ ایک فرشتے نے آسمان سے آکر حضرت اقدس کو مبارکباد دی کہ آپ کو دو چیزین ایسی ملی ہین کہ آپ سے پہلے کسی کو نہین ملین وہ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتین ہین ۱۲ منہ

وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ
اللہ تیری ہی طرف پھر جانا ہے خدا کسی کو طاقت
نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ
اوسکی سے بڑھکر حکم نہیں دیتا جو کچھ کوئی نیکی کرے وہ اسی کو
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
ہے اور جو برائی کرے اسکا وبال بھی اوسی پر ہوگا اے ہمارے مولا!
إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
نہ پکڑ ہمکو اگر ہمسے بھول چوک ہو جاوے اے ہمارے مولا! نہ رکھ
عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ
ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا تونے ہمسے
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
پہلوں پر اے ہمارے مولا ہمکو ایسا حکم نہ بتلا کہ جسکی
لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمکو بخش
وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا
اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا والی ہے پس تو ان کافروں
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ ع
پر ہمکو فتحیاب کر

اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ تیری ہی طرف پھر جانا ہے اللہ کی
طرف سے ہی ایسے نیک بندوں کی دعا قبول ہوئی اس واسطے
خدا کسی کو طاقت اوسکی سے بڑھکر حکم نہیں دیتا بعد مناسب حکم
دینے کے جو کچھ کوئی نیکی کرے وہ اوسی کو ہے اور جو برائی کرے
اوسکا وبال بھی اوسی پر ہوگا یہ سن کر یہی وہ مومن یہی کہتے رہے
کہ اے ہمارے مولا! نہ پکڑ ہمکو اگر ہمسے بھول چوک سے گناہ
ہو جاوے اے ہمارے مولا! نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ
رکھا تھا تونے ہمسے پہلوں پر کہ اونکی توبہ قتل نفس سے ہوتی
اے ہمارے مولا! ہمکو ایسا حکم نہ بتلا کہ جس کی ہم
میں طاقت نہ ہو اے ہمارے مولا! اور
ہماری آرزو ہے کہ ہمارے قصور سے
درگزر کر اور ہمکو اپنی مہربانی
سے بخش اور ہم پر رحم فرما
تو ہی ہمارا والی ہے پس تو
ان کافروں پر جو
تیری توحید اور تیرے رسول کے ماننے کو جو
سے نہیں مانتے ہمکو فتحیاب کر

آمین یا رب العالمین +

اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمولفہ [illegible]

ولقد جئناهم بكتاب فصلناه على علم هدى ورحمة لقوم يؤمنون

الحمد للہ والمنہ کہ مسلمانون
کی پیشوا اور غیر قومون کی رہنما
یعنے

تفسیر ثنائی

جلد دوم

مصنفہ مولنا و بالفضل اولنا جناب
مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدرس
اول مدرسہ تائید الاسلام امرتسر

قیمت عہ دو روپیہ چار آنہ

محصول ڈاک بذمہ خریدار

تفسیر ثنائی کے متعلق علماء کرام اور معزز ناظرین کی آرائین

تفسیر ثنائی جلد اول کے اخیر صفحہ سرورق پر خاکسار مصنف نے علماء کرام کی خدمت میں لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ راقم نے جو کچھ لکھا ہے اپنے جوش اسلامی سے لکھا ہے اگر اس تحریر میں کچھ غلطی ہو گئی ہو تو براہ مہربانی براہ راست راقم کو مطلع فرماویں چنانچہ بعض کرم فرماؤں کے عنایت نامجات پہنچے جو درج ذیل ہیں *

جناب مولوی سلطان محمود صاحب ملتانی

قد ادرت قداح الانظار فی مطان (من التفسیر الثنائی) تذل فیها اقدام الافکار فوافیت جامعہ صانہ اللہ عما شانہ صحیح الآیۃ صافی الحکایۃ فیا حبذا لمن کان اللہ وحدہ مرمی نظرہ ومنتہی امرہ

جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

اما بعد فانی رایت وطالعت التفسیر الثنائی فوجدتہ الکتاب مستطابا وفصل خطاب بلا ارتیاب مضامینہ الطف من الدیباج والحریر وفحاویہ انظف من الفضۃ والقواریر لعمری انہ لعروۃ وثقی لطالب الرشد والہدی سطورہ کانہا انہار الجنان ومکاتبہا احلی من السکر والرمان کیف لا وقد ہذبہ ومرتب حاوی الفروع والاصول منقح المعقول والمنقول المناظر الذکی محبنا المکرم المولوی ثناء اللہ الامرتسری حفظہ اللہ عن شر الغبی والغوی اتی فیہ بتحقیقات ینشط بہا الاذہان وتدقیقات تعجب الآذان - ان ذمہا السفیہ فسوف یمدحہا الفقیہ اللہم اجعلہا مقبولۃ بین الاعلام بحرمۃ نبیک سید الانام آخر دعوانا ان الحمد

العالمین

جناب مولوی سید علی صاحب لاہوری خلف الصدق جناب مولوی سید ابو القاسم صاحب لاہوری

فبعد قد وصل الی المجلد الاول من الکتاب المستطاب الموسوم بالتفسیر الثنائی فلما صوبت الفکر فی مسالک ہذہ الابواب من بعض مقامات ہذا الکتاب وصعدت نظری الی شامخات تحقیقات بنایہ بآلات افکار ذلک الجناب فکانی اراہ وذلک لما کنت اسمع کلامہ فی نطق الخطاب مع ہذا البعد البعید وطول الحجاب فلعمری الفہ ہذا التفسیر بازین التقریر واحسن التحریر مع ترتیب انیق وتہذیب شیق وبیان بلیق وتحقیق دقیق وتدقیق عمیق ما تلذ بہ النفوس وتقر بہ الاعین وتسر بہ القلوب وتشفی بہ الصدور وہو یلیق ان یکتب بالنور علی وجنات الحور وفی الحجاب علی ابواب القصور فطوبی لمن سرح نظرہ فی ریاضہ واستقی من حیاضہ واتخذہ جلیسا لوحدتہ وانیسا لوحشتہ وضیاء لبصیرتہ ومو جبا للسلوتہ وصاحبا للخلوتہ ورفیقا فی سفرہ

جناب مولوی ولی محمد صاحب از نگہیانہ ضلع جھنگ

اما بعد فلا یعزب عن اولی الالباب اصحاب الفضل اللباب انی وقد وجدت التفسیر الثنائی بالمباحث اللطیفۃ الصحیحۃ غیر شطائی فی المعقولات کالکبیر والمنقولات کالکثیر وفی المطالب کالاکسیر کشاف الغشاء سراج الغساء وبیضاء فی الغطاء من قرء فقد حق ووجد منہا حنا ومن جرح فقد قال الخنی من التشہیر فی الآفاق والمعروف بحسن الاخلاق فرید العصر وحید الدہر الفاضل الادیب رب العالم والنجیب اللبیب مفسر کلام اللہ المدعو بابی الوفاء ثناء اللہ جزاہ اللہ الاو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

الٓمّٓ ۚ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

میں ہوں اللہ بڑا جاننے والا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ نَزَّلَ عَلَیْکَ

لائق نہیں جو دایم زندہ تہامنے والا اوس نے

خدا فرماتا ہے میں ہوں اللہ بڑا جاننے والا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لایق نہیں نہ مسیح نہ عزیر نہ کوئی نہ کوئی کیونکہ لایق عبادت وہ ہو جو دایم زندہ مخلوق کو تھامنے والا زندہ رکھنے والا ہو۔ اور مسیح تو خود اپنی حیات اپنی بقا میں خدا کا محتاج ہے۔ پھر وہ کسطرح خدا اور معبود ہوسکتا ہے۔ وہی خدا جو سچا معبود ہے اُس نے

شان نزول (الٓمّٓ) نجران (شہر) سے قریب ساٹھ کے عیسائی حضرت اقدس کی خدمت میں آئے اور اگر جواب سوال کرنے سے پہلے اونھوں نے اپنے طریق پر مسجد نبوی میں نماز ادا کی بعد نماز کے مجلس مناظرہ قایم ہوئی آپنے اُن سے کہا مسلمان ہوجاؤ وہ بولے ہم تو پہلے ہی سے مسلمان ہیں۔ آپنے فرمایا مسلمان تم جبتک نہیں ہوسکتے کہ اللہ تعالی کے لئے بیٹے کے ہونیکا عقیدہ اور صلیب کی عبادت اور خنزیر کا کھانا نہ چھوڑو۔ مسیح کی الوہیت میں بہت گفتگو جب کر چکے تو آپنے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ اولاد باپ کے مشابہ ہوتی ہے۔ بولے ہاں آپنے فرمایا خدا ہمارا مالک تو ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ ہی زندہ رہیگا اور مسیح تو فنا ہو جائیگا۔ خدا تو تمام زمین آسمان کی چیزین جانتا ہے اور مسیح تو سوا اون اشیاء کے جو خدا نے اوسکو بتلائی ہین نہین جانتا۔ کیا تمہیں یہ بھی خبر نہین کہ مسیح کو اسکی ماں نے مثل اور عورتون کے پیٹ مین اُٹھایا اور وہ پیٹ مین بھی وہی غذا پاتا رہا جو اور بچے پاتے ہین یہ سنکر خاموش ہوگئے۔ اسکے بعد اس سورہ کا ابتدا نازل ہوا (معالم مختصراً)

راقم کہتا ہے کہ یہ واقعہ اخلاق محمدیہ کا کامل ثبوت ہے عیسائی لوگ مسجد نبوی میں نماز اپنے طریق سے پڑھیں اور آنحضرت

الکتٰب بالحق مصدقا
تیرے پاس بھی کتاب بھیجی جو اپنے سے
لما بین یدیه وانزل التورٰىة
پہلے کو سچا بتلانے والی اور توریت
والانجیل ۵ من قبل هدًى
انجیل کو پہلے لوگوں کی ہدایت کے لیئے اوتارا
للناس وانزل الفرقان ۵
اور فیصلہ کرنے والا (قرآن) نازل کیا
ان الذین کفروا بایٰت اللّٰه
جو لوگ اللہ کے حکموں سے مونہہ پھیرین
لهم عذاب شدید ط والله عزیز
اون کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ بڑا زبردست
ذوانتقام ۵ ان الله لا یخفٰی
بدلہ لینے والا ہے خدا سے تو کوئی چیز
علیه شیء فی الارض ولا فی السماء
چھپی نہین نہ آسمان کی نہ زمین کی

تیرے پاس اے محمد سچی کتاب بھیجی ہے جو اپنے سے پہلے مضامین نازلہ کو سچا بتلانے والی اور غلط واقعات کی تغلیط کرنے والی کیونکہ یہ کتاب نگہبان ہے واقعات گذشتہ پر مسیح کی الوہیت کے مضمون سے جو یہ کتاب انکاری ہے تو اسلیئے کہ وہ مضمون منزل من اللہ نہین نہ اسلیئے کہ یہ کتاب توریت اور انجیل کو نہین مانتی بلکہ توریت انجیل کی بابت تو صاف لفظون میں منادی کرتی ہے کہ اللہ نے توریت و انجیل کو پہلے سے لوگون کی ہدایت کیلئے اوتارا تھا اور اونکی تبلیغ عام کا حکم بھی دیا تھا مگر چونکہ نادان لوگون نے اونہین کمی زیادتی اور بیجا تاویلین کرنی شروع کردین اسلیئے خدا نے فیصلہ کرنے والا قرآن شریف نازل کیا۔ پس جو لوگ اللہ کے ان حکمون سے مونہہ پھیرین اور اپنی ہی ہٹ پر اڑے رہین اور خدا کے بندہ کو خدا کہنے سے باز نہ آوین اونکے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ مسیح میں خدائی علامات میں سے تو کوئی بھی نہین مسیح کو تو کل کی خبر بھی معلوم نہ تھی اور خدا سے تو کوئی چیز چھپی نہین نہ آسمان کی نہ زمین کی اور مسیح تو مخلوق ہے اور

متعلق شان نزول

(فداہ روحی) خاموش ہین اور باوجود قدرت کے کچھ نہ کہیں وای برحال ما کہ ہم ایسے نبی کی امت جو غیرون کو بھی اپنی مسجد سے منع نہ کرے ہم ایک فریق دوسرے کو بایں جرم کہ ہمارے طریق کے خلاف نماز کیون پڑھتا ہے گو مسلمان ہے اور ہماری طرح رکوع سجود کرتا ہے لیکن چونکہ آمین نیچی اونچی کرتا ہے یا ہمارے مقررہ موضع سے خلاف ہاتھ باندھتا ہے مسجد سے باہر نکالدیتے ہین اور اتنی ہی بات پر قناعت نہین بلکہ کچہریون مین ہندؤن اور عیسائیوں کے ہان اس امر کا فیصلہ کراتے ہین کہ کونسا فریق مسجد مین رہنے کا حقدار ہے جس کے دوسرے لفظون مین یہ معنی ہین کہ کون فریق مسلمان ہے اور کون مسلمان نہین سچ ہے ؎ شنیدم کہ مردان راہ خدا - دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ - ترا کی میسر شود این مقام - کہ با دوستانت خلافست و جنگ
منہ

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ

وہی تمہاری صورتیں رحموں میں جس

فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ

طرح چاہتا ہے بنا دیتا ہے

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ

اسکے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا غالب

الْحَكِيمُ ۝ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ

بڑی حکمت والا ہے اسی نے تیری طرف

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ

کتاب اتاری ہے جس میں سے بعض

مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ

احکام واضح ہین یہی اصلی غرض کتاب کی ہیں

خدا خالق۔ وہی خدا تو تمھاری صورتین رحمون میں جس طرح چاہتا ہے بنا دیتا ہے کسیکو اسمین دخل نہین یہ صفات لازمہ الوہیت مسیح مین کہان ہین۔ پس یقینًا جانو کہ اسکے سوا ساری دنیا میں کوئی بھی معبود نہین جو علاوہ صفات مذکورہ کے بڑا غالب کسی سے مغلوب نہ ہونے والا نہ کسی سے دبنے والا اور بڑی حکمت والا ہر جس کام کو کرنا چاہے ایسی حکمت سے کرتا ہے کہ کسی کے وہم وگمان مین نہ ہو۔ نہ کہ دشمنون سے دبکر "ایلی ایلی" پکارتا پھرے اور پھر بھی دعوی خداوندی کرے۔ یاد رکھ اوسی زبردست غالب حکمت والے نے تیری طرف اے محمد ایک واضح ہدایت کرنے والی کتاب اتاری ہے جسمین سے بعض احکام بالخصوص وہ حکم جنمین یہ لوگ کجروی کرتی ہین جیسے توحید خداوندی واضح ودلایح ہین یہی اصلی غرض کتاب کی ہین جنکے لئے کتاب بھیجی ہے جو ان حکمون کے الفاظ سے سمجھ مین آتا ہے

حاشیہ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ اس آیت کے معنی تبلانے مین علما کا کسی قدر اختلاف ہو کہ محکمات اور متشابہات کیا ہیں۔ ہرایک نے اپنے اپنے خیال کے مطابق انکی تفسیر کی ہر کوئی کہتا ہے جو ہر مذہب اور ملت میں برابر حکم رکھتی ہیں جیسے صدق وکذب کی مدح ومذمت محکمات ہین اور جو ادیان مین مختلف ہین وہ متشابہات ہین۔ کوئی کہتا ہے کہ توحید محکم ہے اور اسکے سوا بعض احکام متشابہ ہین۔ بعض کی رائے ہے کہ ناسخ محکم ہے اور منسوخ متشابہ۔ بعض کہتے ہین کہ جو آیت اپنے معنی صاف لفظون مین تبلا دے وہ محکم ہے اور جو کسی قدر خفا رکھتی ہو وہ متشابہ ہے

اصل تحقیق اس امر کی قرآن کی اسی آیت مین غور کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اس جگہ خداوند تعالی نے گو محکم اور متشابہ کی ماہیت اور تعیین نہین تبلائی لیکن اسمین شک نہین کہ متشابہات کا حکم تبلا دیا جس سے انکی ماہیت کا بھی بین وجہ علم ہو گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ جن لوگون کے دلون مین کجی ہے وہ متشابہات کے پیچھے بغرض فتنہ پردازی پڑتے ہین اور یہہ ظاہر کرتے ہین کہ ہم انکے اصل معنی سمجھنا چاہتے ہین یا جو ہم نے بیان کئے

وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ

اور دوسرے ملے جلے ہین

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ

پس جنکے دلون مین کجی ہے اوس مین سے

مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ

ملتے جلتے کے پیچھے پڑینگے تاکہ گمراہ کرین

تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ

اور انکی اصلی مراد پاوین حالانکہ اونکا اصل مطلب خدا اور راسخ

فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ

علم والون کے سوا کوئی نہین جانتا کہتے ہین کہ ہم اس کو

مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ

مان چکے ہین یہ سب ہمارے خدا کے پاس سے ہے۔

وہی مُراد ہے اوران الفاظ کا کوئی ترجمہ اور معنی بھی خلاف مطلب نہین اور دوسرے احکام کچھ ملے جلے ہین جن کے ظاہر الفاظ سے مطلب اصل مطلب سے غیر ہے پس جن کے دلون مین کجی ہے وہ اوس کتاب مین سے ملتے جلتے احکام یا اخبار کے پیچھے پڑجاتے ہین تاکہ لوگون کو گمراہ کرین اور بظاہر یہ غرض جتلا دینگے کہ اونکی اصلی مُراد پاوین اور لوگون کو اصل مطلب سے آگاہ کرین حالانکہ اون کا اصل مطلب خدا اور راسخ علم والون کے سوا کوئی نہیں جانتا ان کو اتنا رسوخ فی العلم کہان کہ اونکی طرح یہ بھی سمجھین یہ تو سرسری لفظون کے تراجم اور ظاہری مفہوم کو بلا قرینہ سُن کر بڑبڑا اُٹھتے ہین لایق اور قابل لوگ اس بھید کو جانتے ہین۔ جب ہی تو کہتے ہین کہ ہم اس قرآن کو مان چکے ہین بیشک یہ سب اول سے آخر تک ہمارے خدا کے پاس سے ہے

بقیہ حاشیہ ہین یہی اصلی ہین۔ اب ہم اپنے زمانہ کے اہل زیغ (عیسائیون اور آریون ہندوٗون وغیرہم) کو دیکھتے ہین تو اس آیت کی بالکل صداقت پاتے ہین کہ یہ لوگ قرآن شریف کی جن آیتون پر اعتراض کرتے ہین وہ آیات بھی بول رہی ہین کہ ہم متشابہات ہین اور ہمپر نکتہ چینی کرنے والے اہل زیغ ہین مثلاً آیت نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ جسکے ظاہری معنی ہین کہ منافقون نے خدا کو بھلا یا خدا نے اون کو بھلایا" اہل زیغ تو سُنتے ہی سٹپٹائے کہ خدا بھی کسی کو بھول جاتا ہے دیکھو مسلمانون کا خدا بھولتا ہے ایسا ہے ویسا ہے یا دوسری آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ الآیہ جسکے ظاہری معنی ہین کہ "جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہین وہ تو اللہ ہی سے کرتے ہین" اللہ کا ہاتھ اون کے ہاتھون پر ہے" اس پر اہل زیغ نے شور مچایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو خود خدائی کے مدعی ہین اپنے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ بتلاتے ہین۔ یا آیت مسیح علیہ السلام کے روح اللہ اور کلمۃ اللہ والی جس کے ظاہری معنی سے اہل زیغ نے ورقون کے ورق سیاہ کر دئیے کہ قرآن بھی مسیح کی الوہیت کا مُقر ہے۔ حالانکہ اس قسم کی آیتون کا مطلب حسب محاورہ زبان صاف ہونے کے علاوہ خود قرآن شریف مین قرینہ بھی رکھتا ہے۔ پہلی آیت کا

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
اور بجز عقل والون کے کوئی نہیں سمجھتا
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ
اے ہمارے خدا ہمارے دلون کو بعد ہدایت
هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ
کرنے کے ٹیڑھا مت کر اور اپنے ہان سے ہمکو رحمت
رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝
مرحمت کر بیشک توہی بڑا فیاض ہے۔
رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ
اے ہمارے خدا بیشک تو بنی آدم کو ایکدن جمع کریگا جسمین کوئی شک
فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝
نہین۔ اللہ کبھی اپنے وعدے خلاف نہین کیا کرتا

اور اس بھید کو بجز عقل والون کے کوئی نہین سمجھتا۔ سمجھداروں کی
نشانی یہ ہے کہ وہ سب اپنی دینی اور دنیاوی امور پر دسجدہ اکرتے
ہین اور اپنی تمام آرزوئین اوسی سے مانگتے ہین اور دعا کرتے
ہین کہ اے ہمارے خدا ہمارے دلون کو بعد ہدایت کرنیکے ٹیڑھا
مت کر تاکہ ہم بھی تیرے کلام سمجھنے مین کجروی نہ کرین اور اپنے
ہان سے ہمکو رحمت سے حصہ مرحمت کر بیشک توہی بڑا فیاض ہے۔
اور نشانی داناؤن کی یہ ہے کہ وہ خدا اور اوسکے فرمودہ پر ایمان
کامل رکھتے ہین اور اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ اے ہمارے خدا
بیشک تو سب بنی آدم کو ایک دن جمع کرے گا جسمین کوئی شک نہین
اسلئے کہ اللہ کبھی اپنے وعدے خلاف نہین کیا کرتا۔ یہی لوگ ہمارے
ہان مقبول بندے ہین گو بوجہ ناداری ظاہر بینونکی نظر مین حقیر اور ذلیل
ہون۔ اس لئے کہ صرف مال و دولت تو ہمارے ہان کوئی قابل عزت

بقیہ حاشیہ قرینہ یہ ہے کہ خود خدا نے فرمایا وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (تیرا رب کسی کو بھولتا نہین) اس سے معلوم ہوا کہ نسیہم
اپنے ظاہری معنے مین نہین بلکہ اسکے معنی ہین کہ خدا نے بھی اون کو اس بھول کی سزا دی۔ دوسری آیت کے معنی سمجھنے
کو بھی قرآن مجید مین لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (کہ خدا کی مثل اور مشابہ کوئی چیز نہین) موجود ہے۔ پس آیت موصوف کے
معنی بالکل صاف ہین کہ لوگ جو کچھ تیرے ساتھ معاملہ کرتے ہین چونکہ تو ہمارا رسول ہے اسلئے وہ در اصل ہمارے ہی ساتھ
ہے بیعت کے وقت تیرا نہین گویا خود خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے اسمین کیا اعتراض ہے۔ اسی طرح مسیح کی الوہیت
کے متعلق اہل زیغ نے وہ مقامات قرآن مجید کے نہ دیکھے یا دانستہ اغماض کیا جنمین صریح لفظوں مین اس مسئلہ کو قرآن
شریف نے رد کیا ہے چنانچہ اسی جلد کے کسی مقام مین مفصل آتا ہے۔ غرض اس قسم کی کارروائیاں اہل زیغ کی دیکھکر
یقین ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید کی بعض آیتین بیشک متشابہ ہین اور بعض محکم۔ کیونکہ متشابہات کے معنی ہیں ہی جلکو
کم فہم مخاطب سرسری نظر سے نہ پہچان سکے۔ لیکن جو لوگ سمجھدار اور راسخ فی العلم ہین اون کو توان باتون کی خوب

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

جو لوگ منکر ہوئے ہین اونکے مال اور اولاد

وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ

اللہ کے عذاب سے اونہین کچھہ نہ بچا سکین گے اور یہ لوگ

هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ

جہنم کی آگ کا اِیندھن ہونگے - انکی حالت اور عادت بعینہ

وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ کَذَّبُوْا

فرعونیون کی اور ان سے پہلون کی سی ہے جنہون نے ہمارے حکمون

بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

کو جھٹلایا اونکے گناہون کی وجہ سے خدا نے اونکو پکڑا اور خدا

شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ

بڑی سخت عذاب والا ہے تو کافرون سے کہدے کہ تم مغلوب کیے جاؤ گے

نہین کیا تم نہین جانتے کہ جو لوگ ہمارے احکام سے منکر ہوئے ہین اونکو جب سزا ملنے لگیگی تو اونکے مال اور اولاد اللہ کے عذاب سے اونہین کچھہ نہ بچا سکین گے - اور یہ لوگ جہنم کی آگ کا ایندھن ہون گے - ان منکرون کی حالت اور عادت بعینہ فرعونیون کی اور اُن سے پہلون کی سی ہے - جنہون نے ہمارے حکمون کو جھٹلایا پس باوجود مال و دولت کے عذاب الٰہی سے نہ بچ سکے آخر کار اونکے گناہون کی وجہ سے خدا نے اون کو پکڑا اور خدا کی پکڑ سے کوئی بھی اونکو نہ بچا سکا - اِسلئے کہ خدا بڑے سخت عذاب والا ہے اوس سے کوئی چیز مانع نہین ہوسکتی - اِسی طرح یہ کفار نیز سے معاند بھی جو اپنے ظاہری اعزاز پر نازان ہین انکا بھی یہی حال ہوگا - بیشک ابھی سے تو ان کافرون کو کہہ دے کہ تم بھی تھوڑے دنون تک مغلوب کئے جاؤ گے جیسے کہ تم جیسے پہلے مغلوب ہو چکے ہین -

شان نزول

قل للذین کفروا ...

بقیہ حاشیہ پہچان ہوتی ہے - اِسکی مثال محسوس مین دیکھنی ہو تو سونے اور ملمع کا زیور ایک جگہ رکھہ کر دیکھین کہ کس طرح ناسمجھہ آدمی دھوکہ کھا کر سونے کو چھوڑ کر ملمع کے پیچھے پڑتے ہین - اور صراف ایک نظر مین تاڑ جاتے ہین کہ اصل کیا ہے اور نقل کیا ہان یہ سوال رہا کہ خدا کو جب معلوم تھا کہ ان آیتون پر لوگ معترض ہونگے تو ایسے الفاظ مین مدعا کو بیان ہی کیون کیا - تو یہ سوال بالکل اوس سوال کے متشابہ ہے جیسا مجھ سے کسی دہریہ نے کہا تھا کہ اگر خدا ہے اور وہ بقول تمہارے رحیم و کریم بھی ہے تو بدہضمی کرنیوالی چیزین کیون پیدا کین - اِس کا جواب تو شاید کسی قدر مشکل بھی ہو متشابہات کے سوال کا جواب تو بالکل صاف ہے اور خود قرآن مجید مین مذکور ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ یعنے قرآن کو ہمنے عربی زبان مین اوتارا ہے جو عربی کے محاورات ہونگے انہین کے موافق مضمون ادا ہوگا بھلا اسی طرح ہم اہل وید سے پوچھتے ہین کہ پرمیشور نے جو وید مین اگنی کا لفظ بولا جس سے عام ہندو اور حامیان وید نے اگ سمجھہ کر آتش پرستی شروع کردی حالانکہ (بقول آریہ سماج) اگنی سے ذات باری مراد ہے تو اگنی کے بجائے

وَتُحْشَرُونَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

اور جہنم مین جمع کئے جاؤ گے اور وہ برا ٹھکانا ہے

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا

تمھارے لئے اون دو فوجون میں جو بھڑی تھین

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى

نشانی ہی ایک جماعت اللہ کی راہ مین لڑتی تھی اور دوسری جماعت

كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ

کافر تھی اون کو اپنے سے دُگنا آنکھون سے دیکھتے تھے

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اِنَّ

اللہ اپنی مدد سے جسکو چاہتا ہے قوت دیتا ہے بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ

اسمین سمجھ والون کے لئے بڑی نصیحت ہے

اور بعد مغلوب ہونیکے جہنم مین جمع کئے جاؤ گے جہان تمکو ہمیشہ رہنا ہوگا اور وہ جہنم بہت برا ٹھکانا ہے۔ باز آجاؤ ورنہ ذلیل و خوار ہوگے اگر اپنی صنعت جنگ وغیرہ پر ناز رکھتے ہو تو واقعات گذشتہ کو دیکھو تمہارے لئے اون دو فوجون مین جو جنگ بدر مین بھڑی تھین کمال قدرت خداوندی کی نشانی ہے ایک جماعت اون مین سے جو مسلمان تھی اللہ کی راہ مین بغرض نصرت مظلوم مسلمانان لڑتی تھی اور دوسری جماعت جو کافر اور ظالم تھی علاوہ ساز و سامان کے اونکی کثرت بھی اس درجہ تھی کہ مسلمان اونکو اپنے سے دُگنا آنکھون سے دیکھتے تھے۔ مگر پھر بھی اون ضعیف اور کمزور لوگون کی فتح ہوئی جو علاوہ بے سامانی کے تعداد مین بھی بہت کم تھے۔ اسلئے کہ اللہ اپنی مدد سے جسکو چاہتا ہے قوت دیتا ہے بیشک اس واقع مین سمجھدارون کے لئے بڑی نصیحت ہے مگر چونکہ

بقیہ حاشیہ کوئی اور لفظ مناسب کیون نہ رکھ دیا جس سے بُت پرستون کو شبہ نہ ہوتا اسی طرح بیل مین خدا نے چھنال کی خرچی کو اپنے لئے تجویز کیا اور خدا کے حکمونپر عمل کر نیوالون کو بھی خدا کہدیا جس سے حامیان بیبل خواہ مخواہ اعتراضات کے بکھاڑ مین آگئے انکی بجائے کوئی اور مناسب لفظ کیون نہ رکھ دیا۔ پس ہماری تقریر سے ثابت ہوا کہ متشابہات ہی احکام اور آیات قرآنی ہین جنکو اہل زیغ بغرض فتنہ پردازی اشاعت کرین عام اس سے کہ وہ حروف مقطعات ہون مثلاً جنت ہون یا عذاب دوزخ۔ سمیع بصیر خداوندی ہون یا معجزات نبوی یا احکام متبدلہ ہون یا ثابتہ۔ اگر قرآن شریف مین غور کیا جاوے تو یہی معنی ٹھیک معلوم ہوتے ہین۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کل قرآن مجید کو محکم بھی فرمایا ہے کِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ اور سب کو متشابہ بھی بتلایا ہے كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا پس یہ دونو وصف باوجود متضاد ہونے کے صرف مخاطبین کے اعتبار سے جمع ہین ہان اس آیت مین جسکا ہم حاشیہ لکھ رہے ہین بعض کو محکم اور بعض کو متشابہ فرمایا تو اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے جو صرف توحید خالص اور نبوت قیامت پڑھ کر کھلاتے ہین اور تعلیم توحید کو سُن کر اجعل الالهة الٰهًا واحدًا

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ

ان لوگون کو اپنی خواہش کی چیزین

النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

عورتین بیٹے اور چاندی سونے

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

کے ڈھیر اور پلے ہوئے گھوڑے

وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ

اور چارپائے اور کھیتی باڑی بھلی معلوم ہون یہ دنیا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۵

کا گذارہ ہے اور اللہ کے ہان بڑی عزت کا مرتبہ ہے

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ

تو ان سے کہدو کہ مین تمکو اس سے اچھی چیز بتلاؤن جو لوگ

اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

پرہیز کرتے ہین انکے لئے اللہ کے ہان باغ ہین جن کے نیچے نہرین

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

بہ رہی ہین ہمیشہ اونمین رہنگے اور ستھری بیویان ہون گی

وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۵

اور خوشنودی خداوندی اور خدا اپنے بندونکو دیکھ رہا ہے۔

سر دست اسلام مین تکلیف پر تکلیف ہے اور ان لوگون کو اپنی خواہش کی چیزین خوب صورت عورتین اور اہل وعیال بیٹے بیٹیاں اور چاندی سونے کے ڈھیر اور بڑے خوبصورت پلے ہوئے گھوڑے اور چارپائے اور کھیتی باڑی بھلی معلوم ہون۔ اسلئے اسلام سے رکتے ہین لیکن اللہ کے بندے جانتے ہین کہ یہ سب کچھ اگر ہے تو صرف دنیا کا گذارہ ہے جو چند روز کے بعد فنا اور اللہ کے ہان نیکیوں پر بڑی عزت کا مرتبہ ہے۔ تو ان سے کہدے کہ مین تمکو اس دنیاوی عیش وعشرت سے اچھی چیز بتلاؤن۔ سنو! جو لوگ بری باتون سے پرہیز کرتے ہین ان کے لئے اللہ کے ہان باغ ہین جنکے نیچے نہرین بہ رہی ہین۔ یہ نہین کہ ان باغون مین ان کا چند روزہ ہی بسیرا ہو بلکہ ہمیشہ اونمین رہین گے اور اس عیش وآرام مین انکو سر درد کی بھی تکلیف نہ ہوگی اسلئے کہ ان کے لئے ان باغون مین بڑی ستھری بیویاں ہونگی اور بڑی بھاری نعمت ان کے لئے خوشنودی خداوندی کا اعزازی تمغہ ہوگا۔ کیون نہ ہو خدا اپنے بندون کو دیکھ رہا ہے جو اسکے راستہ مین تکلیف اوٹھاتے ہین

تنبیہ بقیہ حاشیہ

اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ کا شور مچاتے تھے۔ پس جو آیات اہل زیغ کیلئے مزلۃ الاقدام ہون اور وہ کج بحثی سے ان کو ذریعہ فتنہ پردازی کرین ہی متشابہات ہین۔ ہمیں کوئی شک نہین کہ آجکل کے اہل زیغ نے کل قرآن کو حتی کہ بسم اللہ کو بھی اعتراض سے خالی نہین چھوڑا پس اس لحاظ سے کل قرآن متشابہ ہوا جو دراصل سب کا سب "محکم" ہے منہ۔

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا
جو کہتے ہین اے ہمارے خدا بیشک ہم لے آئے
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمکو عذاب جہنم سے بچا
اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ
صبر کرنےوالے اور سچ بولنے والے اور تابعداری کرنے
وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ
اور خرچ کرنےوالے اور صبح کے وقت بخشش مانگنے والے
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ
خود خدا اور سب فرشتے اور سب علم والے ظاہر
الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
کرتے ہین کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہین بالانصاف
بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
حاکم ہے سوا اوسکے کوئی معبود برحق نہین بڑا غالب
الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ
حکمت والا ہے خدا کے نزدیک تو اصل مذہب
الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
اطاعت کا نام ہے اور اہل کتاب تو
اُوْتُوا الْكِتٰبَ
بعد پہر پہنچنے علم کے

جو کہتے ہین اے ہمارے خدا بیشک ہمنے تیرے حکمون کو مان لیا پس توہمارے گناہ بخش دے اور بروز قیامت ہمکو عذاب جہنم سے بچائیو تکلیف پہنچے تو اوسمین بڑی جوانمردی اور ثابت قدمی سے صبر کرنے والے اور باوجود کثیر المشاغل ہونیکے بھی سچ بولنے والے اور ہر کام مین خدا کی تابعداری کرنے والے اور جب توفیق خرچ کرنے والے اور صبح کے وقت جو بڑی راحت کا وقت ہوتا ہے اٹھکر اللہ سے بخشش مانگنے والے بھلا انکی روش کیون نہ پسندیدہ ہو جبکہ خود خدا اور اوس کے سب فرشتے اور دنیا کے سب سچے علم والے ظاہر کرتے ہین کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین جو اکیلا با انصاف گناہون کی سزا اور نیکیوں کا عوض دینے والا حاکم ہے پس سوائے اوسکے کوئی معبود برحق نہین نہ سچ نہ کوئی وہ سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے -

خدا کے نزدیک تو اصل مذہب اور دین اطاعت خداوندی اور فرمان برداری کا نام ہے - یہ نہین کہ بزرگون کے نام پر بغیر کئے کے ناز کرین اور خود عمل کچھ نہ کرین اسی بات پر سب انبیا متفق رہے - اور اب یہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ جو اِس امر مین مخالف ہوئے ہین تو بعد پہنچنے واضح علم کے صرف محض کی ضد سے مخالف ہوئے ہیں چونکہ ایک کا کام دوسرے کو ضرور ہی معیوب معلوم ہوتا ہے اسلئے جو لوگ بوجہ حق سمجھنے اسلام کے مسلمان ہوئے ہین دوسرے اونکی دشمنی سے خواہمخواہ

إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
محض ضد سے مخالف ہو رہے ہین
بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ
جوکوئی اللہ کے حکمون سے انکاری ہوگا
فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ فَإِنْ
توخدا بہت جلد اون سے حساب لینیوالا ہے پس اگر تجھ سے
حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ
جھگڑا کرین تو کہدیجو کہ مین اور میرے
لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُل لِّلَّذِينَ
خادم اللہ کے تابعدار ہوگئے ہین اور توکتاب والون
أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ
سے اور ان پڑھون سے کہدے کہ کیا تم تابعدار ہوتے ہو
فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا وَإِن
پس اگر وہ تابعدار ہوگئے تو ہدایت پاگئے اور اگر
تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ط
منہ پھیرین تو تیرے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہی
وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ إِنَّ ع
اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے بیشک
الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
جو لوگ اللہ کے حکمون سے انکار کرتے ہین

اون پر اعتراض کرتے ہین اور عوام مین اپنا رسوخ بڑھاتے ہین پس یاد رکھین کہ جو کوئی اللہ کے حکمون سے انکاری ہوگا خواہ کسی وجہ سے کسی کی ضد سے یا اپنی ہٹ سے تو خدا بہت جلد اون سے حساب لینیوالا ہے دُنیا کی زندگی کے چند روز اون کو مہلت ہے۔ مرتے ہی اون کے لئے ہاویہ جہنم طیار ہے چونکہ معلوم ہوچکا ہے کہ یہ لوگ محض اپنی ضد سے مخالف ہین۔ پس اگر تجھ سے کسی امر مین جھگڑا کرین تو تو ایسے ضدیون کو بمصداق جواب جاہلان باشد خموشی کہدیجو کہ مین اور میرے خادم میری سب امت تو اللہ کے تابعدار ہوگئے ہین تم جانو تمہارا کام اپنے کئے کا بدلہ پاؤ گے یہہ کہہ کر جھگڑا چھوڑ دے اور تو بطور نصیحت ان کتاب والون اور عرب کے ان پڑھون سے کہدے کہ کیا تم بھی خدا کے تابعدار ہوتے ہو پس اگر وہ خدا کے تابعدار ہوگئے تو جان لیجو کہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیرین تو تیرا حسب بھی کوئی حرج نہین کیونکہ تیرے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ جس سے انجام کار انکو معاملہ ہے اپنے کل بندون کو دیکھ رہا ہے۔ یہ سمجھین کہ جو چاہیں کرین کوئی پوچھنے والا نہین۔ بیشک جو لوگ اللہ کے حکمون سے انکار کرتے ہین اور خدا کے

وَيَقْتُلُونَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ
اور نبیون کو ناحق قتل کرتے ستے
وَيَقْتُلُونَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ
اور جو لوگ انصاف کی بات تبلاتے ہین انکو بھی قتل
مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
کرڈالتے ہین تو اونکو دردناک عذاب کی خوشخبری سناو
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
انہی کے اعمال
فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ
دنیا اور آخرت مین برباد ہونگے اور کوئی انکا مددگار نہوگا
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ
کیا تونے اون لوگون کو نہین دیکھا جن کو کتاب سے

نبیون کو ناحق ظلم سے قتل کرتے تھے اور جو اون کے اِس فعل قبیح کو پسند کرتے ہین اور اسی پر بس نہین بلکہ حق بات سے اون کو اس وجہ عداوت ہے کہ جو لوگ انصاف اور حق پسندی کی بات تبلاتے ہین اون کو بھی قتل کرڈالتے ہین تو انکو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادے کہ آخر تمہارا بڑے سے بڑا گھر بھی بسیرا ہوگا انہی کے اعمال نیک بھی دونون جہانون دنیا و آخرت مین برباد ہونگے نہ دنیا مین انکو اون کا کوئی اثر مترتب ہوگا اور نہ آخرت مین اون کو بدلہ ملیگا۔ بلکہ بجائے ثواب کے عذاب مین مبتلا ہون گے اور کوئی بھی اون کا مددگار نہ ہوگا ان سے جتنی سختی ہو بیجا نہین۔ یہ بھی تو جان بوجھ کر اندھے بنے ہوئے ہین۔

کیا تونے اے مخاطب اون لوگون کو نہین دیکھا جنکو کتاب خدا اوندی سے جو بندون کی ہدایت کیلئے وقتاً فوقتاً آیا کرتی ہے اور وہی کتاب

شان نزول (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا) حضرت اقدس فداہ روحی ایک دفعہ یہودیون کے ایک مدرسہ مین تشریف لیگئے اور ان سے مسلمان ہونے کی بابت کہا دو آدمی اون مین سے بول اٹھے کہ آپ کس دین پر ہین حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم کے طریق پر ہون وہ بولے ابراہیم تو یہودی تھا آپنے فرمایا کہ لاؤ تورت اوسی پر ہی فیصلہ رہا۔ یہ سنکر تورت لانے سے وہ انکار کرگئے۔ اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم

حاشیہ[8] (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ) اس آیت کے مضمون مین ہمنے اوس مشہور سوال کے جواب کیطرف اشارہ کیا ہے جو عام طور پر عیسائی اور اون کے شاگرد آریہ اور دیگر مخالفین کیا کرتے ہین جس کا مطلب عدم ضرورت قرآن ہے۔ تقریر اس سوال کی یون کی جاتی ہے کہ قرآن نے جو تعلیم دی ہے وہ پہلی کتابون کے ذریعہ پہلے لوگون کو دی گئی تھی یا نہین۔ اگر نہین دی گئی تھی تو اتنی بڑی مخلوق کو کیون محروم رکھا۔ علاوہ اسکے کوئی نئی بات بھی قرآن مین نہین وہی احکام عشرہ تورت کا تکرار اور عام اخلاقی امور ہین جو ہر مذہب و ملت مین رائج ہین۔ اور اگر شق اول

الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ
حصہ ملا تھا خدا کی کتاب کی طرف بلائے
اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى
جاتے ہیں تاکہ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ
تو ایک جماعت منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا
یہ اس وجہ سے ہے کہ انہون نے سمجھ رکھا ہے کہ
النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ
ہمین تو چند روز ہی عذاب ہوگا اون کو مذہب کے
وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ
بارے مین انکے جھوٹے ڈھکوسلون نے فریب دی رکھا ہے

کسی زمانہ مین توریت - انجیل زبور وغیرہ کے نام سے موسوم ہوئی تھی حصہ ملا تھا - وہی لوگ جب خدا کی کتاب کی طرف جو جب تفتنلئے زمانہ قرآن کے نام سے ہوکر آئی ہے بلائے جاتے ہین تاکہ اون مین اون کے جھگڑون کے فیصلہ کرے اور اون کو مذہبی باتون مین سچی راہ بتلا دے اور بتلا دے کہ جن کو تم نے غلطی سے خدائی حصہ دی رکھا ہے اونکو خدائی مین کوئی حصہ نہین یا اور امور جو تصفیہ طلب ہون اون مین تصفیہ کرے تو بجائے تسلیم کے ایک جماعت جو اپنے کو اہل علم کہتے ہین منہ موڑ کر پھر جاتے ہین - اور اس امر مین ہرگز نہین سوچتے کہ اس بے اعتنائی کا انجام کیا ہوگا - مگر چونکہ ہر ایک امر جائز ہو یا ناجائز کسی وجہ پر مبنی ہوتا ہے اور اوسکے کرنیوالے کے نزدیک کوئی نہ کوئی وجہ (خواہ واقع مین کیسی ہی غلط ہو) ہوا کرتی ہے - یہ بے پروائی انکی بھی اسوجہ سے ہے (دیکھو تو کیسی غلط وجہ ہے) کہ انہون نے سمجھ رکھا ہے کہ ہمین اگر ہوا تو چند روز ہی عذاب ہوگا کیونکہ ہم خاندان نبوت سے ہین انبیا کی اولاد و بزرگون کی ذریت مین سے ہمارا کفارہ ہی کیا ہمارا اتنا بھی لحاظ نہ ہوگا کہ ہمین تھوڑا سا عذاب جتنے روز ہمارے بزرگون سے غلطی سے بچھڑے کی پوجا ہوئی تھی ہوکر رہائی ہو جاوے دیکھو تو کیسا انکو مذہب کے بارے مین انکے جھوٹے ڈھکوسلون نے فریب دی رکھا ہے - پس اگر یہ ایسی ہی خیالات جاہئے

شبہ ۲

ہے یعنی اگر پہلی کتابون مین پہلے لوگون کو وہ تعلیم دیگئی تھی تو قرآن کی کیا ضرورت تھی یہ ہے اون تحریرون کا خلاصہ جن سے ہمارے قدیمی مہربان عیسائیون نے ورقون کے ورق اور جزون کے جزو سیاہ کئے ہین اور اون کے شاگرد (مگر خاص اسلام پر اعتراض کرنیکے فن مین) آریون نے بھی بڑے زور سے اس پر حاشی چڑھائے ہین - مگر اصل مین یہ اعتراض بالکل قرآن سے ناواقفی پر مبنی ہے -
اس مضمون بیان کرنے سے پہلے ہم اپنے مخاطبون سے الزامی طور پر پوچھتے ہین کہ آپ ہی بتلا دین کہ مسیح نے جو تعلیم دی ہے

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ
تو اونکا کیا حال ہوگا جب ہم اونکو اوس دن میں
لَا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ
جمع کرینگے - جو بلاشبہ ہونیوالا ہے اور ہر شخص
نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
کو اوسکی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا اور اون پر ظلم نہ ہوگا
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ
کہہ اے اللہ ملک کے مالک

رہے تو اُن کا کیا حال ہوگا - جب ہم - انکو اوس دن جمع کرینگے جو بلاشبہ ہونیوالا ہے اور ہر شخص کو اوسکی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا اور اون پر کسیطرح کا ہماری طرف سے ظلم نہ ہوگا - اوس روز اونکی کارستانی کی کلی کھلیگی اور خوب جان لینگے کہ خدا کی کچہری ایسی نہین کہ کوئی وہان چون وچرا کرے اور اپنے خاندانی حقوق جتلائے بلکہ جو کچھ عرض معروض کرنا ہو عاجزانہ طریق سے چونکہ محکمہ خداوندی میں عجز و نیاز ہی کام آتا ہے اسلئے ہم تجھے ہدایت کرتے ہین کہ تو اگر اپنی حاجت براری چاہتا ہے تو یون کہہ اے اللہ تمام ملک کے مالک

شان نزول (قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ) آن حضرت نے اپنی اُمت کو وعدہ فتوحات کثیرہ کا دیا تو منافقین کوتہ اندیشون نے اس سے تعجب کیا کہ کیونکر ایسی فتوحات ضعیف مسلمانون کو ہو سکتی ہین - اس واقع پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ معالم

بقیہ حاشیہ وہ پہلے لوگون کو دی گئی تھی یا نہین بلکہ ذرہ اور پڑھ کر بھی ٹٹولے کہ حضرت موسیٰ نے جو تعلیم بذریعہ توریت بنی اسرائیل کو سُنائی وہ پہلے لوگون کو خدا نے کسی کی معرفت دی تھی یا نہین اگر نہین تو اونکو محروم کیون رکھا اور اگر دی تھی تو توریت کی کیا حاجت تھی - اسیطرح آریون سے پوچھتے ہین کہ وید کی تعلیم جسکو بقول یورپین مورخون کے دو ہزار برس بیتے ہوئے گذرے ہین اوسکی تعلیم پہلے لوگون کو تھی یا نہین اگر نہین تھی تو محروم کیون رکھا اور اگر تھی تو اسکی کیا حاجت تھی - اس اعتراض سے وہی قوم بچے گی جو کسی پختہ دلیل سے اپنی کتاب کی قدامت ثابت کر دے خیر بعد اللتیا والتی - ہم اپنے اصل مضمون پر آتے ہین کہ قرآن شریف نے کہین دعویٰ نہین کیا کہ مین ایک نئی چیز لایا ہون جو تم سے پہلے لوگون کو نہین ملی تھی بلکہ صاف لفظون مین بے ایچ پیچ اس بات کا مقر ہے کہ مین وہی دین الٰہی ہون جو ہمیشہ سے نبیون کی معرفت لوگون کو پہنچا ہے اوسی کو تازہ کرنیکی غرض سے آیا ہون چنانچہ آیات ذیل اس مطلب کے لئے شاہد عدل ہین

شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسٰے وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا

"تمہارے لئے وہی دین جاری کیا ہے جسکی بابت نوح کو اور ابراہیم کو اور موسٰے اور عیسیٰ کو ہدایت کی اور جو تیری طرف کتاب اتاری ہے کہ دین کو قایم رکھو اور جدا جدا متفرق نہ ہو"

(۱) آریہ تو ویدون کی عمر ابتدائے دنیا سے بتاتے ہین جسکا ثبوت انکے پاس کچھ نہیں کوئی بھی نہین کہ پنڈت دیانند نے "رگوید بھاش بھومکا" مین لکھا ہے کر اس مسئلہ پر مفصل بحث ہم ایک مستقل رسالہ مین کرنیوالے ہین انشاء اللہ بیان پر محققین یورپ کا جنپر آریونکو بڑا اعتماد ہے حوالہ کافی ہے - منہ

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ
تو جسکو چاہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہے چھین
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ
لیتا ہے اور جسکو چاہے عزت دیتا ہے
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ
اور جسکو چاہے ذلیل کرتا ہے تیرے ہی اختیار میں ہر طرح کی بھلائی ہے
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے
وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ
اور دن کو رات میں اور زندہ کو
مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
مردہ میں نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے باہر لاتا ہے
وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
اور جسکو چاہے بے حساب رزق دیدیتا ہے۔

تو جسکو چاہے دنیا کا ملک اور حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے
دیا ہوا تو چھین بھی لیتا ہے اور جس کو چاہے عزت دیتا ہے
اور جس کو چاہے ذلیل کرتا ہے۔ حق یہ ہے کہ تیرے ہی اختیار میں
ہر طرح کی بھلائی ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ تیری
ہی قدرت کے آثار ہیں کہ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے
اور دن کو رات میں کبھی دن کو بڑھاتا ہے اور کبھی رات کو
اور زندہ کو مردہ جیسے نطفہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندے
سے باہر لاتا ہے اور ساتھ ہی یہ
کمال قدرت
ہے کہ جسکو چاہے
بیحساب
رزق
دیدیتا
ہے

۱۳ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ
إِلَيْهِ ۔ (سورہ شوری ع ۲)
۱۴ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً
فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (بینہ)
۱۵ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ
وَالْإِنْجِيلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ

مشرکون پر تیری پکار بھاری ہے"۔

"خدا کیطرف سے رسول آیا جو پاک کتابیں پڑھتا ہے۔ جن میں مضبوط
کتابیں شامل ہیں"۔
تیری طرف سچی کتاب اتاری کہ اپنے سے پہلی کتاب کی تصدیق کرتی
ہے اور توریت انجیل بھی پہلے سے لوگوں کے ہدایت کیلئے نازل کی
تھی اور آخر میں سب کا فیصلہ کرنیوالا قرآن نازل کیا"۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ
مسلمان مسلمانوں کو چھوڑکر کافروں سے
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ
دوستی مت لگائیں جو کوئی
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ
یہ کرے گا وہ خدا سے بے علاقہ ہے
اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ
ہاں اگر کسی قسم کا بچاؤ کرلو تو جائز ہے خدا تم کو
اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ
اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمنے اللہ کیطرف پھرنا ہے۔

پس ایسے ہی خیالات موجب نجات ہین اور اگر کسی کافر یا فاسق کی صحبت مین بیٹھکر تم بگڑ گئے۔ تو گئے اسلئے ہم کہتے ہین کہ مسلمان مسلمانون کو چھوڑکر کافرون سے دوستی مت لگائین تاکہ اون کیطرح بداخلاق نہ ہو جائین اور خدا کے غضب مین نہ آجاوین۔ جو کوئی یہ کام کرے گا وہ خدا سے بے علاقہ ہے ہان اگر اون سے ضرر کا اندیشہ ہو تو کسی قسم کا بچاؤ کرلو تو جایز ہے اور دنیاوی معاملات مین اون سے سلوک کرنا چاہو تو کرو اسمین کوئی حرج نہین۔ حرج اسمین ہے کہ تم دل سے اونکی محبت اور نصیحت کو مومنون کی محبت اور بہی خواہی پر ترجیح دو خبردار ہرگز ایسا نہ کیجو خدا تمکو اپنے آپ سے ڈراتا ہے بہتر ہے کہ تم سمجھ جاؤ اور جان لو کہ انجام کار تمنے اللہ کی طرف پھرنا ہے اگر اوسکی مرضی حاصل

شان نزول
(لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ) بعض سادہ مزاج مسلمان اہل کتاب سے دوستی محبت رکھتے تھے۔ دوراندیش مسلمانون نے یہود ونصاریٰ کی عداوتین دیکھکر اونکو اس دوستی سے منع کیا۔ مگر وہ اس سے باز نہ آئے اونکے حق مین آیۃ نازل ہوئی ہے

تطبیق
مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ
اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ
اَلِيْمٍ (السجدہ ع)
قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (نحل ع١٦)

تجھے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کیطرف سے وہی بات کہی جاتی ہے جو تجھسے پہلے رسولون کو کہی گئی تھی۔ بیشک تیرا رب بندون کے حال پر بڑی بخشش والا ہے اور نافرمانون ناشکرون کے حق مین سخت عذاب لانے والا ہے
تو کہدے کہ میرے خدا نے مجھے سیدھی راہ یعنی ابراہیمی طریق کی ہدایت کی ہے جو یکسو خدا کا بندہ تھا اور مشرکون سے نہ تھا۔"
پھر ہمنے تجھ کو حکم دیا ہے کہ تو ابراہیم موحد کے دین کی جو مشرک نہ تھا اتباع کر۔"

آیات مذکورہ بالا جو مضمون بتلا رہی ہین وہ مخفی نہین بالکل واضح طور پر کہہ رہی ہین کہ قرآن کی تعلیم کوئی نئی تعلیم نہین بلکہ وہی پرانی حقانی تلقین ہے جو ابتداے دنیا سے مخلوق کی ہدایت کے لئے آئی تھی لیکن یہ سوال کہ قرآن کی

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ

تو کہہ دے کہ اگر تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا اسکو

تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

ظاہر کرو تو خدا اسکو جانتا ہے وہ تمام آسمان

وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور زمین کی چیزین جانتا ہے وہ ہر ایک کام کرنے پر قدرت رکھتا ہے

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

جسروز ہر ایک شخص اپنا بھلا برا کیا ہوا اپنے سامنے

مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ تَوَدُّ لَوْ

پاوے گا آرزو کرے گا کہ مجھ مین اور

اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا وَيُحَذِّرُكُمُ

اس کام مین دوری دراز ہو جاوے خدا انکو اپنے

کی ہو گی تو نجات پاؤ گے ورنہ خیر نہین۔ اور اگر ظاہر ظاہر تیری بات

کو ہان ہان کرین اور دل مین کافرون سے ہی محبت رکھین تو تو

ان سے کہدے کہ اگر تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا اسکو ظاہر کرو

تو دونو طرح سے خدا اسکو جانتا ہے۔ کیونکہ وہ بڑا علام الغیوب ہے

وہ تمام آسمان اور زمین کی چیزین بھی جانتا ہے علاوہ اس کے

وہ ہر ایک کام کرنے پر قدرت رکھتا ہے بدکارون کو ایسی سزا

دیگا کہ یاد کرینگے کب دیگا؟ جسروز ہر ایک شخص اپنا بھلا برا

کیا ہوا اپنے سامنے پاویگا اور اپنے برے اعمال کی سزا دیکھ کر

آرزو کریگا کہ مجھ مین اور اس برے کام مین دوری دراز ہو جاے

تو مین اس پر وحشت سے دیکھنو

سے آرام پاؤن مگر اس آرزو کا

کوئی نتیجہ نہ ہوگا اسوجہ سے خدا انکو اپنے

بصورت جدید کیا ضرورت تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اوس زمانہ کے اہل کتاب کی بد اطواری خصوصاً تبلیغ احکام کے متعلق بد دیانتی اور توریت و انجیل کی طرز موجودہ اور مشرکین عرب کی ہدایت ہی موجب اسکی ہوئی کہ قرآن شریف بصورت جدید آوے۔ چنانچہ ان امور کو قرآن شریف نے مفصلاً بیان کیا ہے پہلی آیت وہ ہے جہان ارشاد ہے۔

واذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتٰب

لتبيننه للناس ولا تكتمونه فنبذوه

وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قليلا

فبئس ما يشترون

(آل عمران ع ۱۹)

من الذين هادوا يحرفون الكلم عن

مواضعه (نساء ع ۷)

"خدا نے کتاب والون سے عہد لیا تھا کہ اس کتاب کو لوگون کے سامنے بیان کرنا اور اسکو مت چھپانا لیکن اونھون نے اسکی کوئی پرواہ نہ کی اور اسکو اپنے پیچھے پھینک دیا اور اوسکے عوض مین دنیا دارون نے چند پیسے لینے شروع کر دئے۔ پس جو لیتے مین بہت برا ہے"۔

"بعض یہودی کلام کو اوسکی اصل جگہ سے بدل لیتے ہین"

وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌ بِالۡعِبَادِ ۞ قُلۡ

خدا اپنے بندوں پر نہایت ہی مہربان ہے تو کہدے

اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ

کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے چلو

يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ

خدا تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف کردیگا

وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۞ قُلۡ اَطِيۡعُوا

خدا بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے تو کہدے کہ اللہ

اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ

اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ منہ پھیرین تو

عذاب سے ڈراتا ہے کہ تم اوسکے آنے سے پیشتر ہی باز آجاؤ غور کرو تو یہ بھی اوسکی مہربانی ہے کہ بار بار تمکو اس سے متنبہ کرتا ہے اسلئے کہ خدا اپنے بندون پہ نہایت ہی مہربان ہے وہ نہین چاہتا کہ کوئی بندہ بے خبری مین پہنس جائے اونہین کے بھلے کو تو اون سے کہدے کہ اگر تم اللہ سے محبّت رکھتے ہو تو غلط خیالات شرکیہ کفریہ چھوڑ کر میرے پیچھے چلو جس کا فایدہ تمکو یہ ہوگا کہ خدا تم سے محبت کرے گا۔ اور نہین انعام یہ عطا ہوگا کہ تمہارے گناہ معاف کردے گا کیونکہ خدا بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ تیری تابعداری تو اسلئے ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے پس تو کہدے کہ اللہ اور اوسکے رسول کی فرمانبرداری کرو مطلب کو پہنچ جاؤ گے پھر اگر وہ تیری بات سے منہ پھیرین تو جان لے کہ کافر خدا کو ہرگز نہین بھاتے بھلا اگر تیری نہ سُنین تو کیا

شان نزول

(قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ) یہود و نصاری اپنے کو اللہ کا محب اور حبیب بتایا کرتے تھے اور مشرکین عرب بتونکی عبادت کرنیکی یہی وجہ بتلایا کرتے تھے کہ ہم اللہ کی محبت حاصل کرنے کی غرض سے انکی پوجا کرتے ہین۔ اصل مقصود ہمین محبت الہی ہے۔ اون دونون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی۔ (معالم بتفصیل منہ)

تطبیق:

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوۡنَ الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

اے کتاب والو سچ کو جھوٹ سے کیون ملاتے ہو اور کیونکہ حق کو کیون چھپاتے ہو

وان منهم لفريقا يلوون السنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب وما هو من الكتاب ويقولون هو من عند الله وما هو من عند الله ويقولون على الله الكذب وهم يعلمون۔ (آل عمران ع ٨-٧)

بیشک ان اہل کتاب سے ایک فریق ہے جو زبانون کو کتاب کے پڑھتے ہوئے مروڑتے ہین تاکہ تم اوسکو بھی جو دلی زبان سے کہتے ہین کتاب جانو۔ حالانکہ وہ کتاب سے نہین اور کہتے ہین کہ خدا کے ہان سے ہے حالانکہ خدا کے ہان سے نہین ہے اور خدا کے ذمہ دانستہ جھوٹ لگاتے ہین۔

لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی
کافر خدا کو نہین بہاتے خدا نے آدم
اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ
اور نوح کو اور ابراہیم اور عمران کے خاندان کو
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا
برگزیدہ کیا تھا اون مین سے ایکدوسرے
مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
کی اولاد تھے اور اللہ سنتا اور جانتا ہے

حیرانی ہے جبکہ یہ لوگ ایک خدا کے بندے کو خدائی مین شریک سمجہتے ہین اور اوسکو خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہین حالانکہ جسکی نسبت لوگون کو یہ خیال ہے اوس کا سارا خاندان ہی عبودیت مین کمال کو یہانتک پہنچے ہوئے تھے کہ خدا نے آدم اور نوح کو جیسا چنا تھا ویسا ہی ابراہیم اور عمران کے خاندان کو جو مسیح کے نانا تھے برگزیدہ کیا تہا اونہین سے ایکدوسرے کی اولاد تھی اور اللہ ہر ایک کی باتین سنتا اور جانتا ہے اونکی اخلاص مندی کا ثمرہ تہا کہ اونکو معزز کیا انکی بیہودہ گوئی کا نتیجہ ہوگا کہ مردود ہون گے

(اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ) یہودیون کا ہمیشہ سے بیہودہ دعوے تھا کہ ہم انبیا کی اولاد سے ہین اور خدا کے پیارے اونکے حق مین یہ آیت اوتری کہ بتلادے کہ انبیا کو خدا نے محض اونکی اخلاص قلبی کیوجہ سے برگزیدہ کیا تھا اگر اون جیسا ہونا چاہتے ہو تو اخلاص قلبی حاصل کرو ورنہ زبانی دعاوی کون سنتا ہے۔ نیز اس مین بالخصوص فقرہ عیسائیون کی تردید کی ہے۔ معالم (تفصیل منہ)

فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسية يحرفون الكلم عن مواضعه ونسوا حظا مما ذكروا به ولا تزال تطلع على خائنة منهم الا قليلا منهم فاعف عنهم واصفح ان الله يحب المحسنين ومن الذين قالوا انا نصارى اخذنا ميثاقهم فنسوا حظا مما ذكروا به فاغرينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيمة وسوف ينبئهم الله بما كانوا يصنعون (المائدہ ع ۳)

"پس انکے وعدہ توڑنے کی وجہ سے ہمنے اونکو لعنت کی اور اونکے دلون کو سخت کر دیا کتاب کو اوسکی اصلی جگہ سے بدلتے ہین اور جس چیز کی اونکو نصیحت ہوئی تھی ایک عظیم حصہ اوس سے بھلا بیٹھے ہین تو ہمیشہ انکی خیانتون پر بجز چند لوگون کے مطلع ہوتا رہیگا پس تو ان سے درگذر کر اور منہ پھیر کیونکہ اللہ نیکون سے محبت کرتا ہے"
عیسائیون سے بھی ہمنے عہد لیا تھا پھر وہ بھی بہت سا حصہ اوسمین سے بھلا بیٹھے پھر ہمنے قیامت تک اونمین عداوت اور بغض ڈالدیا اور خدا اونکو انکے کامون سے قیامت کے روز خبر دیگا"

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ

جب عمران کی عورت نے کہا تھا کہ اے میرے خدا

نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ

میں نے اپنے پیٹ کا بچہ تیرے لئے نذر مانا ہے پس تو مجھ سے

مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ فَلَمَّا

قبول کر بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے پس جب

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰى وَاللّٰهُ

اوسنے لڑکی جنی تو بولی کہ او میرے خدا میں نے تو لڑکی جنی اور خدا کو

یادکرو جب عمران کی عورت مسیح کی نانی حنہ نے کہا تھا کہ اے

میرے خدا میں نے اپنے پیٹ کا بچہ خالص تیرے لئے نذر مانا ہے

پس تو مجھ سے قبول کر۔ بیشک تو ہر ایک کی باتیں سننے والا اور

ہر ایک کے دلی خیالات جاننے والا ہے۔ پس جب اوس نے

لڑکی جنی اور وہ حسب دستور عورتون کے لڑکے کی امید رکھتی تھی

توحسرت سے بولی کہ اے میرے خدا میں نے تو لڑکی جنی اور نذر ملتے

وقت میرے جی مین بیٹے کی امید تھی گو کہ خدا کو خوب معلوم

تھا جو جنی تھی تاہم اوس نے اپنی آرزو کی اور کہا کہ۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ (انعام)

مشرکین عرب کو ارشاد ہے کہ ہم نے اس کتاب کو اسلئے اوتارا ہے کہ تم نہ کہنے لگو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں کو کتاب ملی تھی اور ہم (بوجہ مغائرت زبان) اون سے بے خبر تھے۔

بالخصوص باین لحاظ کہ توریت وانجیل کے مضامین کا خلط ملط عظیم ہوا ہے جو اوسکی طرز تحریر بتلا رہی ہے اور کی تعلیم اتنی یا بناوٹی کا بگاڑ کہ ایک خدا کے تین اور تین سے پھر ایک بنانا جو نہ صرف انجیل بلکہ توریت سے مستنبط کیا جاتا ہے بیشک اس بات کا مقتضی تھا کہ خدا کی سچی تعلیم بالکل الگ کرکے حسب حال زمانہ ایسی طرز سے بیان کی جائے کہ اوس میں کجروؤں کو بالکل مجال سخن نہ ہو۔ اور پھر ساتھ ہی اسکے اوس کتاب کی حفاظت صوری اور معنوی کا کوئی خاص انتظام ہو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا کہ خدا کی سچی تعلیم ایک ایسے قالب میں لا کر بیان کی گئی کہ جس سے کجروؤں کی کجروی نمودار اور عیان ہو گئی جس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ کسی بندے کی شان ہی نہیں کہ اوسکو خدا

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ (آل عمران ۸۶)

کتاب عنایت کرے اور وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا سے ورے ورے مجھ کو بھی خدا مانو لیکن یہ کہے گا کہ اپنے پڑھنے پڑھانے کی وجہ سے اللہ والے بنو۔

بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَى

جو جنی ہی اور لڑکی مثل لڑکے کے نہین

وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا

اور اوس کا نام مینے مریم رکھا ہے اور مین اسکو اور

بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اسکی اولاد کو شیطان مردود سی تیری پناہ مین دیتی

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ

پس خدانے اوس کو اچھی طرحسے قبول کیا

کہ لڑکی مثل لڑکے کے نہین ہوا کرتی لڑکا جو کام بآسانی کرسکتا ہے لڑکی سے بمشکل بھی نہین ہوتا - خیر تیرے دئے پر شکر کرتی ہون اور اوس کا نام مینے مریم رکھا ہے اور مین اوسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ مین دیتی ہون پس خدانے اسکے اخلاص کے موافق اوس لڑکی کو اچھی طرح سے قبول کیا۔

وانزلنا علیک الکتاب بالحق مصدقًا لما بین یدیہ من الکتاب ومهیمنًا علیہ فاحکم بینهم بما انزل الله ولا تتبع اهواءهم عما جاءک من الحق - (المائدہ ع ۷)

ایک آیت مین صاف ارشاد ہے کہ ہمنے تیری طرف سچی کتاب اوتاری ہے جو پہلی کتاب کو حق بتلاتی ہے - علاوہ تصدیق کے اوسپر خبرگیری ہے کہ اوسمین کجروون کی کجروی جو ہوئی ہو اوسکی تغلیط اور مضامین حقہ کی تصدیق کرے) پس تو اونمین اللہ کے اوتارے ہوئے (قرآن) سے فیصلہ کر (کیونکہ وہ بلاشبہ صاف اور حق ہے) اور تیرے پاس جو سچی تعلیم آئی ہے اوسے چھوڑکر اونکی خواہشون کے (اورمن گھڑت مطالب کے) پیچھے مت ہو جیو -

ان آیات مین پہلی کتابون کی تصدیق کرکے اونکے مخلوط بالغیر ہونیکی طرف اشارہ کیا ہے اور ساتھہ ہی قرآن شریف کے بصورت جدید آنے کی علت بتلائی ہے کہ قرآن اور کتب سابقہ کی مثال بالکل صحیح اور درست مسودہ اور مبیضہ کی سی ہے یعنے جس طرح مسودہ کو جسمین کئی زاید کم باتین ملی ہوئی ہون صاف کرکے مبیضہ بنایا جاتا ہے تو مسودہ سابقہ کو ردی مین پہینک دیا کرتے ہین اوسی طرح کتب سابقہ کے مضامین جنمین بجائے توحید خالص کے تثلیث اور مردم پرستی قایم کی گئی تھی اونکو صاف کرکے صحیح مضامین کو چھانٹ کر ایک صحیح مبیضہ طیار کیا گیا اور آیندہ کو اوسکی حفاظت بندون سے ہٹا کر خدائے غیب دان نے خود اپنے ذمہ لی۔

[1] توریت انجیل کو مسودہ سی تشبیہ اوسکی حالت موجودہ کے لحاظ سے ہے جسمین ایسے مضامین بھی ہین کہ حضرت لوط نے (معاذ اللہ) شراب پیکر اپنی لڑکیون سے زنا کیا (پیدایش ۱۹ باب) مسیح نے شراب کی دعوت مین شراب کے کم ہونے پر معجزہ سی شراب کو بڑہایا (انجیل یوحنا ۲ باب) ورنہ حقیقی توریت انجیل نور ہدایت اور رحمت تھی جسکے مضامین قرآن مین اکثر اسی لقب سے رہے ہین - (فافہم) منہ۔

وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ

اور عمدہ طرح سے پالا زکریا اوس کا کفیل ہوا جب کبھی زکریا اوسکے پاس چوبارہ مین جاتا اوسکے پاس کھانا پاتا پوچھا کہ مریم یہ کہانا تجھ کو کہانسے آتا ہے مریم نے کہا یہ

اور عمدہ طرح سے پالا چونکہ باپ مریم کا نہین تھا اسلئے زکریا اسکا کفیل اور خبر گیر ہوا زکریا نے اوسکو اپنے پاس چوبارہ مین رکھا تو مریم کو زکریا کے با اخلاص شاگردون کی طرف سے زکریا کی بے خبری مین بھی کھانا۔ دانا۔ پھل۔ پھول وغیرہ پہنچ جاتا۔ یہان تک کہ جب کبھی زکریا اوسکے پاس چوبارہ مین جاتا کچھ نہ کچھ اوسکے پاس کھانا پاتا۔ یہ واقعہ دیکھ کر زکریا نے ایک دفعہ اوسسے پوچھا کہ مریم یہ کھانا تجھ کو کہان سے آتا ہے مریم نے کہا یہ اللہ کے ہان سے ہے مریم کو بے گمان کھانا پہنچ جانے تعجب کی بات نہین

پیشگوئی ۶

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر ع ۱) چنانچہ ارشاد ہے کہ ہمنے ہی اس نصیحت (قرآن) کو اوتارا ہے اور ہم ہی اوسکے محافظ ہین"

چونکہ خدا کے کام بذریعہ اسباب ہوا کرتے ہین اسلئے اس حفاظت کا انتظام بھی حسب دستور اوس نے اپنے بندون سے اس طرح لیا کہ عموماً مسلمانون مین بفضلہ تعالی حافظان قرآن پائے جاتے ہین۔ اس تنزل کے زمانہ مین بھی خدا کی حفاظت کا یہ اثر ہے کہ مثلاً یہی شہر (امرتسر) جسمین تقریباً تین سو مسجد ہے رمضان مین عموماً ہر مسجد مین تراویح پڑھنیکو دو حافظ تو ضرور ہی ہوتے ہین جس سے اوسط حساب چھ سو حافظ ہوئے جو خاص شہر کی آبادی کا حساب ہے اور گردنواح کا اندازہ بھی اسی پر قیاس کر لیجے۔ پھر تمام اسلامی دنیا کا اندازہ اسپر حساب ہونا آسان ہے حالانکہ یہ زمانہ عام طور پر مذہبی امور سے غفلت کا ہے۔ اسی طرح نسلاً بعد نسل کرتے آئے ہین اور کرتے جائینگے۔ جس سے کوئی کتنا ہی زور لگائے ایک زبر سے زیر اور پیش سے جزم نہ ہوگی۔ کیا کوئی اور قوم ہے جو اسلام کی اس خوبی اور پیشگوئی کا مقابلہ کر کے دکھائے

بس تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا
یا چل کے دکھادے دہن ایسا کمر ایسی

یہ ایک ایسی حفاظت ہے کہ مسلمانون کو اسی کی بدولت وہ بدنما دیکھنا نصیب نہین ہوا کہ اس کتاب پر مجبوراً کہنا پڑے کہ فلان آیت الحاقی ہے اور فلان باب جعلی ہے جیسا کہ عیسائیون کو کہنا پڑا (دیکھو تفسیر ہارن)

مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ
اللہ کے ہاں سے ہے خدا جسکو چاہے بے اندازہ رزق
یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ہُنَالِکَ دَعَا
دیدیتا ہے اوسی وقت زکریا نے
زَکَرِیَّا رَبَّہٗ قَالَ رَبِّ ہَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ
اپنے رب سے دعا کی کہ میرے خدا مجھ کو اپنے ہاں سے
ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ
اولاد نیک بخش بیشک تو دعا سنتا ہے۔

خدا جسکو چاہے بے اندازہ رزق دیدیتا ہے۔ زکریا چونکہ لاولد بلکہ ضعیف تھا اور عورت اوسکی بھی ضعیفہ اور بانجھ تھی اس بے گمان رزق کی وصولی کو دیکھ کر اوسی وقت زکریا نے اپنے رب سے دعا کی کہ میرے خدا جس طرح تو مریم کو بے گمان کھانے وغیرہ دیتا ہے مجھ کو بھی اپنے ہاں سے اولاد نیک بخش بیشک تو سب کی دعا سنتا ہے اور قبول بھی کرتا ہے

پس خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم بالکل وہی ہے جو ابتدا سے خدا نے اپنے بندوں کو دی تھی جس کو قرآن کریم نے خود ہی بیان کیا ہے کہ۔

وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ غَنِیًّا حَمِیْدًا۔ (نساء ۱۹)
کِتَابٌ اُحْکِمَتْ اٰیَاتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ۔

"تمکو اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی ہماری یہی نصیحت ہی تھی کہ ہر ایک معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہا کرو۔ اور اگر تم ناشکری کروگے تو جان رکھو کہ اللہ ہی کا ہے جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے اور خدا سب سے بے نیاز بذاتہ لائق تعریف ہے" ایک جگہ فرمایا اس کتاب کے حکم بڑے محکم اور خدا کے پاس سے مفصل بیان ہو چکے ہیں کہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرو

اوسی تعلیم سابق کا بطرز جدید بصورت قرآن بیان کرکے آیندہ کو ہمیشہ کے خطرات سے اوسے محفوظ کردیا کہ دوبارہ کجرودوں کے اختلاط سے بگڑنے نہ پاوے یہی وہ **نسخ** ہے جو عام طور پر اہل اسلام تورات انجیل کو منسوخ کہا کرتے ہیں ؎

نہ از لات و عزیٰ برآورد گرد   کہ توریت و انجیل منسوخ کرد

اور یہی دلیل آپکے خاتم نبوت ہونیکی ہے اسلئے کہ نبی کی بڑی ضرورت تو یہ ہے کہ تعلیم حقانی کی نسبت جو غلط فہمیاں ہوں اوسکو معدوم کرکے اصل بات صاف صاف لوگوں کو پہنچا دے لیکن جب اوس تعلیم کا خدا محافظ ہے اور اوس

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ
پس فرشتے نے اسے جب وہ اپنی نماز گاہ میں کھڑا
فِی الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى
تھا پکارا کہ خدا تجھے یحییٰ کی خوشخبری دیتا
مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
ہے وہ اللہ کی باتون کی تصدیق کرنیوالا اور سردار
وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ
عورتون سے بے رغبت اور نبی نیکوکارون سے ہوگا

پس اوسکی دعا کرنی ہی تھی کہ فرشتے نے اوسے جب وہ اپنی
نماز گاہ مین کھڑا تھا پکارا کہ خدا نے تیری دعا قبول کی۔
اور تجھے تیرے بیٹے یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جیسا کہ
تو نے مانگا ہے ویسا ہی ہوگا۔ وہ اللہ کی باتون کی تصدیق
کرنے والا اور اپنے زمانہ کے دینداروں کا سردار اور
بوجہ شغل عبادت عورتون سے بے رغبت اور سب سے بڑھکر
یہ کہ اللہ کا نبی نیکوکارون کی جماعت سے ہوگا۔ یہ مژدہ سنکر
زکریا کو ایک طبعی خیال پیدا ہوا جس دفعیہ بھی اوس نے اسیوقت

کی حفاظت کی ہی وجہ ہے کہ اس مین کوئی خلل نہین آیا تو نبی کے بھیجنے کی کیا ضرورت۔ رہی تبلیغ سو یہ عام طور پر
علماء اسلام کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے چنانچہ اسی مضمون سے حدیث مین آیا ہے کہ
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (حدیث) | میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیون کا منصب رکھتے ہین
رہا یہ سوال کہ اگر قرآن شریف وہی خداوندی تعلیم ہے جو ہمیشہ سے بندون کو ملتی رہی تھی تو ان مین رسوم مذہبی
کا اختلاف کیون ہے مسلمانون کی نماز وغیرہ عبادات عیسائیون اور یہودیون اور دیگر اہل کتاب سے کیون مختلف
ہین تو اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت مین کوئی اختلاف نہین۔ اسلامی عبادات صرف چار ہی ہین نماز۔ روزہ
حج۔ زکوٰۃ (خیرات) نماز مین جو ارکان (قیام۔ رکوع۔ سجدہ) پائے جاتے ہین پہلے لوگون کو بھی یہی
حکم تہا چنانچہ حضرت مریم (علیہا السلام) کو ارشاد ہوتا ہے کہ
يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ | مریم اپنے خدا کے سامنے کہڑی ہوا ور سجدہ اور رکوع
وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (ال عمران ع ۵) | کرنیوالون سے ملکر رکوع اور سجدہ کر
اسی طرح زکوٰۃ کا بھی اونکو حکم تہا جیسا کہ فرمایا
وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين | ان کتاب والون کو یہی حکم تھا کہ خالص دل سے خدا کی
له الدين حنفاء ويقيموا الصلوٰة و | ہی عبادت کرین اور نماز پر مضبوط رہین اور زکوٰۃ (خیرات)
يُؤْتُوا الزكوٰة وذٰلك دِيْنُ القيمة | دیتے رہین یہی دینی مضمون کی باتین ہین ۴

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

بولا کہ اے میرے خدا میرے ہان لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ

بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ

مین بڑہاپے کو پہنچ چکا ہون اور عورت میری بانجہ ہے کہا کہ (واقع)

اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۔ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ

ایسا ہی ہے لیکن خدا جو چاہے کردیتا ہے کہا کہ خداوندا میرے لئے

اٰيَةً ۔ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ

کوئی نشانی بتا کہا کہ تیری نشانی یہی ہے کہ تو تین روز لوگون سے بول

چاہا بولا کہ اے میرے خدا میرے ہان لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ بظاہر کئی ایک مانع طبعی موجود ہین مین نہایت بڑھاپے کو پہنچ چکا ہون اور عورت میری بانجہ ہے جس سے آج تک جوانی مین بھی اولاد نہین ہوئی خدا کے فرشتے نے اوسے جواب مین کہا کہ بیشک (واقع) ایسا ہی ہے جو تو نے کہا لیکن خدا جو چاہ کر دیتا ہے اُسے کوئی امر طبعی اور طبعی مانع نہین ہوسکتا۔ زکریا نے یہ جواب سُنکر مزید تسلی کیلئے پھر کہا کہ خداوندا میرے لئے اس امر کی کوئی نشانی بھی بتا خدا کے فرشتے نے جواب مین کہا تیری نشانی خود تیری ہی اندر

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرہ)

اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ (انبیاء ع)

روزون کی بابت بھی صاف حکم ہے کہ جس طرح تمپر روزہ فرض ہوا ہے اسی طرح پہلے لوگون پر بھی رہا تھا۔

ایسا ہی حج کی بابت بھی ارشاد ہے کہ ابراہیم کو خدا نے حکم کیا تھا کہ لوگون مین حج کی منادی کردے تیرے پاس پیادہ اور دبلی دبلی اونٹنیون پر بھی دور دراز رستے سے سوار ہوکر آوینگے تاکہ اپنے منافع پر حاضر ہون اور اللہ کا نام تاریخون مہینون مین خدا کے دئے ہوئے مویشی پر یاد کرین پس خود بھی اونمین سے کھائیو اور محتاج فقیرون کو بھی کہلائیو۔"

باقی رہے اخلاقی مضامین (سچ بولنا۔ زنا نہ کرنا۔ چوری نہ کرنا۔ ظلم نہ کرنا وغیرہ وغیرہ) سو یہ تو ایسے احکام ہین کہ کسی شریعت اور قانون کی ذیل مین بھی اگر متبدل نہین ہوسکتے۔ چنانچہ اسلام نے بھی ان مین کسی طرح سے تغییر نہ کیا بلکہ مزید تاکید ہی اُنکے متعلق فرمائی۔ ہان بعض عبادات اہل کتاب کی اسلام سے بیشک مختلف ہین جیسی مسیح کی عبادت صلیب کی پرستش وغیرہ وغیرہ سو اسکے ذمہ دار خود ہی جنٹلمین ہین جنکی یہ خانہ ساز ہین۔ اسلام تو خدا کی تعلیم حقانی کا مظہر ہے نہ کہ انکی ایجاد کا بلکہ سچ پوچھو تو ایسی باتین ہی تعلیم الہی کو بلباس قرآن لانے کے لئے مقتضی ہوئین۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ

اے کتاب والو! بیشک تمہارے پاس ہمارا رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا

نہین سکیگا لیکن اشارہ کریگا اور اپنے خدا کا ذکر کیجو

وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ وَاِذْ

اور پاکی سے صبح وشام اوسکی یاد کیا کیجو جب

قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ

فرشتے نے کہا اے مریم خدانے تجھو چنا ہے

وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ

اور پاک کیا اور جہان کی عورتون پر

الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ

تجھو بزرگی دی ہے اے مریم اپنے رب کی عبادت مین لگ رہ

نہین سکیگا لیکن اشارہ کریگا پس لازم ہے کہ تواس احسان کا شکریہ کیجو اور اپنے خدا کا بہت ذکر کیجو اور پاکی سے صبح وشام اوسکی یاد کیا کیجو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب زکریا لوگون سے بولنا چاہتا بلاعلت نہ بول سکتا۔ اس سارے قصے سے تمکو بخوبی واضح ہوگیا ہوگا کہ مسیح اور اوسکا تمام خاندان ومتعلقات خدا کے آگے کیسے عاجزانہ التماس کیا کرتے تھے اور خدا کی طرف سے ان سب کو مالکانہ جواب ملتے یہ نہ تہا کہ کوئی انمین سے خدا یا خدا کا جزو ہونے کا مدعی ہوتا۔ اب خاص ایک قصہ مسیح کی ماں کا بھی سنو جس سے ان دونو گروہون یہود ونصاریٰ کی غلطی تمپر واضح ہوجائیگی جب خدا کے فرشتے نے مریم سے کہا اے مریم خدا نے تجھے چنا ہے اور بری خصلتون شرک۔ کفر۔ بداخلاقیون سے پاک کیا ہے

اور جہان کی عورتون پر تجھے بزرگی دی۔ اے مریم چونکہ تو خدا کی بندی ہے اپنے رب کی عبادت مین لگی رہ

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ڛ قَدْ جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

(مائدہ ع ۳)

آگیا ہے جو تمہاری بہت سی چھپائی ہوئی کتاب کو ظاہر کرتا ہے اور بہت سے تمہارے ذاتی عیوب درگذر کرتا ہے بیشک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب روشن آپہنچی

پس مختصر یہ ہے کہ قرآن شریف وہی حقانی تعلیم ہے جو ابتدا سے آفرینش سے بندون کی ہدایت کیواسطے آئی تہی جو کم رودن کی کم روی سے ردوبدل ہوکر مخلوط بالغیر ہوچکی تہی اوسکو صاف وصفی کر کے مع بعض واقعات کے بغرض بطور عبرت بیان کیا گیا ہے پس جو مضمون اس حصہ مضمون کے مخالف ہوگا وہ مردود ومتصور ہوگا اور جسکی قرآن شریف تصدیق کریگا وہی صحیح اور قابل اعتبار ہوگا۔ رہی یہ بحث کہ توریت وانجیل مین تحریف لفظی ہے یا معنوی سو یہ بحث طویل الذیل ہے اسلئے اسکو ہم کسی اور موقع پر چھوڑ کر اس حاشیہ کو ختم کرتے ہین اور اخیر مین ارشاد خداوندی سب اہلکتاب کو سناتے ہین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ

کہ اے کتاب والو! ہماری اوتاری ہوی کتاب (قرآن) کو مانو جو تمہاری ساتھ والی کی تصدیق کرتی ہے اس سے پہلے (مانو) کہ ہم

وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرّٰكِعِينَ ۝
نماز نمازیون کے ساتھ پڑھا کر
ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ اِلَيْكَ
یہ غیب کی خبرین ہم تیری طرف بھیجتے ہین
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُونَ اَقْلَامَهُمْ
ورنہ تو اون کے پاس تو نہ تھا جب وہ اپنے قلم
اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
ڈالتے تھے کہ کون مریم کا کفیل ہو اور نہ ہی تو
اِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
اوس وقت اونکے پاس تھا جب آپس میں جھگڑ رہے تھے - جب فرشتے نے
يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
مریم سے کہا کہ خدا تجھے اپنے ایک حکم کی خوشخبری دیتا ہے
اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا
اوس کا نام مسیح بن مریم ہوگا

بالخصوص نماز تو نمازیون کے ساتھ جماعت مین پڑھا کر۔ بھلا ایسی عورت کو خدا یہ بزرگی دے اور اوسکی نسبت فحش اور بیحیائی کا خیال کرنا جیسا کہ یہودی کرتے ہین کیسا جھوٹ ہے نیز یہ بھی کیا جھوٹ ہے بلکہ کفر سے کم ہے کہ ایسی خدا کی بندی کے بیٹے کو خدا سمجھنا انہین دونو گروہون کی ہدایت کے لئے غیب کی خبرین تیری طرف ہم بھیجتے ہین ورنہ تو اونکے پاس تو نہ تھا جب وہ اپنے قلم یعنی قلمون کے لکھے ہوئے پرچے بطور قرعہ اندازی کے پانی غرض ڈالتے تھے کہ کون اونہین سے مریم کا مربّی اور کفیل ہو اور نہ ہی تو اوس وقت اون کے پاس تھا جب وہ آپس جھگڑ رہے تھے آمدیم بر سر مطلب اب وہ بات بھی سنو جس کیلئے یہ ساری تمہید تھی یعنی مسیح کی عبودیت کا ثبوت اور الوہیت کا ابطال۔ یاد کرو جب خدا کے فرشتے نے مریم سے کہا کہ خدا تجھے اپنے ایک حکم کی خوش خبری دیتا ہے کہ اوس حکم سے تیرے رحم مین ایک بچہ پیدا ہوگا کہ اوس کا نام مسیح بن مریم ہوگا

(اذقالت الملٰئکۃ) ان آیتون مین اللہ تعالی ایک ایسی بزرگ اور پاک آدمی کی پیدایش کا اجمالی بیان کرتا ہے کہ جسکی پیدایش وفات بلکہ کل زندگی کے واقعات مین لوگون کی مختلف رائین ہو رہی ہین - عموگا ہر ایک شخص سے یہ معاملہ تو ہوتا ہے کہ اوسکے دوست دشمن کی رائے مختلف ہوتی ہے - مگر یہ بزرگ رشید عیسی علیہ السلام ان با

وجوھا فنردھا علی ادبارھا اونلعنھم کما لعنا اصحب السبت وکان امر اللہ مفعولا — (النساء ع)

کئی منہ بگاڑ کر اونکی پیٹھ کی شکل پر اونکو کردین یا اونکو لعنت کرین جیسی کہ سبت والون کو لعنت کی تھی اور خدا کا کام کیا ہی ہوا ہے۔ منہ

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ
دنیا اور آخرت مین بڑی عزت والا اور مقرب بندون سے ہوگا
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ
اور گہوارہ مین اور بڑھاپے مین لوگون سے باتین کریگا
الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ
اور نیکو کا۔ رون سے ہوگا بولی میرے خدا مجھے
لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ
لڑکا کیسے ہوگا مجھ کو تو کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا کہا

دنیا اور آخرت مین بڑی عزت والا اور نیز اللہ کے مقرب بندون سے ہوگا اور چھوٹی عمر مین گہوارہ مین اور بڑھاپے مین لوگون سے ہدایت کی باتین کرے گا۔ نہ کہ جیسا یہودی کہتے ہین کہ (معاذ اللہ) ناجایز مولود تھا یا انصاری کہتے ہین کہ خدا اور خدا کا بیٹا اور جزو ہی بلکہ وہ خدا کا نبی اور نیکوکارون سے ہوگا۔ مریم چونکہ اوس وقت کنواری تھی بیٹے کی خبر سن کر گھبرائی اور بولی میرے خدا مجھے لڑکا کیسے ہوگا۔ حالانکہ لڑکا ہر جا باپ اور ماں دونون سے ہوتا ہے اور ان دونون مین وہ تو مجھ مین مفقود ہین بڑا بھاری سبب مرد کا اجتماع ہے سو مجھکو تو ابھی تک کسی مرد نے ہاتھ بھی

مین بھی سب کے نرالے ہین۔ یہودانکے دشمن (بلکہ دراصل اپنے دشمن) تھے اونکی راے انکی نسبت مخالفانہ تو اوسی اصل (عداوت) کی فرع اور اوسی شاخ کا ثمرہ ہے مگر اونکے نادان دوستون (عیسائیون) نے بھی آپ کی نسبت دراصل مخالفانہ راے ہی لگائی جس کا ذکر اپنے موقع پر آویگا۔ طرفہ یہہ ہے کہ جس مسئلہ (بے باپ ولادت) کے نسبت کیلئے یہ حاشیہ تجویز ہوا ہے اوسمین سب کے سب ایک بات متفق ہین گو اونکے اتفاق کی بنا مختلف ہی کیون نہ ہو آپکے مخالف یہود تو اس حیثیت سے آپ کو بے باپ (حقیقی) مانتے ہین کہ وہ جناب کی پیدایش بدگمانی اور گستاخی سے ناجایز طور کی کہتے ہین۔ عیسائیون نے تو جناب والا کی نسبت عجیب ہی بعید از قیاس باتین گھڑی ہین۔ خدا اور خدا کا بیٹا تو اون کے عام طور پر زبان زد ہے۔ باپ کے ہونیکے وہ بھی منکر ہین۔ مسلمان بھی زمانہ شروع اسلام سے آجتک اسی امر کے قایل ہین کہ مسیح بے باپ پیدا ہوئے تھے مگر ہان اس زمانہ اخیر مین ہمارے مہربان سرسید احمد خان مرحوم نے اس سے انکار کیا ہے کہ وہ بے باپ نہ تھے بلکہ مثل دیگر بچون کے ماں باپ دونو سے پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے اس حاشیہ مین ہم مسیح کی ولادت کے متعلق دو طرح سے بحث کرینگے ایک اون آیات سے جنمین مسیح کی ولادت مذکور ہے دوسری آن بیرونی شہادتون سے جن کو سید صاحب بھی کسی قدر معتبر جانتے ہین

اسی سورہ آل عمران مین یون فرمایا

اذ قالت الملٰئکۃ یمریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ | جب فرشتون نے کہا اے مریم بیشک اللہ تجھے اپنی طرف کے ایک لڑکے کی

اللہ یخلق ما یشاء اذا قضیٰ امرا فانما

کرامات یہی ہے خدا جو چاہتا ہو کر دیتا ہو جب کوئی چیز کرنی چاہتا

یقول لہ کن فیکون ۝ ویعلمہ الکتب

ہے تو اسکے لئے یہی کہتا ہو کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے اور اوسکو کتاب

والحکمۃ والتورٰیۃ والانجیل ۝ ورسولا

اور تہذیب اور توریت اور انجیل سکھا دیگا وہ بنی اسرائیل

الیٰ بنی اسرآئیل ۝ انی قد جئتکم بایۃ

کی طرف رسول ہوگا کہ مین تمہارے خدا کیطرف سے رسالت کی نشانی

نہین چھوا۔ پھر لڑکا ہوگا تو کیسے ہوگا۔ خدا کے فرشتے نے جواب مین کہا کہ بیشک بات یہی ہے جو تو نے کہی مگر خدا کی قدرت سب سے نرالی ہو خدا جو چاہتا ہے کر دیتا ہے گو بظاہر اسباب ہر شئے کے اوس نے رکھے ہین تاہم اسباب کا خالق بھی وہی ہے پس جب کوئی چیز کرنی چاہتا ہے تو اوسکے لئے صرف یہی کہتا ہو کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ اسی تیرے بچہ کے اسباب بھی گو بظاہر مفقود ہین لیکن وہ قادر قیوم تو ایک آن مین سب کچھ کر سکتا ہے وہ ضرور ایسا ہی کرے گا اور اسکو کتاب سماوی اور تہذیب اور توریت اور انجیل سکھاوے گا اور بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا باین پیغام کہ مین تمہارے خدا کی طرف سے رسالت کی نشانی

من اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین ۝ ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصلحین قالت رب انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر قال کذلک اللہ یخلق مایشاء اذا قضیٰ امرا فانما یقول لہ کن فیکون

خوش خبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح مریم کا بیٹا دنیا اور آخرت مین معزز اور خدا کے مقربون سے ہوگا اور لوگون سے گہوارہ اور بڑھاپے مین کلام کریگا اور وہ نیکو کارون سے ہوگا۔ مریم نے کہا اے میرے رب مجھ کس طرح سے لڑکا ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ نہین لگایا فرشتے نے کہا تو ایسی ہے خدا جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اوسے اتنا ہی کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ دوسری جگہ سورہ مریم مین اس سے بھی کسی قدر مفصل بیان ہے

واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانا شرقیا فاتخذت من دونھم حجابا فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا ۝ قالت انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا ۝ قالت انی یکون لی غلام

مریم کا ذکر کتاب مین بیان کر جبوقت وہ اپنے گھر والون سے مشرق کیجانب ہوگئی اور اون سے ورے ایک پردہ اوس نے بنا لیا۔ پس اوسی حال مین ہمنے اپنا رسول (جبرئیل) اوس کی طرف بھیجا۔ وہ کامل آدمی کی شکل مین اوسکے سامنے آیا وہ (مریم بوجہ اپنی پاکدامنی کے) اوس سے بولی کہ مین تجھ سے خدا کی پناہ مین ہون (یعنی تیرے سامنے آنیکو پسند نہین کرتی)

مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ

لایا ہون کہ مٹی سے جانور کی سی شکل

كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ

تمہارے سامنے بناکر اوسمین پھونکتا ہون تووہ

طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

اللہ کے حکم سے پرندہ بنجاتا ہے اورمین اندھے مادرزاد

وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ

اورکوڑھیون کو بھی اچھاکرتا ہون اورمردونکو اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہون

لایا ہون کہ مٹی سے جانور

کی شکل تمھارے سامنے

بناکر اون میں پھونکتا ہون۔

تووہ اللہ کے حکم سے پرندہ

بن جاتا ہے

اور

اندھے مادرزاد اورکوڑھیون کو

اچھاکرتا ہون اور

مردون کو تمھارے سامنے محض اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہون اورتمکو

ولم یمسسنی بشر ولم اك بغیا۔ قال

كذلك قال ربك هو علی هین ولنجعله

اٰیة للناس ورحمة منا وكان امرا مقضیا

فحملت فانتبذت به مكانا قصیا فاجاء

ها المخاض الی جذع النخلة قالت یلیتنی

مت قبل هذا وكنت نسیا منسیا فنادها

من تحتها ان لا تحزنی قد جعل ربك تحتك سریا

اگر تونیک ہے (توآگے سے ہٹ جا) وہ بولا مین (آدمی نہین ہون بلکہ) تیرے رب کا قاصد ہون کہ تجھے ایک لڑکا دینگی خبر) دون۔ مریم نے کہا مجھے لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے نہ تو خاوند نے چھوا ہے اور نہ ہی مین بدکار رہون۔ فرشتے نے کہا تو ایسی ہی ہے تیرے رب نے کہا ہے کہ مجھ پر یہ کام آسان ہے اور ہم ایسا ہی کرینگے۔ تاکہ اوسکو لوگون کے لئے نشانی اور اپنی رحمت بناوین اور یہہ کام تو ہوا ہوا ہے۔ پس مریم حاملہ ہوئی پھر وہ دور کی جگہ مین چلی گئی۔ پھر اوسکو درد زہ درخت کھجور کے پاس لایا تو بولی کہ ہائے افسوس مین اس سے پہلے ہی مرجاتی اور مین بھولی بسری ہوئی ہوتی

پس فرشتے نے اوسکے نیچے سے پکارا کہ تو غم نہ کر تیرے رب نے (تیرے لئے) تیرے نیچے نہر جاری کردی ہے اور اپنی طرف کھجور کے تنے کو ہلا وہ تجھپر تروتازہ کھجور گرائیگی

وَاُنَبِّئُكُم بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ
اور تمکو بتلا دیتا ہون جو تم کہاتے ہو اور جو اپنے گھرون مین
فِیْ بُیُوْتِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ
ذخیرہ کرتے ہو بیشک اسمین تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَمُصَدِّقًا
ماننے والے ہو مین توریت کی جو
لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ
مجھ سے پہلے آئی ہوئی ہے تصدیق کرتا ہون اسلئے بھی آیا ہون

بتلا دیتا ہون جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھرون مین ذخیرہ
کرتے ہو بیشک اس مین میری نبوت پر تمہارے
لئے نشانی ہے اگر تم کسی کی ماننے والے ہو
اور اگر تم یہ سمجھ کر مخالفت کرو کہ مین تمہاری
کتاب کا منکر ہون تو یہ بھی تمہاری
غلطی ہے مین توریت کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی ہے
تصدیق کرتا ہون - اسلئے مین اسلئے بھی آیا ہون
کہ بعض چیزین

سورہ مریم

وھزی الیك بجذع النخلة تساقط علیك
رطبا جنیا ۝ فكلی واشربی وقری عینا
فاما ترین من البشر احدا فقولی انی نذرت
للرحمن صوما فلن اكلم الیوم انسیا ۝

پھر تو کہا پیو اور پیو اور خوش ہو جیو پھر اگر تو کسی آدمی کو
دیکھے تو اشارہ سے کہدیجیو کہ مینے خدا کے لئے اپنے کو بند
رکھنے کی نذر مانی ہے - پس مین آج تمام دن کسی سے
نہ بولون گی ؁

سورہ آل عمران مین صرف اسقدر اشارہ ہے

ان مثل عیسٰی عند اللہ كمثل اٰدم خلقه
من تراب ثم قال له كن فیكون -

مسیح اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے جس کو مٹی سے بنا کر
ہوجا کہا وہ ہو گیا

ان آیات کریمہ مین کسی حاشیہ لگانے کی حاجت نہین اردو ترجمہ ہی جو بالکل انکا اصلی ترجمہ ہے ان کا صاف مطلب
تبلا رہا ہے پس جو مطلب ناظرین اردو سے سمجھے ہونگے وہی مطلب عرب کے فصیح بلیغ باشندے سمجھے تھے -
ہمارے خیال مین یہ مسئلہ (ولادت مسیح) بعد بیان ان آیات کے ناظرین کے فہم و فراست اور انصاف پر چھوڑنیکے
لائق ہے لیکن اس خیال سے کہ سید صاحب رنجیدہ نہ ہون کہ میرے عذرات قوم تک نہین پہنچے ہین اس لئے
کسیقدر شرح کرکے آپ کے عذرات (رکیکہ) مع جوابات معروض ہونگے
پہلی اور دوسری آیت اس امر مین متفق اور یک زبان ہین کہ مریم (علیہا السلام) نے لڑکے کی خوشخبری سنکر
اسے اپنے مناسب نہین سمجھا بلکہ اس سے سخت لفظون مین انکار کیا اور استعجاب تبلایا کہ مجھ جیسی کو لڑکا کہان

لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ

کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام ہین تمکو حلال بتلاؤن

وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ

اور تمہارے خدا کی طرف سے نشان لایا ہون پس تم اللہ سے

وَأَطِيعُونِ إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ

ڈرو اور میری تابعداری کرو بیشک خدا میرا اور تمہارا پالنہار ہے

جو تم پر حرام ہین خدا کی طرف سے تمکو حلال بتلاؤن اور یہ میرا کسی چیز کو حلال حرام کہنا بیدلیل نہین بلکہ مین خدا کی طرف رسول ہون اور تمہارے اور اپنے خدا کی طرف سے اس دعوے پر نشان لایا ہون پس تم اللہ اکیلے سے ڈرو اور شریعت مین میری تابعداری کرو۔ چونکہ ان معجزات مذکورہ بالا سے کوتہ بینون کو مسیح کی الوہیت کے شبہ ہونے کا احتمال تھا چنانچہ عیسائیون کو ایسے واقعات سے ہی یہ خیال جم گیا ہے کہ مسیح ہی خدا ہے نیز منکرین معجزہ ایسی تعلیم کو شرک کہین گے اسلئے مسیح نے اس بیان مین ایک تو یہ قید لگائی کہ سب کچھ اللہ کے ہی حکم سے ہے میری تو صرف مثال ہے کہ جیسی کسی نابالغ شیرخوار شیعور بچے کے ہاتھ مین چھری دیکر بڑا آدمی اپنے ہاتھ سے

ہوسکتا ہے جسکو کسی مرد نے نہین چھوا (درصورت حمل متعارف ہونیکے جیسا کہ سید صاحب کا خیال ہے) فرشتے کی طرف سے یا خدا کی جانب سے اسکا یہ جواب ملنا کہ خدا پر یہ کام آسان ہے داناؤن کی توجہ چاہتا ہے ہان اگر یہ جواب فرشتے کیطرف سے ہوتا کہ گو ابھی تک مرد نے تجھے نہین چھوا لیکن چھونا ممکن ہے“ تو اس سے حضرت مریم کی تسلی ہو جاتی اور سید صاحب کو بھی متعدد صفحات کے لکھنے کی ناحق تکلیف نہ ہوتی۔ اب جائے غور ہے کہ بجائے اس جواب کے یہ جواب دینا کہ بیشک تو ایسی ہے لیکن خدا جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے پھر اسی پر ہی بس نہین بلکہ اسکو بھی مدلل اور مفصل کرکے بیان کیا کہ خدا جب کبھی کسی چیز کا ہونا چاہتا ہے تو اوسے صرف اتنا ہی کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ اگر سید صاحب کا خیال (کہ مسیح بطریق متعارف پیدا ہوئے تھے) ٹھیک ہو تو کچھ شک نہین کہ یہ جواب طول طویل مریم کے استبعاد سے متعلق نہیں ہو سکتا بلکہ بالکل ”سوال از آسمان جواب از ریسمان“ کا مصداق ہے۔ پھر مریم کے بچہ اوٹھا لاتے وقت قوم کا طعن مطعن شروع کرنا اور طعن مین ایسے الفاظ بولنا جو اوس پاکدامن کی عفت مین خلل انداز ہون یعنے کہ نہ تیرا باپ زانی تھا نہ تیری مان بدکار زانیہ تھی کبھی کسی نے اپنی بہو بیٹیون کو بھی ایسا کہتے سنا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کی ولادت کے وقت یہودیون کا گمان فاسد اوسکی نسبت ناجایز طور پر پیدا ہونے کا تھا جسکو حضرت مسیح نے اپنے جواب مین دفع کیا کہ مین خدا کا نبی ہون مجھے اوس نے کتاب دی ہے اس لئے کہ بموجب کتب بنی اسرائیل[1] حرامی بچہ دس پشت تک خدا کا نبی نہین ہوسکتا۔ افسوس کہ سید صاحب نے اس جواب سمجھنے مین غور

[1] استثنا [illegible]۔

فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا

پس اوسیکی عبادت کرو۔ یہی

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

راہ سیدھی ہے

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى

پس جب مسیح نے اون سے انکار ہی

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ

پایا تو کہا کہ کون ہے میرا مددگار

کسی کو ماری جیساکہ مارنیوالا بڑا آدمی ہے بچہ کا صرف بہانہ ہے اسی طرح میرے کام بھی سب خداکے ہین علاوہ اسکے مسیح نے اس شبہ کی بیخکنی کرنے کو صاف لفظون مین پکار دیا کہ بیشک خدا ہی میرا اور تمھارا پالنہار ہے پس اوسی کی عبادت کرو نہ کہ میری یہی راہ سیدھی نجات تک پہنچانے والی ہے۔ مگر یہودیون نے مسیح کی ایک نہ سُنی بلکہ اوسکو جھٹلاتے ہی رہے پس جب مسیح نے اون سے انکار ہی پایا تو بغرض تمیز بیگانون اور یگانون کے دشمنون واسطے اظہار عجز اور عبودیت اپنی کے کہا کہ کون ہے میرا مددگار

مقابلہ تفسیر

نہین کیا اور جھٹ سے اعتراض جا دیا کہ اگر اوس آیت یہودیون کی مراد اوس سے تہمت بدنسبت حضرت مریم کے اور ناجائز مولود ہونے کی نسبت حضرت عیسی کے ہوتی تو ضرور حضرت عیسی اپنے جواب مین اپنی اور اپنی ماں کی بریت اوس تہمت سے ظاہر کرتے۔ جلد دوم صفحہ ۲۷ و ۲۸

سید صاحب نے ہماری پہلے طریق استدلال (یعنی عدم مطابقت سوال بجواب) کیطرف تو توجہ ہی نہین کی اور اس امر مین شاید غور کرنے کا اونہین اتفاق ہی نہین ہوا اگر ہوتا تو غالباً تصویر کا رُخ بطرز دیگر ہوتا البتہ دوسری طرز استدلال کیطرف کسی قدر متوجہ ہوکر فرمایا ہے۔ یہودیون کے اس قول سے بھی کہ یامریم لقد جئت شیئاً فریاً۔ یا اخت هٰرون ما کان ابوك امرأ سوء وما کانت امك بغیا حضرت عیسی کے بن باپ کے پیدا ہونے پر استدلال نہین ہوسکتا اسلئے کہ اس زمانہ مین جبکہ یہودیون نے حضرت مریم سے یہ بات کہی کوئی بھی حضرت مریم پر بدکاری کی تہمت نہین کرتا تھا سید صاحب کو ایسی چال کی مناسبت تھی۔ صفحہ ۴۰ مین آپ خود مانتے ہین کہ یہی وجہ ہے کہ یہودیون نے نعوذ باللہ حضرت مریم پر جو بہتان باندھا تھا وہ یوسف کے ساتھ نہ تھا بلکہ پنترا نامی سے کے ساتھ منسوب کیا تھا کیونکہ یوسف اونکے شرعی شوہر ہوچکے تھے صفحہ ۲۸ کچھ دور نہین تھا یہان پر آپکا اسکو بھول جانا کلام الہی لکیلا یعلم من بعد علم شیئاً کی تصدیق ہے۔ اگر فرماوین کہ صفحہ ۲۸ کی عبارت وقت ولادت سے متعلق ہے اور صفحہ ۴۰ مین جو انکار ہے وہ اوس وقت سے ہے جب حضرت مریم حضرت عیسی کو اوٹھا لائین تھین تو دونو عبارتین مجھے یاد ہین مین بھولا نہین۔ تو پس ہمارا مدعا بھی یہی ہے کہ وقت ولادت یہودیون

اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ

اسد کی راہ میں حواری بولے ہم اسد کے دین کے مددگار ہین

اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ

ہم اسد کو مانتے ہین پس تو گواہ رہ

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ

کہ ہم تابعدار ہین اے ہمارے خدا ہم

اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا

تیری اوتاری ہوئی (کتاب) کو مانتے ہین اور رسول

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ

کے تابع ہین پس تو ہمکو گواہی دینے والون مین لکھ رکھ اور یہودیون نے فریب کیے

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

اور خدا نے انتظام کر رکھا تہا خدا سب مدبرون پر غالب ہے

اسد کی راہ مین حواری جو اوس وقت مسیح کے مخلص دوست تھے بولے ہم اسد کے دین کے مددگار ہین ہم اسد کے حکمون کو مانتے ہین پس تو گواہ رہ کہ ہم خدا کے تابعدار ہین یہ کہہ کر خدا کی طرف جھک کر دعا کرنے لگے۔ اے ہمارے خدا ہم تیری اُتاری ہوئی (کتاب) کو مانتے ہین اور تیرے رسول کی تابع ہین۔ پس تو ہمکو اپنی توحید کی گواہی دینے والون مین لکھ رکھ اور یہودیون نے مسیح کی ایذا کیلئے طرح طرح کے فریب اور حیلے کئے اور خدا نے پہلے ہی سے اوسکے بچانے کا انتظام کر رکھا ہوا تھا آخر کار خدا ہی کی بات غالب رہی اسلئے کہ خدا سب مدبرون پر غالب ہے آخر یہودیونکی شرارت کی یہان تک نوبت پہنچی کہ اوسکی ہلاکت کے درپے ہوئے مگر خدا اوس کا ہمیشہ مددگار رہا اور یہودیون کی ایذا سے حفاظت کرتا رہا ۔

نے مریم کو تہمت لگائی تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اونکے نزدیک ناجایز مولود تھے جس سے ہمارا دعویٰ (بے باپ ولادت مسیح) تقویت پذیر ہے۔ اور نہ اس آیت مین اس قسم کی تہمت کا اشارہ ہے۔ کاش کہ آپ اس آیت کی بجائے قرآن کا لفظ لکھ دیتے تو مدت تک فیصلہ ہو جاتا کوئی مخالف آپکے سامنے وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا پیش نہ کرتا سید صاحب اب بہی موقع ہے معاملہ طے کر دین ۔

مٹا نہ رہنے سے جہگڑے کو یار تو باقی ۔۔ رکے ہی ہاتھ ابہی ہے رگِ گلو باقی

فَرِی کے معنی بدیع و عجیب کے ہین۔ اس لفظ سے غالباً یہودیون نے مراد لی ہوگی شیئاً عظیماً منکراً مگر اس سے یہ بات کہ اونہون نے حضرت مریم کی نسبت ناجایز مولود ہونیکی تہمت کی تہی لازم نہین آتی بلکہ قرینہ اوسکے برخلاف ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ نے جو اوسکے جواب مین اوس تہمت سے بری ہونیکا کوئی لفظ بہی نہین کہا تھا۔ بیشک کہا دیکہو ہماری پہلی تقریر) اس جواب مین بہی سید صاحب حسب عادت قدیمہ مطلب سے تجاہل عارفانہ کر گئے ہین فری

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ جب خدا نے کہا اے عیسیٰ میں تجھ کو فوت کرنیوالا وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ اور اپنی طرف اوٹھانیوالا اور ان کافروں سے پاک کرنیوالا	یاد کرو جب خدا نے کہا اے عیسیٰ تو ان موذیوں کی ایذا سے بے فکر رہ تیری جان تک نہیں پہنچ سکیں گے بیشک میں ہی تجھے فوت کرنیوالا اور اپنی طرف اوٹھانے والا اور ان کافروں کی بدزبانی سے بذریعہ قرآن کے پاک کرنے والا

کے معنے کرنے میں دقت کھو دیا حالانکہ ان بالائیون کے صریح الفاظ نہیں کہ اے مریم تیرا باپ زانی نہ تھا تیری ماں زانیہ بدکارہ تھی تو ایسا لڑکا (بقول سید صاحب) اوپرا کہاں سے لے آئی۔ کیا اس قدر معاملہ القاظ کیسے اپنی بیگانی لڑکی کی نسبت کہتے ہیں یا کہتے سنا۔ یہودیوں کے ان الفاظ کے کہنے کی وجہ سید یون بیان کرتے ہیں۔ جب اونہوں (حضرت مسیح) نے بیت المقدس میں یہودی عالموں سے گفتگو کی اس بات پر یہودی عالم ناراض ہوئے اور انہوں نے آکر حضرت مریم سے کہا کہ تیرے ماں باپ تو بڑے نیک تھے تو نے یہہ کیسا عجیب یعنے بدمذہب لڑکا جنا ہے۔ حضرت مریم نے خود اوس کا جواب نہیں دیا اور حضرت عیسے کو اوٹھا لائیں (گود میں یا کندہون پر؟) اوسوقت اونہوں نے فرمایا کہ انی عبد اللّٰه اتانی الکتاب وجعلنی نبیا صفحہ ۳۶ افسوس سید صاحب! یہ مسئلہ ملا دوپیازے کی بیت کیطرح کبھی سیدھا نہ ہوگا جبتک کہ آپ صریح الفاظ کو نہ لینگے۔ اور اونکے متبادر ترجمہ کو تسلیم نہ کریں گے جو واقعی قابل تسلیم ہیں۔ دیکھئے تو آپنے کہاں تک ملا دوپیازے کے پاؤں دبائے مگر سر اونچا ہو گیا۔ آپ کے بیان بالا سے معلوم ہوتا ہے

(اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ) اس آیت میں اللہ تعالی اوسی بزرگ (مسیح علیہ السلام) کے متعلق (جسکی تمام زندگی کے حالات کے علاوہ مرنے جینے میں بھی لوگ مختلف ہیں) اوسکی وفات کا ذکر فرماتا ہے۔ اس آیت کے معنی میں علماء کا قریب قریب اتفاق ہے کہ یہاں موت مراد نہیں بلکہ دنیا سے اوٹھانا مراد ہے۔ مگر ہمنے سید احمد صاحب کی خاطر جو اس مسئلہ (وفات مسیح) کے موجد ہیں اور میرزا غلام احمد قادیانی کی لحاظ سے جو سید صاحب کے اس مسئلہ اور دیگر اسخالہ نیچرل میں پیرو ہیں اس آیت کے معنی میں اونہیں کا ترجمہ منظور کیا ہے اور متوفی کے معنی موت دینے والا ہی لکھا ہے مسئلہ ولادت مسیح میں تو سید صاحب ہی ہمارے مخاطب تھے اس مسئلہ وفات مسیح میں دو صاحبوں (سید صاحب و مرزا صاحب) سے (جو در اصل پیرو پیر ہیں) ہمارا روئے سخن ہے پس بیان سے پہلے کہ قرآن شریف نے اس مسئلہ کے متعلق کیا فیصلہ دیا ہے بیرونی شہادت دیکھنی بھی ضروری ہے۔

سید صاحب و مرزا صاحب کی غلطی

مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ

اور تیرے تابعدارونکو منکرون پر قیامت تک

اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِلٰی

غالب رکہنے والا ہون

اور تیرے تابعدارون کو تیرے منکرون پر قیامت

تک غالب

رکھنے والا

ہون

کہ یہودیون کی بدزبانی پہلے سن کر حضرت مریم مسیح کو اوٹھا لائین مگر قرآن کریم کے بیان سے ظاہر ہے کہ

مریم کا بچہ کو اوٹھا کر لانا پہلے ہے اور یہودیون کی بدزبانی پیچہے۔ دیکھو تو کیا وضاحت سے ارشاد ہے کہ پس اوسی (مسیح)

تفسیر سید احمد خان

فاتت بہ قومہا تحملہ قالوا یا مریم لقد | کو اوٹھا کر اپنی قوم کے پاس لائی وہ بولے کہ اے مریم تو عجیب

جئت شیئا فریا | چیز لائی ہے "

سید صاحب ان باتون سے بجز اسکے کہ علماء مین مشہور ہو کیا فایدہ آپ اپنا عندیہ کیون نہین کہہ دیتے کہ اس

کہینچ تان سے آپ کا مطلب کیا ہے۔ کیا تاریخ ہند مین نام چہوڑنا چاہتے ہین کیا "بدنام اگر ہونگے تو کیا نام

نہ ہوگا" پرکار بند ہین۔ آخر ہے تو کیا سبب ہے جو آپنے قرآن (یعنی اپنے نانا کے قرآن) کے نسخ پر کمر باندہ رکھی ہے

اس سے بڑکر اور کیا (بے ادبی معاف) ہفوات ہونگے کہ جہان آپ کو کچھ نہین سوجھتا وہان خواب مین چلے جاتے

ہین۔ چنانچہ حضرت مریم کی فرشتے سے گفتگو کو جو آپکے مذہب کے خلاف تھی (کیونکہ فرشتون سے آپ کو رنج ہے)

خواب کا واقع بتلانا اور اسکی نسبت یون ارشاد فرمانا کہ سورہ مریم مین حضرت مریم کی رویا (خواب) کا واقع

یہود و نصاری جو مسیح علیہ السلام کے حالات کو بچشم خود دیکھنے والے اور ایکدوسرے سے نسلاً بعد نسل سننے

والے ہین اسپر متفق ہین کہ حضرت مسیح سولی دیئے گئے گو اونکے اتفاق کے نتائج مختلف ہون یہود کا نتیجہ تو

بموجب تعلیم توریت استثنا ۲۱ باب فتحیابی ہے اور عیسائیون کا نتیجہ کفارہ گناہ ہے۔ خیر اسکا یہان ذکر نہین

ہماری غرض صرف یہ ہے کہ دونو فریق اس پر متفق ہین کہ مسیح سولی ہی دئے گئے۔

پس ان دونون گروہون کے اتفاق سے یہ امر باسانی سمجھ مین آسکتا ہے کہ حضرت مسیح موت طبعی سے نہین مرے

ورنہ ممکن نہ تہا کہ دونون گروہون سے اونکی موت مخفی رہتی کیونکہ یہود و نصاری سے زاید اور نصاری یہودیون سے بڑھکر

* مسیح کے مصلوب و مقتول ہونیکو چونکہ قرآن شریف نے صاف لفظون مین رد کر دیا ہے اسلئے اوسکا خیال کوئی مسلمان بلحاظ اتفاق اہل کتاب صحیح نہین کہہ سکتا۔ منہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

پھر میری ہی طرف تمکو آنا ہے پس جس چیز

فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مین تم جھگڑتے ہو تم مین فیصلہ کرونگا - پس کافرون کو ر

پھر بعد مرنے کے میرے ہی طرف تمکو آنا ہے پس جس چیز مین تم جھگڑتے ہو تم مین فیصلہ کردون گا - مومنون کو ثواب دون گا اور کافرون کو عذاب - پس کافرون اور تیرے منکرون کو دنیا اور آخرت دونو مین عذاب دونگا اور اون کا کوئی

بہتان نمبر ۲

بیان ہوا ہے کہ اونہون نے انسان کی صورت دیکھی جس نے کہا کہ مین خدا کا بھیجا ہوا ہون تاکہ تمکو بیٹا دون صفحہ ۳۵ تبلادین تو خواب کس لفظ کا ترجمہ ہے - اسی برتے پر آپ علماء کو یہودیون کے مقلد - شہوت پرست رام - کوڑمغز ملا وغیرہ وغیرہ الفاظ بخشا کرتے ہین ؎ اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیان بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہین - آپ ہی بتلادین اگر کسی روایت صحیح کے اعتبار پر بات کہنے سے یہودیون کا مقلد بنتا ہے تو بے ثبوت بات کہنے پر کس کا - خیر اس کا فیصلہ تو ہم آپکے جد امجد (فداہ ابی و امی) کے روبرو ہی کرائین گے - اب ہم اس مسئلہ (ولادت مسیح) کے متعلق بیرونی شہادتین دریافت کرتے ہین آہین تو کچھ شک نہین کہ یہود و نصاری اور مسلمان سب کے سب اس امر پر متفق ہین کہ حضرت مسیح بے باپ ہین عیسائیون اور مسلمانون کی نسبت تو آپ بھی تسلیم کرتے کہ عیسائی اور مسلمان دونون خیال کرتے ہین کہ حضرت عیسٰی صرف خدا کے حکم سے عام انسانی پیدائش کے برخلاف بغیر باپ پیدا ہوئے تھے صفحہ ۲۲ جلد ۱ -

بہتان نمبر ۲

اون کے حالات کے متلاشی تھے - یہودیون کی تو غرض تھی کہ وہ کسیطرح مرین کہین ملین تو اونکو مزہ چکھاوین عیسائیون کو اون سے دلی محبت تھی اسلئے وہ اونکے حال کی تلاش مین سرگرم تھے چنانچہ اناجیل مروجہ سے اس بات کا پتہ بآسانی ملتا ہے کہ عیسائیون کو مسیح کے حالات سے کس قدر دلچسپی تھی کہ معمولی مشاغل چلنا - پھرنا اون کا بھی قلمبند کر رکھا ہے - پھر اگر وہ موت طبعی سے مرتے تو ممکن نہین کہ عیسائیون کو اوسکی خبر نہ ہوتی - پس سید صاحب کا فرمانا کہ حضرت عیسی تین چار گھنٹے کے بعد صلیب پر سے اوتار لئے گئے تھے - اور ہر طرح پر یقین ہوسکتا ہے کہ وہ زندہ تھے رات کو وہ لحد مین سے نکال لئے گئے اور وہ مخفی اپنے مریدون کی حفاظت مین رہے حواریون نے اونکو دیکھا اور ملے اور پھر کسیوقت اپنی موت سے مرگئے - بلاشبہ اون کو یہودیون کے خوف سے نہایت مخفی طور سے کسی نامعلوم مقام مین دفن کردیا ہوگا جو اب تک نامعلوم ہے اور یہ مشہور کیا ہوگا کہ وہ آسمان پر چلے گئے صفحہ ۳۵ " تار عنکبوت سے بھی ضعیف ہے - یہ کبھی ممکن نہین کہ پچھلے نبی کے تابعدار جن کی قران

فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا

دنیا اور آخرت میں عذاب دونگا

وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ وَاَمَّا

اور اون کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا اور جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

ایمان لائے اور عمل نیک بھی کئے خدا انکو

اُجُوْرَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ذٰلِكَ

انکی نیکیونکا پورا بدلہ دیگا اور خدا کو ظالم لوگ نہین بہاتے یہ قصہ

نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ

جو تجھ کو سناتے ہین نشانیان اور حکیمانہ نصیحت ہے

مددگار نہ ہوگا اور جو میری رسالت پر ایمان لائے اور عمل
نیک بھی کئے خدا اون کی نیکیون کا پورا بدلہ دیگا اور
خدا کو ظالم لوگ نہین بھاتے۔ یہ قصہ جو تجھ کو سناتے ہین
خدا کی نشانیان اور حکیمانہ نصیحت ہے جس سے تجھ کو اور
تمام سننے والون کو بخوبی معلوم
ہوسکتا ہے کہ مسیح اور اوسکی
ماں بلکہ اوسکا سارا خاندان
بھی مثل دیگر انسانون کے
خدا کے بندے
اور مخلص بندے

رہے یہودی سو انکی بابت قرآن سے ثابت ہے کہ وہ مسیح کی ولادت کو کیسے مغلظ الفاظ سے بیان کرتے تہے
پس مسیح کے حالات دیکھنے والے یہود۔ نصاری دو لوقومین جو اسکے حالات کو تحقیق کرنے مین ہمسے زیادہ مصروف
تھے (گو اغراض اونکے مختلف ہین یہود بوجہ عداوت اور نصاری بوجہ عقیدت) پس ان دونو کا اس امر پر
اتفاق ہونا کہ مسیح کا باپ نہین قابل غور نہین؟ پھر اس اتفاق کی تائید اونکی کتابون سے بھی ہوتی ہے —
انجیل متی مین صاف بیان ہے "اب یسوع مسیح کی پیدایش یون ہوئی کہ جب اوسکی ماں مریم کی منگنی

مین بھی تحریف آئی ہے ایسے صریح کذب کے مرتکب ہون اور بے فایدہ اپنے نبی اور خدا پر جھوٹ باندہین کہ وہ آسمان پر
چلا گیا۔ حالانکہ نہ گیا ہو۔ علاوہ اسکے اگر مسیح حواریون کو ملے اور اپنی موت سے مرے توکیا اتنی دیر مین یہودیون کو خبر
نہ ہوئی کہ وہ اپنی ناکامیابی پر افسوس کرکے دوبارہ سعی بلیغ کرکے کامیابی کرتے۔ پس سید صاحب کے احتمال
کو نہ صرف واقعات ہی جھٹلاتے ہین بلکہ روایت و درایت دونو اسکی تکذیب کرتی ہین۔ حاصل یہ کہ یہودیون
اور عیسائیون کا اس امر پر متفق ہونا کہ مسیح علیہ السلام موت طبعی سے فوت نہین ہوئے ضرور قابل غور ہے —

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ
مسیح کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی سی ہے
خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ
اوسکو مٹی سے بنایا پھر اوسکو حکم دیا کہ آدمی ہوجا پس وہ ہوگیا

مسیح کی مثال اور مشابہت اللہ کے نزدیک بالکل آدم کی سی ہے جیسا کہ اوسکو مٹی سے بنایا پھر اوسکو حکم دیا کہ آدمی ہوجا پس وہ ہوگیا اسی طرح مسیح کو مریم کے رحم میں بغیر تھے اون میں کوی اس قسم مزیت نہ تھی جیکے سبب سے وہ خدا یا خدا کا بیٹا بن سکین ہان ایک بات جس سے ناسمجھون کو شبہ ہوتا ہے یہ ہے کہ مسیح بے باپ پیدا ہوا تھا سو اس بات مین

شان نزول

(اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى) نصارے جو نجران سے حضور اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اونھون نے کہا کہ آپ کو مسیح کو گالیان دیتے ہین جو اوسکو بندہ بتلاتے ہین اونکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی۔ (معالم)

یوسف کے ساتھ ہوئی تو اونکے اکٹھا آنے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی تب اوس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور نہ چاہا کہ اوسے تشہیر کرے ارادہ کیا کہ اوسے چپکے سے چھوڑ دے۔ وہ ان باتون کی سوچ ہی مین تھا کہ دیکھو خداوند کے فرشتہ نے اوسپر خواب مین ظاہر ہوکر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہان لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اوس کے رحم مین ہے سو روح القدس سے ہے" انجیل متی باب اول ورس ۱۸۔

انجیل لوقا مین یون مذکور ہے اور چھٹے مہینے جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے جلیل کے ایک شہر مین جسکا نام ناصرت تھا بھیجا گیا۔ ایک کنواری کے پاس جسکی یوسف نامی ایک مرد سے جو داؤد کے گھرانے سے تھا منگنی ہوئی تھی اور اوس کنواری کا نام مریم تھا۔ اوس فرشتے نے اوس پاس اندر آکے کہا کہ اے

خصوصاً میرزا صاحب کے نزدیک تو یہ طریق استدلال بہت ہی صحیح ہے کیونکہ وہ اس طریق سے خود بھی مستدل ہین چنانچہ لکھتے ہین **بائیسوین آیت** (وفات مسیح پر) یہ ہے کہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنے اگر تمہین ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم مین پیدا ہون تو اہل کتاب کیطرف رجوع کرو اور اون کے واقعات پر نظر ڈالو تا اصل حقیقت تم پر منکشف ہوجائے سو جب ہم نے موافق حکم اس آیت کے اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کی کتابون کی طرف رجوع کیا اور معلوم کرنا چاہا کہ اگر کسی نبی گذشتہ

الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ٥

یہی بات تیرے رب کی طرف سے تو تم ہرگز شک کرنیوالون مین سے مت ہو جیو۔

محض اپنے حکم سے پیدا کیا جیسا آدم کو کیا تھا یہی بات تیرے رب کیطرف سے ہے پس تو اسی کو مانیو اور ہرگز اسمین شک کرنے والون مین سے مت ہو جیو بلکہ دل مین اس امر کا یقین رکھیو کہ مسیح خدا کا بندہ اور اوسکا رسول ہے نہ کہ خدا یا اوسکا بیٹا

تفسیر [illegible]

پسندہ سلام ـ خداوند تیرے ساتھ ـ تو عورتون مین مبارک ہے ـ پر وہ اوسے دیکھ کر اوسکی بات سے گھبرائی اور سوچنے لگی کہ یہہ کیسا سلام ہے ـ تب فرشتے نے اوس سے کہا کہ اے مریم مت ڈر کہ تو نے خدا کے حضور فضل پایا اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام **یسوع** رکھے گی وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالی کا بیٹا (نیک بندہ) کہلائے گا اور خداوند خدا اوس کے باپ داؤد کا تخت اوسے دیگا اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کریگا اور اوسکی بادشاہت آخر ہوگی ـ تب مریم نے فرشتے سے کہا یہہ کیونکر ہوگا جس حال مین مین مرد کو نہین جانتی ـ فرشتے نے جواب مین اوس سے کہا کہ روح قدس تجھ پر اترے گی اور خدا تعالی کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہوگا اس سبب سے وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائیگا ـ انجیل لوقا باب اول ورس ٢٦ ـ

اس صاف اور سیدھی بیان انجیل کو بھی سید صاحب نے اپنی تفسیر کیطرح ٹیڑھا بنانا چاہا آپ فرماتے ہین ـ کہ اس بات کو خود حواری حضرت عیسیٰ کے اور تمام عیسائی تسلیم کرتے ہین کہ حضرت مریم کا خطبہ یوسف سے ہو

تفسیر مرزا

کے آنیکا وعدہ دیا گیا تو وہی آجاتا ہے یا ایسی عبارتون کے کچھ اور معنی ہوتے ہین تو معلوم ہوا کہ اسی امر متنازعہ فیہ کا ہمشکل ایک مقدمہ حضرت مسیح ابن مریم آپ ہی فیصل کر چکے ہین اور اون کے فیصلہ کا ہمارے فیصلہ کے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین دوم کی نبی اور انجیل جو ایلیا کا دوبارہ آسمان سے اترنا کس طور سے حضرت مسیح نے بیان فرمایا ہے" ازالہ صفحہ ٦١٦

مذکورہ بالا تقریر مین میرزا صاحب نے جو علمیت اور قابلیت کا اظہار کیا ہے وہ تو اہل علم سے مخفی نہین دعوی وفات مسیح ہے اور دلیل عدم رجوع کیا ہی **تقریب تام** ہے لیکن بلحاظ اسکے کہ میرزا صاحب تو علم لدنی کے طالب علم ہین علوم ظاہریہ مناظرہ وغیرہ سے بے نصیب ہونا اون پر کوئی الزام عاید نہین کر سکتا ہان بطور

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا
پہر جو کوئی بعد آنے علم کے تجہ سے کج بحثی
جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا
کرے تو تو کہدے کہ آؤ
نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا
ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی بیٹیاں
وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ
اور تمہاری بیٹیاں اپنے بہائی بند اور تمہارے بہائی بند بلائین
فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۵
پہر عاجزی سے جہوٹون پر خدا کی لعنت کرین

پہر جو کوئی بعد آنے علم اور عقل کی بات کے تجہ سے کج بحثی کرے اور اسی پر اڑا رہے کہ مسیح خدا اور خدا کا بیٹا ہی ہے تو ایسے لوگون کو جو کسی دلیل کو نہ جانین کسی علمی بات کو وہ سمجہین نہ غرض "بدرا بدر بابد رسانید" کہدے کہ آؤ ایک آخری فیصلہ ہی سہی ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی بیٹیاں اور تمہاری بیٹیاں اپنے بہائی بند نزدیکی اور تمہارے بہائی بند نزدیکی بلائین پہر عاجزی سے جہوٹون پر خدا کی لعنت کرین خدا خود فیصلہ میں دنیا مین ہی کر دیگا۔ جو فریق اسکے نزدیک جہوٹا ہوگا وہ دنیا مین ہی برباد اور مورد غضب ہوگا

یہودیون کے ہان خطبہ کا یہ دستور تہا کہ شوہر اور زوجہ مین اقرار ہو جاتا تہا کہ اس قدر میعاد کے بعد شادی کرینگے یہ معاہدے حقیقت مین عقد نکاح تہے زوجہ کا گہر مین لانا باقی رہجاتا تہا۔ یہودیون کے ہان اس رسم کے ادا ہونیکے بعد مرد اور عورت باہم شوہر اور زوجہ ہو جاتے تہے یہانتک کہ اگر بعد اس رسم کے اور قبل رخصت کرنے کے ان دونون مین اولاد پیدا ہو تو وہ ناجائز اولاد تصور نہین ہوتی تہی شاید خلاف رسم بات ہونے سے معیوب گنی جاتی ہوگی اور دونو کو ایک شرم اور خجالت کا باعث ہوگی ؟ خلاصہ صفحہ ۲ جس سے آپنے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ پس کوئی وجہ اس

معارضہ بالمثل ہمنے جو استدلال کیا ہے اوسمین بفضلہ تعالیٰ تقریب تام ہے کیونکہ ہمارا دعویٰ عدم وفات بموت طبعی ہے اور (بقول مرزا صاحب) حسب الحکم آیت کریمہ جب ہمنے اہل کتاب سے وفات مسیح بموت طبعی کے متعلق سوال کیا تو دونو گروہ نے بالاتفاق جواب دیا کہ نہین ۔ اب ہم آیات قرآنی مین غور کرتے ہین سورہ نساء کیبقدر تفصیل سے اوسقصہ کا بیان ہے دونو فریق یہود و نصاری کہتے ہین کہ مسیح مصلوب و مقتول ہوا ہے حالانکہ نہ یہود نے اوسکو قتل کیا اور نہ سولی دیا لیکن وہ اونکے سامنے مشتبہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ
بیشک یہی بیان صحیح ہے اور
وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ
خدا کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور بیشک خدا ہی
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ
بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے پس اگر یہ پھیر دیں تو
عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ
خدا مفسدوں کو خوب جانتا ہے تو کہہ دے اے
الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا
کتاب والو ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے تمہارے

بیشک تو اپنے دعوی توحید پر مضبوط رہ اسلئے کہ یہی بیان جو مسیح کی عبودیت کا ہمنے تجھکو سنایا ہے صحیح ہے اور خدا کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور بیشک خدا ہی بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ پس اگر توحید خالص کے ماننے سے منکہ پھیریں تو تو پروا نہ کر کیونکہ خدا مفسدون کو خوب جانتا ہے۔ تو کہہ دے اے کتاب والو! یہودیو! اور عیسائیو! اختراعی باتین چھوڑ کر ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے تمہارے
میں مساوی ہے اور تینون
فریق کی کتابین
(قرآن اور توریت)

اس بات کے خیال کرنے کی نہین ہے کہ یوسف فی الواقع حضرت مسیح کے باپ نہ تھے متی کی انجیل مین جو لکھا ہے کہ یوسف نے جب دیکھا کہ حضرت مریم حاملہ ہین تو اونکے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا اگر یہ بیان (متی کا) تسلیم کیا جائے تو اوسکا سبب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ عام رسم کے برخلاف حاملہ ہو جانے سے یوسف کو رنج اور خجالت ہوئی ہوگی صفحہ ٣٨ جناب پادری صاحب آپ ایسی باتون سے کیا فایدہ یون تو ہمنے بھی ٹھیکہ نہین لیا کہ آپ کو خاموش ہی کرا کے رہین گے مگر آخر جہان تک آپ کے بعد محمد (فداہ روحی) کی محبت کا ہیں جوش ہے آپ کی حق ادائی کرینگے گو کسی اوستاد کا قول ہے تا آن باشد کہ چپ نشود ہیچ ہے

وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ
ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن
وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان
اللہ عزیزا حکیما وان من اھل الکتاب الا
لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیھم

کیا گیا جو لوگ اس امر مین (کہ مسیح کو قتل وسولی نہین ہوئی۔ قرآن کے بیان سے) مخالف ہین وہ اس واقع سے بے خبری مین ہین۔ اس واسطے کہ کوئی اونکے پاس دلیل نہین۔ ان اٹکلون اور خیالون کے تابع ہین اور انہون نے ہرگز اوسکو قتل نہین کیا بلکہ خدا نے اپنے پاس اسکو اٹھا لیا اور خدا غالب حکمت والا

وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ

ہین مساوی ہے یہہ کہ ہم تم سوائے خدا کے کسی کی

بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا

عبادت نکرین اور نہ اوسکے ساتھ کسیکو شریک ٹھہراوین اور کوئی

اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا

ہم مین سے سوائے خدا کے کسی دوسرے کو مربی سمجھے پس اگر منہ پھیرین

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

تو تم کہدو کہ گواہ رہو ہم تابعدار ہین

بھی اوسکی تاکید کرتی ہین وہ یہ ہے کہ ہم تم سوا خدا کے کسی کی عبادت نہ کرین اور نہ اوسکے ساتھ کسیکو شریک ٹھہرائین اور نہ کوئی ہم مین سے سوائے خدا کسی دوسرے کو مالک اور مربی سمجھے کہ اوسکے خوف سے سچی بات کے اظہار سے بھی انکار ہے پس یہ امور ایسے ہین کہ ان پر عمل کرنیسے ہمارا تمھارا قصہ طے ہوتا ہے پس اگر یہ لوگ خدا کو اور اوسکے رسولون کو مانتے ہونگے تو اس فیصلے سے راضی ہونگے اور اگر ضد مین اگر منہ پھیرین تو تم مسلمانو! کہہ دو گواہ رہو ہم خدا کی تابعدار ہین جس طرح خدا نے ہمیشہ سے توحید

[illegible]

بھلا حضرت سید صاحب کر مفرماے بندہ اگر مریم کو خلاف رسم حمل تھا اور وہ حمل شرعاً درست اور بالکل جنیناہ تھا جیسا آپ بھی صفحہ مین تسلیم کر آئے ہین تو یوسف اوسپر اس قدر رنجیدہ کیون ہوا کہ اوس بیچاری حاملہ کے چھوڑ بیٹھنے پر آمادہ ہوگیا آخر کو وہ اتنا تو جانتا ہی تھا کہ یہ کرتوت تو ساری میری ہی کی ہے اور بھلا بالفرض اگر اوسکو خلاف رسم حمل ہونیسے شرم تھی تو فرشتے نے خواب مین آکر اوسکی کیا تسلی کی کہ اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو یہان لے آنیسے مت ڈر کیونکہ جو اوسکے رحم مین ہے سو روح القدس سے ہے۔ متی باب ۱ آیت ۲۰ کیا اس سے

[illegible]

اس آیت مین خدا نے کئی باتین بیان فرمائی ہین اول تو صریح لفظون مین اوس امر کا رد کیا جو یہود و نصاریٰ مسیح کے مصلوب ہونے کا خیالی پلاؤ پکا رہے تھے دوم اس واقع کی اصلیت پر اطلاع دی کہ اوسکو اپنی طرف اٹھا لیا یہان تک تو ہمارا اور ہمارے مخاطبون کا اتفاق ہے صرف اختلاف اسمین ہے کہ رفع کے کیا معنی ہین ہمارے مخاطب کہتے ہین کہ رفع سے مراد رفع درجات ہے۔ ہم کہتے ہین اگر رفع سے مراد رفع درجات ہو تو یہودیون کے قول کی مخالفت کیا ہوئی جو لفظ بل سے ہونی چاہئے تھی کیا یہودیون نے اگر مسیح کو سولی دیا ہو تو رفع درجات نہین ہو سکتا۔ حالانکہ شہدا کی بابت عام طور پر قرآن بلندی مراتب سے خبر دیتا ہے۔ بلکہ

وَلَا تَقُوْلُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

اگر غور کیا جاوے تو ان معنی سے یہودیون کے قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ اگر مسیح کو واقعی اونھون نے صلیب دیا ہو تو کون نہین جانتا کہ یہ صلیب

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِىٓ
اے کتاب والو کیون ابراہیم کے معاملہ
إِبْرَٰهِيمَ وَمَآ أُنزِلَتِ ٱلتَّوْرَىٰةُ
مین جھگڑتے ہو حالانکہ توریت
وَٱلْإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعْدِهِۦٓ
انجیل تو اوسکے بعد اتری ہین

کی تعلیم دی ہے اوسی طرح ہم مانتے ہین - اپنی بات بنانے کیلئے دیکھو تو کیسے حیلے بہانے بناتے ہین کہ انبیاء کے جد امجد ابراہیم کو بھی اپنے خیالات کا پابند بتلاتے ہین پس تو اون سے کہہ دے اے کتاب والو! کیون ابراہیم کے معاملہ مین جھگڑتے ہو کہ یہودی تھا یا نصرانی تہا - حالانکہ توریت انجیل جنسے یہودیت اور عیسائیت بالخصوص تمہاری خیالات کی ابتدا ہوئی ہے وہ تو اسکے بعد اتری ہین

شان نزول ۶۰م (یَا اَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ) یہود نصاری کا دعوی تہا کہ ابراہیم ہمارے مذہب پر تہے مگر چونکہ یہ خیال غلط تہا اسلئے کہ ابراہیم علیہ السلام توحید مین تو سب کے استاد ہین لیکن جو دین یہود نصاری کا تراشا ہوا تہا اوس سے حضرت ابراہیم بالکل پاک وصاف تھے اوسکے رد مین یہ آیۃ نازل ہوئی - معالم

تفسیر حقانی: وہ حمل خلاف رسم سے ہوا موافق رسم ہو جائیگا ایسے فرشتے کو یوسف خواب ہی مین جواب دیدیتا کہ حضرت میں نجابت کی وجہ سے مین اوسے چھوڑتا ہون وہ روح القدس سے حاملہ ہوئیسے تو نہین جاسکتی - مین تو اسلئے چھوڑتا ہون کہ خلاف رسم حمل ہے میری رسومات متعلقہ شادی ابھی باقی ہین - بیس روح القدس کو کیا کرون مین اس شرم کے مارے پانی پانی ہوئے جاتا ہون آپ مجھے روح القدس کا گیت سنائے جاتے ہین - افسوس سید صاحب نے جیسا حضرت مریم کے سوال انی یکون لی غلام کے جواب کذلک اللہ یخلق ما یشاء مین غور نہین کی اسیطرح اسمین بھی تدبر سے کام نہین لیا - اس امر پر بھی سید صاحب بحوالہ انجیل متی و لوقا مصر ہین کہ مسیح کو ابن داود ابن ابراہیم

تفسیر حقانی: مسیح کو صرف بیداری کیوجہ سے دیگئی ہوگی جس سے اوسکے درجات کی بلندی ہر طرح سے ظاہر ہو رہی ہے پہر قرآن کریم نے اونکے اس قول کی کہ ہمنے مسیح کو سولی دیدیا (بقول آپکے) یہ کہکر کہ ہمنے اوسکے درجے بلند کردئے گویا ایک قسم کی تائید ہے اگر یہی معنے ہین تو قرآن کا مطلب بالکل اوس قصہ کے مشابہ ہو جائیگا جو کسی بادشاہ اور اوسکے زمانہ کے نیک دل لوگون کا مشہور ہے +

ایک بادشاہ سے جاہل صوفیون نے کہا کہ آپنے فوج کے اخراجات خواہ مخواہ اپنے ذمہ کیون لے رکھے ہین

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۔ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ

کیا تم سمجھتے نہین ہو - دیکھو تو جس چیز کے متعلق تمہین

فِيمَا لَكُم بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ

کسیقدر علم تہا اوسمین تو تمنے جھگڑا کیا لیکن ایسے

لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

معاملات مین کیون جھگڑتے ہو جسکا تمہین کچھ علم نہین خدا بخوبی جانتا ہے

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

ابراہیم نہ تو یہودی تہا اور نہ عیسائی تہا

پھر باوجود اس بعد بعید کے تم یہہ دعوی کرتے ہو لہ کیا تم اس غلطی کو سمجھتے نہیں ہو - دیکھو تو جس چیز کے متعلق تمہین کچھ قدر علم تھا اوسمین تو تمنے جھگڑا بھی کیا اور وہ جھگڑا کیسقدر مناسب بھی تہا لیکن ایسے معاملات مین کیون جھگڑتے ہو جن کا تمہین کچھ بھی علم نہین کیا تمہاری کتابون مین ہے کہ ابراہیم یہودی تھا یا عیسائی خدا اوسکے حال کو بخوبی جانتا ہے جو تم نہین جانتے خدا نے ہمین بتلایا ہے کہ ابراہیم نہ تو یہودی تہا اور نہ عیسائی

کہا گیا ہے صفحہ ۱۱ اور قرآن مین ابراہیمی ذریت سے ہونا ثابت ہوتا ہے صفحہ ۲۱ نہین معلوم ایسے صریح بیانات کے مقابلہ مین ایسے ضعیف التزام کیا نسبت رکھتے ہین - صاحب اصول شاشی نے بھی تو لکھا ہوگا کہ عبارت النص اشارہ وغیرہ سے مقدم ہوتی ہے فا تہم جسکو دوسرے لفظوں مین یون کہتے ہین کہ صریح بیان ہر طرح سے الیسی اولات سے مقدم ہوتا ہے پس جبکہ صریح انجیلی اور قرآنی دو نواسپر (بشرطیکہ انصاف ہو) متفق ہین کہ مسیح (علیہ السلام) ابن اللہ تھے تو ایسی تاویلات رکیکہ کے کوڑی سیر بکین گی - حالانکہ قرآن کریم مین نواسے کو بھی بیٹا کہا گیا ہے جہان مباہلہ کا حکم ہوتا ہے کہ تو انسے کہدے کہ آؤ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین بلا کر مباہلہ مباہلہ کرتے ہین جسپر آنحضرت نے اپنے نواسون کو بلا کر مباہلہ کرنا چاہا تہا - اور آپ کے والد ماجد سیدنا امام حسن علیہ السلام کو آپ کے جد امجد (فداہ روحی) نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے اس بیٹے کی طفیل خدا تعالی مسلمانون کے دو گروہ مین صلح کرائیگا (دیکھو صحیح بخاری) تو کیا امام حسن آنحضرت کے بیٹے تھے نہین بلکہ نواسہ کو بہی عام طور پر بیٹا کہا جاتا ہے

بادشاہ نے جواب مین کہا کہ دشمن کے خوف کا کیا علاج ہوسکتا ہے اونہون نے کہا ہم دعا کرتے رہین گے خدا فضل کریگا مجال نہین کوی دشمن غالب آجائے - چنانچہ شامت زدہ بادشاہ اس داؤ مین آگیا اور فوجکو یک لخت موقوف کردیا اتفاقاً دشمن نے فوج کشی کرکے جو مناسب تھا کیا جب بادشاہ نے اپنی حالت تباہ دیکھی تو دعا گوؤن کو بلا کر یہہ ماجرا سنایا کہ دشمن نے تمام ملک لے لیا اگر آج فوج ہوتی تو ایسا کیون ہوتا دعا گوؤن نے کیا بلا

وَلٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا

بلکہ سیدھا فرمانبردار بندہ

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

اور مشرک بھی نہ تھا

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيمَ

سب لوگوں میں سے ابراہیم سے قرب رکھنے والے وہی لوگ ہیں

لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِ

جو توحید میں اوسکے تابع ہوئے تھے اور یہ نبی اور اسکے تابعدار

بلکہ سیدھا خدا کا فرمانبردار بندہ خالص توحید کا قائل اور مشرک بھی نہ تھا غرض اسمیں شک نہیں کہ سب لوگوں میں سے ابراہیم سے قرب روحانی رکھنے والے وہی لوگ تھے جو توحید میں اوسکے تابع ہوئے تھے اور یہ نبی محمد (علیہ السلام) اور اوس کے تابعدار

پس حضرت مسیح کو ابن داؤد یا ابن ابراہیم کہا گیا ہو تو مریم کی وجہ سے ہوگا غالبًا آپ بھی اس محاورہ کو صحیح جانتے ہیں جب ہی تو یہ عذر کرتے ہیں کہ یہودی شریعت میں عورت کی طرف سے نسب قایم نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ حضرت مریم کا داؤد کی نسل سے ہونا ثابت نہیں ص۱۸ گو یہ بھی اسی صفحہ میں تسلیم ہے کہ حضرت مریم حضرت زکریا کی بیوی الیشع کی رشتہ دار تھیں اور الیشع ہارون کی بیٹی تھیں مگر نہ یہ معلوم ہے مریم اور الیشع میں کیا رشتہ تھا اور نہ یہ معلوم کہ ہارون کسکی اولاد تھے ص۱۹ حضرت ان باتوں سے بجز اسکے کہ ڈھکوسلے ہیں کہ تشکیک کا سہارا ہو کیا ہو سکتا ہے جب ہمیں انجیل مروجہ سے صاف اور صریح الفاظ سے حضرت مسیح کا بے باپ ہونا اور عیسائیوں کا متفق علیہ اسی پر عقیدہ ہونا ثابت ہے تو پھر ایسے ویسے بعید از قیاس احتمالات کو کون سن سکے گا۔ انکے رد کرنے کو صرف اسی قدر کافی ہے کہ یوسف داؤد کے گھرانے سے تھا (دیکھو انجیل لوقا باب اول درس ۲۷) جب یوسف داؤد کے گھرانے سے تھا تو غالبًا مریم بھی اوسی خاندان سے ہوگی جبتک کہ کسی قوی دلیل سے ثابت نہ ہو کہ مریم خاندان داؤدی

کہا کہ ہم نے تو ہمارا کچھ نہیں لیا بلکہ ہمنے اونکا دین و ایمان چھینا کیونکہ اونہوں نے ہمپر ظلم کیا جسکی وجہ سے وہ بے ایمان ہوئے۔

سو اگر آپ دونو صاحبوں (سید صاحب و مرزا صاحب) کے معنی سنتے جائیں تو قرآن شریف کا بَلْ بھی ہی ضونیگل سوسائیٹی کے بلکی طرح ہو جائیگا کیونکہ آیت کریمہ کے معنی مثلًا یہہ ہونگے جیسا کوئی کہے کہ حضرت ہم بعض

آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ وَدَّتْ
خدا سب ایمانداروں کا متولی ہے ایک
طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ
جماعت کتاب والوں میں سے تمکو دین سے پھسلانا
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ
چاہتے ہیں اور اپنی ہی جانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور سمجھتے نہیں

پس انہیں کا آپس میں روحانی تعلق ہے اور خدا سب ایمانداروں کا متولی اور کارساز ہے خدا کی کارسازی کے ہوتے ہوئے کون ہے جو ضرر دے سکے کیا آج تک تمہارا کچھ بھی بگاڑ سکے حالانکہ یہودیوں کی ایک جماعت کتاب والوں میں سے تمکو دین سے پھسلانا چاہتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ نہیں اس سے انجام کار فائدہ کیا ہوگا یہی کہ گمراہی میں کوشش کرنیکا وبال اپنی گردن پر لینگے اسلئے کہ حقیقت میں اپنی جانوں کو گمراہ کر رہے ہیں کیونکہ کسی بندہ کو خدا کی راہ سے بہکانیکا وبال بہکانیوالے کی گردن پر ہی ہوتا ہے مگر یہ لوگ مسلمانوں کے عناد میں سرگرم ہیں اور سمجھتے نہیں۔ تعجب ہے

شان نزول: (وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ) معاذ بن جبل اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو یہودیوں نے اپنے مذہب کی طرف دعوت کی اون کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم

یا اسرائیلی سے نہیں نہیں اسی قدر کافی ہے ٥
ہاں آپ کا اس فقرہ انجیلی پر کہ جیسا کہ گمان تھا وہ (مسیح) یوسف کا بیٹا تھا (لوقا باب ۳ درس ۲۳) نظر ڈالنا بھی حیرت بخش ہے جبکہ یہی لوقا صاف الفاظ میں مسیح کی ولادت بلا باپ لکھتا ہے تو پھر ایسے محاورات سے کیا نتیجہ۔ علاوہ اسکے ہو سکتا ہے کہ یہ بیان اونکا اس پر مبنی ہو کہ مسیح بعد ولادت اوسکے گھر میں رہے ہونگے جیسا کہ لے پالک بچے کو بیٹا کہہ دیا کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ سید صاحب اس مسئلہ میں اہل معانی کا قاعدہ بھی بھول گئے کہ موصد اگر ابنیت لا ریح

کو کفار نے قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اون کا مرتبہ بلند کیا یا پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو مشرکین نے مکہ سے نہیں نکالا بلکہ خدا نے اونکی عزت افزائی کی تو ایسے محاورات سے کون نہیں سمجھتا کہ بجائے اسکے کہ فعل مذکور کی نفی ہو اولٹا مع زوائد ثبوت ہو رہا ہے علاوہ اسکے آیت مذکورہ کے آگے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (خدا غالب ہے حکمت والا) بھی متصل ہے جو ان تراشیدہ معنوں سے بالکل بے محل ہے اس لئے کہ اس لفظ کا محل تو کسی تعجب کا رفع کرنا اور مشکل بات کا سہل بتلانا ہے اور کسی نیک آدمی خصوصاً انبیا کے مراتب کی رفعت کوئی مشکل اور انہونی جانتا ہے جسکو اس آیت سے

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اے کتاب والو کیون خدا کے حکمون سے
وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
جان بوجھ کر منکر ہوتے ہو اے کتاب والو
لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
کیون سچ جھوٹ ملاتے ہو اور کیون حق کو
وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
دانستہ چھپاتے ہو۔

تم سے اے کتاب والو! کیون خدا کے حکمون سے جان بوجھ کر منکر ہوتے ہو۔ اے کتاب کے دعوی کرنے والو یہودیو اور عیسائیو! کیون سچ جھوٹ ملاتے ہو اور کیون خالص حق کو دانستہ چھپاتے ہو اور اوسکے چھپانے مین ہر طرح سے کوشش بذریعہ رسالون اور واعظون کے کرتے ہو ہوشیار رہو مسلمانو

ہم تم کو ان کتاب والون کی
نئی شرارت سے
آگاہ کرتے ہین۔

۴ البقل) کے نزدیک نسبت مجازی ہے۔
اسی مسئلہ (ولادت مسیح) پر صاحب کے حواری اون آیات سے بھی استدلال کیا کرتے ہین جن مین انسان کی پیدایش کی ابتدا
اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ ۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۔
نطفہ سے بیان ہوئی ہے مگر بعد غور دیکھین تو یہہ استدلال بھی ضعیف ہے اسلئے کہ ان آیات مین قضیہ کلیہ نہین بلکہ مہملہ ہے جسمین کل افراد پر حکم ضروری نہین جسکو دوسرے لفظون مین یون کہہ سکتے ہین کہ ان آیتون مین سب انسانون کی پیدائش کا ذکر نہین بلکہ اکثر کا قرینہ اسکا یہ ہے کہ اس پیدایش کے بیان سے متصل ہی انسان کی ناشکری۔ غرور۔ تکبر۔ گردنکشی کا بیان عموماً مذکور ہوتا ہے جو اکثر افراد انسان مین ہی کل مین نہین بالخصوص انبیاء اور مسیح (علیہم السلام) کو تو ان سے کوسون دوری ہے پس ان آیتون سے تمام افراد

آسمان پر اٹھا لیا پس معلوم ہوا کہ اگر رفع کے معنی رفع درجات کے لین تو نہ صرف یہی کہ یہودیون کی تکذیب کے بجا تصدیق ثابت ہوتی ہے بلکہ ساتھ ہی آیت کے تمام الفاظ بھی درست اور چسپان نہین ہوتے پس جبتک یہ معنی نہ لین کہ خدا نے مسیح کو زندہ آسمان پر چڑھا لیا اور اسپر خیال گذرے کہ کیا اوٹھا لیا اتنے دشمنون کے ہوتے ہوئے وہ کیونکر صحیح سالم بچ کر چلے گئے تو اسکا جواب اس آیت مین خدا نے دیا کہ ہم بڑے غالب اور حکمت والے ہین جس کام کو کرنا چاہین مجال

مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۙ

دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا جاننے والا ہے

يَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہے خاص کرے خدا

ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ۞ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ

بڑے فضل کا مالک ہے ان کتاب والوں میں

مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ

سے ایسے بھی ہیں کہ اگر تو ان کے پاس ایک خزانہ بھی امانت رکھے

اور اللہ بڑی وسعت والا جاننے والا ہے تم کس طرح سمجھ بیٹھے ہو کہ تمہارے برابر کسی کو عزت اور شرافت خدا کے ہاں نہیں ہو سکتی وہ تو اپنی رحمت سے جس کو چاہے خاص کر لے خدا بڑے فضل کا مالک ہے علاوہ اس عناد اور ہٹ کے بداخلاقی میں بھی یہ لوگ کمال کہتے ہیں گو سب قوم انکی یکسان نہیں بعض تو ان کتاب والوں میں سے بیشک ایسے بھی ہین کہ اگر تو انکے پاس ایک خزانہ بھی امانت رکھے

تو وقت طلبی فوراً

تفسیر احمدی: کے اشکال پر تفریع آپ سورۂ مریم کی آیت میں غور کرتے ہین کہ قرآن مجید سے ثابت نہین ہوتا کہ حضرت عیسیٰ نے ایسی عمر مین جبین حسب فطرت انسانی کوئی سنجیدہ کلام نہین کرتا کلام کیا تھا قرآن مجید کے یہ لفظ ہین کیف نکلم من کان فی المھد صبیا مین لفظ "کان" کا ہے جسکا مطلب ہے کہ ایک ایسے سے ہم کیونکر کلام کرین جو مہد مین تھا یعنے کم عمر لڑکا ہماری گفتگو کے لائق نہین۔ یہ اسی طرح کا محاورہ ہے جیسے کہ ہماری محاورہ مین ایک بڑا شخص ایک کم عمر لڑکے کی نسبت کہے کہ ابھی ہونٹ پر سے تو اسکو دودھ بھی نہین سوکھا کیا یہ ہم سے مباحثہ کے لائق ہے۔ تفسیر جلد ۱ صفحہ ۳۷

سید صاحب کے اس امر کی توہم داد دیتے ہین اور واقعی آپ ہی قابل داد کہ باوجود بڑھاپے کے اپنے اصول نیچر کو نہیں بھولتے بلکہ جہان تک ہوسکے دوسرون کو اپنی بات بہلانے کی کوشش کرتے ہین۔ مگر آخر وہی مثل صادق آجاتی ہے کہ "بکری کی مان کب تک دعا مانگے گی" آپ سورہ مریم مین ناحق تفسیر (یا تحریف) کرنے چلے گئے اسی سورہ آل عمران

تفسیر حکیم: کرتے ہین "اور نہین کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاویگا ساتھ اوسکے اور دن قیامت کے ہوگا او پر اون کے گواہ" (فصل الخطاب لمقدمہ اہل الکتاب جلد ۲ صفحہ) ترجمہ مذکورہ صاف بتلا رہا ہے کہ مرزا صاحب کا مطلب غلط ہے کیونکہ حکیم صاحب نے تمام ضمیرین مسیح کیطرف ہی پھیری ہین جو شخص قیامت مین گواہ ہوگا اوسی کے ساتھ اوسکی موت سے پہلے اہل کتاب ایمان لاوینگے اور اسمین تو شک نہین کہ عیسائیون پر قیامت کے دن حضرت مسیح ہی گواہ ہونگے۔ پس مرزا صاحب ہی کی تحریر دیکھئے حکیم صاحب نے

وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

اوربعض اون مین سے ایسے ہین کہ اگر تو انکے

لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ

پاس ایک دینار ہی امانت رکہو تو تجہو واپس دینگے مگر جب تک

قَآئِمًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ

تو انکے سر پر کھڑا رہے یہ اسلئے کہ یہ لوگ ٹہان چکے ہین

عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ

کہ ان پڑہون کے مال مین کوئی گناہ نہین

تجہے اداکردینگے اوربعض بلکہ اکثر تو ان مین سے ایسے بددیانت ہین کہ اگر تو اونکے پاس ایک دینار (روپیہ یا کم وبیش) ہی امانت رکہے تو تجہے واپس نہ دینگے بلکہ اوسکا اقرار بھی نہ کرینگے مگر جب تک تو اونکے سر پر کھڑا رہے اور تقاضا کرتا جائے اسلام کے مخالف سب سے زیادہ یہی لوگ ہین یہ بدمعاملگی انکی اسلئے ہے کہ یہ لوگ اپنے جی مین ٹہان چکے ہین کہ عرب کے جہلا ان پڑھون کے مال کہانے مین کوئی گناہ نہین گویا خدانے ان کو اجازت دے دی ہوئی ہے کہ جسکو چاہو لوٹ لو کوئی

مین جس کا حاشیہ لکھنے کو آپ بیٹھے ہین غور فرمایا ہوتا تاکہ ”کان یکون“ کی گردان سے مخلصی نصیب ہوتی دیکھیے تو کس صفائی سے بیان ہے ویکلم الناس فی المھد وکھلا اس آیت کا ترجمہ اورکسی کا کیا ہوا تو آپ کاہے کو مانینگے آپ ہی کی تفسیر سے جو خود بدولت کے قلم سے نکلا ہوا پیش کرتا ہون (مسیح) کلام کریگا لوگون سے گہوارہ مین اور بڑھاپے مین“ اسی کے انتظام کو آپنے خطوط وحدانی ڈال کر مسیح پنا بتلانے کو (یعنی بچپنے مین) لکھ دیا ہے دیکھو صفحہ ۱۲۱ - اب بتلاوین کہ آپ کا کان یکون کہان گیا - حضرت سیادت مآب اسی وجہ سے تو نحویون نے اس کان کو صلہ بتلایا ہے دیکھو شرح ملا جامی اور شرح الشرح ۔

آپ اس امر کی بابت ہی باربار سوال کرتے ہین کہ (مسیح کو) بن باپ کے پیدا کرنے مین حکمت الٰہی کیا ہوسکتی ہے صفحہ ۲۴ آپکے اس سوال سے مجھے بادشاہ اکبر کے دربار کا ایک واقع یاد آیا ایک دفعہ مجمع علما مین کسی صاحب فضل سے دوسرے کسی صاحب کمال آپ جیسے نے سوال کیا کہ موتے کیا صیغہ ہے وہ بیچارہ خاموش رہکر دوسرے روز دربار مین حاضر

من تو شدم تو من شدی مین مرزا صاحب ہین ثابت ہوگیا کہ مسیح علیہ السلام فوت نہین ہوئے - ان معنون پر مرزا صاحب نے کئی ایک لاثانی اعتراضات سے تمام کتابین بھری ہین جن کا خلاصہ یہ ہے کہ متوفیک کا لفظ جو پہلے ہی اسکا ترجمہ پیچھے کیوں ہوتا ہے کہین اس تاخیر کو فعل شیطانی کہا ہے کہین تحریف یہود بتلایا - غرض بہت کچھ اس ترجمہ پر جوش مسیحائی ظاہر کیا ہے جو علاوہ اظہار مسیحیت کے لیاقت علمی کا بھی مظہر ہے -

وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

اور اللہ کے ذمہ دانستہ جھوٹ لگاتے ہین

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ

ہان جو شخص اپنے وعدہ کو پورا کرے اور خدا سے ڈرتا رہے

يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ

پرہیزگار خدا کو بہاتے ہین جو لوگ خدا کے وعدے اور

بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ

قسمین تہوڑے سے مال کے عوض توڑ دیتے ہین

گناہ نہین (معاذ اللہ) ایک تو بُری طرح کہاتے ہین اور دوسرے اللہ کے ذمہ دانستہ جہوٹ لگاتے ہین کہ ہمکو خدا نے اجازت دی ہوی ہے یہ خدا کا حکم ہرگز نہین ہان حکم خداوندی یہ ہے کہ جو شخص اپنے وعدہ کو خواہ کسی سے کیا ہو بشرطیکہ موافق شریعت کے ہو پورا کرے اور ہر ایک کام مین خدا سے ڈرتا رہے تو وہ ضرور اسکا بدلہ پاویگا کیونکہ پرہیزگار نیک خصلت خدا کو بھاتے ہین خدا کو صرف یہی تو منظور نہین کہ میری اتاری ہوئی کتاب کو زبانی تو مان لو اور بظاہر اسکی تلاوت اور اوسکے نام کی تعظیم بھی کرو مگر عملی پہلو کا یہ حال کہ حافظ شیرازی کا مقولہ ؎ حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے دام تزویر مکن چون دگران قرآن را تمہاری ہی حق مین صادق آوے نہین ہرگز نہین بلکہ شریعت خداوندی یہ ہے کہ جو لوگ خدا کے نام کے وعدے اور قسمین تہوڑے سے دنیاوی مال کے عوض توڑ دیتے ہین خواہ کتنا ہی

تھوا اکبر نے اوسے بلاکر عدم حاضری کی وجہ دریافت کی تو بولا شہ لواز! آج تو اسنے موتے کا صیغہ پوچھا ہے کل کو جینے کا پوچھے گا۔ سو اسی طرح آپکے ان سوالات سے ہم ڈرتے ہین کہ شاید آپ یہ بھی نہ دریافت کرین کہ خدا نے دونو آنکھین سامنے کیون لگائین ایک آگے ہوتی ایک پیچھے تاکہ دونو طرف کی چیزین دیکھنے سے بہ نسبت حال کے دگنا فایدہ ہوتا یا کہ میر (صاحب کا) لخت جگر مسٹر سید حامد جوش جوانی مین کیون مرا اور میاں سید ازل القرنک اپنی تفسیر کا رد سننے کو کیون جیتا رکھا گیا۔ حضرت من! خدا کے کام خدا ہی جانتا ہے کہ اوس نے ایسا کیون کیا۔ ہان جس قدر وہ بتلاوے اوسیقدر ہم بھی کہہ سکتے ہین سچ ہے اور بالکل سچ ہے

۵ لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

پس جب ہم اس غرض سے کہ اس امر کے متعلق خدا کی بتلائی ہوئی وجہ کیا ہے کلام الٰہی مین غور کرتے ہین تو اس قدر پتہ

حضرت من شرح ملا جامی۔ نور الانوار حسامی۔ توضیح تلویح۔ مختصر معانی۔ مطول وغیرہ کتب اصول معانی کو ملاحظہ فرمائیے کہ واؤ کا لفظ ترتیب کے لئے نہین ہوتا اگر اسکی مثال قرآن سے چاہین تو سنئے ایک شخص مال دار کا

لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
بیشک ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور خدا
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا
اون سے نہ تو کلام کرے گا اور نہ آخرت میں اونکو
يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَإِنَّ مِنْهُمْ
دیکھیگا اور نہ اونکو پاک کریگا اور انکو عذاب دردناک ہوگا اور تحقیق
لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
ان میں سے زبان مروڑ کر کتاب پڑھتے ہیں

کیون نہ ہین دنیا کا کل اسباب متاع قلیل ہے بیشک ان
لوگون کے لئے آخرت مین کوئی حصہ نہین اور خدا اون سے
نہ تو بخوشی خاطر کلام کرے گا اور نہ بنظر رحمت آخرت مین انکو
دیکھے گا اور نہ گناہون سے ان کو پاک کریگا بلکہ ہر طرح کی ذلت
اور خواری مین دیکھین گے اور انکو عذاب دردناک ہوگا۔
پس خود ہی سوچ لو کہ یہ لوگ خدا کی شریعت سے کس قدر دور ہین
پھر اسی پر ہی بس نہین بلکہ دہوکہ بازی مین ایسے چالاک ہین کہ
کہ ایک جماعت انہین سے زبان مروڑ کر کتاب پڑھتے ہین کئی فقرے

ولنجعلہ اٰیۃ للناس (مریم) چلتا ہے کہ ہم اوس (مسیح) کو نشانی بنا دینگے۔ اسکے مقابلہ مین آپ کا عذر

[illegible] کہ جب کہ خدا تعالی اقسام حیوانات کو بغیر توالد تناسل کے عادتاً پیدا کرتا رہتا ہے اور حضرت آدم کو بے مان و باپ کے
پیدا کیا تھا تو حضرت عیسی کے صرف بے باپ پیدا کرنے ہین اوس سے زیادہ قدرت کاملہ کا اظہار نہ تھا ص ۲۲
" ار عنکبوت سے بھی ضعیف ہے۔ آپنے تو یہ خیال نہ فرمایا کہ کس امر کی نشانی حضرت مین ! اس امر کی نشانی کہ بعد جاری
کرنے اس سلسلہ کائنات کے بھی خدا اوسکے الٹ کرنے پر قادر ہے پس اگر اقسام حیوانات بغیر توالد تناسل کے
پیدا ہوتے ہین تو اون کے لئے وہی سلسلہ پیدائش مقرر کر رکھا ہے اور حضرت آدم کی پیدائش ہی ابتدا سلسلہ
مین تھی اسلئے وہ بھی خرق عادت نہین ہوسکتی اس پر آپ کا یہ شبہ کہ اگر خیال کیا جائے کہ صرف مان سے پیدا کرنا
دوسرے طور پر اظہار قدرت کاملہ تھا تو بھی صحیح نہین ہوتا اس سلئے کہ اظہار قدرت کاملہ کے لئے ایک امر بین
اور ایسا ظاہر ہونا چاہئے کہ جسمین کسی کو شبہ نہ رہے۔ بن باپ کے مولود کا پیدا ہونا ایک ایسا امر مخفی ہے۔

[illegible] سال تمام بحکم رمضان کے دن ظہر کے وقت پورا ہوا اب بحکم آیت **اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ** (بقول
آپکے) اوسپر فرض ہے کہ پہلے نماز پڑھے اور پھر زکوٰۃ دے اور اگر پہلے زکوٰۃ دے گا تو شاید آپ کے نزدیک
گنہگار بھی ہو بلکہ زکوٰۃ اوسکی ادا بھی نہ ہوگی کیا کوئی بھی اسمین آپکے ساتھ ہے دوسری آیت **اقیموا الصلوٰۃ
ولا تکونوا من المشرکین** کے بموجب (بقول آپکے) ضرور ہے کہ پہلے نماز ادا کرے اوسکو بعد شرک

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ
تاکہ تم اوس کو کتاب سے ہی سمجھو حالانکہ
الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
وہ کتاب سے نہیں یہ تو کہین کہ خدا کے ہان سے ہے
وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
مگر وہ خدا کے ہان سے نہین اور خدا کے
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝
ذمہ دانستہ جہوٹ لگاتے ہین

اوسکے ساتھ اوپر پڑہ دیتے ہین تا تم اوس ملائے ہوئی کو کتاب سے ہی سمجھو اور یہ جانو کہ واقعی اونکو مذہبی حکم یہی ہوگا جو یہ کہتے ہین حالانکہ وہ کتاب اللہ سے نہین یہ تو کہین کہ خدا کے ہان سے ہے مگر وہ خدا کے ہان سے نہین بلکہ خود بدعملی کرتے ہین اور خدا کے ذمہ دانستہ جہوٹ لگاتے ہین۔ خدا پر ہی جہوٹ باندہتے ہین بس
نہین کرتے بلکہ اپنے
رسولون پیشوایان دین

جسکی نسبت یہ نہین کہا جا سکتا کہ اظہار قدرت کاملہ کیلئے کیا گیا ہے۔ جلد ۲ صفحہ ۲۳ بالکل اُسکے مشابہ ہے جیسا کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہین کہ سید صاحب کو نہ تو کوئی شبہ ہے اور نہ ہی وہ اپنے مذہب کو قابل پذیرائی جانتے ہین بلکہ اونہون نے خواہ مخواہ ایک تماشہ دیکھنے کو یہہ نیا مذہب بنا رکھا ہے اسلئے شبہ ہو تو کسی ایسے امر مین جو کسی محاورہ زبان سے رفع ہو سکے نہ ایسے شبہات جو رفع ہوتے ہوتے قرآن کو بھی مرفوع کر جائین۔ پس جیسا کہ آپ کی دیانتداری اور قومی جوش اور ہمارے ایجوکیشن کے نعرے سُننے والے اس امر کو جانتے ہین کہ آپنے اسلام مین کبھی کسی کے لئے تجدید مذہب نہین کیا بلکہ دراصل آپ کی تحقیق ہی یہی ہے ایسا ہی مریم صدیقہ کے حالات دیکھنے والے اور اوسکی عفت کو جاننے والے اس قدر جانتے تھے کہ نہ تو مریم کا خاوند ہے اور نہ وہ فاحشہ ہے پس ایسی لڑکی عفیفہ کو جو بچہ پیدا ہوا ہو تو ضرور ہے کہ بے باپ کے ہی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ بدباطنیون کو بجز اسکے کچھ نہ سوجھی کہ مریم کو تہمت سے ملوث کیا جو بعد دیکھنے کمالات مسیح کے اونکا شبہ جاتا رہا ۔۔ اصل یہ ہے کہ سید صاحب چونکہ سپر نیچرل (خلاف عادت) محال سمجھتے ہین اسلئے جہان کہیں کوئی بات سپر نیچرل ہو

چہوڑ سے اگر پہلے شرک چہوڑیگا تو شاید آپ خفا ہونگے۔ تیسری آیت خدا نے فرعون کے جادوگرون کے قول کو ایک جگہ یون بیان فرمایا ہے کہ **بِرَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ** دوسری جگہ بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى فرمایا ہے جو پہلے کے الٹ ہی حالانکہ جادوگرون نے یقینًا ایک ہی طریق سے کہا ہوگا سو اگر وہ طریق اول ہے تو دوسرے

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ

کسی بشر کا یہ کام نہیں کہ خدا اسکو

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ

کتاب اور علم اور نبوت دی پہر وہ لوگوں

لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ

سے کہنے لگے کہ خدا سے ورے مجھے ہی

اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ

خدا سمجھو ہاں تم کتاب اللہ کو پڑھ

پر بھی جھوٹ باندھتے ہیں

کہتے ہیں کہ مسیح نے ہمین اپنی

الوہیت کی تعلیم دی ہے حالانکہ

کسی بشر کا یہ کام نہیں کہ خدا

اسکو کتاب آسمانی سکھا دے اور علم

پڑھاوے اور نبوت دے پھر وہ لوگوں

سے کہنے لگے کہ خدا سے ورے مجھے بھی

خدا سمجھو لیکن ہاں یہہ ضرور کہے گا۔ کہ لوگو! تم کتاب اللہ کو پڑھ

شان نزول (مَا كَانَ لِبَشَرٍ) عیسائیوں کا عام دعوے ہے کہ ہمکو تثلیث اور الوہیت مسیح کی تعلیم خود مسیح نے ہی دی ہوئی ہے
اُن کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم بتفصیل منہ

اوسکی تاویل میں ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیتے ہیں حالانکہ خود ہی فرماتے ہیں کہ یہ بات سچ ہے کہ تمام قوانین
قدرت ہمکو معلوم نہیں ہیں اور جو معلوم ہیں وہ نہایت قلیل ہیں اور اون کا علم پورا نہیں بلکہ ناقص ہے
اسکا نتیجہ یہ ہے کہ جب کوئی عجیب واقع ہو اور اوسکے وقوع کا کافی ثبوت بھی موجود ہو اور اوسکا وقوع معلومہ
قانون قدرت کے مطابق بھی نہ ہو سکتا ہو اور یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ بغیر دھوکہ و فریب کے فی الواقع واقع
ہوا ہے تو یہہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ بلاشبہ اوسکے وقوع کے لئے کوئی قانون قدرت ہے مگر ہمکو اسکا علم نہیں ص ۲۴ ج ۲
ثبوت کیلئے آیات قرآنی بشرط انصاف ملاحظہ ہوں۔

میں کذب آئیگا اور اگر دوسرا ہے تو پہلا جھوٹ ہوگا علاوہ اسکے کئی ایک مقام پر انبیا سابقین کا لاحقین سے
پیچھے ذکر کیا ہے چنانچہ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ
پس جب واؤ کا لفظ ترتیب کے لئے نہیں ہوتا بلکہ محض جمعیت کیلئے ہے تو متوفیک کے معنی رافعک سے پیچھے کر لینے

حاشیہ (مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ) شروع سورت سے جس مضمون خلاف العقل والنقل عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح کی تمہید بیان تھی

تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

پڑھاکر اللہ لوگ بنو

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ

اور یہ حکم بہی نہ کریگا کہ تم فرشتون اور

النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ

نبیون کو اپنا مربی بنالو کیا

بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

مسلمان ہونیکے بعد تمکو کفر بتلائے گا ؟

پڑھاکر اللہ لوگ بنو- اور یہ حکم بھی ہرگز نہ کرے گا کہ

تم فرشتون اور نبیون کو اپنا حقیقی مربی بنالو

بہلا یہ کیسے ہوسکتا ہے

کہ خدا کا بندہ

جسے محض لوگون

کی ہدایت

کیلئے ہی رسول کر کے بہیجے وہی شرک پہیلائے

کیا مسلمان ہونیکے بعد تم کو کفر بتلائے گا ؟

۳ زمانہ حال کے منکرین سپرنیچرل کیلئے ایک واقع کا بیان شاید دلچسپی سے خالی نہ ہوگا- پیسہ اخبار لاہور
۲۸ نومبر ۱۸۹۶ء مین بعنوان مرغی سے مرغا یہ خبر لکھی تھی کہ موضع آساپور ضلع دربھنگہ مین ایک شخص گوہرمان
کے یہان عرصہ سے ایک مرغی تھی چند دفعہ انڈے دئے اور بچے نکالے ایک دفعہ اوسکے سر پر تاج مرغ جسے
ہندی مین مور کہتے ہین بڑھنا شروع ہوا اور معمول سے زیادہ تجاوز کر گیا تب اوسنے بانگ مثل مرغون کے
دینا شروع کیا اب مرغیون سے جفت کرتی ہے مختصر یہ کہ مرغی سے مرغا بن گیا (راقم خریدار نمبر ۱۴۸۷۲
اس خبر کی تحقیق کو کہ کہین بازاری گپ نہ ہو راقم خبر کا پتہ دفتر اخبار سے معلوم کر کے اونکو خط لکہا کہ معتبر آدمیون کی
تحریر جنہون نے اس واقع کو بچشم خود دیکھا ہو مع دستخط خاص میرے پاس بہجوا دین جسکے جواب مین صاحب مضمون کا

۴ مین کونسی قباحت ہوگی بالخصوص جبکہ پہلی آیت سے ہم صعود بجسد عنصری ثابت کر آئے ہین جس سے دونو آیتون کی تطبیق لفظی
و معنوی بخوبی ہو جاتی ہی تقدم و تاخر کی مزید تحقیق منظور ہو تو تفسیر اتقان ملاحظہ ہو جسمین چالیسوین نوع خاص اسی مطلب کیلئے
مصنف نے مقرر کی ہی کہ بعض الفاظ مقدم ہون لیکن ترجمہ اونکا موخر ہوتا ہے چنانچہ انی متوفیک و رافعک بہی انہی مین سے گنا ہے

۵ اوسکا صریح اظہار فرمایا گیا ہے مسیح کے تمام خاندان کا ذکر اور اصل تمہید تہا مقصود اس سب سے یہ تہا کہ الوہیت مسیح باطل ہے
چنانچہ ہم موقع بموقع تفسیر مین اشارہ کرتے گئے ہین اس مسئلہ مین قرآن شریف نے کئی دلائل بیان کئے ہین مگر اون [illegible]

ع ۹ ۱۵

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

یاد تو کرین جب خدا نے ہر ایک نبی سے عہد لیا تھا کہ جو کتاب اور دانائی کی باتین مینے تمکو دی ہین پھر جو تمہارے پاس کوئی رسول آوے جو تمہاری ساتھ والی بات کی تصدیق کرے تو اوسکو ضرور مانیو اور اسکی مدد کیجیو

ہرگز نہین۔ پس جب ایسی آیات بینات یہ لوگ سنتے ہین تو اور تو کوئی عذر نہین کرتے جھٹ سے کہدیتے ہین کہ اگر یہہ نبی (محمد) بحق ہوتا تو اُسکے لئے کوئی پیشگوئی پہلی کتابون مین ضرور ہوتی حالانکہ اس دعوی مین بھی جھوٹے ہین کہ پیشگوئی نہین ذرہ یاد تو کرین جب خدا نے ہر ایک نبی سے عہد لیا تھا کہ جو کتاب اور دانائی کی باتین مینے تمکو دی ہین اون پر تو عمل کرو پھر اگر تمہارے پاس کوئی رسول تمہاری زندگی میں ہی آوے جو تمہاری ساتھ والی بات کی جو مینے تمہین دی ہے تصدیق کرے تو اوسکو ضرور مانیو اور اوس کی مدد کیجیو

شان نزول وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ یہ آیت یہود ونصاری کی مذمت دربارہ کتمان حق نازل ہوئی۔ معالم

خط پہنچا جو ذیل مین درج ہے

مولوی صاحب سرچشمۂ فیض وکرم مدافضالہ

وعلیکم السلام آپنے اوس خبر کی جو مینے ۲۸ نومبر کے پیسہ اخبار مین دی ہے تصدیق فرمائی ہے مین اس جگہہ کلکتہ میں ہون اور اس امر کے جائے وقوع یعنے اپنے مکان شہر دربھنگہ سے تین سو میل کے بعد پر ہون ایسی حالت مین مجھ سے فورًا انجام ہونا آپکے حکم کا محال ہے لیکن اس بات کا وعدہ کرتا ہون کہ کچھ دنون بعد ضرور اس خبر کی تصدیق آپکی خواہش کے مطابق آپکے پاس بھجواؤن گا" خادم محمد جلیل [illegible] نکلو اسٹریٹ کلکتہ ۶

اب ہماری تقریر کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہوا کہ اے عیسٰی مین ہی تجھ سے یہ سب معاملہ قیامت تک کرون گا رہا یہ کہ پہلے کون ہوگا اور پیچھے کون اس کا ذکر نہین اسکو دوسری آیت نے حل کردیا کہ رفع ہو چکا ہے تو فی ابھی ہو گی اگر یہ سوال ہو کہ بیشک پہلی آیت میں رفع بجسد عنصری لینا ہی مناسب ہے اور کہ لفظ واو ترتیب کیلئے ہی نہین ہوتا گر آخر

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ دلایل کے بیان سے پہلے عیسائیون کا عقیدہ مذکورہ جو اون کے نزدیک مدار نجات ہی بیان کرنا بھی ضروری ہے -

وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا	پھر مزید تاکید کیلئے خدانے کہا کیا تم اقراری ہو اور اسپر میرا
کہا کیا تم اقراری ہو اور اس	عہد قبول کرتے ہو یا نہین وہ بیک زبان بولے ہم اقراری
اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ	ہین خدانے کہا تم اس معاملہ کے تم گواہ رہو اور مین خود بہی
پر میرا عہد قبول کرتے ہو وہ بولے ہم اقراری ہین کہا	تمہارے ساتھ گواہ ہون
[redacted]	[redacted]
تم گواہ رہو اور مین خود ہی تمہارے ساتھ گواہ ہون پس جو کوئی	سے یا تمہاری امت
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥	مین سے بعد اس اقرار
پہریگا تو وہی بدکار ہوگا	کے پہریگا سو وہی بدکار رہوگا بہلا نبیون کا عہد

اسکے بعد راقم خبر کی کوشش سے اس کے دیکھنے والون کا دستخطی خط پہنچا

مخدوم مکرم جناب مولنا صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و علی من لدیکم - الحمد للہ مزاج مبارک مین بمقام جالہ ضلع دربھنگہ مدرس مدرسہ تاج المدارس ہون اتفاقاً بماہ ربیع الثانی ١٣٣١ھ مدرسہ سے رخصت لیکر بمقام آسا پور ضلع دربھنگہ پہنچا قبل پہنچنے کے اثناء راہ مین سنا کہ بھائی گوہر خان کی ایک مرغی مرغ ہوگئی ہے کچھ خیال نہ کیا افواہ لغو سمجھا جب بھائی موصوف کے مکان پر پہنچا قدرت صانع مطلق کو اپنی آنکھون سے دیکھا ایک پرندہ ہے ہیئت بجنسہ مرغی کی بمو زاو طوق جسکی منہاری مور ہے ایک گرہ دیکھا اور بانگ دیتا جو خاص مرغ کا ہے اوس کو بارہا سنا اور حقیقی کرتے ہوے دیکھا - جناب! یہہ وہ مرغی ہے جس نے تین بار بیضے دیئے اور اوسکے بچے ہوئے گرچہ یقین کامل اس کے

کلام خداوندی تو بہت بڑا الفصیح البلیغ ہے اس کا کیا سبب ہے کہ متوفی کو پہلے لائے ہین آخر بلا وجہ تو نہین سنو اس کا جواب یہ ہے کہ ہان بلا وجہ نہین بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح کو بتقاضائے بشریت اعدا سے ہر وقت خوف رہتا تہا اوکی تسلی کے لئے اس لفظ کو پہلے کردیا کہ اے عیسیٰ مین ہی تجھے موت طبعی سے مارونگا یہ نہ ہوگا کہ تیرے دشمن تجھے کچھ تکلیف

عیسائیون کی مشہور کتاب دعاے عام مین مسلمہ عقیدہ مقدس اتھاناسیس کا یون لکھا ہے "جو کوئی نجات چاہتا ہو اوسکو سب

+ مرزا صاحب بہی یہ بات انتے ہین کہ یا عیسیٰ انی متوفیک یہ الہام حضرت عیسیٰ کو بطور تسلی ہوا تہا جب یہود اونکو مصلوب کرنیکے لئے کوشش کر رہے تہے - سراج منیر صفحہ

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ

توکیا دین الٰہی کے سوائے اور دین چاہتے

أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

ہین حالانکہ تمام آسمان و زمین کے لوگ

طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝

چار و نا چار اوسی کے زیر فرمان ہین اور اوسی کیطرف

قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا

تو کہہ کہ ہم خدا کو اور جو کچھ ہماری طرف اور

أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب

دیمان جو بحکم خداوندی اونہون نے کیا تھا جب نہین مانتے توکیا دین الٰہی کے سوائے اور دین چاہتے ہین حالانکہ تمام آسمان و زمین کے لوگ چار و نا چار اوسی کے زیر فرمان ہین اور انجام کار اوسی کیطرف پھرینگے۔ پس تو بلند آواز سے کہدے کہ جاؤ جو تمہارا جی چاہے کرو ہم تو سب سے پہلے اکیلے خدا کو مانتے ہین اور جو کچھ ہماری طرف اور ابراہیم

اور

اسمعیل اور اسحق

اور یعقوب

اور اوسکی

دیکھتے ہو جاتا ہے کہ یہ مرغی آور مرغ بہی ہے تاہم بیسیون تاویل اور توجیہ احقر نے کیا لیکن اوسکے دلایل ایسے قوی ہین کہ لامحالہ کہنا پڑتا ہے کہ واقعی ہے اور توجیہات اور تاویلات سے مقصود تہا کہ کہین دہوکھا نہ ہو گیا ہو شلاً اسی صورت کا مرغ رہا ہو خلاصہ یہ ہے کہ سر مو ہمین کلام نہین حسب الطلب مالک مرغی و چند اشخاص نمازی عادل کے دستخط بقلم اونکے پشت پر ثبت ہو روانہ خدمت عالی کرتا ہون والسلام۔

فقیر محمد اسحق مدرس مدرسہ تاج المدارس تاریخ ۲۲ رجب ۱۳۱۲ھ

مرغی مرغا ہو گیا العبد محمد رمضان خان بقلم گلذار خان ۔ العبد ظہور خان ۔ گوہر خان (مالک مرغی) بقلم اسد علی خان پسر گوہر خان۔ کسی ایک دستخط گجراتی یا کسی دوسری اجنبی زبان مین جو یہان کسی سے پڑہے نہین گئے فقط آجتک ہمارے پاس ہے۔ اس قسم کے

پہنچا سکین اور یہ روشن قرآن کریم کی بلکہ کل فصحا کی عموماً ہے کہ کلام تسلی بخش کو پہلے لایا کرتے ہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے **عفی اللہ عنک** پہلے لاکر **لم اذنت لھم** کو پیچھے فرمایا

باتون سے پہلے ضرور ہے کہ عقیدہ جامعہ رکہہ اس عقیدہ کو جو کوئی کامل اور بیداغ نگاہ نہ رکہیگا وہ بیشک عذاب ابدی مین پڑیگا

+ خدا تجھے معاف کرے تو نے اونکو اجازت کیون دی تہی۔

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی
اور اسکی ساری اولاد کیطرف اوتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ
وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ
اور نبیون کو خدا کی طرف سے ملا ہے سب کو مانتے ہین ہم انمین
اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝
کسی مین تفریق نہین کرتے اور ہم اوسی کے مخلص بندے ہین

ساری اولاد کیطرف خدا کے ہان سے اوتارا گیا اور بالخصوص جو
موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیون کو خدا کی طرف سے ملا ہے سب کو مانتے ہین
ہم ان نبیون مین سے کسی مین تفریق نہین کرتے کہ بعض کو مانین
اور بعض سے انکاری ہون جیسے کہ تم اور بڑی بات یہ ہے کہ ہم
اوسی کے مخلص بندے ہین نہ کہ تمہاری طرح مشرک کہ مسیح کو
بھی خدا مانتے ہو۔ چونکہ ہمارے دین اسلام مین توحید اور اخلاص

۴ اورکئی واقعات اخبارون مین دیکھنے مین آتے ہین مگر چونکہ اونکی اتنی تحقیق ہم سے نہین ہوتی اسلئے وہ نہین لکھے -
بالآخر ہم سید صاحب کی ہی تحریرات سے اپنی راے کی تائید نقل کرکے حاشیہ کو ختم کرتے ہین
اُنہین کچھ شک نہین ہوسکتا ہے کہ پہلی ہی صدی مین حضرت مسیح علیہ السلام کے باب مین اختلاف شروع ہوا اور
یہ اختلاف ہونا ضروری تھا۔ پیدائش اور بناوٹ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایسی تھی کہ وہ خود اس اختلاف کا ہونا چاہتے تھے
جو شخص اونکی ظاہری صورت کو دیکھتا تھا وہ یقین جانتا تھا کہ وہ انسان وابن مریم ہین۔ اور جب یہ خیال کرتا تھا
کہ وہ کسی ظاہری سبب سے پیدا نہین ہوئے تو یقین کرتا تھا کہ وہ روح ہین۔ اور یہ ظاہری انسانی
صورت صرف اس سبب سے حاصل ہوئی ہے کہ جبرئیل فرشتہ خدا کا انسان کی صورت مین خدا کا پیغام مریم پاس
لیکر آیا۔ اگر وہ کسی اور صورت مین لیکر آتا تو بلاشبہ حضرت عیسیٰ اوسی صورت مین پیدا ہوتے۔ اور جب کوئی شخص
اونکے اوس مقتدانہ معجزہ کو دیکھتا تھا کہ مُردون کو زندہ کرتے ہین جو خدا کا کام ہے تو اونکو خدا اور خدا کا حقیقی بیٹا

تیسری آیت اس مسئلہ (وفات مسیح) پر سید صاحب نے یہ لکھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مسیح سے کہیگا کیا تو نے لوگون سے کہا تھا کہ مجھ
اذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی
وامی الٰہین من دون اللہ قال سبحانک ما یکون لی ان اقول
ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ
اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا بنالو مسیح کہیگا کہ تو پاک ہے شرک سے
مجھ لائق نہین کہ ایسی بات منہ پر لاؤن جو میرا حق نہو اگر مینے کہی ہوگی

۵ اور عقیدہ جامعہ یہ ہے
کہ تم تثلیث مین واحد خدا کی اور توحید مین تثلیث کی پرستش کرین نہ اقانیم کو ملا بین نہ ماہیت کو تقسیم کرین کیونکہ

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا
جوکوئی سوائے اسلام کے اور دین تلاش کریگا
فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
ہرگز اوس سے قبول نہوگا اور وہ آخرت مین
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ
نیان کارون مین سے ہوگا بھلا ایسے لوگون کو کیونکر
قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا
خدا راہ دکہائے گا جو بعد ایمان لانیکے منکر ہوگئے حالانکہ شہادت

اعلی درجہ کا ہے اس لئے خدا کی طرف سے بھی عام اعلان ہے کہ جو کوئی سوائے اسلام کے اور دین تلاش کرے گا ہرگز اوس سے قبول نہوگا اور وہ آخرت مین زیان کارون مین سے ہوگا بھلا ایسے لوگون کو کیونکر خدا جنت کی راہ دکہائے گا جو بعد ایمان لانیکے بغرض دنیوی منکر ہو گئے حالانکہ شہادت

کہتا تھا۔ پس جس شخص نے اونکی ظاہری صورت پر نظر کی اوسنے اونکو نرا انسان جانا اور جس نے انسانی صورت بننے کی وجہ پر خیال کیا اوس نے اونکو صرف روح جانا اور جس نے اونکی معجزہ پر نظر کی اوس نے اللہ اور ابن اللہ جانا اور جس نے سب پر نظر کی اوس نے رسول اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ مانا اور ان سب چیزون کو خدا سے واحد جانا اور پھر سب کو ایک مانا۔" تصانیف احمدیہ جلد دوم صفحہ ۴

اس ورس مین جو یہ لکھا ہے کہ (اوس سے پہلے کہ وہ ہم بستر ہو) اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بعد اسکے حضرت مریم یوسف سے ہم بستر ہوئی ہون کیونکہ منگنی کے بعد حضرت مریم کا بیاہ ہونا پایا نہیں جاتا بلکہ مقدس اور اوس بزرگی کے جو اللہ تعالی نے اس اعجازی حمل سے حضرت مریم کو مرحمت فرمائی تھی یوسف نے حضرت مریم کا ادب کیا اور بیاہ سے باز رہا۔ چنانچہ بعض علماے مسیحی نے اس ورس مین سے اس فقرہ کو کہ (قبل اس سے کہ ہم بستر ہون) بعض نسخون مین سے قصداً نکال ڈالا تہا تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر کچھہ شبہ نہ رہے۔ تصانیف احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۵

تو جانتا ہے کیونکہ تو میرے اندر کی بات کو بھی جانتا ہے اور مین تیری بات مخفی نہین جانتا تو غیب دان ہے۔	فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب

باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اقنوم اور روح القدس ایک اقنوم ہے۔ مگر باپ بیٹے اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکسان جیسا باپ ہے ویسا بیٹا اور ویسا ہی روح القدس ہے باپ غیر مخلوق

اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ

بھی دے چکے تھے کہ رسول برحق ہے اور دلایل بھی اونکو

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

پہنچ چکے خدا ظالمون کو راہ نہین دکھاتا

بھی دے چکے تھے کہ رسول برحق ہے اور سچائی کے دلایل بھی اونکو پہنچ چکے مگر بااین ہمہ سب منکر ہو بیٹھے تو خدا نے بھی اپنی رحمت سے اونکو محروم کردیا اسلئے کہ خدا ایسے ظالمون کو جنت کی راہ نہین دکھاتا

۳ "جب یہ واقع یوسف کو معلوم ہوا تو وہ نہایت متعجب ہوا کیونکہ حضرت مریم کا حمل ایسے عجوبہ طریقہ سے ہوا تھا کہ انسان کی سمجھ سے باہر تھا مگر یوسف نے اپنی نیکی اور بردباری اور سرتا پا خوبی سے اوسکا مشہور کرنا نہ چاہا کیونکہ اگر یہ بات اس طرح پر ہوتی جس طرح کہ یوسف کے دل مین وہم ہوا تھا تو یہودی شریعت کے بموجب حضرت مریم کو سنگسار کرنے کی سزا دی جاتی اسلئے یوسف نے چاہا کہ چپ چپاتے اوس منگنی کو چھوڑ دے مگر اللہ تعالے نے حضرت مریم کی ستھرائی اور برگزیدگی ظاہر کرنے اور یوسف کے دل کا شک مٹانے کو اپنا فرشتہ خواب مین یوسف پاس بھیجا اور اوس فرشتے نے کہا کہ تو مریم کو مت چھوڑ اور کچھ اندیشہ مت کر کیونکہ وہ روح قدس سے حاملہ ہے اس الہام سے یوسف کے دل کا شک مٹ گیا اور حضرت مریم کے تقدس کا اوسکو یقین ہوا اور اوس نے اوسکو اپنے پاس رہنے دیا۔" تصانیف احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۹

"اس ورس مین وہ عبری لفظ جسکے معنی کنواری کے کئے ہین (علمہ) ہے گر یہودی اسپر تکرار کرتے ہین اور وہ جوان عورت کے معنی بتاتے ہین اور ترجمہ اکوئلا مین بھی جو ۱۲۹ء مین ہوا اور ترجمہ تھیوڈوشن مین بھی جو ۱۷۵ء مین ہوا اور ترجمہ سِمّیکس مین جو ۲۰۰ء مین ہوا اوس کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے - اور بیبل مین بھی بعض لوگون نے صرف ایک جگہ جوان عورت کے معنے کئے ہین مگر یہ تکرار یہودیون کی درست نہین ہے اصلی معنی اس لفظ کے پوشیدہ کے ہین اور جو کہ یہودی اپنی کنواری لڑکیون کو لوگون سے چھپاتے تھے اسلئے یہ لفظ کنواری لڑکی

۴ ما قلت لهم الا ما امرتني به ان اعبدوا الله ربي وربكم وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت

مینے لوگون سے کہا تھا کہ اکیلے خدا کی جو میرا اور تمہارا رب ہے عبادت کرو اور مین خود جبتک اونمین تھا اونکا نگہبان رہا اور جب تو نے مجھ کو فوت کرلیا

۵ بیٹا غیر مخلوق اور روح قدس غیر مخلوق باپ غیر محدود بیٹا غیر محدود اور روح قدس غیر محدود باپ ازلی بیٹا ازلی اور روح قدس ازلی تاہم تین ازلی نہین بلکہ ایک ازلی اسی طرح تین غیر محدود نہین اور نہ تین غیر مخلوق بلکہ ایک غیر محدود

ف انجیل متی ۱ باب ۲۳ ورس کیطرف اشارہ ہے جسمین حضرت مسیح کو کنواری سے پیدا ہوا لکھا ہے ۱۲ منہ

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ سزا اونکی یہ ہے کہ خدا کی اور فرشتون کی اور اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ جہان کے سب لوگون کی انپر لعنت ہو	سزا اون کی یہ ہے کہ خدا کی اور فرشتون کی اور جہان کے سب لوگون کی انپر لعنت ہو جس سے وہ کبہی رہائی نہ پاوین گے

۳

کے معنی مین بولا جاتا تھا چنانچہ کتب عہد عتیق مین کئی جگہ یہہ لفظ آیا ہے اور اوسکے معنی کنواری کے ہین۔ لیکن اگر کہین ایسا قرینہ ہو کہ اوسکے سبب جوان عورت سمجہی جاوے تو اصلی استعمال سے پہیر کر بطور مجاز جوان عورت کے معنے لیتے ہین مگر اس ورس مین کوئی ایسا قرینہ نہین بلکہ خلاف اسکے قرینہ ہے کیونکہ اشعیاہ نبی نے معجزہ بتایا ہے اور وہ معجزہ جبہی ہوتا ہے جب کنواری بیٹا جنے اسلئے اس جگہ بلاشبہ کنواری کے معنی ہین نہ (عمید) یعنے جوان عورت کے اور کچہ شبہ نہین کہ اون پہلے تینون مترجمون نے اسکے ترجمہ مین غلطی کی چنانچہ سبٹوایجنٹ مین جسکو بہتر علماء یہود نے ملکر ترجمہ کیا اس لفظ کا اس مقام پر **کنواری** ترجمہ کیا ہے۔ (تصانیف احمدیہ جلد دویم صفحہ ۳۲)

غرض کہ ایک ایسا زمانہ آگیا تھا کہ روحانی تقدس کسی مین نہین رہا تھا اسلئے ضرور تھا کہ کوئی ایسا شخص پیدا ہوتا جو روحانی تقدس اور روحانی روشنی لوگون کو سکہاوے پہر وہ کوئی نہین ہوسکتا تہا مگر وہ **جو صرف روح** سے پیدا ہوا ہو نہ **کسی ظاہری سبب سے** چنانچہ اس روحانی روشنی کے چمکانے کو حضرت مسیح علیہ السلام **صرف** روح خدا سے پیدا ہوئے تصانیف احمدیہ جلد دویم صفحہ ۳۶

پس اب ہم سید صاحب کے بیانات کے بعد اہل مذاق کے انصاف پر بہروسہ کرکے حاشیہ کو ختم کرتے ہین۔ واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

منہ

۴

انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید (المائدہ)	تو تو ہی اونپر نگہبان تھا اور ہر چیز تیرے سامنے ہے۔

اس آیت کے ترجمہ مین خاندان نیچریہ† کا باہمی اختلاف ہے سید صاحب تو اسکے معنی جب اللہ کہیگا" کرتے ہیں اور مرزا صاحب

۵

اور ایک غیر محدود یونہی باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق تو بہی تین قادر مطلق نہین بلکہ ایک قادر مطلق ہے ویساہی باپ خدا بیٹا خدا اور روح قدس خدا اس پر بہی تین خدا نہین بلکہ ایک خدا اسی طرح

† جیسے سید صاحب لفظ نیچر کو استعمال کرتے ہین مرزا صاحب بتبدیلی لفظ سنت اللہ بولتے ہین دراصل دو تو ایک ہین ۱۲ منہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

ہلکہ ہمیشہ اوسمین رہین گے نہ انکے عذاب مین تخفیف

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

ہوگی اور نہ انکو مہلت ملیگی لیکن جو لوگ بعد اس کے

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ

باز آئے اور اعمال کو سنوارا خدا بڑا بخشش

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

بلکہ ہمیشہ اوس مین رہین گے نہ ان کے عذاب مین تخفیف ہوگی اور نہ اونکو عذر کی مہلت ملیگی۔ لیکن جو لوگ دنیا مین ہی بعد اس کفر کے باز آئے۔ اور اپنے اعمال بد کو سنوارا تو ایسے لوگ بخشش کا حصہ لیتے ہین کیونکہ خدا بڑا بخشش کرنے والا نہایت مہربان ہے

تفسیر مجددی: جب تُو اسد نے کہا" کہتے ہین اور مرزا صاحب کے خلیفہ راشد مولوی حکیم نورالدین صاحب سید صاحب سے متفق ہین (دیکھو مقدمہ الکتاب صفحہ ۸) غرض مرزا صاحب ماضی اور سید صاحب و حکیم صاحب مستقبل کے لیتے ہین جس سے مطلب مین بھی کسی قدر فرق آجاتا ہے۔ مگر انصاف سے دیکھین تو سید صاحب و حکیم صاحب کے معنی صحیح ہین اسلئے کہ حضرت مسیح کے جواب مین خدا کی طرف سے جو جواب الجواب دیا جائیگا وہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ سوال و جواب بروز قیامت ہونگے چنانچہ ارشاد ہوگا کہ یہی دن ہے کہ سچون کا سچ اونکو نفع دیگا" اور یہہ ظاہر ہے ایسا دن کہ جسمین اعمال حسنہ کا حقیقی نفع ہو وہ دن قیامت کا ہے۔ خیر اس تصفیہ کے بعد ہم آیت کے مطلب کیطرف آتے ہین کہ ہمارے مخاطب کہتے ہین کہ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہوگئے کیونکہ وہ خود کہین گے کہ جبتک مین انمین تھا مین جانتا ہون اور جب تونے مجھے فوت کرلیا تو تو ہی انکا نگہبان تھا"

تفسیر مسیحی: باپ خداوند بیٹا خداوند اور روح قدس خداوند تو بھی تین خداوند نہین بلکہ ایک خداوند۔ دعائیہ عمومی مطبوعہ تحارت ۱۸۹۲ء عیسائیون کے گروگھنٹال پادری عماد الدین لکھتے ہین کہ ایماندارون (عیسائیون) پر لازم اور واجب ہے کہ جیسا باپ اور بیٹے پر ویسا ہی روح القدس پر ایمان لاکر اسکی عبادت اور بندگی کرین اور عنایت اور نعمت کی امید اوس سے رکھین۔ مفتاح الاسرار طبع پنجم ص۴۰۲
عبارت مذکورہ بالا سے صاف سمجھ مین آتا ہے کہ ہر ایک ان تینون (باپ۔ بیٹا۔ روح قدس) مین سے مستقل خدا اور معبود ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
وہ لوگ جو بعد ایمان لانیکے کافر ہوئے
ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ
پہر کفر مین ہی بڑہتے گیے اونکی توبہ ہرگز قبول
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝
نہ ہوگی لوگ بہولے ہوئے ہین

اوسکی بخشش کو اگر کسی کی سخت بدعملی مانع نہ ہو تو فوراً بندون کو دبوچ لینی سے ہے۔ قابل ملامت وہ لوگ ہین جو بعد ایمان لانیکے کافر ہوے۔ پھر کفر مین ہی بڑہتے گئے یہان تک کہ مر گئے اونکی توبہ جو بروز قیامت کرینگے ہرگز قبول نہ ہوگی اور نہ ہی اون پر نظر رحمت ہوگی اور یہی لوگ اصلی راہ سے بھولے ہوئے ہین

مین کہتا ہون کہ ہان بیشک جس وقت (یعنی بروز قیامت) حضرت مسیح یہ کلام کہینگے اوس وقت سے پہلے فوت ہو چکے ہونگے ہم بھی تو اس امر کے قایل ہین کہ قرب قیامت دنیا مین تشریف لاکر بنی آدم کیطرح فوت ہونگے اس سے یہ کہان سے ثابت ہوا کہ اس وقت بھی فوت شدہ ہین ہان ہم پر یہہ اعتراض ہوگا کہ سوال خداوندی کا مطلب تو یہہ تہا کہ تو نے اونکو اپنی الوہیت کیطرف بلایا تہا جس کا جواب مسیح نے یہ دیا اور پہر اسیر بس نہیں کی بلکہ یہ بھی کہا کہ جبتک مین انمین تہا ان کا نگران حال تہا اور جب تو نے مجہکو فوت کر لیا تو تو ہی نگہبان تہا اس سے صاف سمجہہ مین آتا ہے کہ حضرت مسیح کو عیسائیون کے شرک کی کوئی خبر نہیں اور یہہ جب ہی صحیح ہو سکتا ہے کہ اب مسیح زندہ نہ ہون کیونکہ اگر زندہ ہین اور دنیا مین آوینگے (جیسا کہ مسلمانون کا عام طور

یہ ہے عیسائیون کا دعوے جسپر مذکورہ ذیل دلایل نقلی دیا کرتے ہین۔ یون تو کہنے کو عیسائیون کا دعوے ہے کہ انجیل سے کیا بلکہ توریت بلکہ کل نبیون کی کتب اور تحریرون بلکہ نیچرل لسٹ (نظام عالم) کے ہر ورق سے تثلیث اور الوہیت مسیح ہی ثابت ہوتی ہے تاہم اس بات کے قایل ہین کہ توریت مین اسکا اشارہ ہوا ہے مفتاح الاسرار صفحہ اور انجیل مین بالوضاحت بیان ہے۔ مفتاح صفحہ اس لئے ہم بھی اون دلایل کے بیان کرنے مین (بقول اونکے) انجیلی حوالوں پر بلکہ انہین کے الفاظ پر قناعت کرتے ہین۔ مفتاح الاسرار کے مصنف پادری فنڈر جو ہندوستان مین عیسائیوں کے امام مناظرہ مانے جاتے ہین رسالہ مذکورہ مین یون رقم طراز ہین +

مسیح نے خدا کی ذات وصفات اور لفظ خدا کو بہی اپنے ساتہ نسبت دیا ہے چنانچہ آیندہ آیتوں سے معلوم ہوتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ
جو لوگ کافر ہون اور کفر کی حالت مین مرجاتے انمین
كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ
سے کسی سے زمین بھر کر بھی سونا ہرگز قبول
ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
نہ ہوگا گو وہ اپنا جرمانہ اتنے سے ادا ہی کرنا چاہے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ
بلکہ انکو دردناک عذاب ہوگا اور کوئی بھی انکا مددگار نہ ہوگا

اسلئے کہ ہمارے ہان عام دستور ہے کہ جو لوگ کافر ہون اور کفر کی حالت مین مرجائین تمام عمر بھر اسلام اور فرمانبرداری کیطرف نہ آئین ہمیشہ عذاب مین مبتلا رہین گے ایسے کہ ان مین سے کسی سے زمین بھر کر بھی سونا ہرگز قبول نہ ہوگا گو بفرض محال وہ اپنا جرمانہ بھی اتنے سونے سے ادا کرنا چاہے کسی طرح کی رعایت نہ ہوگی بلکہ انکو دردناک عذاب ہوگا اور کوئی بھی انکا مددگار نہ ہوگا - دیکھو تو یہی مال جسکے جمع کرنے مین انہون نے ازحد فزون جانفشانی کی تھی وہ بھی اس قابل نہ ہوا کہ آخرت مین

پر عقیدہ ہے) تو عیسائیون کے کفر و شرک کی انکو ضرور خبر ہوگی پھر اس سے انکار کیون کرینگے" اس کا جواب یہ ہے کہ معترض نے کچھ تو دھوکھا کھایا اور کچھ اپنی طرف سے حاشیہ لگا لیا ہے - سوال خداوندی جسکا جواب مسیح کے ذمہ ہے صرف اتنا ہے کہ تونے لوگون سے کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو خدا بنا لو جس کے جواب مین حضرت مسیح معہ شئے زائد جواب دینگے کہ یا اللہ تو شرک سے پاک ہے جو بات مجھے لائق نہین مینے وہ کیون کہنی تھی - اصل سوال کا جواب یہانتک آگیا اب آگے اس کام پر صرف اپنی بیزاری کا اظہار کرتا ہے مگر اسمین حضرت کو ان نالائقون کی جنہون نے جناب والا کی نسبت یہ افترا کیا ہوا تھا سفارش بھی کرنی ہے اسلئے دونو مطلبون کو حاصل کرنیکو اپنی بیزاری بھی ظاہر کی کہ جبتک مین انمین تھا ان کا نگہبان تھا (جس سے کسیقدر استحقاق شفاعت ثابت ہوتا ہے) اور جب تونے مجھے فوت کرلیا تو تو ہی ہر ایک پر نگہبان ہے جیسے وہ ہین تو جانتا

اور اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ایسے معنی سے خدا کا بیٹا نہین ہے جن معنی سے متقی پرہیزگار ایماندار لوگ خدا کے فرزند کہے جاتے ہین بلکہ اس معنے سے خدا کا بیٹا ہے کہ صفات اور ذات مین خدا کے برابر ہے پرہیزگار اور ایماندار لوگ تو اپنے ایمان کی جہت سے خدا کے بیٹے ہین لیکن مسیح وحدت ذات کی نسبت خدا کا بیٹا ہے چنانچہ مسیح نے اپنی الوہیت کا اشارہ کرکے یوحنا کے ۸ باب ۲۳ - آیت مین یہودیون سے ایسا فرمایا ہے کہ تم پستی سے ہو اور مین بلندی سے ہون تم اس جہان کے ہو مین اس جہان کا نہین اور اسی اسبکی

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا
تم نیکی ہرگز نہ پاؤ گے جبتک اپنی پسندیدہ
تُحِبُّوْنَ ۵ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ
چیزون مین سے خرچ نہ کروگے جو کچھہ تم خرچ کروگے
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۵ كُلُّ الطَّعَامِ
خدا اوسکو خوب جانتا ہے سارا گوشت
كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا
بنی اسرائیل کو حلال تھا لیکن

ادن کے کام آتا کیونکہ دنیا مین اونہون نے اسکو مناسب موقع خرچ نہین کیا تھا یعنی اللہ کی مرضی مین نہین لگایا بلکہ یا تو اوسکی نگرانی اور حفاظت ہی کرتے رہے یا عیش و عشرت مین کھویا۔ سو تم بھی مسلمانو! اس مال سے اگر یہی معاملہ کروگے تو ان لوگون کیطرح بے نصیب ہوگے پس اگر تم اپنی بہتری چاہتے ہو تو اس مال کو اللہ کی راہ مین خرچ کرو اور یہہ بھی یاد رکھو کہ شکستہ دلی سے ردی مال کا خرچ کرنا تمہیں کسی طرح کام نہ آئیگا بلکہ تم نیکی اور اجر ہرگز نہ پاؤ گے جبتک اپنی محبت سے اپنی پسندیدہ چیزون مین سے خرچ نہ کروگے اور پسندیدہ چیز دیتے ہوئے دل تنگ نہ ہو کیونکہ جو کچھہ تم خرچ کروگے اوسکا عوض ضرور پاؤ گے اس لئے کہ خدا اوسکو خوب جانتا ہے مناسب اوسکے بدلہ دیگا سب باتون کی اصل تو اخلاص ہے یونہی دوسرون پر زبان درازی کرنا اور خود اعمال حسنہ سے بے بہرہ رہنا جیسا کہ یہودیون کا حال ہے کچھہ مفید نہین بھلا یہہ بھی کوئی دینداری کی باتین ہین جو یہہ کر رہے ہین[1] وہ عوام الناس مین مشہور کرتے ہین کہ مسلمان دعوی تو انبیاء سابقین کی اتباع کا کرین اور تورات کے خلاف جانورون کو کھاتے ہین کیونکہ تورات مین حلال مویشی کے بعض ٹکڑے حرام ہین اور یہہ سب کچھہ ہضم کر جاتے ہین حالانکہ ماکول اللحم کا سارا گوشت بنی اسرائیل کو بھی حلال تھا یہہ نہین کہ ایک ہی جانور کا ایک ہی ٹکڑا حلال ہو اور دوسرا حرام

شان نزول (لن تنالوا البر) صحابہ الطلب کیلئے کچھہ کھجورون کے گچھے لٹکا جاتے تھے جنمین اکثر ردی اور ناقص ہوتے انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی (کل الطعام کان حلا) یہودیون نے الزاماً حضرت اقدس سے کہا کہ آپ تو اتباع ابراہیمی کا دعوی کرتے ہین حالانکہ ابراہیم اور ساری اوسکی اولاد اونٹ کا گوشت ہرگز نہ کھاتے تھے اونکے جواب مین یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم۔ عام طور پر یہی شان نزول بیان کیا جاتا اصل بحث حاشیہ

بقیہ حاشیہ نمبر اس سے آگے اونکی ضمناً سفارش بھی کی کہ اگر تو اون کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہین کوئی تجھے روک نہین سکتا اگر تو اون کو بخشے تو تو بڑا غالب | ان تعذبہم فانہم عبادك وان تغفرلہم

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ ۵۸ آیت مین فرمایا ہے کہ پیشتر اس کے کہ ابراہیم ہو مین ہون اور اس بات کو بیان کرکے یوحنا کے ۷ باب کی ۵ آیت مین

حاشیہ نمبر ۱ (کل الطعام کان حلا) اس آیت کے معنی مین عموماً یہہ روایت بیان کیجاتی ہے کہ یہودی اونٹ کا گوشت نہین کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ ابراہیم

مَا حَرَّمَ إِسْرَآءِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ
یعقوب نے توریت اترنے سے پہلے
أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرٰىةِ
چھوڑ رکھا تھا تو کہدے توریت
فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ٥
لاکر پڑھو تو اگر سچے ہو
فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ
جو لوگ بعد اسکے خدا پر جھوٹ باندھین گے

حرام بلکہ جو جانور حلال ہے اوس کے کہانے کی سب چیزین حلال ہین اور پہلے بھی تہین لیکن جتنا حصہ یعقوب نے کسی مصلحت سے توریت کے اوترنے سے پہلے چھوڑ رکھا تھا سو وہ حکم اوسی کی ذات کیلئے مخصوص تہا نہ کہ تمام لوگون کے لئے تو کہدے توریت لاکر پڑھو تو اگر سچے ہو مویشی کے بعض حصون کی حرمت توریت مین ہے اگر توریت بہی نہ لاوین اور یون ہی کہتے جاوین کہ خدا کا یہی حکم ہو تو یاد رکہین کہ جو لوگ بعد اسکے خدا پر جھوٹ باندہین گے کہ بغیر بتلائے خدا کے کوئی حکم تجویز کر کے شرعی بتلا وین گے

فانک انت العزیز الحکیم | بڑی حکمت والا ہے کوئی نہین جو تیری اس بخشش کو خلاف مصلحت سمجھے۔

اب بتلائیے کہ اگر حضرت مسیح خود ہی اونکی اس نالایقی کا اقرار کر لیتے تو اونکی سفارش کیونکر کرتے حالانکہ اونکے شرک کرنے نہ کرنے سے سوال ہی نہ تہا بلکہ سوال صرف اسی قدر تھا کہ تو نے ان سے کہا تھا کہ مجھے خدا بنا لو پس جبکہ سوال ہی اس سے نہین اور اوس کا اقرار اونکی سفارش مین خلل انداز بہی ہے تو مسیح کو کیا غرض ہے کہ وہ اسکا اقرار کرین کہ یہہ مشرک تھے ہان کمال یہ ہے کہ انکار بہی نہین کیا کس طرح کرتے جبکہ جان چکے ہوئے تھے کہ ان عیسائیون نے بیشک میری نسبت کو یہہ افترا کیا ہوا ہے ہان اسمین شک نہین کہ مسیح کے اقرار عدم اقرار پر کوئی بات موقوف نہین معاملہ خدا غیب دان سے ہے جس کو یہہ بھی خبر ہے کہ اونہون نے

کہا ہے کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اوس جلال سے جو مین دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکہتا تھا بزرگی دے۔ اور مکاشفات کے پہلے باب کی ۱۱ آیت مین فرمایا ہے کہ مین الفا اور اومیگا اول و آخر ہون اب ان آیتون مین مسیح صاف بیان کرتا ہے کہ مین آسمان سے اترا اور ابراہیم سے پیشتر بلکہ ساری عالم کے

مین منع ہے اوسپر یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو کہانے مسلمانون کو حلال ہین وہ یہودیون کو بھی حلال تہے جس کا مطلب یہ ہے کہ توریت مین اونٹ کی حرمت نہین ہے بلکہ یہودی غلط کہتے ہین اگر یہہ سچے ہین تو توریت لاکے مطابق

لَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

وہی ظالم ہین

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

تو کہدے خدا نے سچ بتلایا ہے پس تم دین ابراہیم کیطرف

حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٥

کے پیچھے چلو اور وہ مشرکون مین سے نہ تھا

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ

کعبہ جو مکہ مین ہے سب سے پہلا مکان ہے جو لوگون کی

خدا کے نزدیک وہی ظالم ہین۔ تو کہہ دے خدا نے جو بتلایا

سچ بتلایا ہے۔ پس اب تم اینچ پیچ چھوڑ کر اصل دین

ابراہیم یکطرفے کے پیچھے چلو جو خدا کا

نیک مخلص بندہ تہا اور وہ ہرگز ہر گز ہوا و ہوس

کے پیچھے چلنے والے مشرکو نمین سے نہ تہا مگر ان یہودیون کو ابراہیمی اتباع کا

صرف دعوی ہی دعوی ہے ورنہ دراصل بات بجز جاہ طلبی اور المیہ فریبی کے

اَنکی بِنِ نہین چنانچہ اسی بنا پر ہے جو لوگون مین مشہور کر رہے ہین کہ مسلمان

دعوی اتباع انبیاء سابقین کا کرین اور نماز اونکے قبلہ بیت المقدس کیطرف

نہین پڑھتے حالانکہ اگر بنظر غور ہی دیکھا جائے تو کعبہ جو مکہ مین ہے سب سے پہلا مکان ہے جو لوگون کی عبادت

شان نزول

(اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ) یہود نے مسلمانون پر طعنًا کہا کہ ہمارا قبلہ بیت المقدس سب روئے زمین سے بہتر ہے

مسلمانون نے اونکے جواب مین اپنے کعبہ شریف کی فضیلت کا اظہار کیا اس قصہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ٭ معالم منہ

حقانی:

شرک کیا اور یہ بھی خبر ہے کہ مسیح بھی اوسکو جانتا ہے مگر مسیح کو کیا غرض پڑی کہ بلا سوال ایک ایسے جواب کیطرف

متوجہ ہوں جس کا اون کو بھی ایک طرح سے امر مطلوب مین مضر ہونے کا اندیشہ ہو کہ وقت سفارش حکم ہو کہ اے مسیح

خود ہی تو اِن سے کے شرک کو مانتا ہے اور آپ ہی انکے حق مین شفاعت کرتا ہے۔

حقانی:

پیدا ہونے سے پہلے موجود اور اول و آخر ہون پس ظاہر و عیان ہے کہ مسیح قدیم اور ازلی ہے پہر متی کے ۱۱ باب

کی ۲۷ آیت مین اوس نے فرمایا کہ میرے باپ نے سب کچھ مجھے سونپا اور بیٹے کو کوئی نہین جانتا مگر باپ اور

حقانی:

ہین نہ قرآن کے توریت کے اسلئے مطابق نہین کہ توریت کی تیسری کتاب احبار کے باب ۱۱ مین اونٹ کی حرمت آجتک

مرقوم ہے پس ایسی صریح حرمت کے ہوتے ہوئے یہودیون کو اس زور و شور سے توریت کے لانے پر اجھاڑنا بے معنی ہے

بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ

عبادت کے لئے بنا ہے جو بڑی برکت والا اور جہان کی لوگوں کی ہدایت

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ

اوسمین کئی نشان ہین منجملہ اونکے مقام ابراہیم ہے

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ

اور جو اوسمین داخل ہو بیخوف ہوجاتا ہے جو لوگ کعبہ تک

عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

پہنچ سکین خدا کے حکم سے عمر بہر مین ایکدفعہ حج کرنا اونپر فرض ہے

کے لئے بنا ہے جو بڑی برکت والا

اور سب لوگون کیلئے ہدایت کا

منبع ہے اوس مین کئی نشان خداوندی

ہین منجملہ اون کے مقام ابراہیم ہے

اور یہہ کہ جو اوسمین داخل ہو بے خوف

ہو جاتا ہے اسی بزرگی اور قبولیت

کی وجہ سے جو لوگ کعبہ تک پہنچ

سکین خدا کے حکم سے عمر بہر مین ایک دفعہ حج کرنا اونپر فرض ہے

پس اس آیت سے بھی یہہ نتیجہ نکالنا کہ مسیح علیہ السلام اسوقت مُردہ اور فوت شدہ ہین کسی طرح ٹھیک نہین

پس حضرت مسیح کی وفات کا واقع بلحاظ کتب اسلامیہ اور نصرانیہ اسی طرح ہے کہ حضرت مسیح کی جب چارونطرف سے دارو گیر شروع ہوئی تو اونکے شاگرد یہودا اسکریوطی نے اونکے پکڑوانے پر رشوت لیلی اور ایک مقام پر آسانی سے پکڑوانا چاہا تو خدا نے اونکو بحفاظت اوٹھا لیا اور اونکی شکل کا حلیہ دوسرے کسی شخص مخالف پر ڈالدیا اسی بیان سے آیت شُبِّهَ لَهُمْ اور قول ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کہ اللہ تعالی نے ایک شخص کو

فبعث الله جبرئيل فادخله في خوخة في سقفها روزنة فرفعه الى السماء من تلك الروزنة فالقى الله عليه شبه عيسى فقتلوه وصلبوه (تفسیر معالم مختصرًا)

جو مسیح کو پکڑوانے کیلئے مکان کے اندر گیا تھا مسیح کی شکل ڈالدی اور مسیح کو مکان کی چھت کے روزن سے آسمان پر اٹھا لیا (دیکھو تفسیر معالم)

باپ کو کوئی نہین جانتا مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا اوسے ظاہر کیا چاہتا یعنی بیٹا کاشف ذات ہے پھر متی کے ۲۸ باپ کی

۱۸ آیت مین اوس نے اپنے شاگردون سے کہا ہے کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھکو دیا گیا یعنی انسانیت کی نسبت تو یہہ سب اختیار

اگر خیال ہو کہ یہہ آیت الحاقی ہے تو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی الحاقی ہے تو ہی آنحضرت کے زمانہ کے یہودیون سے تورات طلب کی جاتی ہے تو اونہون نے کیون نہ کہہ دیا کہ یہہ دیکھو تورات مین صاف حکم اونٹ کی حرمت کا ہے

اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور جو سرتابی کریگا

غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ

خدا تو سب جہان سے بے پرواہ ہے تو کہدیجو اے

الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کتاب والو کیون اللہ کے حکمون سے انکاری ہوتے ہو

وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝

حالانکہ تمہارے سب کام خدا کے روبرو ہین

جو بموجب ہدایت شرع کے کرے گا وہ تو بدلہ پاوے گا اور جو اس سے سرتابی کریگا وہ کچھ اپنا ہی کھوئیگا خدا تو سب جہان سے بے پرواہ ہے اب بھی اگر یہہ لوگ ایسی ویسی باتین کرین تو تو کہدیجو کہ اے کتاب والو! کیون اللہ کے حکمون سے جو ہم پر بذریعہ وحی اوترے ہین انکاری ہوتے ہو حالانکہ

تمہارے سب کام

خدا کے روبرو

ہین۔

اور اناجیل مروجہ منطبق ہو جاتی ہین اور اگر غور کیا جاوے تو درایۃً بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ بموجب بیان اناجیل مروجہ جن کو صاحب بھی معتبر جانتے ہین (دیکھو تبیین الکلام) اور مرزا صاحب تو انکی طرف رجوع لانا فرض بتلاتے ہین دیکھو ازالہ ص۱۱۳) یہہ ثابت ہے کہ جب اوس شخص کو (جس پر مسیح کی شبیہ ڈالی گئی تھی) پھانسی دیگئی تو اوس نے ایسی کچھ گھبراہٹ کی جو انبیا تو کجا بلکہ عوام صلحا کی شان سے بھی بعید ہے تکلیف کیوقت چلانا اور شور مچانا اور پھر اوس (مسیح) نے دوبارہ جاکر دعا مانگی اور کہا کہ اے میرے باپ (یعنی خدا) اگر میرے پینے کے بغیر یہہ پیالہ (موت) مجھ سے نہین گذر سکتا تو خیر تیری مرضی انجیل متی باب ۲۶ درس ۴۲ خدا کی شکایت کرنا کون نہین جانتا کہ صلاحیت سے کوسون دور ہین۔ اس قسم کی تکالیف مین ذرا صحابہ کرام کا حال بھی لاحظہ کیجے کیسے استقلال اور بردباری سے جان دی

اوسے دیا گیا تھا اور الوہیت کی رو سے وہ اس حکومت کے لائق تھا ایسا ہی یوحنا کے ۵ باب کی ۱۷ اور ۱۹ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۸ و ۲۹ آیتون مین مسیح نے اپنی الوہیت ظاہر کرنیکے لئے یہودیون سے کہا ہے کہ میرا باپ ابتک کام کرتا ہے اور مین بھی کام کرتا ہون۔ مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ بیٹا آپ سے کچھ نہین کر سکتا مگر جو کچھ کہ وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہے بیٹا بھی

جس کو ہم مانتے ہین اور اگر بعد کی الحاقی ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے اور قرآن شریف کے موافق یہہ معنی اسلئے نہین کہ کُل کا لفظ الطعام معرف باللام آیا ہے جس سے استغراق اجزا ہوگا نہ استغراق افراد اصول مین محقق ہے کہ کُل

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ

تو کہہ دے اے کتاب والو کیون ایمان لانے والون

اللّٰهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ

کو اللہ کی راہ سے روکتے ہو کیا اس مین عیب جوئی کرتے ہو حالانکہ تم گواہ

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○

ہو اور خدا تمہارے کامون سے بیخبر نہین -

توان کو یہہ بھی کہہ دے - اے کتاب والو! کیون بیجا حیلون حوالون سے ایمان لانے والون کو اللہ کی راہ سے روکتے ہو کیا اوسمین عیب جوئی کرتے ہو حالانکہ تم اوسکی حقیت کے گواہ ہو سنو! اور یاد رکھو کہ خدا تمہارے کامون سے بیخبر نہین تمہاری بداعمالیون کی پوری پوری سزا دیگا اصل یہہ ہے کہ کہ جس کے دل مین خوف خدا نہ ہو اور اپنی ہی بات پر ضدی ہو

اور یسوع (مسیح) نے بڑے شور سے چلا کر جان دی متی ۲۷ درس ۵۰ اور پون گھنٹہ یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا ایلی ایلی لما سبقتانی جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا (مرقس ۱۵)

دے رہے ہین اور بجائے چون وچرا کرنے کے شکریہ کرتے ہین - نمونہ کے لئے ذرا **خُبَیب** کا حال ہی دیکھئے جس کا قصہ صحیح بخاری مین بہی موجود ہے - کہ کس استقلال اور صبر سے جان دیتا ہے اور دشمنون کے سامنے یہ اشعار پڑہتا ہے -

ولا ابالی حین اقتل مسلما ÷ علی ای شق کان للہ مصرعی
وذلک فی ذات الالٰہ وان یشأ ÷ یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب مین مسلمانی مین قتل کیا جاؤن تو مجھے کچھ پرواہ نہین کہ مین کس پہلو پر گرون یہ میرا مرنا تو اللہ کی راہ مین ہے اگر وہ چاہیگا تو کٹے ہوئے جوڑون مین بھی برکت دیدیگا" کیا حضرت مسیح اس صحابی سا بھی حوصلہ نہ رکہتے تھے معاذ اللہ وہ اللہ کے

اسی طرح وہی کرتا ہے یعنی بیٹا باپ کے ساتھ ایسا ایک اور متحد ہے کہ ممکن نہین کہ کچھ اور کرے مگر وہی جو باپ کرتا ہے اور بیٹا ارادت اور قدرت اور ذات مین باپ کے ساتھ ایک ہی ہے پھر کہا کہ جس طرح باپ مردون کو اوٹھاتا ہے اور جلاتا ہے بیٹا بھی جنہین چاہتا ہے جلاتا ہے اور باپ کسی شخص کی عدالت نہین کرتا بلکہ اوس نے ساری عدالت بیٹے کو

فان دخلت (کل) علی المنکر اوجبت عموم افرادہ وان دخلت علی المعرف اوجبت عموم اجزائہ حتی فرقوا بین قولھم کل زمان ماکول وکل الزمان ماکول بالصدق والکذب (نور الانوار مبحث)

جب معرف باللام کو ہوے تو احاطہ اجزا ہوتا ہے اور اگر نکرہ پر آوے تو احاطہ افراد ہوتا ہے پس اصول مذکورہ کے مطابق الطعام کے افراد مراد نہین ہونگے بلکہ اجزا ہونگے جس سے ترجمہ آیت کا یہہ ہوگا کہ "سارا کھانا" نہ کہ سارے کھانے جو عموم افراد پر مشتمل ہے - خیر بعد اسکے ہمین یہ دیکہنا ہے کہ اصل قصہ کیا ہے اور وہ قصہ موجودہ توریت سے بھی ملتا ہے یا نہین - توریت کی پہلی کتاب پیدایش کے ۳۲ باب سے پایا جاتا ہے کہ حضرت یعقوب (اسرائیل) کی ران دکہنے کیوجہ سے بنی اسرائیل نے ران کی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا

مسلمانو اگر تم کتاب والون مین سے کسی ایک ہی

فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ

گروہ کے بہی تابع ہوئے کہ دے ایمان لانے

بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ۝ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ

کے بعد تم کا فر کرڈالین گے تم کیونکر کافر ہونے لگے حالانکہ

وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ

اللہ کے احکام تمپر پڑہے جاتے ہین اور اوسکا رسول تم مین

تو لیسے شخص کو کسی طرح ہدایت مقصود نہین بلکہ دوسرون کو اس سے ضرر کا خوف ہے اسی لئے ہم کہین کہ مسلمانو! اگر تم کتاب والون مین سے جو محض ضد سے حق کو چھوڑے ہوئے ہین کسی ایک گروہ کے بہی مذہبی باتون مین تابع ہوئے اور اونکی باتون کو دل آویز لفظون مین سنکر بہنس گئے تو یاد رکہو کہ دے ایمان لانیکے بعد بھی تمکو کافر کرڈالینگے تم کیسے اونکی سنکر کافر ہونے لگے کیا تم اون ہی مسایل دینی پوچھتے ہو حالانکہ شب و روز اللہ کے احکام تم پر پڑہے جاتے ہین اور اوس کا رسول بذات خود تم مین موجود ہے

شان نزول ٤٠

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا) انصار مسلمانون کے دو قبیلے اوس اور خزرج تھے قبل اسلام اونمین بہت ہی کشت و خون ہنگی ہوئی تہی بعد حصول شرف اسلام پہلا کینہ اور عداوت کا انمین نشان بھی نہ رہا اس الفت اور برادری کو دیکھ کر جنتمین اہل کتاب یہودیون کو رشک پیدا ہوا ایک شخص شماس نامی انصار کی مجلس مین آیا اور انکو پہلے منافشات یاد کرانے لگا چونکہ نئی نئی صلح تہی اوسکے مغالطہ مین آکر انصار آپس مین ناچاقی کرنے لگے یہان تک کہ دونو قبیلون کے مقابلہ کیلئے ایکدن مقرر ہوا کہ آپس مین جنگ کرینگے جب یہ خبر حضور اقدس کو پہنچی تو آپ مخالفون کی غرض کی تہ کو تو پہنچے اور بذات خود موقع لڑائی پر تشریف لیجا کر دونو قبیلونکو سمجہایا پہر کیا تہا سب سمجہ گئے اور اوسیوقت آپسمین ملاقات اور معانقہ ہو گئی اس قصہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم تفصیل منہ

مقرب سول وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ صحابی کی کیا شان کہ مسیح کے گرد کو بھی پہنچے گو اپنے مرتبہ مین کیسا ہی بزرگ ہو وہ معصوم اور اولوالعزم پیغمبر وہ کلمۃ اللہ وہ روح اللہ پھر کیا وجہ کہ اس امتحان مقابلہ مین وہ فیل شدہ ہین۔ اس سے صاف سمجہ مین آتا ہے کہ شخص پہانسی شدہ مسیح نہ تہا۔ گرمیر سید ہین کہ کہین تو مسیح کو

سونپ دی اس سے تعجب مت کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے جسمین وہ سب جو قبرون مین ہین اوسکی آواز سنین گے جنہون نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے۔ اب دیکہو کہ ان آیتون مین مسیح نے قادریت اور عالمیت کی صفتون کو

نس کو نہین کہاتے تہے عجیب نہین کہ اصل مین اسرائیل نے ہی کسی وجہ ناموافق سے اوسکا کہانا چہوڑ دیا ہو دفتہ رفتہ

رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ

موجود ہے اور جو شخص اللہ ہی سے مضبوط تعلق کرتا ہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۟ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

بیشک سیدھی راہ پر ہے مسلمانو!

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ

اللہ ہی سے ڈرتے رہو جتنا کہ اوسکے ڈرنیکا حق ہے اور مرتے دم

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ

تک اوسی کے تابع رہو اور سب ملکر خدا کی رسی

پس تم اللہ کی ہدایت جو رسول سے سنو اوسکی اتباع کرو اور اسی پر بس کرو کیونکہ جو شخص اللہ ہی سے مضبوط تعلق کرتا ہے بیشک وہ سیدھی راہ پر ہے جو عنقریب اوس کو منزل مقصود تک پہنچا دے گی۔ مسلمانو! اسی لئے تمہیں کہا جاتا ہے کہ ان کو چھوڑو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو جتنا کہ اوسکے ڈرنے کا حق ہے جیسا وہ حقیقی شہنشاہ دنیا اور آخرت کا مالک ہے اوسی انداز سے اوس کا ڈر رکھو اور مرتے دم تک اوسی کے تابع رہو اور سب ملکر خدا کی رسی قرآن مجید

سولی پر چڑھاتے ہیں۔ دیکھو تفسیر احمدی صـ۲۳۲ جلد ۲ اور جب اونکو ما صلبوا دامنگیر ہوتا ہے تو یہ کہہ کر "حضرت عیسیٰ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ اون پر ایسی حالت طاری ہوگئی تھی کہ لوگوں نے اونکو مردہ سمجھا صـ۲۳ جان چھڑاتے ہیں اور کہتے ہیں لیکن شُبِّهَ لَهُمْ کا ترجمہ لیکن اون پر صلیب پر مار ڈالنے کی شبیہ کردیگئی" صـ۱۶۵ جلد ۲ کہہ کر آگے چلدیتے ہیں لیکن چلا کر جان دینے پر سب کچھ بھول جاتا ہے کیوں نہ ہو جان دینے کا موقع ایسا ہی ہے کہ سب کچھ بھول جائے۔

کھلا کھلی اپنے ساتھ منسوب کیا ہے کیونکہ جس صورت میں یہ کہتا ہے کہ جو کچھ باپ کرتا ہے میں بھی وہی کرتا ہوں اور مردوں کو جلاتا ہے اور زمین اور آسمان میں ساری قدرت مجھے دیگئی ہے اور باپ یعنی ذات کو جانتا ہوں اور قیامت کے دن کا حاکم میں ہوں تو ان سب باتوں سے ظاہر ہے کہ مسیح نے اپنے عالم اور قادر ہونیکا اقرار کیا ہے کیونکہ جو کوئی وہی کام کرے جو خدا کرتا ہے اور جس کا حکم ساری زمین اور آسمان پر ہو وہ کیسے چاہئے کہ قادر ہو اور جو کوئی قیامت کے دن ساری خلقت کا حاکم اور اون کے سب فکروں اور کاموں سے واقف ہو جائے

یہ ایک مذہبی شعار ہوگیا۔ حالانکہ درا صل مذہبی نہ تھا چنانچہ لکھا ہے "اس سبب سے بنی اسرائیل اوس نس کو جو ران میں ہے آجتک نہیں کھاتے۔ کیونکہ اوس نے یعقوب کی ران کی نس کو جو بہتر وار سے چڑھ گئی تھی چھوا تھا پیدائش باب ۳۲ آیت ۳۲۔ تفسیر کبیر میں بھی قفال سے بحوالہ ترجمہ توریت اس قصہ کو لکھا ہے۔

جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

کو مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو اور خدا کا احسان اپنے پر

عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ

یاد کرو کہ جب تم آپس میں دشمن تھے اوس نے

بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا

تمہارے دلون مین اُلفت ڈالی پس تم اوسکے فضل سے بھائی

وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ

بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے

کو مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو ورنہ تمہارے دشمن تم پر
غالب آجائینگے اور خدا کا احسان اپنے پر یاد کرو
کہ جب تم آپسمین دشمن تھے پھر اوس نے تمہارے
دلون مین اُلفت ڈالی پس تم اوسکے فضل اور مہربانی
سے آپسمین بھائی بھائی ہوگئے اور یاد
کرو کہ جب تم آگ کے گڑھے
کے کنارے پر تھے
اور قریب تھے

رہا اصل اعتراض کہ مسیح کی شکل دوسرے پر کس طرح ہوگئی یہ تو سپر نیچرل (خلاف عادت) ہے جو سید صاحب کا قدیمی ٹوٹا پھوٹا ہتیار ہے تو اسکا جواب یہی ہے کہ جس خدا نے حضرت موسیٰ کی لکڑی کی شکل بدل کر سانپ اور سانپ سے لکڑی بنادی وہ مسیح کی سی شکل دوسرے کو بھی بنا سکتا ہے۔ جو خدا مرغی انڈا دینے کو مرغا انڈے سے دلانیوالا بناتا ہے وہ ایک شکل کے دو آدمی یا ایک کی شکل دوسرے کو بھی دے سکتا ہے

گو ہماری معروضہ بالا تقریر سے کل مسئلہ حیات و ممات مسیح بالکل صاف ہے مگر بنظر احسان مرزا صاحب کی پیش کردہ تیس آیات کا مفصل جواب بھی دیتے ہین

کہ وہ عالم ہووے اور یہ کہ مسیح نے آیات مذکورہ مین اپنی الوہیت کا اشارہ کیا ہے اس بات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں نے اون باتون کو سنکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا جیسا کہ یوحنا کے ۵ باب کے ۱۸ آیت مین لکھا ہے کہ تب یہودیون نے اور بھی زیادہ اوسکو قتل کرنا چاہا کیونکہ اوس نے خدا کو اپنا باپ کہہ کر اپنے تئین خدا کے برابر کیا اور ایسا ہی متی کے ۸ باب کی ۲۰ آیت مین مسیح اپنی الوہیت کا اشارہ کرکے کہتا ہے کہ جہان کہین

خداوند تعالیٰ اسی قصہ کیطرف اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ حضرت یعقوب کا کسی کے کہانے سے پرہیز کرنا شرعی امر نہ تھا اور نہ ہی تمہارا اوسکو چھوڑنا کوئی شرعی مسئلہ ہے

فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

پہر اوس نے تمکو اس سے بچایا اسیطرح تمہارے لئے اپنے

اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ

احکام بیان کرتا رہیگا تاکہ تم راہ پاؤ تم مین سے

مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ

ایک جماعت موجود رہے جو لوگون کو بہلائی کی طرف بلاکر

وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ

اور نیک کام بتلائے اور برون سے روکے

کہ مرتے ہی اوس آگ مین داخل ہو جاتے پہر اوس نے تمکو اپنے رسول کے ذریعہ اوس سے بچایا جس طرح تمکو اس بلا سے رہائی دی اسی طرح حسب مصلحت تمہارے لئے احکام بیان کرتا رہے گا تاکہ تم راہ پاؤ۔ اسی تمہاری ہدایت کے لئے ہمنے یہ انتظامی حکم دیا ہے کہ تم مین سے ایک جماعت علما کی ہمیشہ موجود رہے جو لوگون کو بھلائی کیطرف بلاتی رہے۔ اور نیک کام بتلائے اور برون سے روکے اور خود بھی عمل نیک کرے یہی لوگ خدا کی خوشنودی حاصل کرین گے

مرزا صاحب نے حسب عادت شریفہ اس دعوی کو اس قدر بڑھایا ہے کہ رائی سے ہمالہ کی صورت کمائی ہے چنانچہ کھینچ تان کر مجموعہ تیس آیات کا اس دعوے پر پیش کیا ہے گو میرے خیال مین اگر ایسی آیات کو ہی جمع کرنا تھا تو چالیس کا بھی ہو سکتی تھین بہر حال جو کچھ مرزا صاحب سے ہو سکا وہ یہی مجموعہ تیس آیات ہے جو مندرجہ ذیل ہین۔

مرزا صاحب کی تقریر حسب عادت طوالت سے بھری ہونے کیوجہ سے بہت سی جگہ چاہتی ہے اسلئے ہم اون کے مطلب کو خلاصہ کرکے لکھین گے جو اصل سے بالکل مطابق ہوگا جسکو شبہ ہو وہ اصل ہی مقابلہ کرلے

(۱) پہلی آیت يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ ازالہ اوہام ص۵۹۸ اس آیت کا ترجمہ ہی کرکے چھوڑا

دنیا مین میرے نام پر اکٹھے ہون وہان مین اون کے بیچ ہون اور صعود کے وقت جب اپنے شاگردون کو حکم دیا تھا کہ سارے عالم مین جاکر میرا کلام بیان کرکے تعلیم دو تب ایسا کہا کہ دیکھو مین زمانہ کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہون۔ جیسا کہ متی کے ۲۸ باب کی ۲۰ آیت مین لکھا ہے پس اس سے کہ مسیح نے اپنے صعود کے وقت یہ بات فرمائی ظاہر ہے

مسلمانون مین ایسی مثال دیکھنی ہو تو کشمیریون کو دیکھو۔ کشمیر کے ایک گانو اسلام آباد مین ایک بزرگ گذرے ہین (واللہ حسیبہ) جنہون نے بقول اونکے گوشت نہین کھایا کیونکہ گوشت سے کہانے سے اونکو شغل عبادت مین خلل

عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اور یہی لوگ باعزاز واکرام مراد پاوینگے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا

اور اون لوگون کی طرح جو چہوٹ پڑے احکام

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ

پہنچنے کے بعد مختلف ہو گئے مت ہوجیو۔

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

جس دن بہت چہرے چمکتے

اور یہی لوگ باعزاز واکرام مراد پاوینگے البتہ یہ ضرور ہے کہ علم پڑہکر اغراض دنیوی کی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن ہوکر دھڑے بندی نہ کرو اور اون لوگون کی طرح جو اپنی اغراض دنیاوی کے لئے پھوٹ پڑ کر اور احکام پہنچنے اور سمجھنے کے بعد مختلف ہو گئے مت ہوجیو کیونکہ دنیا مین بھی وہ اون کے نزدیک لوگ ذلیل ہین +

جو ہنے کردیا ہے جس پر مفصل بحث ہو چکی ہے -

(۲) دوسری آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ رفع سے مراد باعزت موت ہے جیسی کہ حضرت ادریس کے لئے -

ورفعناہ مکانا علیا سلسلہ اسکی بحث بھی مفصل ہو چکی ہے مزید یہ ہے کہ حضرت مسیح والا جملہ بیان نہین -

کہ اونکا حاضر ہونا جسمانی نہین بلکہ روحانی طور پر ہوگا اور اس حال مین کہ یہ وعدہ جو اونہا، عالم تک مین تمہارے ساتھ ہون نہ صرف ایک سے بلکہ ساری شاگردون اور ایمانداروں سے کیا ہے تو ظاہر ہے کہ ان باتون سے اور اگلی آیت سے بھی اوس نے حاضریت کی صفت کو اپنے ساتھ منسوب کیا خلاصہ ان آیتون مین مسیح نے خدائی ذات اور صفات

آنا تھا اب اون کے اس ترک پر بنا کرکے (خواہ اونکا ترک کسی وجہ سے تھا اور تھا بھی تو کوئی امر شرعی نہ تھا) اوس گانو والے کشمیریون پر سلاً بعد نسل ہر سال تین چار روز گوشت کا چھوڑنا مثل فرض کے ہے جب وہ دن آتے ہین تو حضرات کشامرہ ایک روز پہلے ہی کل برتن جنمین گوشت پکا ہوتا ہے۔ اونکو دہوکر بالکل صاف کرکے گوشت کے نام سے ایسے بیزار ہوتے ہین کہ سال بہر خنزیر سے بھی ایسے نہ ہوتے ہون اونکا اعتقاد ہے کہ ان دنون مین اگر ہم (اسلام آباد کے رہنے والے) گوشت کہالین تو ہمارے مکانون کو آگ لگ جاتی ہے راقم خاکسار کا خاندان بھی اسلام آباد کے باشندے ہین۔ لیکن سے

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر گل است از خار ابراہیم از آذر

منہ

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ

جس دن بہت سے چہرے

فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم

چمکتے اور بہت سے سیاہ ہونگے

بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ

انکو بڑا عذاب ہوگا فرشتے پوچھینگے کہ کیا تم ایمان

بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ

کے بعد منکر ہوئے تہے پس اپنے انکار کیوجہ سے عذاب چکھو

اور قیامت کے روز بھی جس دن بہت سے چہرے اپنی نیک کرداری سے چمکتے اور بہت سے اپنی بدکرداری کیوجہ سے سیاہ ہونگے ان خود غرضون کو بڑا عذاب ہوگا اُس دن سیاہ منہ والون سے فرشتے پوچھینگے کہ کیا تم ایمان کی باتین پہنچنے کے بعد منکر ہوئے تہے پس اپنے کفر اور انکار کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو جس سے

(۳) تیسری آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم توفی کا لفظ موت کے لئے ہے پس ثابت ہوا کہ مسیح فوت ہو چکے ہین صفحہ [illegible] اسکی بحث بھی ہمارے مضمون سابق مین آگئی ہے

(۴) چوتھی آیت وان من اھل الکتب الا لیومنن بہ قبل موتہ ادہر اسی رسالہ مین اسکی تفسیر بیان کرچکے ہین صفحہ ۶۰۲ اوس تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام اہل کتاب اپنی موت سے پہلے مسیح کی موت طبعی پر ایمان لے آتے ہین اور سولی وغیرہ کے خیال سے پہر جاتے ہین" اس آیت کے پیش کرنے مین تو مرزا صاحب نے نکودن کی مثال کو بالکل سچ کر دکہایا جس آیت سے حیات مسیح کا ثبوت مرزا جی کے مخالف کرتے ہین مرزا جی نے جہٹ سے اوسے اپنے قبضہ مین کرنا چاہا کیون نہ ہو "چہ دلاورست .... کہ بکف چراغ دارد"

ہم اس آیت پر مفصل بحث نہین کرتے صرف مرزا صاحب کے خلیفہ راشد بلکہ (بقول بعض ثقات) اوستاد کامل مولوی حکیم نورالدین صاحب ہی کا ترجمہ جو ہمنے صفحہ [illegible] نقل کیا ہے پیش کر دیتے ہین اس بارے مین ہمارے وہی حکم ہین

کو ایسا صریحاً اپنے ساتھ نسبت کیا ہے کہ رد کے قابل نہین ہے اور مابعد کی آیتون مین تو ماقبل سے واضح تر اپنے تئین ذات الٰہی کیساتھ موصوف اور منسوب کیا ہے چنانچہ یوحنا کے ۱۱ باب کی ۲۵ آیت مین فرمایا ہے کہ قیامت اور زندگی مین ہون اور یوحنا کی ۱۰ باب کی ۳۰ آیت میں کہا کہ مین اور باپ ایک ہین اور پہر یوحنا کے ۱۴ باب کی ۹ آیت سے ۱۱ تک مسیح نے فیلبوس کو فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا ہے باپ کو دیکھا

ابیضت وجوہہم ففی رحمۃ اللہ
سفید چہرے والے اللہ کی رحمت مین
ہم فیہا خلدون ۰ تلک آیت اللہ
ہمیشہ رہین گے یہ خدا کے احکام ہین
نتلوہا علیک بالحق وما اللہ یرید
جو تجہہ کو (اے محمد) راستی سے سناتا ہے خدا کا ارادہ
ظلما للعلمین ۰ وللہ ما فی السموت
جہان کے لوگون سے ظلم کا ہرگز نہین سب کچھ جو آسمان

تمہاری نجات نہ ہوگی۔ دوسرے لوگ انکے مقابل سفید چہرہ والے
اللہ کی رحمت مین ہمیشہ رہین گے یہ خدا کے احکام ہین جو تجہہ کو
(اے محمدؐ) راستی سے سناتا ہے جو چاہے نیک عمل کرکے رحمت الٰہی سے
حصہ لے اور جو چاہے سیاہ منہ کرکے عذاب مین پھنسے اپنے اپنے
کئے کا پھل پا دینگے خدا کا ارادہ جہان کے لوگون سے ظلم کا ہرگز
نہین۔ کیونکہ سب کچھ
جو آسمان
اور

حجت پنجم

(۵) پانچوین آیت ہے ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام۔ اس آیت مین ماں بیٹے (مریم و مسیح) کے ذکر مین "کہانا کہاتے تھے" کہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب نہین کہاتے اور چونکہ بغیر کہانا کہانے کے زندگی محال ہے اسلئے ضرور ہے کہ مسیح فوت ہوگئے ہین ص۶۰۳ مرزا جی! میدان مناظرہ مریدون کا حلقہ نہین کہ "بایدگفت اینک ماہ و پروین" کا مصداق ہو ع سنبھلکر پاؤن رکھنا میکدہ مین شیخ جی صاحب ٭ یہان پگڑی اوچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہین اجی حضرت! یہ تو انکی حالت مشہودہ مسلمہ فریقین ہے جو دنیا مین ان پر آرہی تھی استدلال ہے اسے اس سے کیا علاقہ کہ اب وہ نہین کہاتے یہ کونسی دلالت ہے۔ عبارت النص ہے یا اشارۃ النص۔ دلالت النص ہے یا اقتضاء النص اگر آپ صرف علم لدنی کے متعلم ہین تو آخر آپکے پاس آپکے خلیفہ راشد بقول آپکے مولوی

حجت ششم

ہے اور تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمین دکھلا کیا تو یقین نہین کرتا کہ مین باپ مین اور باپ مجہہ مین ہے
یہ باتین جو مین تمہین کہتا ہون مین آپ سے نہین کہتا لیکن باپ جو مجہہ مین رہتا ہے وہ یہ کام کرتا ہے
میری بات یقین کرو کہ مین باپ مین ہون اور باپ مجہہ مین ہے اور ایسی ہی وحدانیت کی نسبت جو مسیح نے
ان آیتون مین اپنے ساتھ منسوب کی اور جس کے سبب باپ کے ساتھ یعنی خدا کے ساتھ ذات مین ایک ہے
اوس نے ہم بندون پر واجب کیا کہ جیسا باپ کو ویسا ہی اوسکو بھی مانین اور اوسکی عبادت اور بندگی کرین

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اور سب کام اللہ ہی کیطرف پھرتے ہیں۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ

تم نیک جماعت ہو جو لوگون کے لیئے پیدا کیئے

بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ

گئے ہو نیک کامونکا حکم کرتے ہو اور برون سے روکتے ہو اور اللہ

بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ

پر ایمان رکہتے ہو اور اگر کتاب والے بھی مانتے تو انکو لئے

زمین مین ہے اسد ہی کا ہے اور اونکی حاجتون کے سب کام اسد ہی کیطرف پھرتے ہین پس جبکہ پیدایش بھی اوسی کی او محتاج بھی اوسی کے پھر بھلا وہ ظلم کیون کرنے لگا بلکہ وہ تو ہمیشہ اپنے بندون کی ہدایت کیلئے رسول بھیجتا رہا تیک بندون کو پیدا کرتا رہا چنانچہ تم بھی اے مسلمانو ! ایک عمدہ اور نیک جماعت ہو جو لوگون کی بھلائی کیلئے پیدا کئے گئے ہو نیک کامون کا حکم کرتے ہو اور بری کامون سے روکتے ہو اور اسد اکیلے پر ایمان رکھتے ہو اور اگر یہہ کتاب والے بھی تمہاری طرح مانتے تو اون کے لئے

عیسائی: صاحبان بھی موجود ہے انہین سے دریافت فرمالین کہ "کہانا" کے لفظ سے زمانہ حال کی نفی کس طرح ہوتی ہے۔

ثنائی: لیجیے ہم آپکی خاطر مان لیتے ہین کہ بیشک حضرت مسیح اس وقت کہانا نہین کہاتے تو کیا اونکی زندگی محال ہے کیا حضرت آدم ہبوط دنیا سے پہلے جنت مین کہانا کہاتے تہے حالانکہ آپکے نزدیک تو جنت مین صرف روحانی لذایذ ہین نہ کہ جسمانی چنانچہ آپ کی تقریر جلسہ مذاہب لاہور مندرجہ رپورٹ اسکی مظہر ہے۔ خیر یہہ تو الزامی جواب ہے۔ حقیقی یہہ ہے کہ شرعی طور پر بغیر طعام زندگی کا ثبوت ملتا ہے کیا آپکو وہ حدیث یاد نہین جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال صیام سے منع فرمایا تو صحابہ کے عرض کرنے پر کہ حضرت ! آپ کیون وصال کیا کرتے ہین آپنے فرمایا کہتا انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی مینی

عیسائی: جیساکہ یوحنا کے ۵ باب کی ۲۳ آیت مین لکہا ہے کہ مسیح نے فرمایا کہ سب جس طرح باپ کی عزت کرتے ہین بیٹے کی عزت کرین وہ جو بیٹے کی عزت نہین کرتا باپ کی جس نے اوسے بہیجا ہے عزت نہین کرتا اوسکے علاوہ اسکے مسیح نے خدا کا لفظ بھی اپنے ساتھ منسوب کیا ہے یعنی اپنے قیام کے بعد توما کو جو اوسکے شاگردون

ثنائی: مین سے تہا اجازت دی کہ اوسے خدا کہے جیساکہ یوحنا کے ۲۰ باب کی ۲۸ و ۲۹ آیتون مین ذکر ہے یعنی جب شاگردون نے توما کو کہا کہ مسیح نے قیام کیا ہمنے اوسے دیکہا ہے تب اوس نے اونہین کہا کہ مین جبتک

خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ

اچہا تھا بعض انمین سے مومن ہین بہت سو انمین

الْفَاسِقُونَ لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى

بدکار ہین ہرگز تمکو بجز زبانی ایذا کے کوئی

وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ

تکلیف نہ پہنچا سکین گے تم سے لڑینگے تو پیٹھ دیکر بھاگینگے

ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

پھر اونکو مدد نہ پہنچیگی جہاں کہین پاجاین ذلت مین دبے

اچہا تھا گو بعض انمین سے مومن ہین لیکن بہت سے ان مین سے بدکار ہین اسلئے تو یہ تم سے عداوت رکھتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ ہرگز تمکو بجز زبانی ایذا کے کوئی تکلیف نہ پہنچا سکین گے اور اگر بقول شخصے ؎ چو حجت نماند جفا جوی را - بہ پیکار گردن کشد روی را تم سے لڑنے کو ہون گے تو پیٹھ دیکر بھاگین گے پھر یہہ بھی نہین کہ مجتمع ہو کر غلبہ اور فتح پاوینگے بلکہ ذلیل و خوار ہون گے اور کبھی اونکو خدا کے ہان سے مدد نہ پہنچے گی جہان کہین پائے جاین ذلت مین دبے ہوئے ہونگے مگر اللہ کی پناہ اسلام مین یا لوگون کی

شان نزول (لن یضروکم الا اذی) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور اوسکے ساتھی جب مسلمان ہوئے تو یہودیون نے اونکو تکلیف پہنچانے کا قصد کیا اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی - معالم

اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہون وہ مجہکو کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے تم میرے جیسے نہین اگر یہہ حقیقی کھانا تھا تو آنحضرت کا وصال صیام ہی نہین تھا حالانکہ اوسکے کرنے کی دلیل بیان ہے پھر آپکا مسیح کی بابت مخول کرنا کہ خدا کے پاس کیا کھاتا ہے کہاتا ہے تو پاخانہ کہان پھرتا ہے وغیرہ وغیرہ قابل مخول ہے یا نہین کیا آپنے اصحاب کہف کا قصہ بھی قرآن شریف مین نہین دیکھا کہ تین سو نو برس غار مین بے خبر سوتے رہے اور زندہ رہے اگر آپکو اونکی موجودہ زندگی مین شبہ ہے جیسا صفحہ ۶ سے مفہوم ہوتا ہے تو کیا ولبثوا فی کہفہم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعا مین بھی شبہ ہے جو نص قطعی ہے اگر

میخون کا نشان اوسکے ہاتھ مین نہ دیکھون اور اپنی اونگلی میخون کے نشان مین نہ ڈالون اور اپنا ہاتھ اوسکی پسلی مین نہ رکھون تبتک باور نہ کرونگا - آٹھ دن کے بعد مسیح نے پھر اون پر ظاہر ہو کے توما سے کہا کہ اپنا ہاتھ پاس لا اور میری پسلی ٹٹول اور بے ایمان مت ہو بلکہ ایمان لا - تب توما سجدہ کر کے کہا اے میرے خداوند اے میرے خدا اب اس صورت مین کہ مسیح نے اوسکو منع نہ کیا بلکہ یون فرمایا کہ اے توما اس لئے

* (اصحاب کہف) اپنی غار مین تین سو نو برس پڑے رہے - منہ

اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَحَبْلٍ
مگر اللہ کی پناہ میں یا لوگوں کی
مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَضُرِبَتْ
اور خدا کے غضب میں آئے ہوئے ہیں
عَلَیْہِمُ الْمَسْکَنَۃُ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ کَانُوْا
ہیں اور ان پر خواری برس رہی ہے کیونکہ
یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِیَآءَ
اللہ کے حکموں سے انکار کرتے اور نبیوں کو

اٹھ بیٹھیں جس جگہ پر اور کہیں دیکھے جاویں گے تو امن پاوینگے اور خدا کے
غضب میں آئے ہوئے ہیں اور ان پر ذلت اور خواری برس رہی
ہے کیونکہ اللہ کے حکموں سے انکار کرتے۔ اور
نبیوں کو ناحق قتل
کرتے تھے۔
یہ ان کی حالت
اس لئے ہوئی
کہ انتہا میں شریعت

کہیں کہ وہ تین سو نو برس بے طعام نہ تھے بلکہ کھاتے پیتے تھے تو ان کے باہمی سوالات کا کیا مطلب ہے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْہُمْ کَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالُوْا رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ (کہف)	جو انہوں نے بعد بیداری کے آپس میں کئے تھے کہ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ تم کتنی مدت ٹھہرے ہو بولے کہ ایک دن یا کم (بعد غور وفکر) بولے کہ خدا خوب جانتا ہے جتنے ٹھہرے ہو۔

اگر وہ غذا کھاتے پیتے تو ان کو اپنے ٹھہرنے کا بھی وقت نہ معلوم ہوتا جسکی مدت خدا نے تین سو نو برس بتلادی ہے۔ کیا آپ نے وہ حدیث بھی نہیں دیکھی جو مشکوۃ کے باب العلامات بین یدی الساعۃ کی دوسری فصل میں ہے جس کا مضمون ہے کہ تسبیح تہلیل بھی بندوں کی غذا کا کام دے سکتی ہیں پس جبتک آپ کے ایسے سوالات

کہ تو نے مجھے دیکھا ہے ایمان لایا۔ مبارک وے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا اور ایمان لائے پس صاف ظاہر ہے کہ اپنی الوہیت کا اشارہ کرکے اپنے تئیں خدا کہلانا زیادتی نہ جانا۔ مفتاح الاسرار طبع پنجم صفحہ ۱۸۱
ایسا ہی رسالہ "مسیح ابن اللہ" کا مصنف بھی اپنا خیال یوں ظاہر کرتا ہے۔" اب ہم پرانے اور نئے وثیقوں کی بعض آیتوں کو جدول ذیل میں باہم مقابلہ کرکے لکھتے ہیں تاکہ یہ ہمارے اس منشا کا کہ اسی طرح اور آیتیں بھی مقابلہ کرکے دیکھی جاویں ایک نمونہ ہو

جدول یہ ہے

بِغَیْرِ حَقٍّ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا
ناحق قتل کرتے تہے یہ اسلئے کہ بے فرمانی کرتے اور
یَعْتَدُوْنَ ۝ لَیْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَھْلِ
حد سے بڑہتے تہے سب یکسان نہین کتاب والون
الْکِتٰبِ اُمَّۃٌ قَآئِمَۃٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ
مین سے بعض لوگ سیدھی راہ پر ہین جو سجدہ کرتے
اٰنَآءَ الَّیْلِ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ ۝ یُؤْمِنُوْنَ
ہوئے اللہ کی آیتین دن رات پڑہتے ہین خدا اور

کی بے فرمانی کرتے اور حد سے بڑہتے تہے حتی کہ نوبت یا پہنچا
سیدھا ان یہ ٹھیک ہے
کہ یہ سب یکسان ہی نہین ان
کتاب والون مین سے بعض لوگ
سیدھی راہ پر بھی ہین جو سجدہ
کرتے ہوئے اللہ کی آیتین
دن رات پڑہتے ہین خدا
اور آخرت

+ (لَیْسُوْا سَوَآءً) عبداللہ بن سلام وغیرہ کے مسلمان ہونے پر یہودیون نے طعن کیا کہ محمد کے ساتھ شریر شریر لوگ ہوتے ہین کوئی شریف نہین ہے اگر شریف ہوتے تو اپنے باپ دادا کے طریق کو کیون چھوڑتے اس قصہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم راقم کہتا ہے باپ دادا کے طریق کی محبت اکثر دفعہ عوام کو باعث گمراہی ہوتی ہے جس کا بارہا تجربہ ہو چکا مسلمان بہی اسی بلا مین پہنسے ہوئے ہین اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

کرنہ اوٹھائین اس آیت کا پیش کرنا آپکا حق نہین ودونہ خرط القتاد
(۶) چھٹی یہ ہے کہ وَمَا جَعَلْنٰھُمْ جَسَدًا لَّا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ سے ثابت ہے کہ کوئی جسم غذا کی بغیر طعام زندہ نہین رہسکتا صفحہ ۶۰ اس کا جواب آیت سابقہ مین آگیا۔ علاوہ اس کے اس آیت کا مطلب بالکل صاف ہے خدا فرماتا ہے ہمنے انکو ایسے جسم مین نہین بنایا کہ کھانا نہ کہاوین یعنی کھانیکو چھوڑین ہی نہین۔

پرانا وثیقہ خدا کے حق مین اور خدا اپنے حق مین کیا کہتا ہے
خداوند کہتا ہے کہ آسمان اور زمین مجھ سے بہرے ہین
یرمیاہ -۲۳ باب ۲۴ آیت
تیرا تخت قدیم سے مستحکم ہے تو ازلی ہے ۹۳ زبور ۲ آیت

نیا وثیقہ عیسی کے حق مین اور عیسی اپنے حق مین کیا کہتا ہے
وہ جو اترا وہی ہے جو سارے آسمانون پر چڑہا تا کہ سب کچھ بہرپور کرے ۔ افسیون ۴ باب ۱۰ آیت۔
وہ بیٹے سے کہتا ہے اے بیٹا تیرا تخت ابد الآباد ہے خط عبرانیون کا پہلا باب ۸ آیت۔

+ انجیل سے پہلے حصہ کا نام ہے۔
+ انجیل سے آخر تک حصہ کا نام ہے۔

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

آخرت کے دن پر کامل یقین رکہتے ہین اور نیک کام بتلاتے

وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی

ہین او برون سے روکتے ہین اور نیک کامون مین

الْخَیْرٰتِ وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ

دوڑتے ہین اور وہ نیک ہین۔

وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ

اور جو نیکی کام کرینگے اوسکی بے قدری نکئے جائینگے

آخرت کے دن پر کامل یقین رکہتے ہین اور نیک کام بتلاتے ہین اور برون سے روکتے ہین اور نیک کامون کو تو ایسے خوش ہوکر کرتے ہین کہ گویا اون مین دوڑتے ہین اور سب سے بڑھ کر یہہ ہے کہ وہ طبیعت کے نیک ہین اور اپنے کئے پر مغرور نہین ہوتے یہی وجہ ہے کہ خدا کے ہان اونکی قبولیت ہے اور آیندہ کو عام مژدہ ہے کہ جو نیکی کا کام کرین گے اوسکی بیقدری نہ کی جائین گے

یہ مشرکین عرب کا جواب ہے جو کہا کرتے تہے کہ یہ کیا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازارون پھرتا ہے جسکو

تنبیہ نمبر ۴

مالھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق جواب مین ارشاد پہنچا کہ پہلے نبیون کو بھی ہمنے ایسا نہ بنایا تہا کہ وہ کہانا نہ کہاتے۔ اس سے یہ تو ثابت ہوا کہ کوئی نبی ایسا نہین ہوا کہ کہانا نہ کہاتا ہو۔ یہ نہین کہ ہمیشہ کہاتے ہی رہین کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ وصال مین کئی کئی روز جو کھانا ترک فرماتے تہے تو اوس وقت وہ جسم نہ تہے۔ بیرا جی! مطلقہ عامہ کے ثبوت سے دائمہ مطلقہ لازم نہین آتا اگر نہ سمجھے ہون تو کسی سے پوچھ لیجئے،

(۷) ساتوین آیت یہ ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے صلّ۔ شاباش مرزا صاحب باوجود دعوی الہام وغیرہ وغیرہ اتنی چالاکی سے

خوب کڑلا کہلا تم اس پایہ مین ہی اے تیمیر خدا نخواستہ گر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے

تنبیہ نمبر ۵

مین اول اور مین آخر ہون اور میرے سوا کوئی خدا نہین یشعیاہ ۴۴ باب ۶ آیت	مین اول اور آخر ہون اور وہی ہون جو ہوا تہا اور زندہ ہون۔ مکاشفات پہلا باب ۱۷ و ۱۸ آیات
مین یہوواہ ہون اور تبدیل نہین ہوتا۔ ملاکی ۳ باب ۶ آیت	یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکسان ہے۔ خط عبرانیون کو ۱۳ باب ۸ آیت

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
خدا پرہیزگارون کو خوب جانتا ہے اور جو لوگ
كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ
منکر ہین اون کے مال و
وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ
اولاد خدا کے ہان اونکو کچھ کام نہ آوینگے یہی
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ
لوگ ہمیشہ جہنم مین رہین گے۔

کیونکہ خدا پرہیزگارون کو خوب
جانتا ہے اونکی نیک نیتی
کا اونکو بدلہ دیگا اور جو اوسکے
حکمون سے منکر ہین وہ بہت
ہی بُری حالت مین ہونگے
اونکے مال و اولاد خدا کے ہان
اونکو کچھ کام نہ آوینگے یہی لوگ ہمیشہ
جہنم مین رہین گے ۔

تنبیہ کیا ہی عمدہ ترجمہ آپ ہی گھڑ لیا کہ فوت ہو گئے جناب کے مرید تو سُن کر علما کو کوستے ہونگے کہ صاف آیت مین لکھا ہے "سب نبی فوت ہو گئے" تو پھر جو علماء نہین مانتے بیشک یہودیون کی طرح انکے دل سیاہ ہین بیشک ایسے ہین ویسے ہین بیشک اِن کے پیچھے نماز درست نہین ان سے سلام علیکم ناجائز ہے لیکن یہ معلوم نہین کہ پیغمبر خدا کی +پیش گوئی کا ظہور ہو رہا ہے۔ بھلا مرزا جی! "فوت ہو گئے" کس لفظ کا ترجمہ ہے شاید "خلت" کیطرف تو جھامی لگ رہی ہے جس کے معنی گزرنے۔ جانے۔ خالی کرنے وغیرہ کے ہین جو ان تمام معنی مین

تطبیق

مین قادرِ مطلق خدا ہون ۔ پیدایش ۱۷ باب پہلی آیت
تو اپنی تلاش سے خدا کو پاسکتا ہے۔ ایوب ۱۱ باب ۷ آیت
مین خدا وند تیرا قدوس خدا ہون ۔ یشعیاہ ۴۳ باب ۳ آیت
ابتدا مین خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا
پیدایش پہلا باب پہلی آیت
مین خدا سب کا بنانیوالا ہون مین اکیلا آسمان کو تانتا اور آپ تنہا زمین کو فرش کرتا ہون یشعیاہ ۴۴ باب ۲۴ آیت

مین قادرِ مطلق ہون مکاشفات پہلا باب ۸ آیت
کوئی بیٹے کو نہین جانتا مگر باپ متی ۱۱ باب ۲۷ آیت
تم نے اوس قدوس اور راستکار کا انکار کیا۔
اعمال ۳ باب ۱۴ آیت
ابتدا مین کلام تھا سب چیزین اوس سے موجود ہوئین
یوحنا پہلا باب ۱و۳ آیات
کیونکہ اوس سے ساری چیزین جو آسمان اور زمین پر ہین دیکھی اور اندیکھی کیا تخت کیا خاوندیان کیا ریاستین کیا مختاریان پیدا کیگئین
خط کلسیون کو پہلا باب ۱۶ آیت

+ یاتی بکم بما لا تسمعوا۔ الحدیث

مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
دنیا مین جو کچھ خرچ کرتے ہین وہ
كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ
پالے والی باؤ کی طرح ہے جو ظالمون کے کہیت
ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا
پر پہنچ کر اوسکو ضایع کرتی ہے خدا تو
ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ
ان پر کسیطرح ظلم نہین کرتا لیکن یہ لوگ خود آپنے پر ظلم کرتے ہین

دنیا مین جو کچھ بغرض اشاعت مذہب خرچ کرتے ہین کسیطرح سے لوگ انکے اس تدبیر مین پہنسین یہ نہ سمجھین کہ اوسکا انکو ثواب ہوگا بلکہ وہ پالے والی باؤ کی طرح ہے جو ظالمون کے کہیت پر پہنچ کر اسکو ضایع کرتی ہے اسی طرح انکے چندے ہین جو لوگون کے گمراہ کرنے مین خرچتے ہین ان کے باقی اعمال کو بھی جو کبھی نیت خالص کیے ہون ضایع کردیتے ہین خدا تو ان پر کسیطرح ظلم نہین کرتا لیکن یہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہین اور خدا کا غضب لیتے ہین - انسان کی گمراہی

سبب نزول (مثل ما ینفقون) اہل کتاب ہمیشہ اس فکر مین رہتے تہے کہ کسی طرح مسلمانون کو پہسلا دین اس تدبیر مین سینکڑون ہزارون روپیہ بھی خرچ کرتے جیسا کہ آج کل پادری لوگ کر رہے ہین اللہ تعالیٰ ان کے خرچ اور چندہ کی متعلق بیان فرماتا ہے (معالم مفصل منہ)

تنبیہ قرآن شریف مین آیا ہے واذا خلوا الی شیاطینہم - قد خلت من قبلکم سنن - فی الایام الخالیہ پس آیت کے صاف معنی یہہ ہین کہ تجھ سے پہلے کل نبی اپنے اپنے وقت مین کام کرکے چلے گئے جیسے کوئی کہے کہ موجودہ لفٹنٹ گورنر سے پہلے کئی لفٹنٹ گورنر گذر گئے تو کیا اس سے یہی مفہوم ہے کہ سب مر گئے پس اسی تقریر پر نون آیت تلک امۃ قد خلت کا جواب بھی آگیا کیونکہ آپ وہان بھی غلطی ہی پہنسے ہوئے ہین +

تطبیق

خداوند نے ہر چیز اپنے لئے بنائی امثال ١٦ باب ٤ آیت

خداوند تعالی ساری زمین کا بادشاہ عظیم ہے
٤٧ - زبور ٢ آیت
اسلئے کہ تو فقط سارے بنی آدم کے دلون کو جانتا ہے -
پہلا سلاطین پہلا باب ٣٩ آیت

ساری چیزین اوس سے اور اوسکے لئے پیدا ہوئین -
خط کلسیونکو پہلا باب ١٦ آیت
بادشاہون کا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند
مکاشفات ١٩ باب ١٦ آیت
اور ساری کلیسیاؤن کو معلوم ہوگا کہ مین وہی ہون جو دلون اور گردون کا جانچنے والا ہون
مکاشفات ٢ باب ٢٣ آیت

یَایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

مسلمانو اپنی قوم کے سوا غیر قوموں کو رازدا

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا

نہ بناؤ وہ تمہارے نقصان میں کمی نہیں کرتے تمہار

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ

رنج سے خوش ہوتے ہیں تمہاری عداوت انکے

مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ

مونہوں سے ظاہر ہوچکی ہے اور جو انکے دلوں میں مخفی

کا سبب بسا اوقات بد صحبت بھی ہو اسی لئے تمکو ہدایت کیجاتی ہے

کہ مسلمانو! اپنی قوم کے سوا غیر قوموں کو رازدار دوست نہ بناؤ وہ

تمہارے نقصان میں کمی نہیں کرتے تمہارے رنج سے خوش ہوتے

ہیں تمہاری عداوت انکے مونہوں سے کئی دفعہ ظاہر ہوچکی ہے

اور ابھی تو جو تمہارے متعلق

انکے دلوں میں مخفی

ہے بہت ہی

بڑا ہے

شان نزول

(یَایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا) بعض مسلمان بوجہ قرابت اور صداقت یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے انکے روکنے کو آیت نازل ہوئی۔ معالم

(۸) آٹھویں آیت ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ٥ کوئی بشر ہمیشہ زندہ نہیں رہتا اسلئے مسیح بھی بہتیا بوڑھے ہوکر فوت ہوگئے ہونگے صفحہ ۹۶ کیوں نہ ہو دادا اور دو چار روٹیاں" کی مثال اسے ہی کہتے ہیں۔ حضرت! آیت کا مطلب تو بالکل صاف ہے کہ ہمنے تجھ سے پہلے کسی بشر کیلئے ہمیشگی نہیں کی بھلا اگر تو مرگیا تو کیا یہ کافر ہمیشہ رہیں گے ہرگز نہیں۔ بتلائیے کس کے مخالف ہے کیا ہم مسیح کو ہمیشہ زندہ رہنے والا مانتے ہیں کیا دائمہ کے سلب سے مطلقہ عامہ مسلوب ہوجاتا ہے یہی منطق ہے بیشک آیت کا مطلب بالکل صاف ہے لیکن جب مجتہد کی قبضہ میں آپہنچے تو کیا کرے۔

خداہی عدالت کرنیوالا ہے۔ ۵۰ زبور ۱۶ آیت

اسکی بادشاہت سب پر مسلط ہے۔ زبور ۱۰۳ آیت ۱۹۔

اس دن ایک خداوند ہوگا اور اسکا نام ایک ہوگا
زکریا ۱۴ باب ۹ آیت

کیونکہ ہم سب کو ضرور ہے کہ مسیح کی مسند عدالت کے آگے حاضر ہوویں۔ ۲ خط قرنتیوں کو ۵ باب ۱۰ آیت

وہ سب کا خداوند ہے۔ اعمال ۱۰ باب ۳۶ آیت

اور ایک خداوند ہے جو یسوع مسیح ہے جسکی سبب سے ساری

اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ	ہمنے تمھارے سمجھنے کے لئے نشانات بتلائے ہین اگر تم سمجھو تو
ہے بہت ہی بڑا ہے ہمنے تمہارے لئے نشانات بتلائے ہین	
تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰاَنْتُمْ اُولَاۤءِ تُحِبُّوْنَهُمْ	لو دیکھو تو کیا بات ہے کہ تم تو اونہین چاہتے ہو اور وہ تمہین
اگر تم سمجھو دیکھو تو تم اونہین چاہتے ہو اور وہ	نہین چاہتے اور تم سب کتابون توریت انجیل وغیرہ کو مانتے ہو
وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ	اور وہ دل سے سب کو نہین مانتے بلکہ اولٹے مسخری کرتے ہین
تمہین نہین چاہتے اور تم سب کتابون کو مانتے ہو	اور جب کبھی تم سے ملین تو براہ مخول کہتے ہین کہ ہم بھی قرآن کو
وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا	مانتے ہین اور
اور جب کبھی تم سے ملین تو کہتے ہین کہ ہم مانتے ہین اور جب	جب تم سے علیحدہ ہون

[illegible] (۱۰) دسوین آیت وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا ۝ اس آیت سے بھی معلوم نہین مرزا صاحب کیا مطلب لے رہے ہین شاید یہ مطلب ہے کہ زندگی تک تو زکوۃ کا حکم ہے اگر وہ اب زندہ ہین تو زکوۃ کس کو دیتے ہونگے پس معلوم ہوا کہ مسیح فوت ہوگئے ۔ یہ خوش ہین بار بار وہی دو اور دو چار روٹیان والی مثال یاد آتی ہے۔ اجی حضرت آپ یہ تو بتلادین کہ جتنے روز مسیح دنیا مین زندہ رہے تھے زکوۃ کس کو دیتے تھے مرزا صاحب غلطی تو ہر ایک انسان سے ممکن ہے لیکن ایسی غلطی کہ "بروز روشن دیدہ ہوشمند" پناہ بخدا۔ کیا زکوۃ کیلئے

[illegible] دیکھو خداوند خدا زبردستی کیساتھ آوے گا اوس کا صلہ اوسکے ساتھ ہے یشعیاہ ۴۰ باب ۱۰ آیت	چیزین ہوئین اور ہم اوسکے وسیلے سے ہین پہلا خط قرنتیون کو ۸ باب ۶ آیت
مین مین ہی خداوند ہون میرے سوا کوئی بچانے والا نہین یشعیاہ ۴۳ باب ۱۱ آیت	دیکھ مین جلد آتا ہون اور میرا اجر میرے ساتھ ہے مکاشفات ۲۲ باب ۱۲ آیت
	اور وہ کامل ہوکر اپنے سب فرمانبردارون کیلئے نجات کا باعث ہوا خط عبرانیون کو ۵ باب ۹ آیت
	اور کسی دوسرے سے نجات نہین کیونکہ آسمان کے تلے آدمیون کو کوئی دوسرا نام نہین بخشا گیا جس سے ہم نجات پاسکین۔ اعمال ۴ باب ۱۲ آیت

عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ
علیحدہ ہوں تو تمہارے حسد میں اپنی انگلیاں چباتے
قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
ہیں کہدے کہ اپنے غصے میں مر رہو اللہ تمہارے دلوں کی باتوں
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ اِنْ تَمْسَسْكُمْ
کو جانتا ہے اگر تمکو بھلائی
حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ
پہنچے تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور اگر تمکو تکلیف ہو تو

تو تمہارے حسد میں اپنی انگلیاں چباتے ہیں کہ ہائے انکی دن دونی ترقی کیوں ہو رہی ہے تو بھی ان شریروں کی پرواہ نہ کر اور کہہ دے کہ اپنے غصے میں مر رہو اللہ تمہارے دلوں کی باتوں کو بھی جانتا ہے خوب ہی سزا دے گا انکی شرارت تو اس حد کو پہنچ چکی ہے کہ اگر تمکو بھلائی پہنچے تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور اگر تمکو تکلیف ہو تو اوس سے

مال و اسباب زاید عن الحاجت ہونا ہی ضروری ہے یا نہیں تو پس جبکہ اون کے پاس مال دنیاوی ہی نہیں تو زکوۃ کیسے اور دیں کس کو۔ اس آیت میں مرزاجی نے ایک عجیب بات بھی لکھی ہے جسکو ہم بعینہ نقل کرتے ہیں ’’ اس سے یہی ظاہر ہے کہ انجیل کا طریق نماز پڑھنے کے لئے حضرت عیسی کو وصیت کی گئی تھی اور وہ آسمان پر عیسائیوں کی طرح نماز پڑھتے ہیں اور حضرت یحیٰی اونکی نماز کی حالت میں اونکے پاس یونہی پڑے رہتے ہیں مردے جو ہوئے اور جب دنیا میں حضرت عیسی آوینگے تو برخلاف اس وصیت کے امتی بنکر

وہ ظفرمندی سے موت کو نگل جائیگا۔ یشعیاہ ۲۵ باب ۸ آیت
میں نے اپنی حیات کی قسم کھائی ہے کلام صدق میری منہ سے نکلتا ہے اور نہ پھرے گا کہ ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان میری قسم کہائیگی یشعیاہ ۴۵ باب ۲۳ آیت

اب ہمارے بچانے والے یسوع مسیح نے موت کو نیست کیا۔ دوسرا تمطاؤس پہلا باب ۱۰ آیت۔
ہم سب مسیح کے تخت عدالت کے آگے حاضر کئے جائیں گے چنانچہ یہ لکھا ہے کہ خداوند کہتا ہے کہ اپنی حیات کی قسم ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان خدا کے سامنے اقرار کرے گی خط رومیوں کو ۱۴ باب ۱۰ و ۱۱ آیات۔
عیسی کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکیگا خط فلپیوں کا ۲ باب ۱۰ آیت

يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا

اوس سے خوش ہوتے ہین اگر تم صبر کرتے

لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ

اور بچتے رہوگے تو انکی فریب بازیان تمکو کچھ بھی ضرر نہ دینگی

بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ وَإِذْ غَدَوْتَ

یقیناً خدا انکے کامونکو گھیرے ہوئے ہے اور یاد کر جب تو

مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ

اپنے گھر والون سے نکل کر مومنون کو لڑائی کی

ع ۱۲

خوش ہوتے ہین کہ اچھا ہوا ان مسلمانون کی ذلت ہوئی اگر تم ہوشیار رہوگے اور تکلیف کے وقت صبر کرنے اور حدود شرعی کی تجاوز سے بچتے رہوگے تو انکی فریب بازیان تمکو کچھ بھی ضرر نہ دینگی یقیناً خدا اونکے کامون کو گھیرے ہوئے ہے ہمیشہ اون کے حیلے اور فریب تمسے دفع کرتا رہیگا اور بطور نظیر اوس وقت کو یاد کر اور ان کو سنا کہ دیکھو کس طرح خدا نے کفار کے مکر تم سے دفع کئے تھے جب تو اپنے گھر والون سے نکلکر مومنون کو لڑائی کی جگہ پر بٹھاتا تھا اور کفار بھی

شان نزول (وَإِذْ غَدَوْتَ) جنگ احد کے متعلق جو تیسرے سال ہوئی تھی یہ آیات نازل ہوئین۔ معالم

مسلمانون کی طرح نماز پڑھین گے"۔ ص ۳۵۱ مرزا صاحب نے اس جگہ یہ بڑا استحالہ قایم کیا ہے کہ حضرت مسیح دو طرح کی نماز کس طرح پڑھینگے مگر کاش کہ بتلایا ہوتا کہ عیسائیون کی نماز ہان اصل عیسائی نماز کس طرح کی ہے اور وہ کتنے حصے مین اسلامی نماز سے مخالف ہے۔ کیا آپنے مسیح کی والدہ بابت فرمان ربانی نہین سنا یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ تبلائیے آپ کی نماز سے یہ نماز کتنی کچھ مخالف ہے ہان آپنے موجودہ عیسائیون کی نماز دیکھی ہوگی جسمین تثلیث کی پرستش بھی کرتے ہین بیشک ہم بھی مانتے ہین کہ حضرت مسیح

اگرچہ اس جدول کو طول دینا آسان تھا لیکن ہمارا منشا خاص کر دونون وثیقون کی مطابقت کا نمونہ دکھلانا ہے نہ اس قسم کی سب آیات کو پیش کرنا بڑے فایدہ کی بات ہوگی اگر اس جدول کے دیکھنے سے ناظرین کو اس امر کی طرف رغبت ہوجاوے کہ اس ضروری مسئلہ کے ثبوت مین پاک کتاب کے دونون حصون کی شہادت کو آپ ہی دریافت کرین اگر اس طرح کی تحقیقات صداقت سے کرین تو انکی خاطر جمع ہوجائیگی کہ ضرور عیسیٰ حقیقی اور ابدی خدا ہے اور وہ دریافت کرینگے کہ جو کچھ ایک وثیقہ مین خاص خدا باپ کی طرف منسوب ہے وہ سب دوسرے مین بالکل عیسیٰ ناصری کیطرف منسوب ہے اور وہ دیکھین گے کہ خدا کے خاص خطاب اور قدرت اور کاملیت ازلی کا دعویٰ

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
جگہ پر بٹھاتا تھا اور خدا سنتا جانتا تھا
اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ
اور جبکہ تم میں سے دو قبیلوں نے پھسلنا چاہا
تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
خدا اون کا والی تھا اور مومنوں کو چاہئے کہ خدا پر
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ
ہی بھروسہ کیا کریں۔ اللہ نے جنگ بدر کے موقع پر جبکہ تم

تو بیس ہزار لیکر تمہارے مارنے اور تباہ کرنے کو آئے تھے اور بڑے دعووں سے کہتے تھے کہ کسی مسلمان کو زندہ نہیں چھوڑینگے اور جو کچھ وہ کہتے پاکرتے تھے خدا اوس کو سنتا اور جانتا تھا اور اوس وقت جبکہ اپنی جماعت کی قلت اور مخالفوں کی کثرت دیکھ کر تم میں سے دو قبیلوں نے پھسلنا چاہا کہ چلو ہم کو چھوڑ چلیں اور اپنی جان بچائیں مگر چونکہ خدا اون کے اخلاص سابق کی وجہ سے اُن کا والی تھا اوس نے انکو تھام لیا آخر کار انہوں سے خدا پر بھروسہ کیا اور اصل میں مومنوں کو چاہئے کہ خدا ہی پر بھروسہ کیا کریں تاکہ اپنی بہبودی کو پاویں خدا اپنے بندوں کو ضایع نہیں کیا کرتا دیکھو تو اللہ نے جنگ بدر کے موقع پر جبکہ تم

(اذ ھمت طایفتان) جنگ اُحد میں مسلمان قریباً ایک ہزار لڑنے کو نکلے تھے جنمیں سے قریباً تین سو کے جو صرف ظاہری مسلمان اندرون منافق تھے میدان میں پہنچنے سے پہلے ہی علیحدہ ہو گئے اونکی علیحدگی کو دیکھکر بعض سادہ لوح مسلمان سست ہو گئے مگر در اصل چونکہ یہہ منافق نہ تھے اسلئے اللہ تعالی نے اونکو اپنی حمایت میں لیا اور اللہ ولیہما فرمایا۔ معالم بتفصیل منہ۔

اِن نمازے مخالف نماز پڑھیں گے بلکہ اس نماز کے مٹانے کیلئے ہی تشریف لا دینگے چنانچہ آپ براہین جلد رابع صفحہ ۴۹۹ میں تسلیم کرتے ہیں معلوم نہیں مرزا صاحب کو ایسی باتوں سے کیا فایدہ مگر چونکہ علم لدنی کے

نئے وثیقے میں سب کے سب عیسیٰ کی طرف منسوب ہیں اور یہ نسبت انہیں الفاظ کے ساتھ بیان کی جاتی ہے جو کہ قدیم الایام سے پاک نبیوں اور خود خدا نے پرانے وثیقے میں استعمال کئے تھے بلکہ وہ یہ بھی دیکھیں کہ بارہا میں اس پاک وجود کے جس نے پہلے آسمان سے کلام کیا اور عیسیٰ کے جس نے کئی صدیوں کے بعد انسانی شکل میں زمین پر گفتگو کی اصل یگانگت تھی‘‘ (رسالہ مسیح ابن اللہ ۱۲۹ سنہ ۱۸۹۳ مطبع لدھانہ ششم ۱۸۹۳ء)

گو اہل انصاف اس مسئلہ کی تصویر سے ہی متنفر ہو کر اسکے دلایل سے اور بھی نفرت کر گئے ہونگے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کسی صاف دل میں اس سیدھی گورکھ دھندے کو جگہ ملے تاہم اسکے ابطال میں کسیقدر دلایل

وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
نہایت کمزور تھے تمہاری مدد کی پس تم اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکرگذار ہو

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ
اور جب تو مومنوں کو کہہ رہا تھا نہیں کافی نہیں ہے کہ تمہارا

يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
رب اُترے ہوئے تین ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے

مُنْزَلِيْنَ ؕ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
کیوں نہیں اگر تم صبر کرتے اور ڈرتے رہو گے

نہایت کمزور بے طاقت تھے تمہاری مدد کی پس تم اللہ کی نعمت کو غیرون کیطرف نسبت کرنے سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکرگزار رہو اور اوس وقت کا واقع بھی اونکو سنا جب تو مومنون سے کہہ رہا تھا کہ اگر تمہارے دشمن ہجوم کرکے آئے ہین تو کوئی خوف نہیں کیا تمہین کافی نہین کہ تمہارا رب اور مالک آسمان سے اُترے ہوئے تین ہزار فرشتون سے تمہاری مدد کرے جسکا جواب تو اونکی طرف سے خود ہی دیتا تھا کہ کیون نہین بیشک کافی ہے بلکہ اگر تم ایسی تکلیفون پر صبر کرتے اور حدود شرعی کی تجاوز سے

متعلم ہین اسلئے بقول مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ غلطی ممکن ہے
(۱۱) گیارہوین آیت والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا اس آیت مین مسیح کے تین واقعات ولادت ـ موت ـ بعثت کے ایام گنے گئے ہین یوم رفع نہین گنا اس لئے وہ کوئی جدا نہین بلکہ بذریعہ موت ہی ہوا " ص۶۰۱ مرزاجی کی قوت استنباطیہ تو بہت صحیح ہے حالانکہ بوجہ بڑھاپے اور بیماری کے تو زندگی مین مسیح کے مشابہ ہی بنا کرتے ہین ـ خیر اس سے ہمین بحث نہین مگر مرزا صاحب یہہ تو بتلاوین کہ عدم ذکر سے عدم شئے لازم آتا ہے انسان کے لئے تین ہی واقعات عام طور پر پیش آتے ہین اور یہہ تینون محل خطر ہین موت اور حیات

واضح کا بیان کردینا اہل مذاق کے لئے ہر طرح مفید ہوگا پس ہم اون دلایل کو پہلے بیان کرتے ہین جو خدا کی پاک کتاب **قرآن شریف** نے بیان کئے ہین
لیکن چونکہ اون دلایل مین حکیمانہ طرز سے استدلال کئے گئے ہین اسلئے بطور تمہید پہلے کئی امور کا بیان ضروری ہے
قاعدہ عقلیہ ہے کہ جب دو نقیضون مین سے ایک کو باطل کردیا جاوے تو دوسری کا وجود ضرور ہوتا ہی یا ایک کا وجود ثابت ہو تو دوسری کا عدم ہوگا مثلاً ثابت کیا جاوے کہ کسی خاص وقت مین رات نہین تو دن ضرور ہوگا اور اگر ثابت کیا جاوے کہ کسی خاص وقت مین دن ہے تو رات نہ ہوگی اس قسم کی دلیل کو علماء مناظرہ **دلیل خلف** کہتے ہین اور جو حکم بعد تتبع اور تلاش جزئیات کثیرہ کے لگایا ہوا اوسکو **استقرا**

وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ
اور وہ تم پر ایسے ہی جوش سے چڑھینگے تو
رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَٰٓئِكَةِ
پانچہزار فرشتوں کی لیس فوج سے خدا تمہاری
مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا
مدد کریگا یہ تو اللہ نے تمہاری خوش کرنیکو ہی
بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ
کیا تھا تاکہ تمہاری دل اس سے مضبوط رہین

اور وہ تمپر ایسے ہی جوش سے چڑھین گے تو آیندہ کو پانچ ہزار فرشتوں کی لیس اور طیار فوج سے خدا تمہاری مدد کرے گا۔

اصل میں یہ تو اللہ نے تمہارے خوش کرنیکو ہی کیا تہا تاکہ تم گھبراؤ نہین اور اس سے تمہاری دل مضبوط ہین

کے دن کا خطرناک ہونا تو ظاہر ہے البتہ پیدایش کے دن کا خطرناک ہونا جسکی طرف مسیح نے اشارہ کیا ہے دو وجہ سے ہے ایک تو اس حدیث کی وجہ سے جس کا مضمون ہے کہ ہر ایک بچہ کو شیطان وقت ولادت چہوتا ہے سوا مسیح اور اوسکی مان کے کہ ان دونو کو نہین چہوا تہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ولادت کا وقت بہی ایک خطرناک وقت ہے جسکی سلامتی کیطرف حضرت مسیح نے اشارہ کیا ہے

(مامن مولود الا ويمسه الشيطان الا مريم وابنها (او کما قال))

دوسری وجہ یہ ہے کہ یہودی حضرت مسیح کی ولادت ناجائز تبلاتے تہے اور ناجائز ولادت والے کو خدا کی بادشاہت مین ذلیل سمجہتے تہے اسلئے مسیح نے ایسے واقعات کا کہ جو سب لوگون کو پیش آنے والے ہین جن کے وقوع کا سب کو یقین ہے ذکر کیا اور رفع بجسد عنصری کا ذکر نہین کیا کہ جو پہلے سے منکر ہین کہین اور بھی زیادہ نہ بگڑین علاوہ ان توجیہات کے ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ حضرت مسیح کو اس کلام کے بولتے وقت اپنے رفع بجسد عنصری کا علم ہی نہ تہا کیونکہ جبتک خداوندکریم

کہتے ہین جیسا کہ بہت سے افراد انسانی کو خلقتہً دو پایا دیکھ کر سب پر حکم لگایا جاوے کہ سب افراد انسانی دو پائے ہین یہ بھی ایک قسم دلیل سے ہے مگر **خلف** کی نسبت سے کمزور۔ اور جو بطور مشابہت کے حکم ہو اوسکو تمثیل کہتے ہین جیسا شراب کے نشہ پر دوسری نشہ آور چیزون کو بہی قیاس کرلین یہ قسم بہی گو درجہ اول کے برابر زور آور نہین لیکن کسیقدر کار آمد ہین۔

بہ وما النصر الا من عند اللہ العزیز
ورنہ فتح تو اللہ ہی کے ہاں سے ہے جو سب پر غالب
الحکیم ۝ لیقطع طرفا من الذین کفروا
بڑی حکمت والا ہے تاکافروں کی ایک جماعت کو
او یکبتہم فینقلبوا خائبین ۝ لیس
ہلاک اور بعض کو ذلیل کرے تجھے
لک من الامر شیء او یتوب علیہم
کوئی اختیار نہیں کہ ان پر رحم کرے

ورنہ فتح تو صرف اللہ ہی کے ہاں سے ہی جو سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے تمہاری فتح و نصرت اسلئے ہے کہ تاکافروں کی ایک جماعت کو ہلاک اور بعض کو ذلیل کرے لیکن یہ اختیارات خدا کو ہیں تجھے کوئی اختیار نہیں کہ ان پر رحم کرے

بیان نزول

۴ (لیس لک من الامر شیء) جنگ احد میں جب آپ کو بہت تکلیف پہنچی یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور سر میں بھی زخم پہنچا تو اس وقت آپ نے فرمایا کسی طرح وہ قوم چھوٹ سکتی ہے جس نے اپنے نبی کا سر پھوڑا اور دانت توڑا پھر بعض کفار کے حق میں بتقاضائے طبیعت نام بنام لعنتیں کیں بعض ان میں سے ایسے بھی تھے جو انجام کار مشرف باسلام ہوئے اس سے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم بتفصیل منہ

کوئی وعدہ نہ کرے یا کوئی خبر نہ بتلادے نبی ہو یا رسول بلکہ افضل الرسل (علیہم السلام) کو بھی خبر نہیں ہوتی لا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء کو پڑھ لو۔
(۱۲) بارہویں آیت ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان عمر طبعی تک پہنچ کر مر جاتا ہے پس مسیح بھی جو عمر طبعی کو پہنچ گئے ہیں ضرور فوت ہو گئے ہونگے ص۶۰۵ عجیب نئی منطق ہے۔ مرزا صاحب مسیح عمر طبعی کو دنیا میں ہی پہنچ

۵ پس انہی دلائل ثلثہ کیطرف قرآن شریف نے اشارہ کر کے فرمایا ہے۔ کہ مسیح تو صرف اللہ کا رسول ہے اس سے
ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام انظر
پہلے کئی رسول گزر چکے ہیں اور اسکی ماں صدیقہ (نیک بندی) تھی دونو (ماں بیٹا) کھانا کھایا کرتے تھے دیکھ تو ہم کیسے دلائل بیان

اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۵

یا عذاب دے یقینا وہ ظالم ہین

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

آسمان اور زمین کی سب چیزین اللہ ہی کی ہین

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

جسکو چاہے بخش سکتا ہے اور جسکو چاہے معذب کر سکتا ہے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور خدا بخشنہار بڑا مہربان ہے

یا عذاب دے گو یہہ بات ٹہیک ہے کہ وے عذاب کے ہی مستحق ہین کیونکہ یقینا وہ ظالم ہین مگر پہر بھی یہ سب کام اور اختیار خدا کو ہے کیونکہ آسمان اور زمین کی سب چیزین اسہی کی ہین وہ اپنی حکومت مین کسی کی راے کا تابع یا کسی رکن الدولہ کا محتاج نہین بلکہ جس کو چاہے بخش سکتا ہے اور جسکو چاہے معذب کر سکتا ہے کوئی اوسکے حکم کو مانع نہین اور یہ بات بھی ہے ٹہیک ہے کہ خدا اس حکومت مین بےضابطہ حکم نہین کرتا۔ بلکہ باضابطہ چلنے والون کے حق مین بخشنہار اور بیدار پر بڑا مہربان ہے جو اوسکی مخلوق سے بھلائی کیے اوسے وہ بھی

ہوئے تہے یا اب پہنچے ہونگے اگر دنیا مین ہی پہنچے تہے تو کیا ثبوت حالانکہ روایات سے جیساکہ تفسیر ابن کثیر مین مرقوم ہین صاف مفہوم ہے کہ حضرت مسیح کی عمر بوقت رفع تینتیس سال کی تہی اور اگر بعد رفع عمر طبعی کو پہنچے ہین تو غنیمت ہے کہ آپ نے اونکا رفع بجسدہ تو مانا بعد رفع بجسدہ کے موت کا ثبوت آپکے ذمہ ہے دیجئے ودونہ خرط القتاد۔ علاوہ اسکے عمر طبعی بہی تو مختلف ہے ایک عمر طبعی آپ کی ہے اور ایک حضرت نوح کی تہی جن کے صرف وعظ کا زمانہ ساڑھے نوسو برس کا قرآن کریم مین مذکور ہے تو کل

کیف نبین لہم الایات ثم انظر انی یؤفکون ۵
(المائدہ)

کرین پہر بہی یہ کیسے بہکے جا رہے ہین اس لفظ مین کہ مسیح تو صرف ایک اللہ کا رسول ہے **تمثیل** کیطرف اشارہ ہے یعنے جیسے اور رسول ہین جنکو بندگی سے بڑہکر خدائی مین انکو کوئی دخل نہین اسی طرح مسیح بہی فقط رسول ہی ہے نہ کہ خدا۔ اور اس لفظ مین کہ اس سے پہلے کئی رسول گذر چکے **استقرا** کیطرف اشارہ ہے یعنے کل رسول جو خدا کی طرف سے آئے ہین ان کے لئے بجز بندگی کے اور مرتبہ نہین ہوتا پہر مسیح کا کیونکر ہونے لگا اور اس لفظ مین کہ اوسکی ماں خدا کی نیک بندی تہی اور وہ دونو کہانا کہاتے تہے۔ اوس بڑی زبردست دلیل کیطرف اشارہ ہے جسکو دلیل **خلف** کہتے ہین یعنی جب اوسکی ماں تہی اور وہ بہی پہر خدا کی نیک بندی اور وہ دونو کہانے کے بھی محتاج تہے تو ایک دو وجہ سے نہین بلکہ کئی وجہ سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا

مسلمانو! سود دگنا چوگنا

أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ

نہ لیا کرو اور خدا سے ڈرو تاکہ

تُفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ

تمہارا بھلا ہو اور اوس آگ سے ڈرو جو

لِلْكَافِرِينَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

ناشکرے بندوں کے لئے تیار ہے اور اللہ اور اوسکے رسول کی تابعداری کرو

محبت کرتا ہوا اور جو ان سے جور و ظلم سے پیش آوے اوسے بھی اپنی مہربانی سے پہلے روکتا ہے اور اگر وہ باز نہ ہی آوے تو پھر مناسب طور پر پکڑ بھی لیتا ہے اسی لئے تمکو حکم دیتا ہے کہ مسلمانو! مخلوق پر رحم کرو اور دگنا چوگنا سود نہ لیا کرو جیسا کہ تم اور تمہارے زمانہ کے لوگ لیتے ہیں بلکہ سرے سے ہی اس عادت قبیحہ کو چھوڑ دو اور اس ظلم کرنے میں خدا سے ڈرو تاکہ تمہارا بھلا ہو خدا جب ثروت اور توفیق دیوے تو خدا کے بندوں پر مہربانی کرو اور اوس آگ سے ڈرو جو ناشکرے بندوں کے لئے تیار ہے اور اللہ اور اسکے رسول کی تابعداری کرو

شان نزول (لاتاکلوا الربوٰا) کفار کا عام دستور تھا کہ قرضداروں پر بہت سختی کرتے تھے اس سے روکنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی

بقیہ جواب عمر بلوغت کے سال اور بعد طوفان ملاکر دیکھیں تو اور بھی بڑھ جاتی ہے اور قصص میں بعض نبیوں کی چودہ چودہ سو برس تک بھی عمر پہنچی ہے۔ نص قرآنی سے تو آپ کو انکار نہ ہوگا۔ پھر بتلا دیں کہ آیت موصوفہ سے آپ کے دعوے کو کہاں تک تقویت یا تائید ہوتی ہے کیا ممکن نہیں کہ حضرت مسیح کی عمر طبعی کا اندازہ کوئی غیر محدود زمانہ ہو جسکی مثال دنیا میں آجتک کسی فرد بشر پر نہ آئی ہو۔

بقیہ جواب مسیح کی عبودیت ثابت ہوئی ایک تو یہ کہ اوسکی ماں ہے جس نے اوسکو جنا۔ دوم یہ کہ اوسکی ماں خدا کی نیک تابعدار بندی تھی تو بیٹا بھی ضرور بالضرور بحکم الولد سر لابیہ خدا کا بندہ ہوگا سیوم یہ کہ وہ دونو ماں بیٹا طعام کے محتاج بھی تھے ایسے کہ جیسے اور لوگ محتاج ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ جو کوئی محتاج الی الغیر ہو وہ مخلوق ہے کیونکہ اگر خدا بھی طعام وغیرہ کیطرف محتاج ہو تو اسمیں شک نہیں کہ طعام بلکہ کل دنیا کی چیزیں حادث ہیں ایک وقت انکی ابتدا ہوئی ہے جس سے پہلے نہ تھیں پس جس وقت نہ تھیں تو خدا کا گذارہ کیسے چلتا ہوگا یا تو خدا بھی اوس وقت نہ تھا تو خدا بھی حادث ہوا یا تھا تو بڑی دقت میں گذارا کرتا ہوگا۔
چونکہ اس بات کو ہمارے مخاطبین بھی مانتے ہیں کہ جو شے کھانے وغیرہ کیطرف محتاج ہو وہ بیشک مخلوق ہوگی

[illegible]

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى
تاکہ تمپر رحم ہو اور اپنے رب کی بخشش
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
کیطرف دوڑو اور اون باغ کیطرف
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ
جلدی کرو جنکا پھیلاؤ آسمانوں اور زمینوں جتنا ہے وہ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ
پرہیزگاروں کیلئے طیار ہے جو فراخی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں

تاکہ تمپر رحم ہو اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور نیک عمل کر کے اون باغ کی طرف جلدی کرو جن کا پھیلاؤ آسمانوں اور زمینوں جتنا ہے وہ پرہیزگاروں نیکوکاروں کے لئے طیار ہے جو محض خدا کی رضا جوئی کیلئے فراخی اور تنگی میں اپنی ہمت کے موافق خرچ کرتے ہیں

لطیفہ: اِس جگہ ایک لطیفہ بھی قابل بیان ہے جو مرزا جی کی تحریر سے نہیں بلکہ اون کے بعض مریدوں کی زبان سے سنا گیا ہے کہ اگر حضرت مسیح کو آجتک زندہ سمجھیں تو حیّ قیوم کی صفت خداوندی میں شریک ہوتا ہے اور شرک تو اسلام میں کسی طرح درست نہیں پس ثابت ہوا کہ مسیح بھی کسی طرح زندہ نہیں رہ سکتے کسی شہدے کو مولوی صاحب نے نماز کی تاکید کی تھی شہدا بولا کہ آپنے دعوت کی تھی تو نمک زیادہ نہیں ڈالا تھا مولوی صاحب نے فرمایا اِس بات کو یہاں کیا علاقہ۔ شہدا بولا کہ بات سے بات نکل آتی ہے سو یہی حال ہماری اس **الہامی جماعت** کا ہے مسیح کی موت کے پیچھے ایسے پڑے ہیں کہ اگر اون کیلئے ایک سیکنڈ کا اختیار بھی ملجائے تو سب سے پہلے جو کام ان سے سرزد ہو وہ یہی ہو کہ حضرت مسیح کو فوت کریں لیکن نہیں جانتے ومکروا ومکر الله والله خیر الماکرین بھلا حضرات اگر درازی عمر کی وجہ سے کوئی جاندار خدا کا شریک ہو جاتا ہے تو شیطان تو خدا کا شریک ضرور ہی ہوگا جسکی عمر مسیح سے ہزارہا سال پہلے اور ہزارہا سال بعد تک ہوگی اگر

نتیجہ: اسلئے اسپر زیادہ زور دینا کچھ ضروری نہیں پس **قرآن کریم** کی تینوں دلیلوں کی شرح ہوگئی کیونکہ خوبی سے بالاجمال مختصر الفاظ میں تینوں کیطرف اشارہ ہے **عیسائیو! اب بھی قرآن کی بلاغت کے قایل نہ ہوگے؟** علاوہ اس فایدہ کے یہ فایدہ بھی ان آیات سے بآسانی حاصل ہوا کہ عیسائیو کے فرقہ رومن کیتھلک کے خیالات بھی رد ہوگئے جو مسیح اور اوسکی ماں دونوں کی عبادت کرتے ہیں سو ان

وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ

اور غصہ دبا لیتے ہین اور لوگون سے معاف کر دیتے ہین

عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

احسان کرنے والے خدا کو بھاتے ہین -

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا

اور جو کبھی فحش یا اپنے حق مین برائی کر گزرین

اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

تو فوراً اللہ کو یاد کرتے اور گناہون کی بخشش چاہتے ہین

اور اگر اون کو کوئی تکلیف پہنچا دے جس سے اونکو سخت صدمہ بھی ہو تو غصہ بھی دبا لیتے ہین اور موذی لوگون سے قصور معاف کر دیتے ہین بلکہ اون پر احسان کرتے ہین جس کا بدلہ انکو ضرور ہی ملیگا اسلئے کہ احسان کرنیوالے خدا کو بھاتے ہین اور پرہیزگار وہ لوگ بھی ہین جو کبھی کسی قسم کا فحش یا بوجہ کسی غلطی کے اپنے حق مین برائی کر گزرین تو فوراً اللہ کو یاد کرتے اور گناہون کی بخشش چاہتے ہین -

---

اپنے بانئے خاندان خیبریہ کی طرح شیطان نواسے جیوانیہ کو جانتے ہو تو قرآن کریم مین غور کرو قَالَ فَانْظُرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ -

(۱۳) تیرہوین آیت ہے - وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم خاکی آسمان پر جا نہین سکتا ؁ بلا سے کوئی ادا اونکی بدنما ہو جائے کسیطرح سے تو مٹھا ڈ بولہ دل کا مرزاجی! دوسری آیت بھی تو غور کر لی ہوتی جسمین مثل اس آیت کے لکم آیا ہوا ہے وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا تَشْكُرُوْنَ - اگر اس آیت سے جسم خاکی کا آسمان پر جانا منع معلوم ہوتا ہے تو اس آیت سے سوا چارپایون کے دودھ اور منافع کے اور چیزون کا دودھ اور منافع بلکہ تمام دنیا کے پانی پینے بھی منع ہو گئے کیونکہ اگر اس آیت مین مستقر مبتدا موخر ہے تو اوس مین منافع اور مشارب وہی حکم رکھتا ہے حالانکہ ہم تمام دنیا کے کنون کا پانی پیتے ہین اور تمام چیزون سے نفع لیتے ہین کوئی چارپایون کی خصوصیت نہین - تبلادین تو (بقول آپکے)

آیات مین بھی جن پر ہم حاشیہ لکھ رہے ہین دلیل خلف کو ایسے طریق سے بیان کیا ہے کہ جسکی کوئی کسر نہین چھوڑی چنانچہ تفسیر مین ناظرین نے ملاحظہ فرمایا ہو گا -

چونکہ یہ دلیل قرآنی ایسی بدیہی اور پرزور ہے کہ ادنے عقل کا آدمی بھی اس سے انکار نہ کرے اسلئے عیسائیون نے بھی صریح انکار تو نہین کیا لیکن ایک عذر یا رد اوس کے متعلق یون کیا - مسیح بندہ

[illegible]

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۟ وَلَمْ

خدا کے سوا کون گناہ بخشتا ہے تو وہ نہیں

يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

اپنی غلطی پر اڑتے نہیں انہیں لوگوں کا بدلہ

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

خدا کے ہاں سے بخشش ہے

وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور کئی ایک باغ جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں

اور اس بات پر پورا یقین رکھتے ہیں کہ خدا ہی بخشنہار ہے

اور خدا کے سوا کون گناہ بخشتا

ہے اور بڑی بات اون میں

یہ ہے کہ جو کبھی اون سے غلطی

ہو جائے تو دانستہ اپنی غلطی پر

اڑتے نہیں کیونکہ غلطی ہوجانا تو

انسانی فطرت میں داخل ہے گناہ اگر ہوجائے تو فوراً توبہ اوسکا علاج ہی آہین

لوگون کا بدلہ خدا کے ہان سے بخشش ہے اور کئی ایک باغ جنکے نیچے نہرین بہتی ہین

یہ دجال کا گدہا ریل گاڑی جسپر حضور آنجناب سوار ہوا کرتے ہین کونسے چارپایون کا نفع ہے حالانکہ بقول آپ کے آیت مین حصر ہے کہ سوائے چارپایون کے اور کسی چیز مین ہمارا نفع نہین اور نہ ہی ہمارے بچہ کسی جاندار کا خواہ وہ بچے کی والدہ ہی ہو دودہ پی سکتے ہین کیونکہ مشارب کا لفظ اس سے روکتا ہے اگر یہی معنے ہین تو مین نہین جانتا کہ اس آیت سے (نعوذ باللہ) کوئی کلام غلطی مین مقابلہ کر سکے +

مرزا صاحب نے اس آیت کی تقریر مین کچھ علمیت کے جوہر بھی دکھائے ہین آپ فرماتے ہین "کیونکہ لکم جو اس جگہ فایدہ تخصیص کا دیتا ہے اس بات پر بصراحت دلالت کر رہا ہے کہ جسم خاکی آسمان پر جا نہین سکتا بلکہ زمین سے نکلا اور زمین مین ہی رہیگا اور زمین مین ہی داخل ہوگا ص ٦٠٩

بھی ہے اور مالک بھی ہے اور آدمی ہے اور خدا بھی ہے اسی سبب سے بعض آیتون مین اوسکی بشریت اور بعض مین الوہیت بیان وعیان ہوئی ہے۔ (مفتاح الاسرار صلہ ١٩ دفعہ پنجم کیونکہ ایمان صحیح یہ ہے کہ ہم اعتقاد اور اقرار کرین کہ خدا کا بیٹا ہمارا خداوند یسوع مسیح خدا اور انسان بھی ہے۔ خدا ہے باپ کی ماہیت سے عالمون کے پیشتر مولود اور انسان ہے اپنی مان کی ماہیت سے عالم مین پیدا ہوا کامل خدا اور کامل انسان نفس ناطقہ اور انسانی جسم کے ساتھ۔ (دعائے عمیم صفحہ ١٢٥ مطبوعہ افتخار دہلی -

ناظرین غور فرما سکتے ہین کہ کہان تک اجتماع ضدین ہے۔ اسپر ہی یہ سوال ہے کہ کیا مسیح بشریت اور

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝

ہمیشہ رہینگے اور نیک کام کرنیوالون کا کیسا اچھا بدلہ ہے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِیْرُوْا

تم سے پہلے بہت سے واقعات گذر چکے ہین پس تم

فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

زمین مین پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والون کا انجام

الْمُكَذِّبِیْنَ ۝ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى

کیسا ہوا یہ لوگون کیلئے سمجھوتی اور ہدایت

ہمیشہ انہین رہیگے لوگو ایسے عمل کرو اور غور کرو کہ نیک کام کرنیوالون کا کیسا اچھا بدلہ ہے اگر اس صاف اور سیدھی تعلیم سے منہ پھیرین تو تو ان سے کہہ دے کہ تم سے پہلے بہت سے واقعات گذر چکے ہین پس تم زمین مین پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والون کا انجام کیسا ابتر ہوا یہ پہلے لوگون کے واقعات اس زمانہ کے لوگون کے لئے سمجھوتی اور ہدایت اور بالخصوص

مرزا صاحب ہم پہلے بھی کہہ آئے ہین کہ "یہان پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہین" اس جگہ تو آپنے ایک پیارا قصہ یاد دلایا جسکو ہم آپکے خاندان نیچریہ کے بانی سرسید مرحوم کیلئے کسی جگہ لکھ آئے ہین کہ ایک دفعہ بادشاہ دہلی مدرسہ عربی کا امتحان لینے گئے ایک طالب علم سے پوچھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں واؤ کیسا ہے طالب علم جھٹ سے بولا بندہ نواز! عطف کا بادشاہ نے کہا یہ بھی لائق انعام ہے کیونکہ اتنا تو جانتا ہے کہ واؤ عطف کا بھی ہوتا ہے" ہم بھی مرزا صاحب کو قابل انعام سمجھتے ہین اور واقعی مرزا صاحب کی تعریف کرتے ہین کہ آنجناب حصر کو جانتے ہین۔ لیکن بڑے ادب سے عرض ہے کہ اگر لکم فائدہ حصر کا دیتا ہے تو غالبا یہ حصر مسند الیہ (مستقر) کا مسند مین ہوگا جیسا کہ مختصر معانی اور مطول سے مفہوم ہوتا ہے تو بتلائیے

اُلوہیت سے مرکب تھا اگر مرکب تھا تو حادث ہوگا کیونکہ ترکیب حدوث کو مستلزم ہے پس پھر بھی خدا نہ ہوا بلکہ حادث بنا

+ اما تقدیمه ای المسند فلتخصیصه بالمسند الیه ای لقصر المسند الیه علی المسند علی ما حققنا ه فی ضمیر الفصل نحو لا فیها غول ای بخلاف خمور الدنیا فان فیها غولا ولهذا ای ولان التقدیم یفید التخصیص لم یقدم الظرف الذی هو المسند علی المسند الیه فی لا ریب فیه ولم یقل لا فیه ریب لئلا یفید تقدیمه علیه ثبوت الریب فی سائر کتب الله تعالیٰ بناء علی اختصاص عدم الریب بالقرآن — مختصر صفحہ ۱۰۳

وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝ وَلَا تَهِنُوا وَلَا
پرہیزگارون کیلئے نصیحت ہے۔ نہ سست ہو
تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم
غمگین اگر تم ایمانداری پر مضبوط ہوگے تو تم ہی غالب
مُّؤْمِنِينَ ۝ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ
ہوگے　اگر تم کو تکلیف پہنچے تو
فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ
کفار کی قوم کو بھی اتنی ہی تکلیف پہنچ چکی ہے۔ اور یہ دن

پرہیزگارون کیلئے تو بہت بڑی نصیحت ہے وہ ان واقعات سے عمدہ عمدہ نتائج نکالتے ہین کہ اصلی عزت خدا ہی کے تعلق سے حاصل ہوتی ہے اسی لئے ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ تم نہ تو سست ہو نہ غمگین اگر تم ایمانداری پر مضبوط رہوگے تو تم ہی غالب ہوگے ہان بعض دفعہ بظاہر کسیقدر تکلیف تمکو بھی ہو تو اس سے گھبراؤ نہین اگر تمکو تکلیف پہنچے تو سست ہونیکی کوئی وجہ نہین آخر کفار کی قوم کو بھی اتنی ہی تکلیف پہنچ چکی ہے چنانچہ جنگ احد مین تمہاری جماعت کو تکلیف ہوئی تو اس سے پہلے جنگ بدر مین انکو بھی ہو چکی ہے پھر جب وہ لوگ باوجود کفر و شرک کے سست نہین ہوئے تو تم باوجود توحید اور دعوی صادق کے کیون سست

(وَلَا تَهِنُوا) جنگ احد مین جو مسلمانون کو بعد فتح ہونیکے اپنی غلطی کی وجہ سے قدرے تکلیف پہنچی اوسکی تسلی کے متعلق آیتہ نازل ہوئی

کہ اس حصر کا مطلب کیا ہوگا اور آیت کے معنی کیا نہین گے وہی جو مختصر معانی مطول مین لکھے ہین لا فیہا غول بخلاف خمور الدنیا فان فیہا غول یعنے تمہارے ہی لئے زمین مستقر (جگہ) ہے نہ کہ کسی اور جانور کیلئے۔ بھلا اس حصر سے جسم خاکی کا آسمان پر جانا کیونکر منع ہوا ہان یہ تو بیشک ثابت ہوا کہ دنیا مین سوائے انسان کے جو لکم کے مخاطب ہین کسی جاندار کی جگہ نہین۔ یہ معنے قطع نظر اس سے کہ واقع مین صحیح ہون یا غلط آپکے دعوی (جسم خاکی آسمان پر جا نہین سکتا) سے کیا علاقہ انی ھذا من ذالک۔
ہان اگر آپ کے معنی (در بطن شاعر کے مصداق) مراد ہوتے تو کلام خداوندی مین فی الارض مقدم ہوتا یعنے آیت یون ہوتی وفی الارض مستقر لکم ومتاع الی حین ایسی اصلاح قرآن شریف مین کرنا کون نہین جانتا کہ اَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاءِ وَلَا فِي الْأَرْضِ کے مصداق ہے۔

جو اپنی ترکیب اور حدوث مین ترکیب دہندہ اور پیدا کرنیوالے کا محتاج علاوہ اسکے اگر مسیح مین بھی خدا تھا اور دوسرے دو حصون مین بھی خدا ہے تو تین خدا ہوئے تو پھر شرک کس کا نام ہے جس کے ماننے والے کو تم بھی عیسائی مذہب سے خارج جانتے ہو (مفتاح مذکور صلا ۱)
عیسائی اس پیش بندی کے لئے ایک اور چال چلتے ہین جس سے صریحًا تثلیث کی بیخکنی ہوتی ہے وہ یہ

نداولها بین الناس ولیعلم الله الذین
گردش ہم لوگون مین پہیرتے ہین اور تاکہ اللہ ایماندارون
امنوا ویتخذ منکم شهداء والله لا یحب
کی تمیز کر دے اور بعض کو تم مین سے شہید بناے خدا کو
الظالمین ○ ولیمحص الله الذین امنوا
ظالم نہین بہاتے اور تاکہ خدا مومنون کو نکہارے اور
ویمحق الکافرین ○ ام حسبتم ان تدخلوا
کفار کو جڑ سے کاٹے کیا تم سمجہہ بیٹھے ہو کہ یون ہی جنت مین

ہوتے ہو اس زمانہ کی گردش ہم لوگون مین ہم پہیرتے رہتے ہین کبہی کسی
کے ہاتھ ہے کبہی کسی کے ہاتھ اور ایک دفعہ تکلیف کسی قدر تمکو اس لئے
پہنچی ہے کہ اللہ خالص ایماندارون کی منافقون سے تمیز کر دے
کہ جو لوگ بعد تکلیف بہی رسول کا حکم بسر وچشم رکہین گے وہی خالص
مومن ہونگے اور جو تکلیف سے ڈر کر سستی کرینگے اون کے ایمان مین ضعف
ثابت ہوگا اور جو خدا کو منظور تہا کہ بعض کو تم مین سے درجہ شہادت دیکر
شہید بناے وہ بہی اس جنگ احد کی تکلیف سے پورا ہوا ورنہ یہ مت سمجہو کہ یہ
مشرک خدا کو بہلے معلوم ہون کیونکہ خدا کو ظالم مشرک نہین بہاتے
اور اس تکلیف رسانی سے یہ بہی ملحوظ ہے کہ تاکہ خدا مومنون کو ان تکالیف سے نکہارے اور کفار کو جڑ سے کاٹے کیونکہ دے
ایکی دفعہ کی کسیقدر خوشی مین آیندہ سال جمع ہو کر آوینگے اور ذلیل وخوار ہو کر واپس جاوینگے اصل تو یہ ہے کہ آسایش بعد
تکلیف کے حاصل ہو تو قابل قدر ہوتی ہے کیا تم سمجہہ بیٹھے ہو کہ یونہی جنت مین چلے جاوگے

رہی یہ بحث کہ گو حصر مسند کا نہین لیکن یہ تو معلوم ہوا کہ زمین مین مستقر ہے پس آسمان کا مستقر ہونا اسکے
خلاف ہوا تو اسکا جواب یہ ہے کہ جب حصر نہین تو خلاف ہی نہین - نہین تو بتلاوین کہ مسلمان جو سب
محمد رسول الله پڑہتے ہین جس کا ترجمہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہین تو کیا حضرت
موسے اور حضرت عیسی رسول نہین ہین صرف محمد رسول اللہ ہی رسول ہین پس جس طرح کہ محمد رسول اللہ کہنے سے
موسے رسول اللہ کی نفی نہین ہوتی اسی طرح فی الارض مستقر کہنے سے فی السماء مستقر کی نفی
لازم نہین - علاوہ اسکے آسمان مین تو مستقر ہی نہین خصوصا لکم کے مخاطبین کا - جو تمام بنی انسان

کہ شرک تو جب ہو ہم مسیح - روح القدس اور خدا کو مستقل خدا جانین بلکہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ خدا باپ -
خدا بیٹا - اور خدا روح القدس کہنا یعنے ہر نام کے اول لفظ خدا کا استعمال کرنا درحالیکہ کوئی ان تینون
مین سے بغیر دوسرے کے خدا نہین ہو سکتا درست نہین ہے - الوہیت کے اقانیم (حصے) ثلثہ کے
ایسے استعمال سے عیسائیون کو محتاط رہنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارا عقیدہ نہین کہ صرف بیٹا - یا روح القدس یا فقط

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا

چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے جہاد کرنیوالوں

مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ كُنْتُمْ

تم میں سے الگ نہیں کیا اور کیا صابروں کی تمیز سے پہلے ہی

تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ

تم تو اس سے پہلے مرنیکی خواہش رکھتے تھے

فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ

پس اب تم اوسے آنکھ سے دیکھ چکے ہو

حالانکہ ابھی تو اللہ نے نیت خالص جہاد کرنیوالوں کو تم میں سے الگ نہیں کیا اور کیا صابرین کی تمیز سے پہلے ہی چلے جاؤ گے اس تھوڑی سی تکلیف پر تمہاری سستی عجب ہے تم تو اس سے پہلے میدان جنگ میں مرنیکی خواہش رکھتے تھے پس اب تم اسے آنکھ سے دیکھ چکے ہو۔ ابھی تو ہمارا رسول بھی تم میں

ہیں اگر مسیح چند روزہ چلے گئے تو اول تو عارضی ہے دوم وہ ایک فرد مخصوص ہیں سو ما من عام الا وقد خص منه البعض کو یاد کرو ایسے استدلالات میں ہاتھ پاؤں مارنے سے بجز اسکے کہ علماء ہیں ہنسی ہو اور کیا فائدہ "

(۱۴) چودھویں یہ آیت ہے ومن نعمره ننکسه في الخلق یعنے درازی عمر میں حواس اور عقل ایل ہو جاتی ہے اگر مسیح اب تک زندہ ہوں تو اونکی عقل میں فرق آگیا ہوگا جس سے یقینی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مدت سے مر گئے ہوں گے صفحہ ۶۱۰ "

واہ ری نئی منطق بدوزد طمع دیدہ ہوشمند مرزا صاحب چونکہ علم لدنی کے متعلم ہیں اسلئے بیچارے علوم ظاہرہ کی اصطلاحات بدعیہ سے بالکل ناواقف ہوں تو انکی ذات ستودہ صفات میں کوئی نقص نہیں تاہم یہی وجہ ہے کہ میرزا جی کے کان مبارک تقریب تام سے جو علم مناظرہ میں پہلا سبق ہے کبھی آشنا نہیں ہوئے مرزا صاحب کا دعوی **ممات مسیح** اور دلیل تو مسلم نقصان عقل۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

باپ خدا ہے ہم اکیلے باپ (خدا) کو بھی خدا نہیں کہتے۔ تشریح التثلیث منہ

ناظرین! ذرہ ہوش سے ان ہندوں کی باتیں سنئے انہیں کچھ بھی اپنے مذہب میں مخالف یا متناقض کا خوف ہے پہلی عبارتیں عقیدہ اتھاناسیس اور پادری فنڈر کی عبارت صاف بتلا رہی ہے کہ تینوں مستقل ہیں جس سے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

محمد اللہ کا صرف رسول ہے اوس سے پہلے کئی رسول

الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی

ہوگزرے ہین کیا اگر وہ (محمد) مرگیا یا مارا گیا تو تم

اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ

دین سے پہر جاؤگے جو کوئی دین سے پہر یگا وہ اللہ

يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ

کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ اور اللہ نے شکر گذاروں کو بدلہ دینا ہے

موجود ہے پہر باوجود اسکے تمہین تسلی نہین حالانکہ محمد اللہ کا صرف رسول ہے جسکا ہمیشہ کے لئے جینا ممکن ہی نہین اوس سے پہلے کئی رسول ہوگزرے ہین کیا اگر وہ (محمد) حد انحاث موت طبعی سے مرگیا یا میدان جنگ مین مارا گیا تو تم دین سے پہر جاؤگے۔ یاد رکہو جو کوئی دین سے پہر یگا وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ جو کچھ بگاڑے گا

اپنا ہی بگاڑے گا

اور اللہ نے شکر گذاروں

تابعداروں کو بدلہ دینا ہے۔

(وما محمد الا رسول) جنگ احد مین عین تکلیف اور گریز کے وقت یہ آواز آئی کہ محمد قتل ہوگئے جس سے صحابہ کرام کی کمرین ضعیف ہوگئین جیسا کہ عام دستور ہے کہ سردار کے نہ ہونے سے ہوا کرتا ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم

مرزا صاحب اگر کوئی شخص ستر برس کی عمر سے (جس کو آپ ونتیسوین آیت مین امت محمدیہ کیلئے محدود کرتے ہین) متجاوز ہوگیا جیسے کہ مولٰنا فضل الرحمٰن صاحب مرحوم گنج مرادآبادی یا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی یا مولانا محمد نذیر حسین صاحب دہلوی جن مین سے بعض صاحب سو اور بعض سو سے بھی متجاوز تہے کیا آپکے نزدیک انکا جنازہ بغیر روح نکلے ہی رہتا ہے کیونکہ آپ کی دلیل کا مقدمہ تو ثابت ہے کہ عمر درازی موت کو مستلزم ہے پہر مدعا کیون ثابت نہین آیندہ کو آپکے خاندان مین سے جو شخص ستر برس سے متجاوز ہو (جیسے خود بدولت بھی ہین) تو بغیر نکلے روح اوسکی کے اوسکو میت قرار دیکر قبر مین داخل کردیا کرین پہر دیکھین گورنمنٹ کی طرف سے اپکی مسیحیت کی تصدیق ہوتی ہے یا نہین۔ افسوس مرزا صاحب

صاحب تشریح کو انکار ہے خبر نہین اس سے ہی بحث نہین کہ آپ اسمین مخالف ہین یا موافق۔ ہم اس پہلو پر بھی نظر کرتے ہین بہلا جب خدا انہین اجزا سے ملکر مرکب ہوا تو حادث پہر کس کو کہتے ہین اوس کا ترکیب دہندہ پہر کون ہے اور نیز ظاہر ہے کہ جو حادث ہو وہ ایک وقت پر ہیچ کرنا بھی ہوگا جس سے لازم آتا ہے کہ خدا بھی ایک وقت پر فنا ہو کیا پہر عجب نہین کہ اپنے پرستارون کو بدلہ دینے سے پہلے ہی چلدے جس سے اونکی حق تلفی کا الزام بھی

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا	موت توکوئی امراختیاری نہین بغیر حکم الہی کے کوئی مرنہیں سکتا
بغیر حکم الہی کے کوئی مرنہیں سکتا خدا	خدا کا مقرر کیا ہوا وقت ہے البتہ بعض کوتہ اندیش اس خدائی تقرر
بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا وَمَنْ يُّرِدْ	کونہین سمجھتے اورصرف دنیا ہی کو اپنا مدار کار جانتے ہین سو جو کوئی ایسا
کا مقرر کیا ہوا وقت ہے جو کوئی دنیا کی	ہوکہ اپنے کامون سے دنیا ہی کی نیک نامی چاہے ہم ہی اوسکو اوس سے
ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ	اوسے کچھ دیدیتے ہین کہ چند لوگ اوسکی چند روزہ واہ واہ کردیتے
کی نیکنامی چاہے ہم ہی اوسکو اوس میں کچھ دیدیتے ہین	ہین اور جو کوئی اپنے نیک اعمال سے صرف آخرت کا بدلہ چاہے
ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِی	ہم اوسکو اوس سے دینگے اور ہم ایسے
اور جو کوئی آخرت کا بدلہ چاہے ہم اوسکو اوس سے دینگے اور ہم شکرگزارون	شکرگزارون کو ضرور

تینتیسواں

کو یہہ خبر نہین یا جان بوجھ کر تجاہل عارفانہ کرتے ہین کہ عمر درازی کو اگر کچھ لازم ہے تو نکوس " لازم ہے جو خود زندگی کو چاہتا ہے مردہ کی بابت نکوس فی الخلق کون کہے گا نکوس کے معنی اوندھا کرنے کے ہین مطلب آیت کا بالکل واضح ہے کہ جسکی عمر دراز ہوتی اوسکی خلقت اور عادات پیرانہ سالی مین جوانی سے مغایر بچپنہ کیسی ہوجاتی ہین بالکل درست ہے صدق الله ورسوله لیکن اوسکو موت خصوصا مسیح کی موت سے کیا علاقہ اگر آپکے نزدیک ستر برس سے متجاوز پر نکوس فی الخلق ضروری ہے تو حضرت نوح تو آپکے نزدیک تمام تبلیغ نکوس کے زمانہ بلکہ موت مین کرتے رہے ہونگے کیونکہ نہ ہو اعجاز مسیحیت ہی تو ہے ۔

چونتیسواں

اوسپر عاید رہے گا ۔ ایسے خدا سے تو ہر وقت اندیشہ ہے کہ ہمسے بیگار ہی نہ لیتا ہو دینے دلانے کا شاید آیے موقع ہی نہ ملے ۔ علاوہ اسکے جب چلدیگا تو اوسوقت خدا کا قایم مقام کون ہوگا اور اوسکو قایم مقام کرنے والا بڑا خدا ہوگا تو پہلے ہی سے اوسے ہی کیون نہین خدا مان لیتے اس لفٹنٹ کی کیا حاجت ہے اور اگر اوسکا قایم مقام کرنیوالا کوئی نہین بلکہ جس کا زور چلے گا وہ ہوجائے گا تو دنیا کی بربادی کا کیا انتظام

لوکان فیھما اٰلھۃ الا الله لفسدتا الآیہ | سچے خدا کا سچا فرمان بیشک سچ ہے کہ اگر دنیا مین چند معبود ہوتے تو دنیا کی خراب ہو چکتی ۔ اس پہلو سے بھی جان بچانے کو عیسائیون نے

ایک نکتہ نکالا ہے وہ بھی قابل سماع ہے وہ یہہ ہے کہ مسیح مین خود وہی خدا تھا جو آسمان و زمین کا مالک ہے

الشّٰکِرِیْنَ ۝ وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ
بدلہ دینگے بہت سے اللہ والے لوگ کئی نبیون
رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ ۚ فَمَا وَھَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ
کے ساتھ ہوکر لڑتے رہے پھر نہ تو خدا کی راہ مین
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا ؕ
تکلیف پہنچنے سے ہارے اور نہ سست ہوئے اور نہ دبے
وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ۝ وَمَا کَانَ قَوْلَھُمْ
اللہ صابرون سے محبت کرتا ہے اونکی آواز بھی ہوتی تھی

بدلہ دینگے - بھلا تم اس تہوڑی سے تکلیف سے کیون رنجیدہ ہوتے ہو کیا تم نہین جانتے کہ بہت سے اللہ والے لوگ کئی نبیون کے ساتھ ہوکر دشمنان دین سے لڑتے رہے پھر نہ تو وے خدا کی راہ مین تکلیف پہنچنے سے ہارے اور نہ سست ہوئے اور نہ دشمنون سے دبے اس ثابت قدمی کا اجر عظیم پاوینگے اسلئے کہ اللہ ثابت قدمون صابرون سے محبت کرتا ہے وہ تو ایسے ثابت قدم تھے کہ عین تکلیف شدید مین بھی اون کی آواز یہی ہوتی تھی کہ

مرزائی

(١٥) پندرہوین آیت یہ ہے اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا وشیبۃ اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انسان کی عمر پر اثر کرتا ہے یہان تک کہ پیر فرتوت ہو جاتا ہے اور پھر مر جاتا ہے صـ١٩ آمنا وصدقنا بیشک اثر کرتا ہے گر اسکی حد مختلف ہے ایک حد بقول آپ کے ساٹھ ستر برس ہے دوسری بقول خداوندی عمر نوحی ہے جبتک آپ مسیح کیلئے حد نہ لگا دین اس آیت کو پیش کرنے کا حق نہین رکھتے اعمار امتی ما بین الستین کا جواب آگے آتا ہے

(١٦) سولہوین آیت یہ ہے - انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلنہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام یعنے کھیتی کی طرح انسان بعد کمال زوال کیطرف رخ کرتا ہے کیا اس قانون سے مسیح باہر رکھا گیا ہے صـ١١٩ مثل مشہور "مرتا کیا نہین کرتا" بالکل سچ ہے مرزا صاحب کل بنی انسان کی اگر یہ حالت ہے تو بتلا دین کہ ایک بچہ جو ایک دن کا ہوکر مر جاتا ہے اوسکا وہی کمال ہے دوسرا آپ کی

عیسائی

کوئی دوسرا نہین تہا جس نے موسے کو کوہ طور پر درخت مین جلوہ دکھایا وہ مسیح تھا (رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور صـ ومفتاح الاسرار دفعہ پنجم صـ٣٨) ناظرین! گھبرائیے نہین آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا" بہت اچھا صاحب جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا وہ مسیح ہی تہا لیکن یہ تو بتلا دین اس سے تثلیث کیونکر ثابت ہوی غایت فی الباب اس سے تو حلول ثابت ہوا جس کو آپ اور آپ کے پیر و مرشد پادری فنڈر مفتاح کے منہ مین رد

اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

کہ اسے ہمارے مولا! ہمارے گناہ بخش دے

وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اور ہماری سستی جو دین کے بارہ میں ہوئی ہو معاف فرما

وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۵

اور ہمکو کافروں کی قوم پر فتح نصیب کر

فَاٰتٰھُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ

پھر اللہ نے اونکو دنیا کا بدلہ بھی دیا اور آخرت کا بدلہ بھی

کہ اسے ہمارے مولا! ہماری گناہ

بخشدے

اور ہماری سستی جو

دین کے بارہ میں ہمسے ہوئی ہو ہمین معاف

فرما اور ہمکو دشمنوں کے مقابلہ مین ثابت قدم رکھ اور ہمکو کافرون

کی قوم پر فتح نصیب کر پھر اللہ نے

اونکو دنیا

کا بدلہ یعنی غلبہ بھی دیا اور آخرت کا بدلہ بھی

طرح ستر برس کا ہوکر خس کم جہان پاک " کا مصداق بنتا ہے اور سکے لئے وہی کمال ہے ایک ایسا ہوتا ہو
کہ حضرت نوح کیطرح ہزار سال تک بھی اس کمال کو نہین پہنچتا ہے پس اسی تفاوت سے اگر مسیح کو بھی وہ کمال
جسکے بعد ونکو زوال آتا ہے (جو بقول آپکے موت کا مرادف ہے) ابھی تک نہ آیا ہو تو کیا محال ہے فاعتبروا یا اولی الابصار
(۱۷) سترھوین آیت ثُمَّ اِنَّکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ لَمَیِّتُوْنَ تم اپنا کمال پورا کرنیکے بعد زوال کیطرف میل کرتے
ہوئے صلا بیشک سچ ہے اسکا جواب آیت سابقہ کی تقریر مین پڑھو۔
(۱۸) اٹھارہوین آیت الم تران اللہ انزل من السماء ماء فسلکہ ینابیع فی الارض ثم یخرج بہ
زرعا مختلفا الوانہ ثم یھیج فتراہ مصفرا ثم یجعلہ حطاما ان فی ذلک لذکری لاولی الالباب
انسان کھیتی کیطرح اپنی عمر کو پورا کرکے مرجاتا ہے صلا بالکل سچ ہے لیکن عمرین مختلف ہین
(۱۹) انیسوین آیت۔ وما ارسلنا من قبلک من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام ویمشون
فی الاسواق کوئی انسان بغیر کھانے پینے کے زندہ نہین رہ سکتا صلا اس کا جواب پانچوین آیت کی تقریر
مین ملاحظہ ہو۔

کرتے ہین پس اگر حلول ہی نہین بلکہ عینیت ہے تو وہی خدا کے کلام کی دلیل خلف اِس پہلو پر بھی
وارد ہوگی کیونکہ کانا یاکلان الطعام اس صورت مین بھی عیسائیون کو کہانا۔ پینا بھلاتا ہے اس بلا کی گرفت
سے بچنے کی تدبیر عیسائیون نے یہ کی ہے کہ مسیح کی عبودیت کے اقراری ہوکر صرف مسیح سے خدا کا ایک علاقہ

الاخرۃ واللہ یحب المحسنین یایھا

بہت خوب بخشا اسلئے کہ اللہ نیکو کار بہاتے ہین۔

الذین امنوا ان تطیعوا الذین کفروا

مسلمانو! اگر تم کافرون کے تابع ہوئے

یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا

تو تمکو دین سے پہیر دینگے پس تم ٹوٹے مین

خسرین ۰ بل اللہ مولکم وھو خیر

پڑجاؤ گے بلکہ اللہ تمہارا متولی ہے اور وہ سب

بہت خوب

بخشا اسلئے کہ اللہ کو نیکوکار

لوگ بہاتے ہین مسلمانو! اس قصہ سے تم سمجھ

گئے ہوگے کہ مومن کافرون پر فتحیابی کی ہمیشہ دعا کرتے

رہتے ہین پس اگر تم بجائے اس دعا فتح کے ان کافرون کے کسی باتمین

تابع ہوئے تو تمکو دین سے پہیر دینگے

پس تم ٹوٹے مین پڑجاؤ گے غلط کہتے ہین

کہ خدا تمہارا مددگار نہین بلکہ اللہ تمہارا متولی ہے اور وہ سب سے

(۲۰) بیسوین آیت یہ ہے والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون شیئا وھم یخلقون ۰ اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ اس آیت مین مصنوعی معبودون کی موت کی خبر دی گئی ہے۔ مسیح بھی عیسائیون کے مصنوعی معبود ہین پس ضرور ہے کہ وہ بھی فوت ہو گئے ہون ص۱۳ مرزا صاحب نے اس آیت کے لفظ "اموات" سے استدلال کیا ہے مگر یہہ بہین غور نہین فرمایا کہ اموات جمع میّت کی ہے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار مکہ کے حق مین عین زندگی مین وارد ہوا ہے غور سے پڑھو۔ انک میّت وانھم میّتون کیا مرزا صاحب اس آیت کے اترنے وقت آنحضرت (فداہ ابی وامی) اور کفار مکہ سب کے سب فوت شدہ تھے؟ تو پہر اس سے لیکر آیتین بلکہ خود ہی

خاص بتلایا ہے جسکی کیفیت ہم نہین جانتے چنانچہ پادری فنڈر صاف مظہر ہے کہ وہ ایک خاص علاقہ ہے جسکی ماہیت اسرار الٰہی مین سے ہو کر عقل کی دریافت سے خارج اور معدوم الادراک کی قسم سے ہے مفتاح مذکور صفحہ اور ڈاکٹر پادری کلارک میڈیکل مشنری امرتسر نے تو بالکل ہی صاف کہہ دیا کہ کثرت فی الوحدت ایک ایسا مسئلہ ہے کہ نہ اوسکا سمجھنے والا پیدا ہوا۔ نہ ہوگا (جنگ مقدس ص)
شاباش عیسائیون کے حال پر کہ ملا آن باشد کہ چپ نشود" پیرا نہون نے ہی عمل کر کے دکہا دیا "قاضی نے ہرائی مین نہ ہاری" اسے ہی کہین اب کوئی اپنا سر ناحق پہوڑے جبکہ یہہ مدار نجات ہی سمجھہ مین نہین آتا اور تثلیث

النّٰصِرِیْنَ ۝ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ
اچھا مددگار ہے ہم کافرون کے دلون مین
کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ مَا لَمْ
تمہارا خوف ڈالینگے کیونکہ اونہون نے اللہ کیساتھ ایسی
یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وَمَاْوٰىھُمُ النَّارُ
کہ جسکی شرکت کی خدانے کوئی دلیل نہین اتاری ٹہکانا اونکا آگ ہے
وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَلَقَدْ صَدَقَکُمُ
ظالمون کیلئے بُری جگہ ہے خدانے تو اپنا

اچھا مددگار ہے۔
کسیکی مدد ہمارے برابر نہین ہو سکتی
چنانچہ آیندہ کو ہمارے مدد کی ابتدا یون ہوگی
کہ ہم کافرون* کے دلون مین تمہارا رعب اور خوف
ڈالینگے کیونکہ اونہون نے اللہ کیساتھ ایسی چیز کو شریک
ٹھہرایا ہے کہ جسکی شرکت کی خدانے کوئی دلیل نہین
اتاری اسلئے اونکا ٹھکانا آگ دوزخ ہے جسمین ہمیشہ طرح تڑپین گے
کیونکہ جہنم ظالمون کیلئے بہت بُری جگہ ہے خدانے تو اپنا

سَنُلْقِی* جنگ احد سے واپس ہوکر مشرکین جب کہ شریف کو واپس گئے تو راہ مین اونہون نے پھر حملہ کرنے کا قصد کیا مگر خدا نے اون کے دلون مین مسلمانون کا رعب ڈال دیا معالم

آیت کس پر نازل ہوئی تہی۔ اور اگر فوت شدہ نہ تھے تو کیون نہ تھے حالانکہ مَیِّتٌ کا لفظ بقول آپکے موت سابقہ چاہتا ہے۔ مرزا صاحب آپ تو یونہی اودہر اودہر جاتے ہین آیت کا مطلب بالکل واضح ہے یعنے خدا فرماتا ہے کہ جن لوگون کو یہ مشرک پکارتے ہین وہ تو ممکنات ہالکِ الذات ہین نہ دایم الحیات حالانکہ معبودیت کے لئے ضرور مالک الذات دایم الحیات ہونا چاہئیے پس علی طریق البرہان آیت کے مطلب کی تقریر یون ہوگی معبودکم ممکن الفناء ولا شیئ من ممکن الفناء بمعبود نتیجہ صریح ہے کہ تمہارے مصنوعی معبود لایق عبادت نہین۔ اموات کے معنی ممکن الموت کے لینا (بالکل) ایسے ہی ہے جیسے آیت موصوفہ اِنَّکَ مَیِّتٌ کی بتلا رہی ہے۔ دوم ممکن الموت کا لفظ تمام معبود باطلہ کو خواہ وہ نزول آیت سے پہلے کے ہون

اُمید ہے تو پھر کسی بحث مباحثہ سے کیا فایدہ ؟ بھلا وہ تعلق مانا کہ مجہول الکیفیت ہی ہے لیکن اوس سے مسیح کی اُلوہیت کا ثبوت کیونکر ہوا کیا تمام مخلوق سے خدا کا تعلق نہین۔ علاوہ اسکے عیسائیون کو اسمین بہی غلطی ہوئی ہے کہ وہ وراء عقل اور خلاف از عقل مین فرق نہین کرتے وراء عقل تو اوسے کہتے ہین کہ عقل اوسکی کیفیت کو پا نہین سکتی جیسے خدا کے کامون (مثلاً انسان کا دیکھنا سُننا۔ زبان سے ذایقہ کا چکھنا اور کسی چمڑہ سے یہ کام نہ ہونا) سے عموماً حیران رہتی ہے ایسے تو سب کام خدا کے ہونے ہی ہین خلاف از عقل یہ ہے کہ عقل ایک امر دریافت کرے اور بڑی تحقیق سے ثابت کردے۔ جسمین کوئی شبہ نہ رہے لیکن خدا کی شریعت

اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى

اپنا وعدہ تم سے سچا کر دیا تہا جب تم اونکو اسکے حکم سے قتل

اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ

کر رہے تہے یہان تک کہ تم خود ہی اکھڑے اور جھگڑنے لگے اور بعد

مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۚ مِنْكُمْ مَّنْ

اسکے کہ خدا نے تمہاری پسندیدہ چیز تمکو دکہا دی تمنے

يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ

بے فرمانی کی بعض تم مین سے دنیا چاہتے ہین اور بعض آخرت مانگتے ہین

اپنا وعدہ فتح کے متعلق تمسے سچا کر دیا تہا جب تم اونکو اوسکے حکم سے قتل کر رہے تہے اور وہ تمسے آگے بہاگ رہے تہے یہان تک کہ تم خود ہی اکھڑے اور رسول کے حکم مین جہگڑنے لگے اور بعد اوسکے کہ خدا نے تمہاری پسندیدہ چیز یعنی فتح مندی تمکو دکہا دی تمنے بیفرمانی کی کیونکہ بعض تم مین سے دنیا چاہتے ہین - اور بعض آخرت مانگتے ہین پہر

شان نزول

(لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ) حضرت اقدس نے جنگ احد مین ایک پہاڑ کے دروازہ پر چند آدمی مقرر کئے تہے اور اون سے فرمایا تہا کہ ہماری فتح ہو یا شکست تم اس جگہ کو نہ چہوڑنا - جب اونہون نے دیکہا کہ مسلمان غالب آگئے اور لوٹ مین مصروف ہین اور کفار بہاگ گئے اب تو ہمارا یہان ٹہرنا فضول ہے ہرچند اونکے سردار نے سمجہایا اور حضرت کا فرمان عالی یاد کرایا مگر ظاہرداری سے وہ غلطی کہا گئے صرف دس بارہ آدمی اوس سردار کے ساتہ اوس دروازہ پر ٹہرے رہے اتنے مین کفار نے درہ خالی پاکر اون پر حملہ کیا تو مسلمانون کو لینے کے دینے پڑ گئے - فتح سے شکست مبدل ہوگئی اوس واقع کو اللہ تعالی یاد دلاتا ہے - معالم

یا اوسی وقت کے یا پیچہے کے سبکو شامل ہے اور اگر اموات کے معنی فوت شدہ کے لین تو یہ فایدہ متصور نہین - نیز احیاء کے معنی غیر دایم الحیات کے ہمنے اسلئے کئے ہین کہ احیا "حی" کی جمع ہے جس کے معنی دایم الحیات کے ہین پس ہماری تفسیر بفضلہ تعالی ہر طرح سے قابل پذیرائی اور مشتمل مزید فواید ہوئی اور آپ کی مطلب براری

اوس امر ثابت شدہ کے خلاف کہے مثلاً دلایل قطعیہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دو دونے چار ہوتے ہین مگر خدائی تعلیم ہے دو دونے پانچ کہلوا دے تو ایسی تعلیم خدا کی طرف سے نہ ہوگی مسیح کی الوہیت کا مسئلہ

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ

پہر تم کو اون سے ہٹالیا تاکہ تمکو مبتلا کرے اور اب

عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

تمسے معاف کر دیا خدا مومنون کے حال پر بڑی فضل والا ہے

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ

جب چڑہے جارہے تہے اور پہر کر کسیکو نہ

وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ

دیکہتے تہے اور رسول تمکو پیچہے سے بلا رہا ہے

پہر تم کو اون سے ہٹا لیا بلکہ الٹی تکلیف تمکو پہنچی تاکہ تمہاری غلطی کاری کی وجہ سے تمکو مبتلا کرے اور اب تو تم سے یہ قصور معاف کر دیا کیونکہ خدا مومنون کے حال پر بڑے فضل والا ہے تم سخت غلطی کر رہے تہے جب بہاگے ہوئے چڑہے جا رہے تہے اور پہر کر کسیکو دیکہتے نہ تہے اور خدا کا رسول تمکو پیچہے سے بلا رہا تہا

وبطن قابل۔ کہین جناب والا کے کسی حواری کو یہ شبہ نہ ہو کہ شکل اول مین فعلیت صغری ضروری ہے اور مذکورہ شکل مین صغری ممکنہ ہے پس منتج نہ ہو گی اسلئے امکان شکل مذکور مین بطلکی قید نہین بلکہ خود محکوم بہ ہے۔ فافہم

(۲۱) اکیسوین آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین چونکہ آنحضرت خاتم الانبیا ہین اسلئے مسیح اونکے بعد نہین آسکتا پس معلوم ہوا کہ فوت شدہ ہ

مرزاجی یہان بہی اصطلاحات بدعیہ سے معذوری کی وجہ سے تقریب تام سے غافل ہو گئے دعوی موت مسیح اور دلیل عدم تشریف آوری انی ہذا من ذلک آیت کا مطلب تو بالکل صاف ہے کہ آنحضرت خاتم الانبیا ہین ان کے بعد کسی کو نبوت نہین ملنے کی پس مسیح قرب قیامت باوصف نبوت آنحضرت کی امت بنکر آوینگے تو کچہ مضائقہ نہین کیونکہ اونکو نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہین ملی بلکہ نبوت سابقہ سے ہی موصوف ہونگے پس جیسے حضرت ہارون بلکہ خود حضرت مسیح پہلے تورات کی تابع احکام تبلیغ کرتے رہے

مسئلہ بعید از عقل نہین بلکہ خلاف از عقل ہے اسلئے خدائی تعلیم نہین ہو سکتا مختصر یہہ کہ اگر مسیح۔ روح القدس۔ خدا تینون مستقل معبود ہین جیسا کہ سفتاح صفحہ ۲۵ سے مفہوم ہوتا ہے تو شرک صریح لازم آتا ہے جو کسی کے نزدیک بہی جائز نہین جس کو عیسائی بہی تسلیم مانتے ہین دیکہو مفتاح صفحہ ۱۲ اور اگر تینون ملکر ایک خدا بنتا ہے جیسا تشریح التثلیث کا

فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى

پس تمکو غم پر غم پہنچایا تاکہ تم ہاتھ سے گئی ہوئی چیز پر

مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ

غم نہ کرو اور نہ پہنچی ہوئی مصیبت پر رنج کرو اللہ تمہارے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ

کاموں سے آگاہ ہے پھر خدا نے بعد غم کے تم پر

الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ

بغرض آرام نیند ڈالدی جو تم مین سے ایک جماعت پر غالب

پس تمکو غم پر غم پہنچایا تاکہ تم ہاتھ سے گئی ہوئی چیز یعنے فتح پر غم کرو اور نہ پہنچی ہوئی مصیبت پر رنج کرو یعنے بعد اس رنج کے دفع ہونیکے فتح کے جاتے رہنے کا بھی تمکو غم ہے اسمین شک نہین کہ تمہارا یہ قصور عناد اور سرکشی سے نہ تھا بلکہ ایک غلط فہمی کی وجہ سے تھا چونکہ اللہ تمہارے سب کامون سے آگاہ ہے اس لئے پھر خدا نے بعد غم کے تم پر بغرض آرام جسمانی نیند ڈالدی جو تم مین سے ایک جماعت پر غالب آرہی تھی جس سے

ا
سی طرح بعد تشریف آوری قرآن شریف کی تابع ہوکر رہین گے اسمین کوئی حرج نہین صاف ارشاد ہے لو کان موسیٰ حیًّا لما وسعہ الا اتباعی "ایک نبی اگر دوسرے نبی کی کتاب کی تابع ہو تو اس مین کیا برائی ہے حالانکہ خدا نے سب نبیون سے عام طور پر وعدہ لیا ہوا ہے کہ جب تمہارے زمانہ مین کوئی رسول آوے تو تمنے اوسکو مان لینا اور اوسپر ایمان لانا یہ تو مرزا جی کے ڈوبتے کے سہارے ہین

(۲۲) بائیسوین آیت بھی بصفحہ ۳۸ نقل کی ہوئی ہے وہین مع جواب ملاحظہ ہو

(۲۳) تیئسوین آیت يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ "اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جبتک آدمی مرے نہین خدا کے نیک بندون مین نہین ملتا۔ چونکہ بموجب شہادت حدیث معراج حضرت مسیح نیک بندون مین داخل ہو چکے ہین اسلئے ضرور فوت شدہ ہین ص۶۱۲ "کیا ہی منطق ہے۔ مرزا صاحب بموجب شہادت حدیث معراج خود آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کا مضمون تو ترکیب آلہ ضروری ہوگی جس سے خدا کا حادث ہونا لازم آئے گا۔ اور اگر مسیح وہی خدا ہے جو تمام جہان کا مالک ہے تو مسیح کی بشریت اور الوہیت مرکب ہوکر حدوث لازم آئے گا اور اگر الوہیت مین بشریت کو دخل نہین بلکہ مسیح سے خدا کا تعلق ظرف مظروف کا سا ہے جیسا کہ پانی کا برتن سے تو حلول لازم آیا جسکو تم بھی ناجائز جانتے ہو دیکھو مفتاح صفحہ ۲ اور اگر مسیح سے خدا کا کوئی خاص تعلق ہے جو عام افراد انسانی سے نہین تو اس کا انکار کس کو ہے بیشک خدا کا

وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ

اور ایک جماعت کو جان کے لالے پڑے ہوئے تھے اللہ کی

بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ

نسبت جاہلانہ غلط گمان کر رہے تھے

يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ

اور کہہ رہے تھے کہ ہماری بھی کچھ عزت ہو تو کہہ دے

شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ

کہ اختیار سارا اللہ کو ہے دل میں وہ باتیں رکھتے ہیں

اونکے لگان وغیرہ سب دور ہوگئے اور منافقون کی ایک جماعت
کو جان کے لالے پڑے ہوئے تھے اللہ کی نسبت جاہلانہ
غلط گمان کر رہے تھے اور منہ سے کہہ رہے تھے کہ ہماری بھی کچھ عزت ہے
تو کہہ دے کہ اختیار سارا اللہ کو ہے جو چاہتا ہے ویسا ہی کرتا ہے
ابھی تو یہ باتین انکی منہ کی ہین دل مین تو وہ وہ باتین رکھتے ہین جو
تیرے سامنے بیان نہین کرسکتے عام مسلمانون کے بہلانے کو
یہ بھی کہتے ہین کہ اگر ہماری مسلمانون کی بھی خدا کے ہان کچھ عزت ہوتی

جواب نمبر ۴

نیک بندون مین داخل ہے یا نہین پھر آپ اوس سے بعد دنیا مین دوسری زندگی سے آئے تھے یا اوسی سے - سچ ہے حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ مرزا صاحب کو موت نہ اپنی بلکہ مسیح کی موت سے بڑی ہی محبت ہے اسلئے عموماً آپ کھینچ تان کر "دو اور دو چار روٹیان" والی مثل پوری کر دیتے ہین آیت کا مطلب بالکل صاف ہے اس آیت کی تفسیر وہی صحیح ہے جو حبر الامت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کی ہے (جنکی تفسیر کو مرزا صاحب عموماً اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ مین پیش کیا کرتے ہین اور اوسکے معنوں نے پرمخالفون پر بڑا زور دیا کرتے ہین) ابن عباس فرماتے ہین کہ جب نیک بندے قیامت کو قبرون سے اوٹھین گے تو اوس وقت خدا کے فرشتے اون سے کہین گے "اے نفس خدا کے ذکر سے تسلی پانے والے خدا کی طرف چل اور راضی خوشی خدا کے نیک بندون مین داخل ہو" (دیکھو تفسیر معالم) اسکو مسیح کے فوت شدہ ہونیسے کیا تعلق ہے *

(۲۴) چوبیسوین آیت اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ اس آیت مین چار واقعات انسان کی زندگی کے ہین پیدائش پھر تکمیل و تربیت کیلئے رزق مقسوم کا ملنا پھر اوسپر موت کا وارد ہونا

جواب نمبر ۵

نیک بندون سے جو تعلق خاص ملطف عنایت ہے وہ عام لوگون سے نہین ہوتا - خدا کی پاک کتاب بتلاتی ہے کہ خدا ایمان

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ الآیہ
وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ الآیہ

دارون کا والی ہے اندھیرون سے انکو نور کیطرف لیجاتا ہے -
اور وہ نیکو کارون کا ہمیشہ متولی ہوا کرتا ہے" لیکن اس سے مسیح کی الوہیت

فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ یَقُوْلُوْنَ
جو تیرے سامنے بیان نہیں کر سکتے کہتے ہیں
لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا
کہ اگر ہماری عزت ہوتی تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تو کہہ دے
هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ
اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تو جنکی تقدیر میں
الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ
قتل لکہا تہا اپنے قتلگاہ میں ضرور ہی آجاتے
وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ
اللہ نے تمہارے جی کی باتیں ظاہر کرنی تھیں اور تمہارے دلوں کے خیالات

تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ تو کہہ دے کہ موت تو ایک اور شئے
معین ہے اگر تم اپنے گھروں میں ہی ہوتے تو جنکی تقدیر میں قتل
ہونا لکھا تہا اپنے قتلگاہ میں ضرور ہی آجاتے اور یہ تکلیف پہنچا کر
اللہ نے سب لوگوں پر تمہارے جی کی باتیں ظاہر کرنی تہیں
اور تمہارے دلوں کے خیالات کو نکھارنا تہا اور یوں تو اللہ
بذات خود سب سینوں کے بہید جانتا ہے یہ بہی جانتا ہے
کہ جو لوگ دونوں جماعتوں کے ملنے کے دن (یعنی بدر جنگ احد) میں تم سے
پہیر گئے تہے انکو شیطان ہی نے بعض اعمال کی شامت سے

مرزا صاحب تکمیل اور تربیت کی حدود مختلف ہیں رزق مقسوم بہی ہر زندگی کے مناسب ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ مسیح فوت شدہ ہیں ص۶۱۹

(۲۵) پچیسویں آیت یہ ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ہر نفس پر ہر دم فنا آتی رہتی ہے "فَانٍ" کا لفظ لانا اور مَیِّتٌ نہ لانا اسی طرف اشارہ ہے کہ فنا کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ مگر ہمارے مولوی صاحب گمان کر رہے ہیں کہ مسیح ابن مریم اس خاکی جسم کے ساتھ جسکو ہر دم فنا لگی ہوئی ہے زمانہ کے اثر سے محفوظ ہے ص۶۱۹

مرزا صاحب کی اس نئی منطق سے ہم تنگ آ رہے ہیں کہ کہاں کی دلیل کہاں کا دعوے بلا ربط و ضبط کہیں کی کہیں ہانک دیتے ہیں بہلا ہر دم فنا دار ہونے سے فوت ہونا کیسے ثابت ہوا کیا آپ بہی اوس فنا کے اثر سے متاثر ہیں یا نہیں ضرور ہونگے۔ کیونکہ بقول آپ کے جیسی مسیح کو کوئی آیت مستثنیٰ کرنے والی نہیں آپکو بہی نہیں پس محض فنا سے متاثر ہونا اگر فوتیدگی کو چاہتا ہے تو آپ بہی اپنے کفن کی تیاری کریں۔

کو کیا علاقہ نظر عنایت سے مخصوص ہونے سے الوہیت کا ثبوت نہیں ہو سکتا نہیں تو بہت سے اللہ کے نیک بندے خدا بنینگے
اور اگر کوئی ایسا تعلق ہے جو ہم نہیں جانتے اور نہ جان سکتے ہیں جیسا کہ مفتاح ص۱۰ سے مفہوم ہے تو جب ہم
اوس تعلق کی کیفیت ہی نہیں جانتے تو یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اوس تعلق سے مسیح کی الوہیت ثابت ہو کیا بلا

قُلُوبِكُمْ وَاللهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
اور اللہ سینون کے بہید جانتا ہے
إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ
جو لوگ دو فوجون کے ملنے کے دن
إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا
منہ پہیر گئے تہے اونکو شیطان ہی نے بعض عمال کی
وَلَقَدْ عَفَا اللهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ
شامت سے پہسلایا تہا ● لیکن اونکو معاف کر دیا خدا بڑا ہی بخشنے والا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
اے مسلمانون ان لوگون جیسے مت بنو جو

پہسلایا تہا۔ مگر خیر اللہ نے اونکو معاف کر دیا اسلئے کہ خدا بڑا ہی بخشنے والا حوصلہ والا ہے۔ یہ بھی اوسکی بخشش ہے جو تمکو سمجہاتا ہے کہ اے مسلمانو اون لوگون جیسے مت بنو جو خود بھی منکر ہوئے اور اپنے بہائیون کے حق جب وہ دینی سفر کو جائین یا کہین جنگ کرنے کو روانہ ہون اور بقضائے الہی وہین مرجائین تو یہہ کافر کہتے ہین اگر وہ ہمارے پاس ٹہرے ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے بہلا ان کا کہنا کہان تک صحیح ہے اگر انکی موت آجاتی تو یہہ انکو موت سے بچا سکتے تہے ہرگز نہین پہر اس بات کے کہنے سے

ع

مرزا صاحب اب تو اس آیت کے معنے ڈاکٹری تحقیقات سے بہی متحقق ہو چکے ہین کہ سات سال بعد موجودہ جسم تمام کا تمام فنا ہو جاتا ہے لیکن موت اور شے ہے کیونکہ اس فنا کے ساتھہ بدل ما یتحلل بھی تو ہے پس آیت موصوفہ کے معنی بالکل صاف ہین کہ ہر زمین والے کو فنا دامنگیر ہے جو بالکل صحیح ہے **ناظرین**! مرزاجی کی قوت علمیہ کو اور راستبازی کو دیکہین کہ اپنے مطلب کو آیت قرآنی کے لفظ "علیہا" کو ہضم ہی کر گئے کیونکہ اسکے ہوتے ہوئے آیت کے معنے یہ بنتے تہے کہ جو شخص زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے چونکہ مرزاجی کے مخاطب مسیح کو آسمان پر مانتے ہین تو بہلا وہ اس آیت مین کیسے آسکتا ہے ہان اگر آسمان پر ہونا کسی دلیل سے باطل کرین تو اصلی دلیل وہ ہوگی نہ کہ یہ آیت پہر اس آیت کا پیش کرنا بجز اسکے کہ تعداد تیس کی پوری ہو کیا معنے رکہتا ہے لیکن اگر ہم سے پوچہتے تو ہم مرزاجی کو ایسی آیات بتلاتے کہ جن سے بجائے تیس کے پچاس تک تعداد پہونچتی +

کا جیسا خدا سے تعلق ہوتا ہے ویسا ہی ہوگا اوس سے بڑہکر ایسا تعلق کہ اوس سے الوہیت کا ثبوت ہو چونکہ بنفسہٖ محال ہے اسلئے اس مجہول تعلق کی تعیین ہی ایسے تعلق سے نہ کی جاویگی جو مثبت الوہیت ہو ورنہ وہ تعلق ہی محال ہوگا کیونکہ مستلزم محال محال ہے۔ فتدبروا
بعض عیسائیون نے مجہہ سے بالمواجہہ یہ کہا کہ تم مسلمان توحید محض کے مدعی ہو حالانکہ تم ہی کثرت فی الوحدت

كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي

منکر ہوئے اور اپنے بھائیون کے حق جب وہ سفر کو

الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا

جائین یا جنگ کرنیکو روانہ ہون تو کہتے ہین

مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ

اگر وہ ہمارے پاس ٹہرے ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے خدا اس خیال کو

حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

انکے دلونمین باعث حسرت کریگا اسد ہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے

کیا

فائدہ ہان یہ کہو

کہ خدا انکے اس خیال کو انکے دلون

مین باعث حسرت اور افسوس کا کرے گا کہ جس قدر

اپنی تدبیر پر بھروسہ کرینگے اسی قدر زیادہ افسوس اوٹھاوینگے

اور ناحق اپنا دل دکھاوینگے اصل بات تو

یہ ہے کہ اسد ہی زندہ کرتا ہے اور

وہی مارتا ہے

(۲۶) چھبیسوین آیت ان المتقین فی جنات ونہر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

خدا کے پاس جاکر بندے جنت مین داخل ہو جاتے ہین اور یہہ سب کچھ بعد موت کے ہے صلا

بیشک اس آیت مین جس جنت کا ذکر ہے وہ بعد موت ہی ہے لیکن حضرت مسیح کا ایسی جنت مین داخل

ہونا جو بعد موت کے ہے کسی دوسری آیت سے ثابت کرین جب وہ ثابت ہوگا تو جواب دینگے ردو نخوط الفتاد

(۲۷) ستائیسوین آیت یہ ہے ان الذین سبقت لہم منا الحسنی اولئک عنہا مبعدون لا یسمعون

حسیسہا وهم فیما اشتہت انفسہم خالدون اس آیت سے مسیح اور عزیر کا جنت مین داخل ہونا ثابت

ہوتا ہے جو بعد موت کے واقع ہے۔ صلا ۶۲

حضرت! جنت جس لفظ کا ترجمہ ہے جسمین آپنے مسیح اور عزیر کو داخل کیا ہے فیما اشتہت کا لفظ ہے

جسکے معنی ہین "اپنی مرادون مین رہین گے" کیا با مراد ہونا جنت کو ہی چاہتا ہے اگی مراد منکوحہ آسمانی ہے

مانتے ہو کیونکہ ذات باری کی صفات (مثلاً صفت علم صفت خلق صفت حیات وغیرہ وغیرہ) کو تم بھی مانتے ہو

پس یہ بھی کثرت ہے محض وحدت نوجب ہو کہ ذات بحت کو بلا صفات ہی مانو (السابی مفتاح سے بھی نہم کچھ

سوا اسکا جواب دو طرح ہے الزامی اور تحقیقی - الزامی تو یہہ کہ اگر صفات سے بھی تعدد آتا ہے

کہ تمہارے مین خدا ہی نہین بلکہ مع صفات کئی خدا ہون گے کیونکہ صفات خداوندی کے تم بھی قائل ہو

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَئِنْ

اور خدا تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اگر تم

قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ

اللہ کی راہ میں قتل کئے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

ان سے بخشش اور مہربانی سب لوگوں کے مال اسباب جمع کئے ہوئے

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اگر تم موت طبعی سے مرتے یا اللہ کی راہ میں مقتول ہوئے آخر اللہ کے پاس

اور خدا

تمہارے کاموں کو دیکھ رہا

ہے باقی رہا مرنا اور جینا سو اسکی بابت بھی

سن لو کہ اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کئے جاؤ یا دینی سفر میں مر جاؤ

تو جو بیٹے مرنے پر اللہ کے ہاں سے بخشش اور مہربانی ہے سب

لوگوں کے مال اسباب جمع کئے ہوئے سے اچھی ہے

بھلا زندگی کے اتنے سامان بنانے اور اسپر اتنا رنج ظاہر کرنا کیا فایدہ آخر بھی

تو مرنا ہے پس اگر تم موت طبعی سے مرے یا اللہ کی راہ میں مقتول ہوئے آخر اللہ کے پاس ہی

تو اوسکے حاصل ہونے ہی آپ جنت میں چل بسیں گے۔ آپکے دشمن جنت میں جائیں آپ ایسے وہم و گمان کو پاس بھی نہ آنے دیں۔ علاوہ اسکے اس آیت کا لفظ سبقت لہم منا الحسنٰی خود جناب رسالتمآب (فداہ ابی و امی) اور اون کے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم و دیگر بزرگان کو بھی جنکو بے دین لوگ پکارتے ہیں اور ان سے حاجات طلب کرتے ہیں شامل ہے یا نہیں تو کیا یہ بزرگ آیت کے اترنیکے وقت سب کے سب فوت شدہ تھے تو کیا پھر یہ آیت آپ پر نازل ہوئی ہے؟ یہ بھی تو آپکے مریداں لیں لیکن مشکل یہ ہے کہ پھر آپ سبقت لہم منا الحسنٰی سے خارج ہوتے ہیں کیونکہ اسمیں داخل ہونے سے تو آپ کو موت سوجھتی ہے۔ فافہم

(۸) اٹھائیسویں آیت اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان جہاں ہو موت اور لوازم موت اوسپر جاری ہو جاتے ہیں۔ بطور اشارۃ النص کے مسیح کو بھی شامل ہے صفحہ ۶۲۳ بیشک صحیح ہے لیکن اپنے وقت مقدر پر اذا جاء اجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون کون کہتا ہے کہ مسیح کو موت نہیں پاویگی بیشک پاویگی۔ اس آیت میں اشارۃ النص

پھر تثلیث پر ہی بس کیوں کرتے ہو آگے بھی چلو اور اگر آگے کے عدد میں کوئی خلل ہے تو وہ بتلاؤ کہ کیوں؟ کونسی چیز تعدد صفات سے تعدد آلہہ کو روکتی ہے جو تم بتلاؤ گے وہی ہماری طرف سے ہوگی۔ تحقیقی جواب یہ ہے کہ تعدد صفات سے تعدد حقیقی موصوف کا نہیں ہوا کرتا کیا اگر کوئی شخص مثلاً زید چار پیشے (سوت کاتنا۔ کپڑا بننا۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ
اس سلئے کہ اللہ کی رحمت سے تو نرم دل ہو رہا ہے اگر تو
فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ
بدخو سخت دل ہوتا تو تیرے پاس سے بھاگ جاتے پس
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ
اونکو معاف کر اور ان کو لئے بخشش مانگا کر اور ان سے اپنے
فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
کام میں مشورہ لیا کر پھر کسی کام کا تو قصد کرے تو اللہ پر بھروسہ کر

جہان تمکو اپنے اپنے کئے کا پورا پورا بدلہ ملیگا اس جنگ احد کی تھوڑی سی تکلیف کے متعلق جس قدر منافقون اور اسلام کے دشمنون نے زبان و درازیان کی ہین ان کا تو اظہار ہی کیا ہے تعجب تو یہ ہے کہ عوام مسلمانون نے بھی اسکے متعلق جو کچھ کیا ہے تیرا حوصلہ تہا جو تو دیکھ اور سن کر رنجیدہ نہ ہوا اسلئے کہ اسکی رحمت سے تو نرم دل ہو رہا ہے کیونکہ خدا نے اعلے درجہ کا حلم تجھ کو بخشا ہے اور اگر تو بدخو سخت دل ہوتا تو تیرے پاس ہی بوجہ سخت زبانی کے فدائیہ لوگ بھاگ جاتے پس مناسب ہے کہ تو انکو معاف کر اور ان کے لئے خدا سے بخشش مانگ اور ان سے اپنے کام مین مشورہ کیا کر تاکہ انکی دل شکنی نہ ہو پھر بعد مشورہ کے تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے اسباب سے

کا لفظ بیساختہ میرے منہ سے " پیر کا دم زعشق زند بس غنیمت است " نکل گیا کہان مرزا جی اور کہان اشارۃ النص کا لفظ بہن کو گانے کے گزشتے کیا نسبت لیکن ہمارا جو خیال تھا کہ مرزا جی بقول خود علم لدنی کے متعلم ہونیکی وجہ سے ظاہری علوم کے بوجھ سے سبکدوش ہین وہ صحیح نکلا حضرت! اشارۃ النص تو کہتے ہین

امّا اشارۃ النص فهی ما ثبت بنظم النص لغةً وهو غیر ظاهر من کل وجه ولا سیق الکلام لاجله۔ شاشی۔ نور الانوار۔ توضیح وغیرہ

جو کلام کے ظاہری ترجمہ سے سمجھ مین آئے اور کلام سے مقصود اصلی نہ ہو جیسے کوئی کہے کہ مین مرزا جی سے آتھم کی پیش گوئی کے زمانہ مین ملا تہا تو آتھم کی پیشگوئی کا ذکر صاف لفظون کے ترجمہ سے سمجھ مین آتا ہے لیکن متکلم کی غرض اصلی ملاقات کا واقع بتلانا ہے پس آپ جو مسیح کا ذکر بطور اشارۃ النص فرماتے ہین کس لفظ کے ترجمہ سے سمجھ مین آتا ہے اگر کنتم کی ضمیر مخاطب سے عام بنی آدم مراد ہون جیسا کہ آپ کا مافی الضمیر ہے تو پھر تو مسیح کیلئے عبارۃ النص ہے جو اشارۃ النص سے

۵ کپڑے سینا۔ کپڑا رنگنا) جانتا ہو تو کیا ایک زید سے چار زید ہو گئے؟ کوئی دانا یہ کہے گا اسی طرح صفات خداوندی کا معاملہ ہے ہان اعتباری تعدد ضرور ہے یعنی اس لحاظ سے کہ خدا علیم ہے اور ہے اور اس لحاظ سے کہ خدا قدیر ہے اور ہے مگر ایسے اعتبارات بالکل اوس قصہ کے مشابہ ہونگے جو دو منطقی بھائیون کا مشہور ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝ اِنْ یَّنْصُرْکُمُ

خدا کو بہروسہ کرنیوالے بہلے لگتے ہین اگر وہ تمہاری

اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ

مدد کرے تو کوئی بہی تم پر غالب نہ آویگا اور اگر وہ ذلیل کرنیکو ہو

ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ وَعَلَی اللّٰہِ

تو کون ہے جو اسکے بعد تمکو فتح دیوے مومنون کو چاہئے

فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ

کہ اللہ ہی پر بہروسہ کرین کسی نبی کی شان نہین

قطع نظر اللہ پر بہروسہ کر وہ تیری ضرور ہی مدد کریگا کیونکہ خدا کو بہروسہ کرنیوالے بہلے لگتے ہین بہلا اگر تو خدا پر بہروسہ نہ کریگا تو پہر کس پر کریگا وہ تو ایسا زبردست حاکم ہے کہ اگر وہ تمہاری مدد کرے تو کوئی بہی تم پر غالب نہ آویگا اور اگر وہ ذلیل کرنے کو ہو تو بتلاؤ تو کون ہے جو اسکے بعد تمکو فتح دیوے اسی لئے تو مومنون کو چاہئے کہ اللہ ہی پر بہروسہ کرین جب ہی تو ہر قسم کی برائی سے باز رہین گے یعنی جب اللہ ہی پر بہروسہ کرینگے تو کسیکا مال بہی نہ کہاوینگے چوری بہی نہ کرینگے اس لئے کہ ایسے امور توکل کے منافی ہین چونکہ اس توکل کے وصف سے انبیاء سب سے زیادہ موصوف ہوتے ہین بالخصوص خاتم الانبیاء تو بہمہ وجوہ متصف ہے اسی لئے کسی نبی کی شان نہین

شان نزول جنگ احد مین بعض بدگمانون نے بدگمانی کی کہ پیغمبر علیہ السلام مال غنیمت سے کچہ علیحدہ نہ رکہ لین چونکہ یہ بدگمانی بہت بیجا اور کفر تک پہنچانیوالی تہی اسکے رد مین یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم بتفصیل منہ

تنبیہ قوی ہے اشارہ کہنے کے کیا معنی بہرحال اشارۃ کا لفظ آپنے بولکر ہماری موہومی خیال کو مضبوط کر دیا خدا آپ کو اسکا نیک عوض دے اور راہ راست دکہاوے۔

(۲۹) انتیسوین آیت ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا آنحضرت نے ہمکو دیا ہے کہ اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلھم من یجوز نیز نبوت ہونے وقت فرمایا ما من نفس منفوسۃ یاتی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک مین سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہین رہ سکتا صفحہ ۹۲

تنبیہ ۵ کہ آپسمین گالی گلوچ ہو پڑے گرچہ دونو کی ماں بہن ایک تہی اسلئے گالی دیتے ہوئے قیدا عتباری لگا دین کہ تیری ماں کو اس حیثیت سے کہ تیری ماں ہے دوسرا بہی اسی ماں کو گالی دے مگر بقید حیثیت اس حیثیت سے کہ تیری ماں ہے پس جیسا انکی ماں مین حقیقۃً تعدد نہ تہا بلکہ یہ انکی جہالت کا ثبوت تہا اسی طرح صفات

اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ

خیانت کرے جو کوئی خیانت کریگا قیامت کے روز اپنی خیانت کو لائیگا پھر ہر ایک شخص کو اسکی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا اور کسیطرح سے انپر ظلم نہ ہوگا جو شخص اللہ کی مرضی کا تابع رہا ہو اوسکی طرح ہوجائیگا جسنے خدا کا غصہ اپنے پر لیا ہو اور اوسکا ٹھکانا

کہ کسی قسم کی خیانت کرے بھلا ایسا برا کام کیونکر ایسے معزز اور برگزیدون سے ہوسکے حالانکہ حکم خداوندی اسکے متعلق یہ ہے کہ جو کوئی خیانت کریگا قیامت کے روز اپنی خیانت کو سب کے روبرو ذلت سے اوٹھاکر جناب باری مین لائیگا جہان اپنے کیے کا پورا بدلہ پائےگا یہی خائن کیا وہان تو سب لوگ حاضر ہونگے اور اپنا اپنا حساب دینگے پھر ہر ایک شخص کو اوسکی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا نہ انپر گناہ زیادہ کئے جاوینگے اور نہ اونکی نیکیان ضائع ہونگی غرض کہ کسی طرح انپر ظلم نہ ہوگا ایسے وقت مین بھلا بتلاؤ کہ جو شخص اللہ کی مرضی کا تابع رہا ہے اوسکی طرح ہوجائیگا جسنے بوجہ بدکاری کے خدا کا غصہ اپنے پر لیا ہو اور اس بدکاری کی وجہ سے اوس کا ٹھکانا

شاباش این کار از تو آید و مردان چنین کنند" مرزا صاحب بہادری اسیکا نام ہے مرزا صاحب نے دو حدیثین اس باب مین نقل کی ہین جنمین سے پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت فرماتے ہین کہ میری امت کی عموما ساٹھ ستر برس عمر ہوا کریگی بہت کم لوگ ہونگے جو اس حد سے بڑہین گے اس مضمون کو تو مرزا صاحب کے دعوی سے کوئی تعلق ہی نہین حدیث مین بعض لوگون کی عمر متجاوز ہونے کا بہی ثبوت ہے ممکن ہے کہ مسیح بہی اونہین مین ہون علاوہ اسکے حضرت مسیح ہنوز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین محسوب بہی نہین ہوئے تو اونکا حکم اون پر کیسے لگیگا جب تشریف لاوینگے اوس وقت امت بنین گے بعد امتی بننے کے چالیس سال زندہ رہکر فوت ہوجائینگے

کے اعتبار سے خدا مین تعدد پیدا کرنا ایک نادانی کا اظہار ہے - پادری فنڈر بہی اسی کے قریب قریب نئی طرز چلا کر قائلین وحدت الوجود کے اقوال کو سندا بیان کرکے اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے کہ جس طرح یہ لوگ تجلی اول اور تجلی ثانی جناب باری کے مراتب مختلفہ مانتے ہین اوسی طرح ہم بھی ثالوث فی التوحید کے قائل ہین چنانچہ مفتاح ۵۵ سے مفہوم ہے - ہمارے خیال مین عیسائیون کو پادری صاحب کا نہایت ہی مشکور ہونا چاہئے کہ اونہون نے اس تثلیث جیسے ناقابل ثبوت مسئلہ کو حتی الامکان پوری کوشش سے نبہایا ہے - **بھلا پادری صاحب** یہ تو غور کرلیتا کہ وحدۃ الوجود کے قائل مسلمانون کے نزدیک عیسائیون سے کچھ زیادہ عزت رکھتے ہین جیسے وہ ویسے یہ

جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ هُمْ دَرَجٰتٌ
جہنم مین ہو جو بہت بری جگہ ہے خدا کے
عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۵
نزدیک اونکی کئی درجے ہین اور خدا انکو کامونکو دیکھتا ہے
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ
اوسنے مسلمانون پر احسان کیا جبکہ انہین مین ایک
فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ
رسول انکے سکھانیکو بھیجا جو اوسکی آیتین پڑھکر

جہنم مین ہو جو بہت بری جگہ ہے ہرگز یہ دونو برابر نہین ہو سکتے بلکہ وہ لوگ جو اللہ کی مرضی مین عمر گذارتے ہونگے خدا کے نزدیک انکے کئی درجے مین اسلئے کہ خدا اونکے کامون کو جو دنیا مین اوسکی رضاجوئی کے لئے کر رہے ہین دیکھتا ہے یہی آم مین جیکہ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسیکے خوش کرنے کو اپنے پر تکلیف شاق اوٹھاتا ہے تو وہ اوسکی قدر کرتا ہے خدا تو بندون کے حال پر بڑا ہی مہربان ہے اوسکی مہربانی کا ثبوت یہ ہے کہ اوس نے مسلمانون پر کتنا بڑا احسان کیا جبکہ انہین مین ہی ایک آدمی رسول کر کے انکو سکھانے کو

علاوہ اسکے آپکے نزدیک تو مسیح امت محمدیہ مین ہی نہین تو پھر امت محمدیہ کا حکم انپر کیون لگاتے ہو اگر بطور الزام ہے تو امت محمدیہ بننے کے بعد نہ کہ پہلے ہی -
دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت (فداہ ابی وامی) نے فوت ہوتے وقت فرمایا تھا کہ جو جاندار زمین پر ہین آج سے سو سال تک کوئی ہی زندہ نہین رہیگا یعنی انکی نسل رہجاویگی خود نہین رہینگے چونکہ اس حدیث مین لفظ علی ظہر الارض بھی تھا جسکے معنی ہین کہ "جاندار زمین پر ہے" اور مرزاجی کے مخاطب تو مسیح کو زمین پر نہین مانتے جس سے مرزاجی کی دلیل بازی مین ضعف آتا تھا اس لیئے حدیث پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہا اور جھٹ سے تاویل یا تحریف کر دی کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک مین سے نکلا" مرزاجی کی اس تقریر سے مجھے ایک قصہ یاد آگیا - ایک دفعہ کسی عیسائی سے تثلیث کے متعلق گفتگو تھی - عیسائی بولا کہ آپ تو یونہی اس سے انکار کرتے ہین حالانکہ تثلیث تو قرآن سے ہی ثابت ہے میںنے کہا کہان قرآن مین تو تثلیث کا مدلل رد ہے - بولا دیکھو تو پہلے ہی بسم اللہ - الرحمن - الرحیم اللہ سے

اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ جیسے اونکے خیالات واہی ویسے ہی انکی تباہی - علاوہ اسکے انہین ہی پادری صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ وحدۃ الوجود والے مرتبہ تعینن کو ممکن اور مخلوق جانتے ہین صرف مرتبہ تجلی اول کو ہی معبود برحق مانتے ہین باقی کو نہین اور آپ تو دونو تینون تعینات کو درجہ الوہیت دیرہے ہین فانی لہم خالق

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اونکو سناتا ہے اور اونکو بری خصلتون سے پاک کرتا ہے

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور اونکو کتاب الٰہی اور تہذیب روحانی سکھاتا ہے ورنہ پہلے تو سخت غلطی مین تہے

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ

کیا کہ جب تمہین کچھ تکلیف پہنچی جس سے دوگنی تم اونکو پہنچا چکے

مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ

تہے تم بول اوٹہے کہ یہ کہان سے آگئی تو انکو کہدے

بہیجا اونکی آیتین پڑھکر انکو سناتا ہے اور انکو بری خصلتون شرک کفر حسد کبر وغیرہ سے پاک کرتا ہے اور اونکو کتاب الٰہی اور تہذیب روحانی سکھاتا ہے ورنہ پہلے تو سخت غلطی مین ہر قسم کی خرابیون مین مبتلا تہے پہر کیا مسلمانون نعمت کی شکرگزاری یہی ہے کہ جب تمہین جنگ احد مین کچھ تکلیف پہنچی جس سے دوگنی تم اونکو پہنچا چکے تہے تو بڑے حیران ہوکر تم بول اوٹہے کہ ہائے یہ کہان سے آگئی اے محمد تو انکو کہدے کہ اصل مین تو سب تکلیف اور راحت پہنچانیوالا اوہی خدا ہے گراوسکی

مراد باپ (خدا) ہے اور رحمٰن سے مراد مسیح اور رحیم سے مراد روح القدس ہے ؎ چہ خوش گفتست سعدی در زلیخا ٭ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا - مین حیران ہون کہ مرزا جی اپنی تقریرین مخالفانہ نظر کیون نہین ڈالا کرتے - کیون اوس تقریر کو پیار سے دیکہا کرتے ہین جس کا نتیجہ اپنا بیٹیا کانا بہی ہو تو سنوا اچہا نظر آئے" ہوتا ہے - یہ تو ہمنے سنا ہے کہ بعض مریدون سے مشورہ کیا جاتا ہے لیکن مریدون سے مشورہ اور عیوب نمائی - این خیالست ومحالست وجنون ؎

ہمنے چاہا تہا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ٭ وہ بہی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

لیجیے مرزا صاحب آپ کہان جا رہے ہین - ہم آپ کو بتلاتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسبارہ مین کیا فرمایا ہے سنو ! اور انصاف سے سنو !

كيف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم من السماء + وامامكم منكم یعنے کیسے اچھے ہوگے تم جس وقت مسیح ابن مریم آسمان سے اترینگے حالانکہ امیر المومنین خلیفہ اسلام بہی اوسوقت تم مین سے ہوگا رواہ البیہقی

اگر کہو کہ تم مسلمان بہی جبکہ انجیل - توریت کو کلام الٰہی مانتے ہو تو پہر مسیح کی الوہیت جبکہ اونمین صاف مرقوم ہے تو کیون نہین تسلیم کرتے تو اس کا جواب ہے ، ہم جلد اول مین زیر آیت وما انزل من قبلك ثابت کر آئے ہین کہ توریت انجیل موجودہ کو ہم کلام الٰہی نہین مانتے بہلا کیونکر مانین حالانکہ جس کے ذریعہ سے

+ مرزا صاحب نے حمامۃ البشریٰ کے صفحہ مین بڑی زور سے دعویٰ کیا ہے کہ مسیح کے نزول کے متعلق سما کا لفظ کسی حدیث مین نہین آیا پس ناظرین خود الہامی صاحب ہی اس لفظ کو غور سے پڑہین

أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
تمہاری ہی طرف سو ہے خدا سب کام کرسکتا ہے
وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
اور جو تکلیف تمکو دو لشکرون کے مقابلہ کے روز
فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
پہنچی تہی وہ بہی اسد کے حکم سے تہی کہ اسد تحقیق مومنون
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَقِيْلَ لَهُمْ
کو تمیز کردی اور نیز ان لوگون کو جدا کردیا جو دلمین نفاق رکہتے ہین

لئے ایسی تکالیف پہنچانے کو کئی وجوہ ہوتی ہین یہ تکلیف تمہارے ہی حرکت سے ہے کہ تمنے رسول کا بتلایا ہوا مقام چہوڑ کر اور طرف چلیگئے مگر تمہین اس سے شکستہ خاطر ہونا چاہئے آخر کار تمہاری ہی نام کی فتح ہے گو بالفعل آزردہ دل ہو رہے ہین کیونکہ خدا سب کام کرسکتا اور جو تکلیف تمکو دو لشکرون کے مقابلہ کے روز جنگ احد مین پہنچی اوس سے بہی آزردہ خاطر ہو اس لئے کہ وہ بہی اسد کے حکم سے تہی جسمین تمہین ثواب پہنچانیکے علاوہ یہہ بہی حکمت تہی کہ اسد تحقیق مومنون کو تمیز کرے اور نیز اون لوگون کو جدا کرے جو دل مین نفاق رکہتے ہین اور گو

واصلہ فی البخاری — اور بہی اگر فرمان نبوی سننے ہون تو مشکوۃ مین باب نزول عیسی کو انصاف سے پڑہو۔
(۳۰) تیسوین آیت یہ ہے او ترقٰی فی السماء قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا -
کفار مکہ نے آن حضرت سے درخواست کی کہ آپ آسمان پر چڑہ جائین جواب ملا کہ یہہ عادت اللہ نہین کہ خاکی جسم آسمان پر چڑہ جاوے پس مسیح بجسد عنصری آسمان پر نہین گئے بلکہ بعد موت گئے ہین ص۶۲۵
سبحان اللہ ہذا بہتان عظیم آیت کا مطلب بالکل صاف ہے کفار مکہ نے آنحضرت سے کہا تہا کہ جبتک تو آسمان پر نہین چڑہیگا ہم تیری بات نہین مانین گے جواب ملا کہ خدا تو سب کچھ کرسکتا ہے وہ ایسے کامون سے عاجز تہوڑا ہی ہے وہ تو عاجزی سے پاک ہے ہان میرا کام نہین کہ مین خود بخود چڑہ جاؤن مین تو صرف اوسکا رسول ہون جو مجہے ارشاد ہوگا تعمیل ارشاد کو حاضر ہون - بتلائیے یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے کہ عادت اللہ نہین کہ خاکی جسم آسمان پر جائے - آپنے سبحان ربی کے معنی تو خوب تراش لئے کہ ایسے خلاف عادت کام کرنے سے میرا خدا پاک ہے مگر هل کنت الا بشرا رسولا کو کیا کرینگے جو اپنے عہد عبودیت کا مظہر ہے جس سے صاف سمجہہ مین آتا ہے کہ مین اس سوال کا مخاطب نہین ہو سکتا چنانچہ دوسری آیات مین بہی یہی مفہوم ہے

ہمنے اونکو ماناتہا وہ تو ایسے مضامین کی صاف صاف الفاظ مین تردید کرتا ہے اور ایسے مضامین کو تمہاری ہی ساختہ بتلا کر صاف کہتا ہے کہ اے کتاب والو اپنے دین مین غلو نہ کرو
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِيْنِكُمْ

تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا
آؤ اللہ کی راہ مین کفار سے لڑو یا دور ہی کرو
قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ
بولے اگر ہم لڑنا جانتے تو تمہارا ساتھ دیتے وہ اوس
يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ يَقُوْلُوْنَ
روز بنسبت ایمان کے کفر کی طرف بہت جھکے ہوئے تھے اپنے
بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ
سے وہ باتین کہہ رہے تھے جو اون کے دل مین نہین

نے جب اون سے کہا کہ آؤ اللہ کی راہ مین کفار سے لڑو اگر
لڑ نہین سکتے ہو تو بوجہ ہجوم کے کفار کو ڈرا کر دور ہی کرو انکے
کہنے پر عمل تو کجا بلکہ ایک غلط عذر کر کے اونکو ٹال دیا بولے اگر
ہم لڑنا جانتے تو تمہارا ساتھ دیتے مگر کیا کرین ہم تو لڑائی کرنا بھی
نہین جانتے تو بغیر جاننے کے میدان جنگ مین بغلین بجاتے
ہوئے جانا کیا فایدہ یہ ایک غلط عذر کر کے اونکو ٹالتے رہے
اصل یہ ہے کہ وہ اوس روز بنسبت ایمان کی کفر کیطرف بہت جھکے ہوئے
تھے اپنے منہ سے وہ باتین خلاص مندی کی کہتے تھے جو اونکے دلمین نہین

لا املك لكم ضرا ولا رشدا ولن اجد من دونه ملتحدا کو غور سے پڑھو
اخیر اس بحث طویل کے جسکی طوالت کی وجہ سے ناظرین کے ملال طبیعت کا اندیشہ ہے مرزا صاحب کی ایک
حیرت انگیز کارروائی پر ناظرین کو متنبہ کرنا ضروری ہے - مرزا صاحب اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ والی آیت کو ہمیشہ پیش
کیا کرتے ہین اور مریدون کو ایسی ضبط کرا رکھی ہے کہ خواب مین بھی اونکو شاید یہی سوجھتی ہو اور اوسکی شرح مین
حضرت **ابن عباس** کی تفسیر جو انہون نے اس آیت کے متعلق کی ہوئی ہے نقل کیا کرتے ہین - یعنی
اِنِّيْ مُمِيْتُكَ اس آیت اور اس تفسیر عباسی پر طرّا زور دیکر اپنے مخالفین سے وفات مسیح کا اقرار کرانا چاہتے ہین گر
واہ ری قرآن کی سچائی کس طرح ظہور کرتی ہے لکیلا یعلم بعد علم شیئا مرزا صاحب اپنی مطلب برآری کی وجہ سے
یا اگر ہم اون سے حسن ظن کرین تو عمر رسیدہ ہونیکی وجہ سے بہت کچھ بھول جاتے ہین - اسی آیت انی متوفی کا ترجمہ
مرزا صاحب نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ جلد چارم صــ مین متوفی اجرك (پورا بدلہ دینے والا) کیا ہے

ولا تقولوا على الله الا الحق انما المسيح عيسى ابن مريم
رسول الله وكلمته القاها الى مريم وروح منه فامنوا بالله
ورسله ولا تقولوا ثلثه

اور خدا کے ذمہ سچی بات ہی کہو (یہ نہ کہو کہ مسیح خدا یا بیٹا
اوسکا ہے) مسیح تو فقط (اسکی بندی) مریم کا بیٹا اور اللہ کا
رسول اور اوسکے حکم سے جو مریم کیطرف بھیجا تھا پیدا شدہ ہے
اور اللہ کیطرف سے ایک روح معزز ہے پس اللہ اور اوسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین خدا مت کہو“

اَعْلَمُ بِمَا یَکْتُمُوْنَ ۚ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا
چھپا رہے ہین خدا کو خوب معلوم ہے جنہون نے
لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا
اپنی برادری کے لوگون کی نسبت کہا کہ اگر ہمارا کہا
مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
مانتے تو مارے نہ جاتے تو ان سے کہدے کہ اپنی جان سے
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
تو موت کو ٹالدیجو اگر تم سچ بولتے ہو۔

توکیا ان کو ظاہرداری کی باتین کچھ بھی مفید ہونگی ہرگز نہین جو چھپا رہے
ہین خدا کو خوب معلوم ہے یہ دو رخے وہی تو ہین جنہون نے گھر بیٹھ کر
اپنی برادری کے لوگون کی نسبت کہا کہ اگر ہمارا کہا مانتے اور جیسا کہ
ہم نے انکو کہا تہا جنگ مین نہ جاتے تو مارے نہ جاتے۔ تو اے
محمد ان سے کہدے کہ جو مرتا ہے اپنی اجل سے مرتا ہے یہ لوگ
جو مرے ہین اپنی اجل سے مرے ہین ایسا ہی جب تمہاری تقدیر
آئیگی تو تم بہی چلدوگے ذرہ اپنی جان سے تو موت کو ٹالدیجو اگر تم سچ
بتے ہو کہ تدبیر سے جان بچ جاتی ہے اور یہ بہی ان کا غلط خیال

اور موت کے معنے جس سے ابن عباس کا قول "ممیتک" ماخوذ ہے تو ہم "اڑنی" کے خود ہی کئے ہین دیکھو
ازالہ اوہام صفحہ ۶۶۵ پس اگر ہم مرزا صاحب کی ان "دو الہامی کتابون" کے ترجمہ کو لکہتے تو ہمین بہت کچھ آسانی
تہی یعنے توفی کے معنی "اجر پورا دینا" لیتے یا ابن عباس کی تفسیر کو بسند صحیح مانکر ممیت کے معنی منیم "ارنی" کے
کرین تو بہرحال ہمین آسانی تہی مگر ہم نے کسی الزامی جواب پر قناعت نہ کی کیونکہ الزامی جواب جدل ہونیکے علاوہ
آجکل کے مناظرہ مین پسند ہی نہین۔ منہ

قرآن شریف جبکہ صریح الفاظ مین تثلیث اور الوہیت مسیح کا رد کرتا ہے تو پہر مسلمانون پر یہ کیسا الزام ہے کہ تم
توریت انجیل کو مانتے ہو حالانکہ خود ہی عیسائی انکار الوہیت مسیح کو توریت وانجیل کا انکار لازم جانتے ہین (دیکھو
مفتاح مذکور صفحہ ۳۵ پس جبکہ مسلمان اور مسلمانون کی الہامی کتاب الوہیت مسیح سے انکاری ہے تو ان کتابون
کو جنمین الوہیت مسیح واقع ہین یا بقول تمہارے مذکور ہوگی اون کو کیسے تسلیم کرینگے
تقریر بالا سے نہ صرف الوہیت مسیح کا بطلان ثابت ہوا بلکہ توریت انجیل کا (جنمین الوہیت مسیح مذکور ہے) بہی اعتبار نہ رہا

له بعلمان مسنف توریت انجیل سے توحید کا ثبوت اور تثلیث کا رد بیان کیا کرتے ہین ہم انکی راے سے مخالف ہین جبکہ فریق مقابل خود ان باتون کے قائل ہین کہ
ہماری کتابون کا مضمون مثبت تثلیث ہی تو ہمین کیا ضرورت پڑی ہے کہ اونکو خلاف معنے کرین ہم بعینہٖ معنون کو مانکر انکی کتابون کی بے اعتباری ثابت کرینگے جس سے تثلیث بآسانی ٹوٹ
ہوسکتی ہے۔ منہ

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
تو اللہ کی راہ میں مارے گیئوں کو مردہ نہ سمجھ
اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ
بلکہ وے زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین
فَرِحِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
اللہ کے دئے ہوئے فضل سے خوشی مناتے ہین اور
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ
اون لوگون کیطرف سے جو ہنوز اونکو نہین ملے
مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
یہی خوشخبری چاہتے ہین کہ اونکو نہ تو کوئی خوف ہو اور نہ غم

ہے کہ شہیدون کو مردہ جانتے ہین تو اللہ کی راہ مین مارے گئے
کو مردہ نہ سمجھ بلکہ وے دراصل زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی
پاتے ہین اللہ کے دئے ہوئے فضل سے خوشی مناتے ہین اور
اون لوگون کیطرف سے جو اون کے پیچھے ہین اور ہنوز اونکو
نہین ملے یعنی زندہ مسلمانون کیطرف سے
یہی خوش خبری چاہتے ہین کہ اونکو
بھی شہادت نصیب ہو تاکہ اونپر
بھی نہ تو کوئی خوف ہو اور نہ
کسی قسم کے غم مین
مبتلا ہون

شان نزول لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ جنگ احد مین قریبًا ستر مسلمان شہید ہوئے تو اونکے رشتہ دار بتقاضا ے طبیعت ملول ہوئے اور آپس مین ماتم پرسی کے طور پر افسوس سے کہین کہ فلان مرگیا چونکہ ان الفاظ سے اون میت کو اکثر رنج ہوا کرتا اسلئے دفعیہ کیلئے یہ آیت نازل ہوئی معالم

نہ رہا اور کلام اللہ ہونیکے مرتبہ سے ساقط الاعتبار ہوگئین پس تثلیثی عیسائیون پر واجب ہے کہ یا تو الوہیت مسیح اور تثلیث
تفسیر کے عقیدہ سے باز آئین اور جن مقامات مین مسیح کی الوہیت مذکور ہے اونکی تاویلات مثل یونیٹیرین[۵] کے کرین اور اگر وہ
قابل تاویل نہ ہون تو ایسے گورکھ دھندے سے باز آئین اور سیدھی صاف تعلیم کو مانین جسمین کوئی ایچ پیچ نہیں
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ "خدا ایک ہے خدا سب سے بے نیاز ہے نہ کسیکو اوسنے جنا نہ اوسکو کسی نے
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ | جنا نہ اوس کا کوئی ہمقوم ہے"
لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ | "نہ اوس جیسا کوئی ہے اور وہ سنتا اور دیکھتا ہے"

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عبادت — نہ عنایت تجھے درکار کسی کی نہ حمایت
نہ شراکت ہے کسو سے نہ کسی سے ہے قرابت — نہ نیابت نہ ولادت نہ بفرزند تو حاجت
تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی منہ

[۵] یونیٹیرین ایک فرقہ عیسائیون کا ہے جو مسیح کی الوہیت نہیں مانتے اور اوسکو مثل مسلمانون کے نبی مانتے ہین مگر نبوت محمدی کے قایل نہین عام عیسائی اونکو کافر کہتے ہین اور اپنی جماعت سے خارج بتلاتے ہین - منہ

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ

اوسدی اسد کی رحمت اور مہربانی کیساتھ خوشیان

وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

منارہے ہین اورکہ اسد ایماندارون کا اجر ضایع نہین کرتا

اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ

جن لوگون نے بعد تکلیف پہنچنے کے

مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ

اسد اور رسول کی فرمانبرداری کی ان نیکوکارون در

اَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

پرہیزگارون کیلئے ہی بڑا اجر ہے

اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ

وہ لوگ ہین جن کو بعض لوگون نے کہا کہ

قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيمَانًا

سب لوگ تمہارے مارنے کو جمع ہوئے ہین تو تم اون سے ڈرتے رہو

اب بتلاؤ کہ اون کا تو یہہ حال ہے اور یہہ جھوٹے مکار کہتے ہین کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے گویا یہ اونکے شہید ہونے پر رنج کرتے ہین اور وے اسد کی رحمت اور مہربانی کے ساتھ خوشیان منارہے ہین اور بڑی خوشی اونکو یہ ہے کہ اسد ایماندارون کا اجر ضایع نہین کرتا جس سے اونکو بروز قیامت اور بھی اعزاز کی امید ہے شہادت تو بلاریب ایک اعلیٰ درجہ ہے لیکن جن لوگون نے بعد تکلیف پہنچنے کے بھی اسد اور رسول کی فرمانبرداری کی وہ بھی شہدا کے قریب قریب ہین اسلئے کہ ان نیکوکارون اور پرہیزگارون کیلئے بھی بڑا اجر ہے بعد تکلیف کے بھی فرمانبرداری کرنیوالے وہ لوگ ہین جن کو بعض لوگون نے خوف دلانے کی نیت سے آکر کہا کہ سب لوگ تمہارے مارنے کو جمع ہورہے ہین تو تم اون سے ڈرتے رہو اور

اسلام کو چھوڑکر اون سے موافقت کرلو پس

انکو بجائے خوف کے ایمان

مین ترقی ہوگی

شان نزول

* الذین استجابوا) بعد واپسی جنگ احد کے مشرکین مکہ نے راہ مین مشورہ کرکے ایک آدمی کو مدینہ مین اس غرض سے بھیجا کہ وہان جاکر مشہور کرے کہ تمہارے مقابلہ کو کئی ہزار آدمی جمع ہورہے ہین اور ابھی تم پر حملہ ہوگا۔ جب یہ خبر مدینہ مین پہنچی تو آپ نے چند صحابہ کو اس خبر کی تحقیق کے لئے بھیجا۔ جنمین خلفاء راشدین ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جب یہہ بزرگ وہان پہنچے تو وہ خبر غلط نکلی۔ وہان پر ایک منڈی لگا کرتی تھی وہان سے اونہون نے مال خریدا اور مدینہ مین لاکر فروخت کیا۔ جس مین بہت نفع پایا۔ اس قصہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم بتفصیل منہ

راقم کہتا ہے اس آیت سے حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین اور سیدنا علی علیہم السلام کی بزرگی اور شجاعت اور اخلاص

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

اور بولے اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ اچھا کارساز

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ

وے خدا کی نعمت اور فضل کیساتھ واپس آئے نہیں پہنچا انکو

سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ

کچھ بھی ضرر پہنچا اور اللہ کی مرضی پر چلے خدا بڑے فضل

عَظِيْمٍ ۝ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ

والا ہے اس مین شک نہین کہ ڈرانیوالا ایک شیطان

اَوْلِيَآءَهٗ ۝ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ

تہا جو اپنے دوستون (کفار) سے ڈرارہا تہا سو انکو دوستون سے

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

نہ ڈرو وہ کچہہ بہی ڈرو اگر تم ایماندار ہو تو کفر مین کوشش کرنیوالون

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا

کی فکر نہ کر ہرگز اللہ کے دین کا کچہہ نہ

اللّٰهَ شَيْـًٔا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ

بگاڑینگے اللہ کو منظور ہے کہ انکے لئے

حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

آخرت مین کچہہ حصہ نہ کرے اور اونکو بڑا عذاب ہوگا

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

جو لوگ ایمان کے عوض کفر

اور بولے کہ اگر لوگ ہماری ایذا رسانی پر جمع ہورہے ہین تو کچھ پرواہ نہین اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے جس مقام پر کفار کا جمع ہونا انہون نے سنا تہا فورًا وہان پہنچے اور کسی دشمن کو نہ پایا پھر وے خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس آئے وہان پر انہون نے سوداگری کا مال خریدا جسمین انکو مدینہ مین بہت ہی نفع ہوا اور اون کو کچھ بہی ضرر نہ پہنچا اور اللہ کی مرضی پر چلے جس کے بدلے مین خدا نے انکو بہی خوشی دکھائی کیونکہ خدا بڑے فضل والا ہے اسمین شک نہین کہ ڈرانے والا ایک شیطان تہا جو اپنے دوستون (کفار) سے ڈرا رہا تھا سو اونکے دوستون سے نہ ڈرو وہ کچھ بہی ضرر نہین دیسکتے میری مرضی پر چلو اور مجھ سے ہی ڈرو اگر تم ایماندار ہو آخر کار تمہارے ہی نام کی فتح ہوگی۔ گو بظاہر ان دنون کفار جوش وخروش کر رہے ہین۔ اے نبی تو کفر مین کوشش کرنیوالون کی فکر نہ کر کتنی ہی کوشش کرین ہرگز اللہ کے دین کا کچھ نہ بگاڑینگے انجام کار ذلیل وخوار ہونگے اللہ کو منظور ہے کہ ان کیلئے آخرت مین کچھ حصہ نہ کرے اور اون کو بڑا عذاب ہوگا

اسلئے کہ خدا کے ہان عام دستور ہے کہ جو لوگ ایمان کے عوض کفر

لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ

اختیار کرتے ہین وہ اللہ کا کچھ نہین بگاڑتے اونکو دکھ

اَلِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا

کی مار ہوگی کافر ہرگز یہہ گمان نکرین کہ ہماری ڈھیل انکو

نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ

لئے بہتر ہے ہم اونکو ڈھیل دیرہے ہین

لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

کہ اور بہی گناہ کرین اور انکو ذلت کا عذاب ہوگا

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کو منظور نہین کہ مومنون کو تمہاری موجودہ حالت

عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ

پر چہوڑ رکہے جب تک کہ ناپاک کو پاک

مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ

سے علیحدہ نکرے اللہ کو منظور نہین کہ تمہین غیب

عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ

کی خبر بتلا دے ہان خدا اپنے رسولون کو

مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا

اطلاع کیلئے چن لیا کرتا ہے پس تم اللہ اور اسکے رسول کی بات مانو

وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کی بات مانوگے اور پرہیزگاری کروگے تو تمکو بڑا اجر

اختیار کرتے ہین وہ اللہ کا کچھ نہین بگاڑتے بلکہ اپنا
کچھ کہوتے ہین اور انکو دکھ کی مار ہوگی - کافر ہرگز گمان کرین
کہ ہماری ڈھیل اونکے لئے بہتر ہے چونکہ وہ بوجہ اپنی بدکرداری
کے ہماری جناب سے مردود ہین ہم صرف اسلئے انکو ڈھیل دے
رہے ہین کہ اور بہی گناہ کرین اور انکو ذلت کا عذاب ہوگا
اسیطرح کفار جنگ احد سے اپنی سلامتی اور مسلمانون کی تکلیف
کو اپنی عزت اور انکی ذلت نہ سمجہین اسمین حکمت خداوندی
یہ ہے کہ اللہ کو منظور نہین کہ مومنون کو تمہاری موجودہ حالت
پر چہوڑ رکہے جبتک کہ بسبب تکالیف چند روزہ کے ناپاک
کو پاک سے علیحدہ نکرے جس سے انکو دوست دشمن مین
تمیز ہوجاوے اور بغیر ان تکالیف کے اللہ کو منظور نہین کہ
تمہین غیب کی خبر بتلا دے کہ فلان شخص تم مین منافق ہے
اور فلان شخص ضعیف الایمان ہے ہان خدا اپنے رسولون کو
اس اطلاع کیلئے چن لیا کرتا ہے سو اون کو بتلا دیتا ہے کہ
فلان شخص منافق ہے فلان تمہارا دشمن ہے اسکے داؤ سے
بچتے رہیو پس تم اللہ اور اوسکے رسول کی بات مانو جو کچہہ وہ ارشاد
کرین اوسے بسر و چشم تسلیم کرو کیونکہ اگر تم اللہ اور رسول کی بات
کو خواہ تمہاری جان یا تمہارے مال کے متعلق ہو مانوگے اور
اون کے حکم کے موافق پرہیزگاری کروگے تو تم کو
بڑا ہی اجر ملیگا - بعض دنیادارون کو اللہ اور رسول کے حکم ماننے

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ
اللہ کے دیئے ہوئے سے بخل کرنیوالے اس
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ
بخل کو اپنے لئے بہتر نہ سمجہیں بلکہ وہ
شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ
اونکو برا ہے عنقریب ہوگا کہ انکو اسی مال کا جسکا خرچ کرنیمین بخل کرتے
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ
قیامت کے دن طوق پہنایا جائیگا آسمان اور
وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۞ ١٨ ١٦ ع
زمین کی سب چیزین اللہ ہی کی ملک مین ہین خدا تمہارے کاموں سے
لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ
بیشک اللہ نے اُن لوگون کی بات چیت سن لی جو کہتے ہین
فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا
اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہین ہم ہی اونکی یہ بیہودہ بات
وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ
اور انبیاء کو ناحق قتل کرنا دونو لکھہ رکہین گے اور انکو کہین گے
ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۞ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
کہ لواب آگ کا عذاب چکھو یہ اُن کاموں کے

ہے اور کوئی امر بجز اسکے مانع نہین ہوتا کہ اللہ اور رسول نیک کام مین مال خرچ کرنیکا اونکو حکم کرتے ہین اور وہ اسکو پسند نہین کرتے کہ کسی فقیر کو پہوٹی کوڑی بھی دین بلکہ مال کو جمع کرنے مین اپنی عزت اور بھلائی جانتے ہین سو اللہ کے دیئے ہوئے سے بخل کرنیوالے اس بخل کو اپنے لئے بہتر سمجہین بلکہ وہ اونکا انجام کار برا ہوگا انکو اسی مال کا جسکے خرچ کرنے مین بخل کرتے ہین قیامت کے دن طوق پہنایا جائیگا دراصل یہہ خرچ کرنا انہین کو مفید تہا اسی لئے خدا انکو حکم کرتا ہے ورنہ یون تو آسمان اور زمین کی سب چیزین اللہ ہی کی ملک ہین اور خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے ہر پہلو اسکا جانتا ہے جس نیت اور جس خیال سے کروگے اسکے موافق بدلہ دیگا بیشک اللہ نے اون لوگون کی بات چیت سن لی ہے جو خرچ کرنیکے حکم مین اپنی غلط فہمی سے سمجھ گئے کہ شاید اسمین خدا کا اپنا فایدہ ہوگا جب ہی تو کہتے ہین کہ اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہین کیونکہ وہ ہمین بار بار خرچ کرنے کا حکم کرتا ہے یاد رکھین ہم ہی اونکی بیہودہ بات اور انبیا کو ناحق قتل کرنا دونو لکھہ رکہین گے تاکہ وقت پر انکو انکار کی گنجایش نہ رہے اور بروز حساب اونکو کہین گے

کہ لواب آگ کا عذاب اپنی بدزبانی کے عوض مین چکھو تم جانتے ہو کہ یہ عذاب تمکو کیون ہوا یہ اون کاموں کے

شان نزول (لقد سمع اللہ) مخالفین اسلام نے زکوۃ کا حکم سنکر طعنا اور مسخرا کہا کہ ہم غنی ہین اور اللہ فقیر ہے جب ہی تو ہمسے زکوۃ مانگتا ہے انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی۔

أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ

وجہ سے ہے جو تمنے پہلے بھیجے تھے اور اسوجہ کہ اللہ بندونکے حق مین

الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا

ظالم نہین - یہ وہی تو ہین جنہون نے کہا ہے کہ اللہ نے ہمسے کہہ رکہا ہے

أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ

کہ ہم کسی رسول کو نمانین جبتک وہ ہمارے پاس

تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّن

قربانی نہ لاوے کہ جسکو آگ جلادے تو کہدو کہ بیشک مجھسے

قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ

پہلے کئی رسول تمہارے پاس کہلی نشانیان لیکر آئے تھے اور نیز وہ چیز

قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن

بہی لائے تھے جو تمنے بتلائی ہے پہر تم انکو کیون قتل کیا تہا اگر تم سچے ہو

كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ

پہر اگر تجہکو جہٹلاوین اسلئے کہ بہت سے رسول تجہ سے پہلے جہٹلائے

جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ

جاچکے ہین حالانکہ وہ دلیلین روشن اور کتب سماوی یعنی کتاب روشن بہی لائے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ

ہر ایک شخص نے موت کا مزہ چکہنا ہے اور قیامت کے روز ہی اپنے

أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیکر جاوینگے پس جو کوئی آگ

وجہ سے ہے جو تمنے دنیا مین اس دن کیلئے پہلے بہیجے تہے اور نیز اس وجہ سے کہ اللہ بندون کے حقمین ظالم نہین کہ بدمعاشون بدذاتون کو چہوڑ دے اور نیکو کے برابر ان کو کردے جو ایک قسم کا اونپر ظلم ہے اسلئے اوسکی حکمت اور عدالت کا تقاضا ہے کہ ظالمون اور بے ایمانون کو ضرور سزا ہووے یہ وہی تو ہین جنہون نے کہا ہے کہ اللہ نے ہمسے کہہ رکہا ہے کہ ہم کسی رسول کو نہ مانین جبتک وہ ہمارے پاس سوختنی قربانی نہ لاوے کہ جسکو آگ جلادے یعنی ہماری طریقہ کے موافق سوختنی قربانی کرے اور اوسکا حکم دے - یہ ایک بہانہ صرف ہٹ دہرمی کا ہے ورنہ کوئی حکم خدا نے ایسا نہین کیا - تو کہدے کہ بیشک مجہ سے پہلے کئی رسول تمہارے پاس کہلی نشانیان لیکر آئے تہے اور نیز وہ چیز بہی لائے تہے جو تمنے بتلائی ہے پہر تمنے انکو کیون قتل کیا تہا اگر تم اس بات مین سچے ہو جب اسکا جواب کچہہ نہ دیوین اور نہ کچہہ دینگے تو پہر اگر تجہکو جہٹلاوین تو تو غم نہ کر اسلئے کہ بہت سے رسول تجہ سے پہلے جہٹلائے جاچکے ہین حالانکہ وہ دلیلین روشن یعنی معجزے اور کتب سماوی یعنی کتاب روشن صاف ہدایت والی بہی لائے تہے اور جو وا سطے انہون نے محض اپنی خواہش نفسانی کے پیچہے چلکر انبیا کو ناحق قتل کیا اور آخرکار خود ہی بڑی ذلت سے ہلاک ہوئے ایسا ہی تم بہی ای عرب کے نادانو اور اہلکتاب کے پیشواؤ اپنی خواہش نفسانی سے اس رسول کی

وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ

سے بچکر جنت میں داخل کیا گیا بس مراد پا گیا یہ دنیا کی زندگی

اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ

تو صرف دہوکے کی پونجی ہے تم ضرور مالوں اور

وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

جانوں میں آزمائے جاؤ گے اور ان لوگوں سے

مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا

جنکو تم سے پہلے کتاب ملی تھی اور نیز عرب کے مشرکوں سے بہت رنج کی

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

اگر اون پر صبر کرو گے اور ڈرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت

الْاُمُوْرِ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

کا کام ہے جب اللہ نے ان کتاب والوں سے

الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ

وعدہ لیا تھا کہ ضرور اس کتاب کو لوگوں سے بیان کرنا اور ہرگز اسکو

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

نہ چھپانا پھر اوسکو پس پشت پھینکدیا اور اسکے عوض میں کسیقدر دام وصول کر لئے

تکذیب کرو گے تو جان رکھو کہ ہر ایک شخص نے موت کا مزہ چکھنا ہے تم بہی اس دنیا میں ہمیشہ نہ رہو گے بلکہ آخر مرو گے اور قیامت کے روز ہی اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دئے جاؤ گے یہاں کے چند روزہ مزے ہی کام نہیں اصل عیش تو آخرت کا ہے پس جو کوئی اوس روز آگ سے بچکر جنت میں داخل کیا گیا پس وہ مراد پا گیا باقی رہا دنیا کا چند روزہ عیش جسکے لئے تم اتنی دقتیں اوٹھا رہے ہو سو یہہ دنیا کی زندگی کے مزے تو صرف دہوکے کی پونجی ہے - اے مسلمانوں دنیا میں حقیقی عیش کہاں ہو اور کیسکو ہے دنیا میں تو تم اپنی مالوں اور جانوں میں آزمائے جاؤ گے اور اون لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی اور نیز عرب کے مشرکوں سے بہت رنج کی باتیں سنو گے اونپر گھبراؤ نہیں کیونکہ اگر تم انکی تکلیفوں پر صبر کرو گے اور گھبراہٹ اور بے چینی کرنے میں اللہ سے ڈرتے رہو گے تو تمہیں اس دنیا کے نقصان اور ان تکالیف کے عوض میں بہت بڑا اجر ملیگا اس لئے کہ یہ بڑی ہمت کا کام ہے اہل کتاب کی بدزبانی سے تو بالکل رنجیدہ خاطر نہ ہو یہ تو اس سے بہی بڑھکر بداعمالیوں میں پڑے ہوئے ہیں خدا اور خدا کے حکموں کو ہیچ سمجھتے ہیں حالانکہ جب اللہ نے ان کتاب والوں سے وعدہ لیا تہا تو بہت تاکیدی حکم دیا تہا کہ ضرور اس کتاب کو لوگوں سے بیان کرنا اور ہرگز اسکو نہ چھپانا اس وقت تو سب نے قبول کیا پھر بعد میں اوسکو پس پشت پھینکدیا اور بجای بیان کرنیکے بغرض طمع دنیاوی اوسکو چھپا کر اوسکے عوض میں کسی قدر دنیا کے دام وصول کر لئے پس جان لیں کہ بہت

فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ
بہت ہی برے دام لے رہے ہیں تو ان کو
الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ
جو اپنے کردار بد پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ بن کئے نیک کاموں کے
اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
اپنی تعریف چاہتے ہیں عذاب سے خلاص نہ سمجھ
بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
ان کو سخت درد کا عذاب ہوگا
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ
تمام آسمان اور زمین کا ملک تو اللہ کا ہے
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ
اللہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے اور آسمان
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ
زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے
وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ ۵
آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کیلئے کئی ایک نشان ہیں

ہی برے دام لے رہے ہیں کیونکہ اسکے بدلہ میں انکو
بہت ہی سختی اوٹھانی ہوگی اور غضب اسپر طرہ یہ کہ نادم نہیں
ہوتے بلکہ الٹے خوش ہوتے ہیں سو تو ان جاہلوں کو جو اپنے کردار بد پر خوش ہوتے ہیں
اور کہیں کئی نیک کاموں کے اپنی تعریف چاہتے ہیں
عذاب سے خلاص نہ سمجھ بلکہ اونکو سخت درد کا عذاب ہوگا
وہاں پر انکی تیز زبانی ایک نہ چلیگی اور نہ کسی طرف جا سکینگے
اسلئے کہ تمام آسمان اور زمین کا ملک تو
اللہ کا ہے پھر جاہیں تو کہاں جاہیں
کتنا ہی آپکو بچانا چاہیں اوس کے
عذاب سے کسیطرح چھٹ نہیں سکینگے
ع ۱۹
وہ اللہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے
جہاں ہونگے وہاں ہی اونکو عذاب
پہنچا دیگا اگر اوسکی قدرت کا
ثبوت چاہیں تو آسمان
و زمین کی پیدائش میں
غور کریں کیونکہ آسمان زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے آگے پیچھے آنے میں
عقلمندوں کے لئے کئی ایک نشان ہیں تم جانتے ہو عقلمند کون ہیں جو کھڑے اور بیٹھے

شان نزول (لا تحسبن الذین) آنحضرت نے یہود سے ایک دفعہ ایک بات دریافت کی اونہوں نے واقعی نہ بتلائی باوجود خیانت کے ...
شان نزول (ان فی خلق السموٰت) فضول جھگڑوں سے منہ پھیر کر اصل مطلب کیطرف توجہ دلانے کو یہہ آیت نازل ہوئی۔ معالم

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

وہ جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر

قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى

لیٹے ہوئے اللہ ہی کو یاد کرتے

جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ

رہتے ہین اور زمین وآسمان

فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

کی پیدایش مین غور وفکر کرتے

الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ

ہین کہ اے ہمارے مولا! تونے

هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا

اسکو عبث نہین بنایا تو پاک ہے

عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّكَ

سو ہمکو آگ کے عذاب سے رہائی دے

مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ

جسکو تو جہنم مین داخل کریگا تو وہ

اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

ذلیل ہوگا اور ان ظالمون کا کوئی حمایتی ہوگا

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

اے ہمارے مولا ہمنے ایک پکارنیوالے (محمد) کو ایمان کیلئے پکارتے ہوئے سنا

اور کروٹ پر لیٹے ہوئے اللہ ہی کو یاد کرتے رہتے ہین اور زمین وآسمان کی پیدایش مین غور وفکر کرتے ہین اور اسمین عجیب عجیب حکمتین پاتے ہین نہ کہ دنیادار جنکو بجز دنیاوی فواید کے کسیطرف کا خیال ہی نہین ان عقلمندون کا خیال اصل ذات کیطرف ہوتا ہے اسی لئے تو وہ کہتے ہین کہ اے ہماری مولا! تو نے اسکو عبث نہین بنایا عبث کرنیسے تو پاک ہے بلکہ اسمین کئی حکمتین اور غائتین ہین منجملہ یہہ ہے کہ جو ان مین سے تیری قدرت کا ثبوت پاکر تجھ کو مالک الملک قادر قیوم جانینگے اونپر تیرا انعام واکرام اعلیٰ درجہ کا ہوگا اور جو اپنے فواید دنیاوی مثلاً جہاز رانی وغیرہ کے لئے ہی ان مین غور کرینگے اور تیری توحید اور اقرار ربوبیت سے بغرض رہین گے تو اونکو عذاب اٹھانا ہوگا سو تو ہمکو پہلی قسم کے لوگون سے بنا کر آگ کے عذاب سے رہائی دے ای ہمارے مولا! جسکو تو بسبب اوسکی بداعمالی کے جہنم مین داخل کریگا تو وہ سب کے سامنے ذلیل ہوگا ایسی ذلت کہ جس سے اوسکو کبھی نجات نہ ہوگی نہ تو تیرا ہی وعدہ بدلے گا اسلئے کہ تو سچا ہے اور ان ظالمون کا کوئی حمایتی ہوگا جو اس بلا سے اونکو چھڑائے۔ اے ہمارے مولا! قطع نظر ان دلایل کے جو آسمان زمین سے ہمنے سمجھے ہین ایک اور وجہ بھی ہماری ایمان کی ہے کہ ہمنے ایک پکارنیوالے (محمد) کو ایمان کے لئے پکارتے ہوئے سنا کہ لوگو

أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

اپنے رب کو مان لو پس ہم مان گئے اے ہمارے مولا!

ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا

تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے

مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا

اور ہمکو نیکوں کے ساتھ موت دے اے ہمارے مولا جو تو نے اپنے رسولوں کی

عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے ہمکو عنایت کیجو اور ہمکو ذلیل نہ کیجو

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝

بیشک تو اپنے وعدے خلاف نہیں کرتا پس

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ

خدا نے ان کی قبول کیا کہ میں ہرگز تم میں سے کسی کا

عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ

کام ضائع نہیں کرونگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت

بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا

تم آپس میں ایک ہی ہو پس جن لوگوں نے

وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي

وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری

سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ

راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے تو ضرور

اپنے رب کو مان لو پس اسکو سنتے ہی ہم تجھ کو مان گئے اے ہمارے مولا! چونکہ اس ماننے میں ہماری کوئی دنیاوی غرض نہیں ہے بلکہ محض تیری ہی رضاجوئی منظور ہے پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور انجام کار ہمکو نیکبختوں کے ساتھ موت دے اے ہمارے مولا! جو تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے بعد مرنے کے ہمکو عنایت کیجو اور قیامت کے روز ہمکو ذلیل نہ کیجیو ہم تیرے وعدہ کے موافق اعزاز کی امید کرتے ہیں بیشک تو اپنے وعدے خلاف نہیں کرتا پس انکی دعا کرنے میں دیر نہ ہوئی تھی کہ خدا نے ان سے قبول کیا کہ تم گھبراؤ نہیں بلکہ تسلی رکھو میں ہرگز تم میں سے کسی کا کام ضائع نہیں کرونگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس لئے کہ تم سب آپس میں ایک ہی ہو کیا عورتیں اور کیا مرد سب کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دونگا پس سنو! جن

لوگوں

نے

دین کی حفاظت

میں

اپنا وطن چھوڑا

اور اپنے گھروں سے

نکالے گئے اور میری

راہ میں ستائے گئے اور دین کے دشمنوں سے لڑے اور مارے گئے

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
انکی برائیان ان سے دور کرونگا اور ضرور انکو ایسے باغون مین داخل
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
کرونگا جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی اللہ کیطرف سے انکو یہ بدلہ ملیگا علاوہ
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ
اسکے اللہ کے ہان اور بہی نیک بدلہ ہے۔ تو کافرون کو شہرون مین
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ
پہرنے سے دہوکہ نہ کہا یو یہ تو تہوڑا سا اسباب ہے
ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لٰكِنِ
پہر انکا ٹہکانا جہنم مین ہوگا اور وہ بہت بری جگہ ہے ہان جو
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہین انکے لئے ایسے عمدہ باغ ہین جنکے نیچے نہرین
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
بہتی ہین ہمیشہ انہین مین رہینگے اللہ کے ہان کی مہمانی کہائینگے
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ
علاوہ اسکے جو نیک لوگون کیلئے اللہ کے ہان موجود ہے وہ سب دنیا سے بہتر ہے
الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ
بعض اہل کتاب بہی اللہ کو مانتے ہین اور جو کچھہ تمہاری طرف اور
اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
انکی طرف اللہ کے ہان سے اتارا گیا ہے اللہ سے ڈرتے ہوئے مانتے ہین اور اللہ
ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ
کے حکمون کو عوض تہوڑے سے دام نہین لیتے انہین لوگون کیلئے اللہ کے
سَرِيْعُ الْحِسَابِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا
ہان بدلہ ہے بیشک خدا اچھا بدلہ دینے والا ہے اے مسلمانو صبر کیا کرو اور صبر
سکہلایا کرو اور تیار رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد پاؤ

وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

شان نزول وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ بعض لوگ اخلاص مند یہود ونصاری سے دین اپنا چہوڑکر مشرف باسلام ہوئے انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

شان نزول اصْبِرُوْا مسلمانون کو تکالیف پر صبر وشکیب سکہانیکو یہ آیت نازل ہوئی معالم

ع

تو ضرور انکی برائیان انسے دور کرونگا اور ضرور انکو ایسے عمدہ باغون مین داخل کرونگا جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی اللہ کیطرف سے انکو یہ بدلہ ملیگا علاوہ اسکے اللہ کے ہان اور بہی نیک بدلہ ہے جس سے وہ نہایت محظوظ ہونگے یعنی خوشنودی خدا تعالی اصل انعام اور اصل عزت تو یہہ ہے باقی ہے ظاہری بناوٹ سو چند روزہ ہے اسکا کوئی اعتبار نہین جب ہی تو تجہہ کو اے مخاطب کہا جاتا ہے کہ تو کافرون کے جوش خروش سے شہرون مین پہرنے اور ہر قسم کی سوداگری اور تارون اور ریلون کا ایجاد کرنے کہ بہین دہوکا نہ کہائیو اس سے تو اونکے دین کی مقبولیت سمجھہ کر پہسا نہ جائیو یہ تو تہوڑا سا دنیا کا اسباب ہے پہر انکا ٹہکانا جہنم مین ہوگا جہان انکو ہمیشہ تک رہنا ہوگا وہ بہت بری جگہ ہے ہان جو لوگ انمین سے اپنے رب سے ڈرتے ہین اونکے لئے ایسے عمدہ باغ ہین جنکے نیچے نہرین بہتی ہین ہمیشہ انہین مین رہینگے اللہ کے ہان کی مہمانی کہائینگے۔ علاوہ اسکے جو نیک لوگون کیلئے اللہ کے ہان موجود ہے وہ سب دنیا سے بہتر ہے اس انعام واکرام کو دیکہہ کر بعض اہل کتاب بہی اللہ کو اکیلا مالک الملک مانتے ہین اور جو کچہہ تمہاری طرف اور نیز اونکی طرف اللہ کے ہان سے توریت وانجیل وقرآن اتارا گیا ہے اوسکو بہی اللہ سے ڈرتے ہوئے مانتے ہین اور اللہ کے حکمون کو عوض دنیا کے تہوڑے سے دام نہین لیتے انہین لوگون کیلئے اللہ کے ہان بدلہ ہے بیشک خدا اچہا بدلہ دینے والا ہے اے مسلمانو یہ انعام واکرام اگر حاصل کرنا ہو تو تکلیفون پر صبر کیا کرو اور صبر سکہایا کرو اور وقت پر مقابلہ کیلئے بہی طیار رہو اور بڑی بات یہ ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم اوس اعزاز واکرام کی مراد پاؤ ؛

تمت

سورة النساء مدنية وهي مائة وسبعون وست آيات واربع وعشرون ركوعا

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

لوگو! اپنے پالنہارسے ڈرتے رہو جس نے تمکو

مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

ایک جان سے پیدا کیا پھر اوس سے اوسکا جوڑا یعنی بیوی پیدا

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا

کی اور پھر ان دونو سے بہت سے مرد اور عورتین پھیلائے اور خداوند

اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ

عالم سے ڈرو جسکے نام سے تم ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور قطع رحم سے

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ

بچتے رہو بیشک خدا تمکو دیکھ رہا ہے اور یتیمون کا مال واپس دیدو

وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ

اور اچھے کے عوض مین خراب نہ دو اور انکے مال اپنے مال ساتھ ملا کر کہا جاؤ

اے لوگو! چند احکام مالک الملک کیطرف سے تم کو سنائے جاتے ہین اونکو سنو اور عمل کرو سب سے اول اور ضروری یہ ہے کہ اپنے مولا حقیقی پالنہار سے ڈرتے رہو وہ مالک جسنے تمکو ایک جان سے پیدا کیا اس طرح کہ ایک جان یعنی آدم کو پیدا کیا پھر اوس سے اوسکا جوڑا یعنی بیوی پیدا کی پھر آن دونو سے بہت سے مرد اور عورتین پیدا کر کے تمام دنیا مین پھیلائے اور اوس مالک الملک خداوند عالم سے ڈرو جسکے نام سے تم ایک دوسرے سے بوقت ضرورت سوال کیا کرتے ہو اور نیز قطع رحم سے بچتے رہو بیشک خدا تمکو دیکھ رہا ہے اس ڈرنے کا یہ مطلب نہین کہ صرف زبانی کہو کہ ہم ڈرتے ہین اور عمل اوسکے خلاف کئے جاؤ نہین بلکہ اوسکے سب احکام دل و جان سے مانو منجملہ اونکے یہ ہے کہ یتیمون کے مال جو تمہارے پاس اونکی نابالغی کے زمانہ مین سپرد کئے گئے تھے اب اونکو جب وہ بلوغ کو پہنچ جاوین واپس دیدو اور اچھے کے عوض اونکو برا اور خراب نہ دو اور ایسا بھی نہ کرو کہ اگر بوجہ ظاہری و دنیاوی شرم کے سارا مال کہا جانے سے پرہیز کرو تو حساب کی اینچ پینچ مین لگا کر اونکے مال اپنے مال ساتھ ملا کر کہا جاؤ

شان نزول وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ [illegible]

اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا

یہ بڑا گناہ ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا

اور اگر تم یتیمون کے حق مین انصاف کرنے سے

مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ

ڈرو تو اور عورتون سے نکاح کرو جو تمہارے لئے حلال ہین

وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً

خواہ ایک ہی خواہ دو ہی خواہ تین ہی خواہ چار پھر اگر تم بے انصافی سے ڈرو

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى

یا لونڈی پر قناعت رکھو یہ بے انصافی سے بچنے کا بہت اچھا

اَلَّا تَعُوْلُوْا ۭ وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ

ذریعہ ہے اور عورتون کے مہر خوشی سے دو

خبردار اس سے بچتے رہنا اسلئے کہ یہ بڑا گناہ کا کام ہے
اور یتیم لڑکیون کے بارے مین انصاف کرو اگر تم ان
یتیمون کے حقین انصاف کرنے سے ڈرو تو ان سے
نکاح نہ کرو بلکہ اور عورتون سے نکاح کرو جو تمہارے لئے حلال
کی گئی ہین خواہ ایک ہی کرو خواہ دو سے خواہ تین سے
خواہ چار سے پھر اسمین بھی ایک شرط ہے کہ اگر تم
زیادہ عورتین کرنے مین بے انصافی سے ڈرو تو بس ایک
ہی سے نکاح کرو یا بصورت نہ پانے عورت منکوحہ کے
لونڈی پر ہی قناعت رکھو یہ بے انصافی سے بچنے کا بہت
اچھا ذریعہ ہے
اور عورتون کے
مہر

(مثنیٰ وثلث) اس آیت مین خدا نے اپنے اٹل قانون کے لحاظ سے مردون کو حسب ضرورت متعدد ازواج کے نکاح مین لانیکا حکم دیا ہے اس مسئلہ (تعدد ازواج) کے متعلق تو مخالفین نے جس قدر ورق سیاہ کئے ہین ان کا کچھ حساب نہین کسی نے اسی مسئلہ کی طفیل خدا کے پاک مذہب اسلام کو ظالم بتایا کسی نے آزادی بنی آدم کے مخالف کا خطاب عطا کیا کسی نے اپنے لکچرون مین کہا کہ اسلام سے بجز تعدد ازدواج کے کچھ بھی روشنی دنیا مین نہین آئی غرض کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ لیکن یہہ مسئلہ اپنی بنا قوی (قانون فطرت) کی وجہ سے ایسا مضبوط ہے کہ ایسے ویسے ہلکے جھولون سے تو کیا بڑے بڑے زلزلون سے بھی متاثر نہین ہونے کا اس مسئلہ کی تصحیح اور مخالفین کے جوابات مین علماء اسلام نے بہت کچھ لکھا اور لکھتے ہین اور لکھین گے لیکن ہمارے خیال مین جبتک اسکی بنا اور قانون فطرت جس پر یہہ مبنی ہے بیان نہ کیا جاوے کسی دوسرے جواب کا ذکر موزون نہین اسلئے ہم اوس قانون فطرت کو پہلے بیان کرینگے جس پر اس مسئلہ کی بنا ہے۔

شان نزول
۵
پہلی آیت کے ۔۔۔ صحابہ سے یتیمون کا مال واپس کرنیکا وقت دریافت کیا اوس کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی
معالم

نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ
پھر اگر وہ بخوشی خاطر اوس مین سے کچھ تمکو
نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝ وَلَا
چھوڑ دین تو اوسکو مزے سے بلا کھٹکا کہالو اور
تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ
بیوقوفوں کو اپنا سارا مال جسکو اللہ نے
اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ
تمہارا گذارا بنا رکہا ہے حوالہ نہ کردیا کرو ہان اوس مین سے
وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَابْتَلُوا
کچھ اونکو کہلاتے پہناتے رہو اور بہلی بات کہتے رہو اور
الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ
جوانی کو پہنچنے تک یتیمون کا امتحان کیا کرو

خوشی سے دو۔ پھر اگر وہ بخوشی خاطر اوس مین سے کچھ تم کو چھوڑ دین تو اوسکو مزے سے بلا کھٹکا کہالو اور بے وقوف عورتون اور بچون کو اپنا سارا مال جسکو اللہ نے تمہارا گذارہ بنا رکھا ہے حوالہ نہ کردیا کرو ہان اوس مین سے کچھ اونکو کھلاتے پہناتے رہو اور اگر وہ زیادہ ہی تنگ کرین اور تم اونکو بوجہ اونکی نادانی اور کم فہمی کے دینا مناسب جانو تو اون پر سختی نہ کرو بلکہ بھلی بات کہتے رہو کہ تمہارا ہی مال ہے مین تو تمکو

تمہارے ہی
لئے کماتا
ہون وغیرہ
وغیرہ اور جوانی
کو پہنچنے تک کا ہے
بگاہے یتیمون کا امتحان کیا کرو۔ +

نظام عالم مین دنیا کی مختلف چیزون کی طرف نظر کرنے سے اتنا پتہ تو چلتا ہے کہ خالق کائنات نے ان سب چیزون مین سے بعض کو مستعمل (کام مین لانیوالی برتنے والی) اور بعض کو مستعملہ (قابل استعمال) بنایا ہے۔ بیجان چیزون مین تو کچھ خفا نہین کہ کپڑا برتن وغیرہ سب مستعملہ ہین۔ جانداروں مین سے بھی سوائے انسان کے باقی تمام حیوانات انسان کے مستعملہ ہین مثلاً گھوڑا۔ اونٹ۔ ہاتھی۔ گائے۔ بیل۔ بھینس وغیرہ وغیرہ سب کے سب انسان کے لئے مستعملہ ہین اور انسان انکا مستعمل (برتنے والا) ہے اسی طرح انسان کے دونو قسمون (مرد عورت) کو بھی کہین کلام مین بھی یہہ دستور جاری ہے یا کہ دونو مساوی ہین۔ بعد غور اس نتیجہ پر پہنچنا کچھ مشکل نہین کہ بیشک مرد مستعمل (برتنے والا) اور عورت مستعملہ ہے۔ اس دعوی پر ہمارے پاس ہر طرح کے دلایل (فطری۔ عرفی۔ مذہبی) موجود ہین

دلایل فطریہ

(ا) بغرض تزویج مین مرد مستعمل اور عورت مستعملہ ہے کیونکہ جبتک مرد جماع کرنا نہ چاہے عورت اوس سے جبر انہین

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ

پھر اگر اون مین کچھ ہوشیاری اور لیاقت پاؤ تو اون کے

اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ

مال دے دو اور فضول خرچی سے اور ان کے بڑا

يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ

ہو نیکے ڈر سے پہلے ہی جلدی سے نکہا جاؤ جو غنی ہو وہ پرہیز کرے

كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ

اور جو فقیر ہو وہ دستور کے موافق سے لیا کرے پہر جب اونکو

اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى

دینے لگو تو اون کے سامنے گواہ کر لیا کرو خدا اکیلا ہی

بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

حساب لینے والا بس ہے نہیں کیونکہ جو کچھہ ان باپ

پہر اگر اون مین کچھ ہوشیاری اور لیاقت پاؤ تو اونکے مال جو تمہارے پاس امانت رکھے ہون دیدو اور اونکی شادی وغیرہ مین فضول خرچی سے اور اونکے بڑا ہونے کے ڈر سے پہلے ہی جلدی سے نکھا جاؤ کہ بڑے ہو کر تقاضا نہ کرین بلکہ اوس مال کو بذریعہ تجارت کے بڑہاؤ جو امین غنی ہو وہ اس کام کا عوض لینے سے پرہیز کرے اور جو فقیر ہو وہ اپنی محنت کا عوض دستور کے موافق اونکے مال ہی لیلیا کرے پھر جب اونکو دینے لگو تو اون کے سامنے گواہ کر لیا کرو او جو واسطے اگر کچھہ خیانت کروگے تو جان لو کہ خدا اکیلا ہی حساب لینے والا بس ہے ایسا ہی نہ کرو کہ یتیمون کے ماں باپ مرتے وقت ناحق کی فضول خرچیون مین اونکا روپیہ پیسہ خیال سے اڑا جاؤ کہ ہنوز یتیمون کے قبضہ مین نہین آیا اس لئے انکا نہین کیونکہ جو کچھہ ان باپ

شان نزول

(لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ) ایک شخص انصاریون مین سے فوت ہو گیا ایک بیوی اور تین لڑکیین چہوڑ گیا اوس کا سب مال حسب دستور مشرکین عرب اوسکے چچازاد بہائیون نے سمیٹ لیا اوسکی بیوی اور لڑکیون کو کچھہ نہ دیا اس واقع کے متعلق آیت نازل ہوئی - معالم بتفصیل منہ

راقم کہتا ہے لڑکیون کو حصہ دینا جیسا کہ مشرکین عرب پر دشوار تہا اسیطرح بلکہ اوس سے بہی زیادہ حال کے مسلمانون پر ہے ان سب آفتون کی جڑ حب دنیا ہے جسکی بابت حب الدنیا راس کل خطیئۃ ارشاد وارد ہے -

تکملہ

نہین کہا سکتی ہان اگر مرد جبرًا چاہے تو کر سکتا ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ مرد مستقل اور عورت مستعملہ ہے -

(۲) آلہ جماع و استعمال مرد کو عطا ہوا ہے تو پہر مرد کے مستقل ہونے مین کیا شک ہے ؟

(۳) مرد عورت کی ظاہری شکل اور ہیئت بہی اس نسبت کو بیان کرتی ہے مرد کے چہرہ پر عمومًا وقت بلوغت بالون کا نکلنا

تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاۤءِ

اور قریبی چھوڑ جاتے ہین اوس مین لڑکون

نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ

کا حصہ ہوتا ہے اور ماں باپ اور قریبیون کے چھوڑے ہوئے مال مین

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ○

لڑکیون کا بھی حصہ ہے خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ حصہ مقرر ہینگے

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

اور جب بانٹنے کے وقت قریبی رشتہ دار اور یتیم بچے

وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ

اور مساکین آجاوین تو اونکو بھی اوس مال مین سے کچھ دیا کرو

اور قریبی چھوڑ جاتے ہین اوسمین لڑکون کا حصہ ہوتا ہے گو اونکے قبضے مین بالفعل نہ ہو ایسا ہی ماں باپ اور قریبیون کے چھوڑے ہوئے مال مین لڑکیون کا بھی حصہ ہے گو اونکے قبضے مین نہین ہے اور نہ وہ بوجہ اپنے ضعف بنیانی کے قبضہ کر سکتی ہین خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ موافق شریعت کے جو آگے حکم آتا ہے حصہ مقرر ہینگے - اور جب بانٹنے کے وقت قریبی رشتہ دار مفلس (جن کا حصہ اس مال مین نہین) اور کسی غریب آدمی کے یتیم بچے اور شہر کے مساکین آجاوین تو اونکو بھی اوس مال مین سے احساناً کچھ دیا کرو

اور عورت کا مُنہ ہمیشہ کے لئے صاف[1] رہنا جو اوسکے مرغوب الطبع ہونے کا ایک قوی ذریعہ ہے اس نسبت کی قوی دلیل ہے +

(۴) اولاد کے حق مین ماں کا مشقت اور تکلیف شاقہ اوٹھانا حالانکہ وہ نطفہ یقیناً مرد کا ہے اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ عورت مثل ایک مزدور کے مستعملہ ہے اور مرد اوس کا مستعمل *

(۵) مرد کا عموماً تنومند اور طاقتور ہونا یہانتک کہ تمام طاقت کے کامون کا (مثل جنگ[2] وغیرہ) اوسکا متکفل ہونا اور عورت کا اس سے بالکل سبکدوش رہنا بھی اس امر کی دلیل یا قرینہ ہے کہ مرد مستعمل اور عورت مستعملہ ہے

[2] اس روشنی کے زمانہ مین بھی اس مسئلہ کے مخالفون سے یہ نہ ہو سکا کہ اپنے عورتون کو اس قابل بنا دین کہ وہ بھی مثل مردون کے میدان جنگ مین آسکین - افسوس ہے یوروپ کے **یا دریون** پر جو عورتون کو **مساوی حقوق** دلانے کے خواہشمند ہین وہ بھی اس کام کی طرف توجہ نہین کرتے کہ عورتون کو ملٹری (جنگی محکمہ) مین داخل کراوین بھلا کرین کیسے قانون قدرت سے مقابلہ ہوا خالہ جی کا حلوا ہوا

منہ

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا
اور انکو اچھی بات کہو خاصکر جو لوگ کمزور اولاد کے
مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ
پیچھے رہنے مین خوف کرتے ہین وہ خوف کرین اور
فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ ۵۱
اللہ سے ڈرین اور معقول بات کہین
اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا
جو لوگ یتیمون کا مال بیجا طور سے کہاتے ہین
اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا
وے اپنے پیٹون مین آگ ہی بہرتے ہین

اور بغرض تسلی انکو اچھی بات کہو ہان ایسا بھی نہ کرو کہ ان سائلوں کو
یتیم سمجھکر ایسے خوش کرنے لگجاؤ کہ تمام مال یا کوئی بڑا حصہ اوس مین
سے انکو دے دو کہ جس سے ان یتیمون کا جو اصلی مالک ہین حرج
اس کام سے پرہیز کرو خاص کر جو لوگ اپنی کمزور اور نابالغ اولاد
کے پیچھے رہنے مین خوف کرتے ہین کہ کوئی اون کا مال ضایع
نہ کرے وہ تو اس معاملہ مین دل سے خوف کرین اور اللہ سے ڈرین
کہ ایسے کام کیون کرتے ہین جس سے یتیمون کا حرج ہو اور
اگر زیادہ ہی سایل پیچھے پڑین تو اونکو جواب مین معقول بات کہین
کہ صاحب ہمارا اسمین بس نہین یہہ مال یتیمون کا ہے ہم تو صرف
تقسیم کرنے کا حق رکہتے ہین جو قدر ہمارے اختیار مین تہا ہمنے بشوق
دیکر دیا تم کو دیدیا زیادہ ہماری وسعت مین نہین۔ اگر یتیمون کا مال بیجا خرچ کروگے گو کسی دوسرے کو ہی دو خدا کے ہان
اوس کا کہانا تمہارے ہی ذمہ ہوگا پھر یاد رکہو کہ جو لوگ یتیمون کا مال بیجا طور سے کہاتے ہین وہ جان لین کہ اپنے پیٹون مین آگ ہی

دلایل عرفی یعنی وہ دلایل جنپر کل بنی آدم بلا لحاظ مذہب عمل کرتی ہین

(۱) عموماً شادی کرکے خاوند کا عورت کو اپنے گہر مین لیجانا اور وقت نکاح اوسکو کچھہ دینا اور گہر مین لیجاکر اوس پر مناسب حکمرانی کرنا اس امر کا ثبوت ہی کہ عموماً بنی آدم عورت کو مستعملہ جانتے ہین۔

(۲) عموماً بازارون مین عورتون کا زنا کیلئے مزین ہوکر بیٹھنا اور مردون سے عوض لیکر اون سے زنا کرانا اور مردون کا عوض دیکر اون سے بدفعلی کرنا اس امر کا ثبوت ہی کہ عورت بھی مثل دیگر اشیا خریدنی و فروختنی کے ہے۔

(۳) عموماً ہر قوم کا عورتون کو زیب و زینت سے مزین رکھنا اور اس زینت کو معیوب نہ سمجھنا بلکہ عورتون کا بھی طبعی طور سے اس طرف مایل رہنا اس امر کا ثبوت ہے کہ کل قومین عورت کو مستعملہ جانتی ہین +

+ اس امر کا زیادہ ثبوت لینا ہو تو ہماری ملک کے ہندؤں کی چال دیکھئے کہ کس طرح سے عورتون کو زینت لگاکر بازارون مین گشت کرایا کرتے ہین اور کسیطرح سے معیوب نہین جانتے۔ بلکہ جنٹلمین عیسائیون کی عورتین بھی مردون کی نسبت سباسکر اور دیگر لوازمات ضروریہ سے مزین رہتی ہین۔ منہ

وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۚ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ

اورعنقریب وے جہنم مین جائینگے خدا تمکو اولادونکے حصون

اَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

کی بابت حکم فرماتا ہے کہ مرد کا حصہ دوعورتون کے برابر

فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ

ہے۔ پھر اگر عورتین (وہ) یا دو سے زیادہ ہون

ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً

توان سب کے لئے دو تہائی چھوڑے ہوے مال مین ہو اور اگر

فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ

ایک ہو تو اسکو نصف ترکہ ملے اور اوس میت کے مان باپ کو

پھر ستے ہین جس کا انجام یہ ہوگا کہ عنقریب وے جہنم مین جائینگے

ہی نہین کہ خدا تم کو غیرون کے مال کہانے سے روکتا ہے

بلکہ مسلمانون کے اولاد کے حصون کی بابت حکم فرماتا ہے

کہ مرد کا حصہ دو

عورتون کے برابر ہوتا ہے

پھر اگر اوس میت کی وارث

عورتین دو یا دو سے زاید ہون

توان سب کے لئے دو تہائی

چھوڑے ہوئے مال مین سے ہو اور اگر ایک

ہو تو اوسکو نصف ترکہ ملے اور اوس میت کی مان باپ کو

(۴) عورت کا حمل کی وجہ سے تکلیف اوٹھاکر بہی ہر مذہب مین بچہ کا باپ کی نسل سے ہونا ہی اس امر کا قرینہ بلکہ دلیل ہے کہ عورت مستعملہ ہے۔

دلایل مذہبی یعنی وہ دستور العمل جو ہر ایک اہل مذہب بتعلیم مذہب مانتے ہین

سب سے پہلے اس امر مین ہم اپنے قدیمی مہربان عیسائیوں کی شہادت لیتے ہین کہ وہ اس مسئلہ مین بحیثیت مذہبی کیا فتوے دیتے ہین کہ عورت مستعملہ ہے یا نہین۔

عیسائیون کا دستور العمل جس کا نام "دعاے عمیم کی کتاب" ہے دیکھنے سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ عورت کو عیسائی بہی مستعملہ مانتے ہین۔ چنانچہ کتاب مذکور مین نکاح کی ترتیب کے بیان مین لکھا ہے کہ خادم الدین (پادری)

(يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ) اِس آیت کے مضمون کی نسبت مسلمانون کے دو گروہ سنی شیعہ مختلف ہین۔ شیعہ اسے عام اور سب لوگون کے حق مین جانتے ہین حتے کہ انبیاء (علیہم السلام) کو بہی شامل بتلاتے ہین یعنی جس طرح ہمارے مال کے حصے ہمارے ورثہ مین ہوتے ہین اسیطرح انبیاء اور بالخصوص سید الانبیاء کے مال کے حصے ہونے چاہئین۔ یہی وجہ ہے کہ جناب امیر المومنین ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے ترکہ نبوی تقسیم نہ کرنے سے یہ لوگ ناراض ہین۔ نہ صرف ناراض بلکہ

مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ

چھٹا چھٹا حصہ ترکہ مین سے دیا جاوے بشرطیکہ میت کی اولاد

فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ

بچہ بچی ہی ہو اور اگر اسکے اولاد نہین ہے اور مان باپ ہی اسکے وارث ہون

الثُّلُثُ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ

تو مان کا ثلث ہے اور اگر میت کے چند بھائی ہون تو مان کا چھٹا حصہ ہے

مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ

بعد ادائے وصیت کے جو میت کر مرے اور بعد قرض کے

اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ

تم نہین جانتے کہ تمہارے باپ اور بیٹون مین سے کون تمکو

چھٹا چھٹا حصہ ترکہ مین سے دیا جاوے بشرطیکہ میت کی اولاد بچہ بچی ہی ہو۔ اور اگر اوسکی اولاد نہین ہے اور مان باپ ہی اوسکے وارث ہون تو اس صورت مین مان کا ثلث ہے اور باقی سب باپ کا اور اگر میت کے چند بھائی ہون تو مان کا چھٹا حصہ ہے یہ سب حصص بعد ادائے وصیت کے ہین جو میت کسی کے حق مین کر مرے اور بعد قرض کے جو کسیکا اوسکے ذمہ ہو یعنی اگر میت قرضدار مرے تو واجب ہے کہ اوسکا قرضہ ادا کر دو پھر اگر کچھ وصیت کر مرا ہے تو اوسکو موافق شریعت کے عمل مین لاؤ مال کو اسطرح بانٹو جس طرح ہمنے تمکو بتلایا یہ نہ سمجھو کہ فلان شخص زیادہ کا حقدار ہے اور فلان شخص کم کا تم نہین جانتے

مرد سے یہہ کہے۔ فلانے (مثلاً زید) کیا تو اس عورت کو اپنی بیاہتا جورو ہونی قبول کرتا ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب نکاح کی پاکیزہ حالت مین اوسکے ساتھ زندگانی گزارے آیا تو اوس سے محبت رکھیگا اوسکو تسلی دیگا اوسکی عزت کریگا اور بیماری و تندرستی مین اوسکی خبر لیگا اور سب دوسریون کو چھوڑکر دونون کی زندگی بھر فقط اوسی کے ساتھ رہیگا۔ مرد جواب دے۔ ہان البتہ۔ تب قسیس عورت سے کہے فلانی (مثلاً ہندہ) کیا تو اس مرد کو اپنا بیاہتا شوہر ہونا قبول کرتی ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب نکاح کی پاکیزہ حالت مین اوسکے ساتھ زندگانی گذارے آیا تو اوسکے حکم مین رہیگی اور اوسکی خدمت کریگی اور اوس سے محبت رکھیگی اوسکا ادب کریگی اور بیماری و تندرستی مین اوسکی خبر لیگی اور سب دوسرون کو چھوڑکر دونون کی زندگانی بھر اوسی کے ساتھ رہیگی عورت جواب دے ہان البتہ۔ دعائیہ صفحہ ۲۶۲ مطبع افتخار دہلی اس سے زیادہ تاکید دیکھنی ہو تو افسیون ۵ باب ۲۲ آیت ملاحظہ ہو

نارنگی کو داخل ایمان جانتے ہین شیعہ نے اس مسئلہ کی آڑ مین اکثر صحابہ کو عموماً اور شیخین کو خصوصاً وہ صلواتین سنائی ہین کہ خدا انکو صلواتین ہی بنائے۔ افسوس اس گروہ اسلام کے حال پر کہ انکو طبقہ اولیٰ کا اتنا بھی لحاظ نہین کہ اونکی طفیل ہمکو اسلام پہنچا بالخصوص ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کے فضائل بعد تحریر مسئلہ فریقین کی کتابون سے ہم نقل کرینگے)

أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ

زیادہ نفع پہنچا سکتا ہے کہ یہہ حصے اللہ کیطرف

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَكُمْ

سے مقرر ہین بیشک اللہ بڑی علم والا بڑی حکمت والا ہے -

نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن

تمہاری بیویون کے ترکہ مین سے بشرطیکہ اون کی

لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

اولاد نہ ہو تمہارے لئے نصف مال ہے اور اگر اونکی اولاد

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ

ہو تو تمکو ربع ملیگا بعد وصیت کے ہے

کہ تمھارے باپ اور بیٹون مین سے کون تمکو زیادہ نفع پہنچا سکتا ہے
اسی طرح کر دہر گز اسکے خلاف نہ کرو اسلئے کہ یہہ حصے اللہ کیطرف
سے مقرر ہین جو کچھ اوس نے حصے مقرر کئے ہین
وہی ٹھیک اور انصاف کے ہین بیشک اللہ
بڑے علم والا بڑی حکمت والا ہے - ابھی کچھ
حصے باقی ہین سو وہ بھی سنو! اور تمھاری
بیویون کے ترکہ مین سے بشرطیکہ اونکی
اولاد نہ ہو تمھارے لئے نصف مال ہے
اور اگر اونکی اولاد ہو تو تمکو ربع ملیگا
یہ حکم بھی بعد وصیت کے ہے

عبارت مذکورہ بالا ہمارے دعوی کی صریح شہادت ہے کہ عورت مستقل ہے جب ہی تو اوسکو مالکیت اور تابع رکھے
کی پادری صاحب بھی وصیت کرتے ہین جو مرد کو نہین (افسوس پادری صاحب یہان پر ساوی حقوق دلانا
بھول گئے) اسکے بعد ہم اپنے پڑوسی **ہندؤون** کا رواج دیکھتے ہین
رسالہ کہتری ہتکاری آگرہ مین یون لکھا ہے ”بالپن مین والدین کی اور بعد شادی کے شوہر کی مرضی
مطابق چلنا اون (عورتون) کا فرض قرار دیا ہے - اسی فرض کا انتقال شادی کنیا (کنواری) کے ذریعہ سے
ہوتا ہے اور بعد ادائے اس رسم کے اسی معنے پر وہ اپنے سوامی (خاوند) کے اقتدار مین آجاتی ہے - والدین

کو (نہین اونکے دشمنون کو) تو ایسا کچھ انہون نے سب وشتم کا ہدف بنایا ہوا ہے کہ کہنے سننے سے باہر ہے کوئی تو
اونکو منافق بتلاتا ہے (معاذ اللہ) کوئی کافر کہتا ہے (نعوذ باللہ) غرض آئے دن آنجناب والا کے اعدا کا نیا
نام تجویز ہوتا ہے وجہ یہہ کہ اونہون نے باوجود تقاضا جنابہ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا (علی ابیہا وعلیہا السلام)
کے آنحضرت کے مال سے اونکو حصہ نہین دیا اور حدیث بیان کر دی کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما گئے
ہوئے ہین کہ ہم انبیا کی جماعت ہین نہ کسی کے وارث

نحن معاشر الانبیاء لانرث ولانورث ماترکنا
صدقۃ (بخاری)

يُوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَلَهُنَّ ٱلرُّبُعُ مِمَّا

جو مرتے ہوئے وہ کر جاوین یا قرض ہو تمہارے چہوڑے

تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ

ہوئے مال سے ان کا حصہ ربع ہے بشرطیکہ تمہاری اولاد نہ ہو

وَلَدٌ فَلَهُنَّ ٱلثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

پہر اگر تمہاری اولاد ہے تو اون کا آٹھواں حصہ ہوگا تمہاری وصیت

تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ

اور قرض کے بعد اور اگر مرد یا عورت جسکی میراث بانٹنی ہے

كَلَٰلَةً أَوِ ٱمْرَأَةٌ وَلَهُۥٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ

ماں باپ اور بیٹا بیٹی نہین رکہتے اور اوسکا ایک بہائی یا بہن ہے

جو مرتے ہوئے کر جاوین یا کسی کا قرض اون

پر ہو اور تمہارے چہوڑے ہوئے مال

سے اون (تمہاری بیویون) کا

حصہ ربع ہے بشرطیکہ تمہاری

اولاد نہ ہو- اور اگر تمہاری

اولاد بہی ہے تو اونکا

آٹھواں حصہ ہوگا

تمہاری وصیت

اور قرض کے بعد اور اگر مرد یا عورت جسکی میراث

بانٹنی ہے ماں باپ اور بیٹا بیٹی نہین رکھتی اور اوسکا ایک بھائی یا بہن

کو اسباب کا حق حاصل نہین رہتا کہ خلاف اوسکے سوامی کی مرضی کے اپنی مرضی کو مقدم مان کر اوس پر
کاربند ہونیکے خواستگار ہوسکین " رسالہ مذکورہ بابت ماہ مئی ۱۸۹۶ء

مصنف رسالہ آریون کے مقابل اِس امر کو ثابت کرتا ہے کہ بیوہ کا نکاح ثانی درست نہین اس لئے کہ پہلی
نکاح کے وقت لڑکی کا باپ یا کوئی دوسرا جایز ولی اپنی لڑکی اوسکے خاوند کو بخش دیتا ہے جیسے ہندی مین

ہوئے ہین اور نہ کوئی **ہمارا وارث** ہوتا ہے جو کچھ ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے - مگر واہ رے **شیعو**!
سعدی کے قول سے گلستان سعدی و در چشم دشمنان خار است کی تصدیق کرنیوالو! واہ رے
ظنوا المومنین خیرا پر عمل کرنیوالو! واہ رے اللّٰہ اللّٰہ فی صحابی سے ڈرنیوالو! کاش کہ آپ لوگ
اس غیظ و غضب مین آنے سے پہلے اپنی کتابون کا ہی مطالعہ کر لیتے - بہلا صاحب اگر حضرت ابوبکر نے محض
ایک بہانہ بنایا تہا تو کس فائدہ کو اگر آن حضرت کی تقسیم جایداد ہوتی تو حضرت ابوبکر رض صدیق کی دختر نیک اختر
ام المومنین عائشہ صدیقہ کو بہی تو حصہ ملتا - جب اونہون نے اپنی صاحبزادی بلکہ امیر المومنین حضرت عمر رض کی صاحبزادی
کو بہی حصہ سے محروم رکھا تو اوسکی کیا وجہ - کیا خود دبا لیا یا اپنی اولاد کے نام پر رجسٹری کرا دیا یا بیت المال مین داخل

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ

توہر ایک کے لئے ان دونوں میں سے چھٹا چھٹا حصہ ہو اگر

مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ

اس سے زاید ہوں تو وہ سب تہائی میں شریک ہیں

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ

بعد وصیت کی ہوئی کے اور بعد ادا قرض کے جس سے کسیکا

غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ

نقصان نہ کیا ہو اللہ کا یہی حکم ہے اور اللہ

عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ

سب کچھ جانتا حلیم ہے یہ حدود خداوندی ہیں

توہر ایک کے لئے ان دونوں میں سے چھٹا چھٹا حصہ ہے اور اگر اس سے زائد ہوں تو پورے تہائی میں سب شریک ہوں بعد وصیت کی ہوئی کے اور بعد ادا کرنے قرض کے جس سے کسیکا نقصان نہ کیا ہو یعنی ثلث سے زاید وصیت نہ ہو اور نا حق کسی کا

قرض

بوجہ محبت

اپنے ذمہ لیا ہو

اللہ کا یہی حکم ہے اور جان لو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ظالم اور ظلم کو خوب پہچانتا ہے باوجود اسکے پھر عذاب میں جلدی نہیں کرتا اس لئے کہ نہایت حلیم ہے۔ یہہ حدود خداوندی ہیں

کنیادان (کنواری کا ہبہ) کہتے ہیں جب وہ بخش چکا تو اب لڑکی باپ کے قبضہ میں نہ رہی پس نہ نکاح ثانی کرانے کا ہی مجاز نہیں۔ **راقم** کہتا ہے یہہ دلیل نکاح ثانی بیوہ کے متعلق ضعیف[1] ہو یا قوی اس سے ہمین یہان بحث نہیں۔ بہر حال اس سے صاف ظاہر ہے کہ اہل ہنود ہی عورت کو مذہبی تعلیم کے

[1] ضعف تو اسکا ظاہر ہے کہ وقت نکاح اپنی لڑکی کو خاوند کے جائز استعمال کیلئے مین حیات بخشتا ہے نہ کہ غلام ہی بنا دیتا ہے ایسا کہ اگر خاوند چاہے تو اوسے اپنی مملوکہ چیز کی طرح فروخت یا عاریت دیسکے ہرگز نہیں ایسا اختیار تو لڑکی کے باپ کو ہی نہیں تو اوسکی اختیار دینے سے خاوند کو کیسے ہوگا اور اگر خاوند ایسا ہی بیوی کا مالک ہوتا تو اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارثوں کو اوس بیوہ پر بھی وہی حق ہونا چاہیے جو میت کی دیگر اشیا مملوکہ پر ہے پس جسطرح سے میت اوسکو استعمال کرتی تہی اوسی طرح اوس کا (بیٹا۔ بہائی وغیرہ) بہی کریں تو منع نہ ہونا چاہیے حالانکہ اس امر کی ہندو بہی اجازت نہیں دیسکتے لہذا یہہ معنی تو درست نہ ہوئے پس ضرور ہے کہ یہہ ہبہ صین حیات بغرض استعمال متعلق خانہ داری کے ہوگا پس اگر اس کنیادان کے یہہ معنی ہیں (اور ضرور یہی معنی ہیں) تو بعد فوت ہونے خاوند کے کوئی وجہ نہیں کہ لڑکی کا باپ سلر خاوند کر اسکی یا خود لڑکی نہ کرسکے حیرانی کی بات ہے کہ ہمارے پڑوسی ہندؤں کو کس قدر غلط فہمی اس مسئلہ میں ہے کہ تعدد ازدواج کی مخالفت اس بنا پر کہ مرد و عورت دونو کو مساوی حقوق ہونے چاہئیں اور اس امر میں کہانتک پہنچے ہیں کہ مرد کو بیوی کے بعد مگر جس قدر چاہے نکاح کرتا چلا جاے لیکن عورتوں کو ایک سے زاید کی اجازت نہیں منہ

وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ
جو لوگ خدا اور اوسکے رسول کے حکم پر چلین گے خدا اونکو ایسے
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا
باغون مین داخل کریگا جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی ہمیشہ کیلئے
وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ
اون مین ہی رہینگے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو کوئی اللہ اور اسکے
وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا
رسول کی بے فرمانی کریگا اور حدود خداوندی سے آگے بڑھجائیگا

جو لوگ خدا اور اوسکے رسول کے حکم پر چلین گے خدا اونکو ایسے باغون مین داخل کریگا جنکے نیچے نہرین بہتی ہون گی نہ چند روزہ بلکہ ہمیشہ کے لئے اون مین ہی رہین گے اور اگر غور کرو تو یہی بڑی بھاری کامیابی ہے اور جو کوئی اللہ اور اوس کے رسول کی بے فرمانی کرے گا اور حدود خداوندی سے آگے بڑھ جائیگا کہ جو کچھ خدا نے احکام بتلائے ہین اون کی پروا نہین کریگا اللہ اوسکو دوزخ کی آگ مین داخل کریگا

بقیہ تفسیر

لحاظ سے ایک چیز بخشیدنی اور دادنی جانتے ہین - ایسی ہی دوسری شہادت ہندؤون کی طرف سے یہ بھی ہے کہ منوجی مہاراج کے ادھیا پانچوین کے شلوک ۱۴۶ مندرجہ ذیل ہین لڑکی ہو جوان ہو یا بوڑھی مگر ستری (عورت) کو واجب (جایز) نہین کہ اپنے گھر مین کوئی کام اپنی آزادی یا خودروی سے کرے بچپن مین ماں باپ کے بس مین رہے جوانی مین **خاوند کی تابعدار رہے** - رسالہ سناتن دھرم گزٹ لاہور نمبر ۵ جلد اول آریون نے تو عورت کو استعمال مین یہانتک بڑھایا ہے کہ اگر کسی مرد کے نطفہ مین ضعف ہو جس سے اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ خاوند عورت کو اجازت دیکر کسی دوسرے کا نطفہ ڈلوا کر اپنی اولاد بنا سکتا ہے (الہی! پناہ) گویا عورت بھی مثل زمین وغیرہ کے ہوئی کہ جس کا مالک بوجہ ضعف کے اوسمین ہل نہین چلا سکتا تو کسی دوسرے کو دیکر پیداوار لے سکتا ہے - اس مسئلہ کو پنڈت دیانند بانئے فرقہ آریہ نے اپنے متعدد رسالون ستیارتھ پرکاش

بقیہ تفسیر

کر لیا آخر کیا تو کیا؟ وہی کیا جو آنحضرت (فداہ روحی) اپنی زندگی مین کیا کرتے تھے پھر اوس سے ابوبکرؓ کو فایدہ کیا ہوا - ہان تقول شیعہ اہلبیت کو محض تکلیف دہانی منظور ہو تو اوس حدیث کا کیا جواب جو خود شیعون کی مشہور کتاب **کلینی** مین **ابو عبد اللہ** کی روایت سے مرقوم ہے کہ علما ہی انبیا کے وارث ہین اس لئے کہ انبیا **درہمون اور دینارون** | عن ابی عبد اللہ قال ان العلماء ورثة الانبياء وذالك ان الانبياء لم يورثوا

ع ۲

خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؏

جہان اوسکو ہمیشہ کیلئے رہنا ہوگا اور اوسکو ذلت کا عذاب ہوگا

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

جو تمہاری عورتون مین سے زنا کرین اون پر اپنے

فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ

لوگون (مسلمانون) مین سے چار گواہ مقرر کر لو

فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ

پس اگر وہ گواہی دین تو بالفعل اونکو گھرون مین بند رکھو

جہان اوسکو ہمیشہ کیلئے رہنا ہوگا اور علاوہ اس کے اوس کو ذلت کا عذاب ہوگا احکام میراث کے بعد کچھ احکام تہذیب و شائستگی بھی سنو! بڑا بھاری تہذیب کا بگاڑنیکا ذریعہ زنا ہے اسکے لئے سب سے پہلے عورتون کا انتظام ضروری ہے پس جو تمہاری عورتون مین سے زنا کرین اون پر اپنے لوگون (مسلمانون) مین سو بدکاری دیکھنے والے چار گواہ مقرر کرلو پھر اگر وہ قاضی کے سامنے گواہی دیدین تو بالفعل اونکی یہہ سزا ہے کہ اونکو گھرون مین بند رکھو

تفسیر

وغیرہ مین بیان کیا ہے غرض دنیا مین کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو ہمارے اس دعویٰ (عورت کے مستعملہ ہونے) کے خلاف کہنے کی جرات کرے اگر کریگا تو قانون قدرت کی مضبوط بنا اور زمانہ کا رواج اور تمام اہل مذاہب اوسکی تکذیب پر کمربستہ ہوجاوینگے۔ پس جبکہ عورت مستعملہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ حسب ضرورت مثل دیگر اشیا مستعملہ کرتہ کوٹ اچکن وغیرہ کے اسکا تعدد جایز نہ ہو۔ اسی مضبوط بنا کی طرف خدا کی پاک کتاب قرآن شریف نے اشارہ کرکے مخالفون کے تمام سوالون کا دندان شکن جواب دیا ہے جہان ارشاد ہے الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض وبما انفقوا یعنی مردون کی حکومت عورتون پر دو وجہ سے ہے ایک تو قدرتی (جسکی شہادت نیچرل سٹ دلیل فطریہ دے رہے ہین) دوسری وجہ یہہ ہے کہ مرد اپنی کمائی مین سے عورتون کو خرچ وغیرہ دیتے ہین۔

تفسیر

درهمًا ولا دينارًا وانما ورثوا احاديث من احاديثهم فمن اخذ بشيء منها اخذ حظًا وافرًا (كليني كتاب العلم)

کا ورثہ نہین چھوڑا کرتے وہ تو اپنی (علمی) باتون مین کی باتین ورثہ دیتے ہین پس جس نے ان باتون مین سے کچھ لیا اوس نے بڑا ایک حصہ عظیم سے لیا"۔ پس معلوم ہوا کہ اس مسئلہ کی وجہ سے شیعون کا رنج جناب صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے اپنے ہی ایمان کا تقاضا ہے، ورنہ دونو گروہون کی کتابون مین اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ انبیا کا ورثہ اونکی اولاد کو نہین ملا کرتا

حَتّٰى یَتَوَفّٰھُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَھُنَّ

یہانتک کہ وے مرجاوین یا اللہ اونکے لئے کوئی

سَبِیْلًا ۝ وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِھَا مِنْکُمْ فَاٰذُوْھُمَا

حکم تبلاوے جو دو مرد تم مین سے وہی کام کرین تو اونکو تکلیف پہنچاؤ

فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْھُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

پہر اگر وہ توبہ کرین اور اپنے اعمال کو درست کرین تو اونکا پیچہا چہوڑ دو الٰہی

كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ

توبہ قبول کرنیوالا نہایت مہربان ہے صرف اونہی لوگون کی توبہ

لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَھَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ

خدا قبول کرتا ہے جو غلطی سے برے کام کرین اور پہر جلدی سے توبہ کرین

بالکل کہین جانے نہ دو یہانتک کہ وے مرجاوین یا اللہ اونکے لئے کوئی حکم تبلاوے جو متعلق سزا ہو جسے بھگت کر پہر وہ چہوٹ جاوین چونکہ صرف عورتون کے رکنے سے زنا بند نہین ہوسکتا بلکہ ایک اور ذریعہ بہی زانیون کیلئے موجود ہے کہ لڑکون سے زنا کرین سو اسکی بابت بہی سنو کہ جو دو مرد تم مین سے آپس مین وہی لوطیون کا کام کرین اور اون کا زنا بشہادت ثابت بہی ہو جاوے تو اونکو تکلیف پہنچاؤ اور زبانی بہی لعن طعن کرو کہ تمنے بہت بیجا کیا جس سے تمہارے اعتبار اور نیکبختی مین فرق آگیا جب ہر طرف سے اونکو برا سننا ہوگا تو خود ہی اس فعل قبیح سے باز آجاوینگے پہر اگر وہ توبہ کرین اور اپنے اعمال کو درست کرین تو اون کا پیچہا چہوڑ دو خدا ہی اونکو معاف کریگا اسلئے کہ خدا توبہ قبول کرنیوالا نہایت مہربان ہے یہ بہی نہین کہ ہر ایک کی توبہ قبولیت کو پہنچ جاوے بلکہ صرف انہین لوگون کی توبہ خدا قبول کرتا ہے جو غلطی سے بُرے کام کرین اور پہر جلد سے توبہ کرین

اس تقریر پر یہہ شبہ کرنا جو عمومًا اس مسئلہ کے مخالفین کیطرف سے کہا جاتا ہے کہ مرد عورت لذات نفسانی مین برابر ہین۔ پہر کیا وجہ ہے کہ مرد کو متعدد نکاحون کا حکم ہو اور عورت کو ایک وقت مین صرف ایک پر قناعت کا ارشاد گویا قانون قدرت کا مقابلہ ہے جو کسیطرح سے چل نہین سکتا جبکہ قدرت نے جیسا کہ ابہی ہم ثابت کر آئے ہین عورت کو منفعلہ بنایا ہے اور مرد کو مستعمل تو اون کو مساوی حقوق دینا یا دینے کا خیال کرنا گویا کہ پانی کو اوپر کیطرف کہینچنا اور ہوا کو نیچے کیطرف لانا ہے علاوہ اسکے ہم بداہتہً دیکھتے ہین کہ عورت مرد کی نسبت سے عمومًا کمزور اور موانع قدرتی (مثل حیض و نفاس وغیرہ) کی وجہ سے بہت ہی کمزور ہوتی ہے اور بسا اوقات اوسمین کئی ایک امور مثل حمل وغیرہ بہی ہوتے ہین جنکی وجہ سے جماع کو سخت کروہ جانتی ہے اس امر کا تجربہ انہی لوگونکو ہوگا

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ حدیث نبوی چونکہ مفسر قرآن ہے اسلئے اوس کا یہہ حق ہے کہ احکام عامہ قرآنی کے معنی تبلاتے ہوئے یہہ تبلاوے کہ اس عام سے سب افراد مراد ہین یا بعض۔ اس تفسیر کو عرف اصول مین تخصیص کہتے ہین

مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

سواان لوگون کو خدا معاف کر دیتا ہے اور خدا کو سب کچھ معلوم ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْ

اور وہ بڑی حکمت والا ہے اور اون لوگون

بَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ

کی توبہ قبول نہین ہوتی جو بری کام کرتے رہتے ہین یہانتک

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ

کہ جب کسیکو اونمین سے موت آوے تو کہنے لگتا ہے کہ اب مین

لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ

توبہ کرتا ہون اور نہ اون لوگون کی توبہ قبول ہوتی ہے جو کفر کیحالت مین

سواون لوگون کو خدا معاف کر دیتا ہے اور خدا کو سب کچھ معلوم ہے کہ کون دل کے اخلاص سے توبہ کرتا ہے اور کون نہین اور وہ بڑی حکمت والا ہے اس قبول توبہ مین بھی اوسکی کئی حکمتین ہین اور اون لوگون کی توبہ قبول نہین ہوتی جو برے کام کرتے رہتے ہین یہان تک کہ جب کسی کو اون مین سے موت آتی ہے تو مرتے وقت عذاب الہی دیکھ کر کہنے لگتا ہے کہ اب مین توبہ کرتا ہون اور نہ اون لوگون کی توبہ قبول ہوتی ہے جو کفر کی حالت مین

مرتے ہین اور عذاب

دیکھ کر کہنے لگتے ہین

کہ ہمنے توبہ کی

جو حمل کے وقت اس امر مین غور کرتے ہونگے یا علم طب سے اونکو کچھ واقفیت ہوگی نیز ہم اس فرق کی وجہ دوسرے طور سے بھی بعض تقریر ثانی کرینگے اور اس شبہ کا جواب بھی اسی تقریر مین دینگے کہ اگر عورت مستعملہ ہے تو مثل دیگر اشیا مستعملہ کے دو مالکون مین بھی مشترک ہونے مین کیا حرج ہے

(**تقریر ثانی**) تقریر اول تو بلحاظ قانون فطرت کے تھی اب ہم اس مسئلہ کے فواید پر لحاظ کرتے ہین اور اوسکے خلاف کے نقایص بتلاتے ہین تا کہ "سالیکہ نکوست از بہارش پیدا" کے مطابق اس مسئلہ کا بھی کمال ظاہر ہو سب سے بڑا فایدہ اس مسئلہ کا کثرت بنی آدم ہے اس امر (کثرت بنی آدم) کے ضروری اور اہم ہونے مین کسکو کلام ہے۔ ذیل مین ہم ایک شہادت نقلی پیش کرتے ہین جس سے یہ ثابت ہوگا کہ کثرت بنی آدم ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ اوسکی فکر مین صرف مسلمان ہی نہین بلکہ تمام یورپ اور ایشیا وغیرہ ممالک اوسکو اہم سمجھتے ہین اور

علمائے اصول کی آپس مین گفتگو ہے کہ عام اپنے افراد پر یقینی اور قطعی دلالت کرتا ہے یا ظنی جمہور اور اکثر کا مذہب ہے

عند جمهور العلماء اثبات الحكم في جميع ما يتناوله من الافراد قطعًا و يقينًا عند مشايخ العراق و عامة المتاخرين

کہ ظنی جو لوگ قطعی مانتے ہین وہ تو آیات کے عام حکم کو حدیث خبر واحد سے تخصیص نہین کرتے اور جو ظنی مانتے ہین وہ خبر واحد سے بھی تخصیص

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ
انکے لئے تو ہمنے دردناک عذاب طیار کر رکھا ہے مسلمانو
اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ
تمکو جایز نہیں کہ عورتون کے زبردستی سے مالک بنجاؤ
وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
اور نہ اونکو بیجا تنگ کرکے روک رکہو کہ کسیطرح دئیے ہوئے سے
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ
کچھہ واپس لیلو ہان جب وہ کھلی بیحیائی (زنا وغیرہ) کرین

انکی توبہ کہان انکے لئے تو ہمنے دردناک عذاب طیار کر رکھا ہے ایک اور امر بہی زنا کے پہیلنے کا بڑا بہاری ذریعہ ہے کہ عورت مرد کی نارضامندگی جسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ابتدا مین عورتون کو مجبور کرکے نکاح کرایا جاتا ہے جیسا کہ عرب مین عموماً اور ہندوستان کی بعض قومون مین خصوصاً دستور ہے کہ جب ایک بھائی مرتا ہے تو اوسکے وارث یون سمجہتے ہین کہ یہ عورت بہی ہماری ورثہ کی چیز ہے جبراً و قہراً خود نکاح کر لیتے ہین یا اپنی مرضی سے کسی سے کچھ لیکر کرا دیتے ہین اور وہ بیچاری بوجہ لحاظ خاندان کے خاموش رہتی ہے مگر آخر کار دل کی رنجش کو کون دور کرے جس کا کبہی نہ کبہی ظہور ہو ہی جاتا ہے اسی لئے تمکو حکم ہوتا ہے کہ مسلمانو تمکو جایز نہین کہ عورتون کی زبردستی سے مالک بنجاؤ گو وہ ناراض ہون مگر زبردستی بہی اون سے نکاح کر لو یا کسی سے بغیر مرضی اونکی کے کرا دو؟ اور نہ اونکو بیجا تنگ کرکے روک رکہو کہ کسی طرح سے دئیے ہوئے مہر مین سے کچھ واپس لیلو ہان جب

شان نزول (لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ) مشرکین عرب کا دستور تہا کہ اگر ایک بہائی مرتا تو اوسکے وارث جہان اوسکی جایداد تقسیم کرتے اوسکی بیوی بہی جایداد مین شمار کرکے اوسپر کپڑا ڈال دیتے پہر جیسا سلوک چاہتے اوس عورت سے کرتے خواہ اپنے نکاح مین لاتے یا کچھ وصول کرکے دوسری جگہ نکاح کرواتے اس فعل شنیع سے روکنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم بتفصیل منہ۔

اسکے لئے مختلف ذرایع نکالے جاتے ہین مگر کیا مجال کہ کوئی اسلام کے بتلائے ہوئے ذریعہ کا مقابلہ کر سکے۔ پچہلے دنون علیگڈہ گزٹ مین ایک مضمون **کثرت بنی آدم** کے متعلق نکلا تہا جو ہمارے دعوی کی شہادت کامل ہے

وظنًّا عند جمهور الفقهاء والمتكلمين وهو مذهب الشافعي والمختار عند مشائخ سمرقند حتى يفيد وجوب العمل دون الاعتقاد ويصح تخصيص العام من الكتاب بخبر الواحد والقياس۔ تلویح

جائز جانتے ہین لیکن یہ اختلاف بہی اوسکا اوسی صورت مین ہے کہ عام کی تخصیص کسی حکم سے نہ ہو چکی ہو اگر تخصیص ہو چکی ہو تو پہر اوس آیت کی تخصیص کر لینے مین کوئی مشکل نہین۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ

اور عورتون سے موافق دستور کے نباہا کرو پہر اگر تم انکو کسی

فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ

سے ناپسند کرو تو شاید کہ خدا تمہاری ناپسند چیز مین

خَيْرًا كَثِيرًا وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ

تمہارے لئے بہت سی بہتری کر دے اور اگر ایک بیوی کو چہوڑ کر

زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ

دوسری سے نکاح کرنا چاہو اور اوس کو بہت سا

قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا

مال دے چکے ہو تو پہر بہی اوس مین سے کچہ نہ لو

تو اس صورت مین ان سے بطور خلع کچہ لیکر چہوڑ دو تو جایز ہے دینا نہین

اور عورتون سے موافق دستور کے نباہا کرو پہر اگر تم اون کو کسیوجہ

(سیاہ فامی وغیرہ) سے ناپسند کرو تو بہی نبہاؤ شاید کہ خدا تمہاری

ناپسند چیز مین تمہارے لئے بہت سی بہتری کر دے کہ اون سے

کوئی اولاد صالح پیدا ہو جائے جو تمہاری فلاح دارین کے لئے

کافی ہو اور اگر ایک بیوی کو

چہوڑکر دوسری بیوی سے نکاح

کرنا چاہو اور اس پہلی کو

بہت سا مال دیچکے ہو تو پہر بہی

اوس مین سے کچہ نہ لو۔

"کثرت نفوس یعنی ترقی تعداد بنی آدم ایک ایسا مسئلہ ہے جو کہ یورپ کے ہر ایک گوشہ مین قابل غور وفکر قرار دیا گیا ہے
"فرانس کے ملک مین اس آخری زمانہ کے اندر انسانی تعداد مین ترقی نہ ہونے کے سبب سے وہان کے منتظم اور علمائے
"سیاست (پولیٹیشن) کے اندر بہت اندیشہ پیدا ہوا اور جو کچہ تدابیر اس بارہ مین کیجا سکتی ہین اونکے اجرا مین
"گورنمنٹ فرانس برابر آگے کو قدم بڑہا رہی ہے۔ جرمنی مین اولاد کی بیشی مین ترقی دینے کے واسطے یہ تدبیر اختیار
"کیگئی ہے کہ جو اشخاص تین لڑکوں کے والدین ہو جائین اونکی اعانت گورنمنٹ کے خزانہ سے کیجاتی ہے اسقاط
"(جنین یعنی بچون کے گرنے) کے سبب سے جو نقصان کہ ترقی بنی آدم کے واسطے ہوتا ہے اوسکے انسداد کرنے کے واسطے
"بعض ملکون مین طرح طرح کی تدابیر جاری کیگئی ہین اور جہانتک ممکن ہو سکا ہے اوسکی روک کیگئی ہے خواہ اسقاط
"جنین کسی طرح سے ہو واضعان قوانین کی طرف سے اوسکو جرم قرار دئے جانے اور اوسکے ارتکاب کرنیوالون کے

پس اس مسئلہ مین دونو طرح سے بآسانی جواب ہو سکتا ہے۔ پہلا مذہب کہ عام قرآنی کی تخصیص خبر واحد سے جایز ہے ہمین
اس ہر تقدیر پہ لینے کی کوئی خاص ضرورت نہین گو ہمارے نزدیک وہی صحیح[لہ] ہے۔ دوسری مذہب پر بنا کرکے بہی ہم جواب
بآسانی دے سکتے ہین کیونکہ آیت توریث مخصوص البعض ہے اس لئے خاص اس فرد مین تخصیص کرنا کسی طرح منع نہین

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَكَيْفَ

کیا دئے ہوئے کو ناحق اور صریح ظلم سے لینا چاہتے ہو بہلا

تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ

کیونکر اوسکو لیتے ہو حالانکہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو چکی ہیں

وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

اور وہ تمسے عہد مضبوط بھی لے چکی ہیں۔

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا

اپنے باپ کی بیاہی ہوئی عورتوں سے نکاح مت کرو

مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ

مگر جو گذر چکا　　یہ بڑا بیحیائی کا کام ہے اور غضب کی بات ہے

کیا دئے ہوئے کو ناحق اور صریح ظلم سے لینا چاہتے ہو

بہلا کیونکر اوس کو لیتے ہو حالانکہ ایک دوسری سے بیوی خاوند

علیحدہ مل چکے ہیں اور وہ تمسے عہد مضبوط بھی لے چکی ہیں

کہ ہمارا تمہارا ہمیشہ کا نبھاؤ ہوگا۔ چھوڑتے ہو تو تم اپنی مرضی سے

کیا قصور۔ ہاں یہہ بھی نہیں کہ ہر قسم کی عورت کو نکاح میں لے آؤ

بلکہ یہہ ضروری ہے

کہ اپنے+ باپ کی بیاہی ہوئی عورتوں سے نکاح مت کرو

مگر جو گذر چکا سو معاف ہے آیندہ ایسا نہ کرو اسلئے کہ

یہہ بڑا بیحیائی کا کام اور

غضب کی بات ہے

شان نزول + (ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم) مشرکین عرب میں عام دستور تھا کہ سوتیلی ماں سے نکاح کرنا معیوب نہیں جانتے تھے چنانچہ ایک شخص قیس نامی نے حضرت اقدس کے زمانہ میں بھی بعد انتقال باپ کے سوتیلی ماں کو نکاح کا پیغام دیا اوس نے کہا کہ میں آں حضرت سے مشورہ کرلوں۔ اس واقعہ پر یہہ آیت نازل ہوئی۔ م بتفصیل منہ۔

"سنگین سزائیں مقرر کئے جانیسے غرض صرف یہی ہے کہ ملک کی آبادی میں ترقی ہو"

" چونکہ تکثیر نفوس کا مسئلہ اہم مسئلہ ہے اور تمام سلطنت اور گورنمنٹ نے اوس کو نہایت ضروری اور اہم مسئلہ قرار دیا ہے"

"اس وجہ سے وہ ملک اور قومیں جسمیں توالد و تناسل زیادہ ہوتا ہے دیگر اقوام کی نظر تجسس کو اپنی طرف زیادہ مائل کرتی ہیں"

مختصر علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۶ء

المانع من الارث اربعة الرق وافرا كان او ناقصا والقتل الذي يتعلق به وجوب القصاص او الكفارة واختلاف الدينين اما حقيقة كالحربي والذمي او حكما كالمستامن والذمي او الحربيين من دارين مختلفين - (شرائع الاسلام سراجی بلفظہ)

اب بیٹوں میں سے ایک غلام ہو یا ایک دوسرے کا قاتل ہو یا ایک دونوں سے کافر ہو یا ایک دونوں سے اہل اسلام کی رعیت ہو اور دوسرا حربی کفار کی ہو تو وراثت نہیں ملتی حالانکہ آیت سب کو شامل ہے کیونکہ مطلب آیت کا یہ ہے کہ

ع ٣

وَمَآءَ سَبِيْلًا ۞ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
اور بُرا طریق ہے تمہاری
اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ
مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں
وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ
اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں
وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ
اور دودھ مائیں اور ہمشیرین
مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ
اور ساسین

اور بُرا طریق ہے علاوہ
اسکے تمہاری مائیں اور
بیٹیاں اور بہنیں اور
پھوپھیاں اور خالائین
اور بھتیجیاں اور بھانجیاں
اور
دودھ مائیں اور
ہمشیرین
اور
ساسین

مضمون بالا سے ہمارے دعوی کا پورا ثبوت ہے کہ کثرت بنی آدم نہایت ضروری مسئلہ ہے اب ہم پوچھتے ہین کہ کیا یہ اہم مسئلہ تعدد ازدواج کی صورت مین آسانی سے طے ہوسکتا ہے یا وحدت کی حالت مین۔ جسمین مرد کے تین برس مفت ضایع جائین مثلاً آج اگر عورت کو حمل ہوا تو اسکے جننے کیوقت تک مرد کا اسکے ساتھ جماع کرنا اس مسئلہ (کثرت اولاد) کے لحاظ سے بالکل بیفائدہ ہے کیونکہ رحم کا منہ بند ہوچکا ہے اب اوسمین نہ نطفہ جا سکتا ہے اور نہ ہی جانے سے کوئی فایدہ منصور ہے بعد جننے کے کچھ مدت تو عورت مین خواہ مخواہ علاوہ ضعف کے طبعی کراہت بوجہ غلاظت آلودہ ہونیکے رہتی ہے نیز اوس وقت مین جماع کرنے سے بچہ کو ضرر ہوتا ہے اس ضرر کو وہی محسوس کرسکتے ہین جنکو ایسے وقت مین جماع کرنے کا اتفاق ہوا ہو یا طبی قاعدہ سے واقف ہون کیونکہ مرد کی حرکت سے عورت مین ضرور ایک قسم کی حرارت پیدا ہوتی ہے جس سے اوسکے

خدا تمہاری اولاد کے بارے مین تمکو حکم دیتا ہے پس جیسے یہ افراد سب کے نزدیک اس حکم سے مستثنیٰ ہین اسی طرح نبی کی وراثت بھی مستثنےٰ ہے سو دلیل اس تخصیص کی وہی حدیث ہے جو **امام بخاری** نے بروایت **ابوبکر صدیق** آنحضرت سے اور کلینی نے بروایت امام **ابوعبداللہ** موقوف و مرفوع بیان کی ہے
ہان اگر یہ **سوال** ہو کہ جب انبیا کا کوئی وارث نہین ہوتا جیساکہ حدیث فریقین سے ثابت ہے تو ان آیات قرآنی

وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ

اور تمہاری بیویون کی جنسے تم صحبت کر چکے ہو

الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ

پہلی لڑکیین جو تمہاری ہی پرورش مین

بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ

ہون سب حرام ہین۔ ہان اگر تمنے اپنی بیویون سے جماع نہین کیا

الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ

تو تمپر گناہ نہین اور تمہاری صلبی بیٹون کی بیویان اور دو بہنو

الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

کا ایک ساتھ نکاح مین جمع کرنا بہی حرام ہے مگر جو گذرا (سوگذرا) خدا بخشنے

رَّحِیْمًا وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ

والا مہربان ہے اور خاوندون والیان عورتین بہی حرام ہین

اور تمہاری بیویون کی جن سے تم صحبت کر چکے ہو پہلی

لڑکیین جو اکثر اوقات تمہاری ہی پرورش مین

ہون سب حرام ہین ہان اگر تمنے اپنی بیویون

سے جماع نہین کیا تو تمپر اون منکوحہ کے بعد اونکی

لڑکیون سے نکاح کرنے مین گناہ نہین۔

اور تمہاری صلبی بیٹون کی بیویان اور

دو بہنون کا ایک ساتھ نکاح مین جمع کرنا

بہی حرام ہے مگر جو گذرا (سو گذرا)

کیونکہ خدا بخشنے والا مہربان ہے

اور خاوندون والیان

عورتین بہی

حرام ہین

دودھ مین گرمی ہوکر بچہ کو ضرر ہوتا ہے اور اگر اس وقت (شیرخواری) مین حمل ثانی بہی ہو جاوے تو اور مصیبت کیونکہ حمل کے ہوتے ہی دودھ بگڑ جاتا ہے ایسے وقت کا دودھ بچے کے حق مین ہر طرح سے مضر ہے۔
اور دودھ کی مدت دو ڈیڑھ برس سے تو کیا ہی کم ہوگی۔ پس نو مہینے حمل کے ملانے سے پونے تین برس کامل یا کم سے کم سوا دو برس کا جماع اس مسئلہ کے لحاظ سے بالکل بیفائدہ ہے۔
اگر یہ سوال ہو کہ دودھ پلانیکو اور عورت رکہی جاوے تو اس صورت مین نقصان کا اندیشہ نہین۔ تو اسکا جواب ہے کہ علاوہ اسکے کہ ہر ایک شخص کی مقدرت اور وسعت نہین کہ وہ ہر ایک بچہ کیلئے ایک ایک دایہ بہی رکہہ سکے۔ دایہ رکہنا بہی خلاف قانون فطرت ہے۔ کیونکہ قانون قدرت نے ان کو ہی اسلئے بنایا ہے کہ وہ بچہ کو دودھ پلائے یہی وجہ ہے

کا کیا جواب ہے جنہین حضرت سلیمان کی وراثت حضرت داؤد سے اور حضرت یحیی کی وراثت کی دعا حضرت زکریا سے مذکور ہے تو اس کا **جواب** یہ ہے کہ ان آیات مین وراثت مالی مراد نہین بلکہ علمی مراد ہے قرینہ اسکا یہ ہے

اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ
مگر جن کے تم مالک ہوئی ہو یہ خدا کے حکم ہیں تم پر
عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ
اور ان کے سوا عورتیں زر مہر دیکر چاہو
تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ
تو جائز ہیں بشرطیکہ گھر باری بنو نہ مستی نکالنے کو
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ
پھر جتنے مال کے عوض تمنے ان سے تعلق کیا ہو ان کا
اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
حق مقرر شدہ حوالہ کرو اور بعد مقرر کر لینے مہر کے بھی کسی مقدار
فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ
پر تم آپس میں راضی ہو جاؤ تو گناہ کی بات نہیں۔

مگر جنکے تم جنگ کی لوٹ میں مالک ہوئی ہو وہ بعد انتظار ایک ماہ تمکو حلال ہیں۔ یہ خدا کے حکم ہیں تمپر اور ان عورات مذکورہ بالا کے سوا عورتیں بطریق شرع زر مہر دیکر چاہو تو جائز ہے بشرطیکہ گھر باری بنو نہ صرف چند روزہ مستی نکالنے کو پھر جتنے مال کے عوض تمنے اون سے تعلق کیا ہو اون کا حق پورا مقرر شدہ حوالے کرو اور بعد مقرر کر لینے مہر کے بھی کسی مقدار کم یا زیاد پر تم خاوند بیوی آپس میں راضی ہو جاؤ تو مضایقہ اور گناہ کی بات نہیں۔

[illegible] کہ بعد ولادت بلا کسی دوا و تدبیر کے ماں کو دودھ آجاتا ہے۔ اسی احسان کیطرف خداوند تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے الم نجعل له عينين ولسانا وشفتين وهديناه النجدين اور بعد چھوڑنے بچے کے خود ہی بند ہو جاتا ہے اور اگر یہہ بھی کہا جاوے تو حمل کے نو مہینے اور بعد ولادت بہت خون کا نقصان تو کسیطرح پورا نہیں ہو سکتا۔ پس اسی بہید سے اسلام نے متعدد ازدواج کو جایز رکھا ہے جو بالکل تہذیب راسٹ کے مطابق ہو۔ اس صورت میں اسلام کا اگر کچھہ قصور ہے تو یہی ہے کہ اوس نے اس تعداد کو بلا تعداد نہیں چھوڑا بلکہ چار میں محدود کر دیا اور ساتھ ہی اسکے ایسا اختیار نہیں دیا کہ جو شخص چاہے کر سکے اور جس طرح چاہے معاملہ کرے بلکہ اوسکو بھی بہت سی مناسب قیودوں سے مقید کیا جس کا کسیقدر ذکر ہم کرینگے۔

[illegible] کہ حضرت داؤد کے اور کئی بیٹے بھی تھے حالانکہ اونکی وراثت کا ذکر نہیں کیا بلکہ اونمیں سے خاص کر حضرت سلیمان کا ہی ذکر کیا۔ نیز اگر وراثت مالی ہوتی تو اس امر کا اظہار ہی کیا تہا کہ سلیمان داؤد کا وارث ہوا جبکہ وہ بیٹا تہا تو

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ

بیشک خدا جانتا ہے اور بڑی حکمت والا ہے　اور جو کوئی تم مین

مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

سے آزاد مسلمان عورتون سے نکاح کرنیکی مقدور نرکھتا تو

فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ۚ

تمہاری ملوکہ مسلمان لونڈیون سے ہی نکاح کرلے

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۚ

اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے بعض قوم بعض کی اولاد ہو

فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ

پس انکے مالکون کی اجازت سے اون کے ساتھ نکاح کرلو

بیشک خدا جانتا ہے کہ کبھی خاوند بیوی خود ہی اپنی خوشی سے

ایسا کیا کرتے ہین اور

بڑی حکمت والا ہے

جو باہمی تعلقات ہین

سختی کا حکم نہین دیتا۔

اور جو کوئی تم مین سے آزاد مسلمان عورتون سے نکاح کرنے کی سبب

زاید خرچ ہونیکے مقدور نرکھتا ہو تو تمہاری ملوکہ مسلمان لونڈیون سے ہی

(نکاح کرلے) اون لونڈیون کے ایمان کی زیادہ کھوج کرنیکی حاجت نہین

ظاہر پر ہی اکتفا کرو اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے باوجود ضرورت نکاح

کے لونڈیون کے نکاح سے عار نہ کرو اسلئے کہ اصل مین تم ایک ہی ہو

بعض قوم بعض کی اولاد ہو پس اگر تم کو ضرورت ہو تو اونکے مالکون کی اجازت سے اون کیساتھ نکاح کرلو بشرطیکہ

پس اس تقریر سے ان دونو شبہون کا جواب آگیا جنکے جواب دینے کا ہمنے اول وعدہ کیا تھا کیونکہ عورت کو اگر متعدد خاوندون کی اجازت ہو تو اس مسئلہ (کثرت بنی آدم) کے لحاظ سے بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک زمین مین جسمین تخم وغیرہ ایک کسان نے ڈالا ہوا ہے دوسرے کو اوسمین تخم ڈالنے کی اجازت دیجائے جسے کون نہین جانتا کہ بیہودہ پن ہے۔ اسی طرح اگرچہ عورت مستعملہ ہے اور مرد مستعمل لیکن عورتونکے استعمال سے جن نتائج کی بلحاظ اس مسئلہ (کثرت بنی آدم بلکہ توالد وتناسل) کے امید ہے وہ اسکے اشتراک کی ہرگز ہرگز اجازت نہین دیتے علاوہ اس کے اس صورت مین اولاد مشتبہ رہکر کس کے نام سے کہلاوے گی مثلاً ایک مسماۃ ہندہ کے چار خاوند زید۔ عمر۔ بکر۔ خالد ہین اب ہندہ کے حمل کا کون دعویدار اور مربی ہوگا جبکہ سب کے حقوق مساوی ہین اگر سب نے اگر اوسکی پرورش

اور سے نہ وارث ہونا ہی تہا اس بات کو علم اصول معقول کے جاننے والے بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہین ہوتا یہی جواب حضرت عیسیٰ کی نسبت ہے کہ اگر وراثت مالی ہوتی تو قطع نظر اس سے کہ ایسے خیال ہو دی مال کا مجھے پیچھے کوئی وارث ہو انبیا کی شان سے کوسون دور ہین اس امر کا ذکر ہی کیا ضروری ہے کہ مجھے بیٹا ہو جو میرے مال کا

أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنٰتٍ

بشرطیکہ گہر باری بننا چاہین نہ کہ

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ أَخْدَانٍ

مستی نکالنا اور نہ چہپے چہپے دوست کہنے والیان

فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

اور ان کے مہر دستور اونکو دو پہر اگر نکاح مین آکر بہی

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ

(زنا) کرین تو آزاد عورتون کی نسبت نصف سزا اونکو ہوگی

الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ

یہہ اوس کیلئے ہی جو تم مین سے بدکاری کا اندیشہ کرے

گہر باری بننا چاہین نہ کہ صرف مستی نکالنا ہی اونکو منظور ہو

اور نہ چہپے چہپے دوست رکہنے والیان کہ خاوند صرف پردہ پوشی کی غرض

سے کرین اور در پردہ تعلق کسی اور سے رکہین اور بعد نکاح کے

اونکے مہر حسب دستور اونکو دو۔ پہر اگر وے نکاح مین آکر بہی

بیحیائی (زنا)

کرین تو آزاد عورتون

کی نسبت نصف سزا

اُنکو ہوگی یعنی پچاس درے

یہ لونڈیون سے نکاح کی تجویز اوسکے لئے ہے جو تم مین سے بدکاری

کا اندیشہ کرے اور زنا مین مبتلا ہونیکا اوسے خوف ہو اور باوجود

کا ذمہ لے ہی لیا اور چندہ سے کام چلا ہی لیا تو نسبت کا کیا انتظام آخر نسبت اولاد کی تو ایک ہی باپ کیطرف ہوگی

جو صورت مذکورہ مین محال ہے کیونکہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے۔ پس ایک عورت کو متعدد نکاح کرنے کی صورت مین

یہ خرابیان ہین جنکی وجہ سے اسلام نے عورت کو اجازت نہین دی بلکہ مرد کو دی جو سراسر قانون فطرت اور نیچر کے

موافق ہے هذا مما انفردت به بالهام الله تعالى لعلك لا تجد مثل هذا في غير هذا التعليق۔۔

اب ہم اون ہدایات کا کسیقدر مختصر سا ذکر کرتے ہین جو اسلام نے تعدد ازدواج کے متعلق فرمائی ہین عام طور پر حسن

عاشروهن بالمعروف (نساء) | حسن سلوک کی ہدایت اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ عورتون سے نیک سلوک کیا کرو

ایک جگہ فرمایا کہ جن عورتون سے تم مخالفت اور سرکشی پاؤ تو پہلے اونکو وعظ و نصیحت کرو اگر پہر بہی نہ مانین تو اون کو

واللاتي تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن في | بستر ون سے الگ کردو اور اگر پہر بہی نہ مانین تو اونکو خفیف

المضاجع واضربوهن فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن | سی مار مارو "

وارث ہو جب بیٹا ہوتا تو اوس نے وارث ہونا ہی تہا۔ علاوہ اسکے یہہ کہ نہ صرف اپنی ہی وراثت کا مالک چاہا

بلکہ آل یعقوب کی وراثت بہی اوسکے لئے مانگی تو کیا آل یعقوب کا وارث سوا اوسکے اور کوئی نہ تہا اپنے باپ کی

وراثت تو بہلا ایک بات تہی تمام قوم کی وراثت انبیاء کیسی ہو سکتی تہی جبکی حضرت زکریا نے درخواست کی حالانکہ خود ہی کہا

ع

وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

صبر کرنا تمہارے لئے اچھا ہے اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَیَهْدِیَكُمْ سُنَنَ

خدا کو منظور ہے کہ تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرے

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَیَتُوْبَ عَلَیْكُمْ وَاللّٰهُ

اور تمکو پہلے لوگون کی راہ دکھاوے اور تمپر مہربانی کرے

عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ وَاللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ

اللہ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے اللہ تمپر مہربانی کرنا

عَلَیْكُمْ وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ

چاہتا ہے اور جو لوگ اپنی خواہش کے غلام ہین

صبر کرنا تمہارے لئے اچھا ہے بشرطیکہ گناہ مین نہ پہنس جاؤ۔ اسلئے کہ لونڈیون سے جو اولاد ہوگی وہ بہی بہ تبعیت اپنی والدہ کی غلام ہوگی جس سے تمہاری اولاد مین ایک قسم کا نقصان رہیگا کیونکہ انکی آزادی دوسرے کے ہاتھ ہوگی اور اگر اس تجرد کی حالتمین تمہین کسی نوع بدکاری کا دل مین خیال گذرے اور تم صبر پر ثابت قدم رہو تو اللہ ایسے خیالات کو معاف کریگا اسلئے کہ اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے تمہارے حقمین یہان تک مہربانی ہے کہ خدا کو منظور ہے کہ تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرے اور تمکو پہلے دیندار لوگون کی راہ دکھاوے اور تمپر مہربانی کرے اسلئے کہ اللہ جانتا ہے کہ تمہارا اخلاص اپنی حد کو پہنچ چکا ہے اور باوجود علم کے بڑی حکمت والا ہے اس رتبہ اخلاص پر اسکی حکمت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے بندون سے ایسے معاملے کرتا ہے مگر اس مرتبہ والون کے عموماً جہلا بدباطن بدخواہ اور دشمن ہوا کرتے ہین یہی وجہ ہے کہ اللہ تمپر مہربانی کرنا چاہتا ہے۔ اور جو لوگ اپنی خواہش کے غلام ہین ہر طرح سے

خاص اسی مسئلہ (تعدد ازدواج) کے متعلق صاف لفظون مین فرمایا ہے کہ اگر تمہین بے انصافی کا خوف ہو تو ایک پر ہی گذارہ کرو یا صرف باندیون سے جو تمہاری بیویان کیطرح ہین نبہا کرتے رہو۔ فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة او ما ملكت ایمانكم ذلك ادنی ان تعولوا اسلام تمام بنی آدم کو جس مساوی نظر سے دیکھتا ہے دنیا مین شاید ہی کوئی مذہب ہوگا۔ **میراث** کے بارے مین بیٹا۔ بیٹی دونو کو حصہ دلاتا ہے مرد کو عورت کا وارث

کہ مین اپنے پیچھے اپنے موالی سے ڈرتا ہون بہلا ان سب کا وارث یحیی کیسے ہوسکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آیت موصوفہ مین ان حضرات کا مالی ورثہ مراد نہین بلکہ دینی خلافت ہے جو ہر طرح سے شان انبیاء کے لائق اور مناسب
یہ تقریر ہماری (متعلقہ تخصیص آیت توریث بعد تخصیص) تنزل سے ہے ورنہ یہ حدیث تو ایسی ہے کہ اس سے تخصیص کرلینا کسی فریق کے نزدیک بہی منع نہین کیونکہ یہ حدیث متواتر یا کم سے کم مشہور ہے اسلئے کہ تمام امت سلفا و خلفا سنی و شیعہ سب اس بات کو مانتے ہین کہ آنحضرت (فداہ روحی) کے ترکہ کی تقسیم نہین ہوئی جسکی وجہ بہی باجماع امت یہی ہے

مثلاً یہی اتنی کثرت راویونکی رکہتی ہو جس پر کذب کا احتمال نہ ہو۔ منہ

اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًاه يُرِيْدُ اللّٰهُ
یہی چاہتے ہین کہ تم کسی سخت غلطی مین پڑو خدا تمہاری
اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ
تکلیف مین تخفیف چاہتا ہے انسان کی
ضَعِيْفًاه يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا
خلقت ضعیف ہے مسلمانو! ایک دوسرے
اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ
کا مال آپس مین برے طریق سے نہ کہاؤ ہان
تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ
اپنی مرضی سے سوداگری کرو

یہی چاہتے ہین کہ تم کسی سخت غلطی مین پڑو جس سے تم پر عذاب خداوندی نازل ہو اور تم مورد عذاب ہو مگر اللہ کو ہر طرح سے منظور ہے کہ تمہاری فلاح دارین ہو جب ہی تو خدا تمہاری تکلیف مین تخفیف چاہتا ہے کیونکہ انسان کی خلقت عموماً ضعیف ہے چونکہ خدا کو ہر طرح سے تمہاری بہتری منظور ہے لہذا ایک امر ضروری سے جو عموماً بہت سی خرابیون کا سرچشمہ ہے تمکو مطلع کرتا ہے کہ اے مسلمانو ایک دوسرے کا مال آپس مین برے طریق دغا فریب چوری رشوت ظلم و ستم سے نہ کہاؤ ہان ایک طریق ہے کہ اوس سے غیر کے مال کو کہا سکتے ہو وہ یہہ کہ اپنی مرضی سے سوداگری کرو جسمین دو نے تگنے چوگنے بھی کرلو تو مضایقہ نہین

(لا تاکلوا اموالکم) اہل عرب مین جوا شراب خواری ایک بڑا فخر سمجھا جاتا تہا چنانچہ اون کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے لوٹ مار تو اون کا رات دن کا شیوہ ہی تہا ایسے افعال شنیعہ سے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم منہ

بتاتا ہے تو عورت کو بھی مرد کے ورثہ سے حصہ مقرر دلاتا ہے عورت کے مال سے مرد کو بالکل بے تعلق بتلاتا ہے حتیٰ کہ زر مہر مین سے بھی مرد کو اختیار نہین کہ بدون اجازت عورت کے کچھ دبالے چنانچہ ارشاد ہے کہ عورتون کو اونکے مہر خوشی

وآتوا النساء صدقاتهن نحلة فان طبن لكم عن شئ منه نفسا فكلوه هنيئا مريئا (النساء)

بخوشی بغیر کسی دل آزاری کے دیا کرو پھر اگر وہ اپنی مرضی سے اوسمین سے کچھہ تمکو چھوڑین تو اوسے بخوشی خاطر لے لو۔ ذرہ اسکے مقابل انگلستان جیسے مہذب ملک کا حال بھی سن لو کہ وہان عورتون کی تجہیز تھیٹر ہال کے تماشہ دیکھنے کے کچھہ اور بھی دقت ہے

کہ ابوبکر صدیق نے ایک حدیث اس باب مین بیان کی تھی کہ انبیاء کا ورثہ تقسیم نہین ہوا کرتا جسے ایک فریق سنی تو صحیح مانتے ہین اور دوسرے فریق شیعہ تسلیم نہین کرتے۔ مگر چونکہ وہ روایت اونکی کتابون مین بھی موجود ہے اسلئے اونکو بھی اسکی تسلیم سے چارہ نہ ہوگا۔ پس بہرحال ابوبکر صدیق تک تو متواتر ہوئی اون کے بعد آنحضرت تک چونکہ صحابہ نے انکار

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

اور اپنے بھائیون کو قتل مت کرو خدا تمپر مہربان ہے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ

جو کوئی یہہ کام سرکشی اور ظلم سے کرتا ہی رہے گا تو ہم

نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اِنْ

اوسکو آگ مین ڈالین گے یہہ اللہ پر آسان ہے ہان اگر

تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اگر تم بڑے بڑے گناہون سے جن سے تمکو روکا جاتا ہے

اور اپنے بھائیون کو قتل مت کرو - یہ احکام تمہاری ہی فائدہ کو خداوند تعالی بیان فرماتا ہے اسلئے کہ خدا تمپر مہربان ہے ہان جو کوئی باوجود سننے احکام خداوندی کے باز نہ آئیگا بلکہ یہہ کام قتل و قتال سرکشی اور ظلم سے کرتا ہی رہے گا تو ہم بھی اوس کو جہنم کی آگ مین ڈالین گے گو وہ کتنا ہی رئیس کیون نہ ہو ضرور ہی اوسکو سزا ملیگی کیونکہ یہہ اللہ پر آسان ہے کہ بڑے بڑون کو بھی سزا دے سکتا ہے ہان ہم اتنا تو بتقاضائے رحمت ضرور کرینگے کہ اگر تم بڑے بڑے گناہون سے (جیسے شرک کفر - زنا - چوری غیبت شکایت وغیرہ) جن سے تمکو روکا جاتا ہے

عورتون کے حقوق کے باب مین قدیم رسوم سے قطع نظر کرکے صرف انگلستان کے قانون کو دیکھا جاوے کہ ان لوگون نے باوجود اصلاح و تہذیب عورتون کے حق مین کیسے جور اور حیف کو جائز رکھا ہے اور مردون کی خود رائی کے تابع کر دیا ہے نکاح کے بعد بہت سے احکام مین عورت کی ذات ہی قایم نہین رہتی وہ اپنے نام سے کوئی معاہدہ نہین کر سکتی اور اوسکی ذاتی جائیداد جو قبل نکاح سے حاصل کی ہو وہ بھی شوہر کے ملک مین آتی ہے اور اوسے اختیار رہتا ہے جیسے چاہے اوسے صرف کر دے - عورت کو اتنا بھی حق نہین ہوتا کہ وہ اپنے نام سے یا اپنی ذات خاص کیلئے ضروریات خرید کرے یا منگوا بھیجے - گو مرد پر نان و نفقہ عورت کا واجب ہے مگر انگلستان مین اوسکی تعمیل کا کوئی صاف ذریعہ نہین ہے اور نہ عورت کو روٹی کپڑے کی نالش کر سکنے کا حکم ہے - مگر کچھہ ضمنی صورتین نکالی گئی ہین اور نیز بہت سی طرح بدسلوکی اور اذیت کے ایسے ہین کا کچھہ چارہ نہین

اس امر سے انکار نہین کیا تو ضرور ہے کہ اونہون نے بھی آنحضرت صلعم سے سنا ہوگا - پس حدیث احاد نہ رہی بلکہ متواتر یا کم سے کم مشہور ضرور ہو گئی پس اس مسئلہ کے متعلق فرقہ نیچریہ وما یتعلق بہا منکرین احادیث بھی اگر اس بنا پر اعتراض کرین کہ احادیث احاد کا اعتبار نہین چونکہ یہ مسئلہ (عدم تقسیم ترکہ انبیا) حدیث پر مبنی ہے اسلئے صحیح نہین " تو اونکا جواب بھی ہماری تقریر بالا مین آگیا ہے کیونکہ قطع نظر اس بحث سے کہ احادیث احاد حجت ہین یا نہین خاص اس مسئلہ مین بطریق آسان ہم کہہ سکتے ہین کہ یہ حدیث

سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا ﴿﴾

باز رہو گے تو تمہاری غلطیون کو ہم معاف کر دینگے

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى

اور تمکو بڑی عزت کی جگہ مین داخل کرینگے اور جن امور کیساتھ

بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ

خدا نے بعض کو بعض پر بڑائی دے رکھی ہو انکا خیال تک بھی

وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ

نہ کرو - مردون کو مردون کے کئے سے اور عورتون کو عورتون

سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

کے کئے سے حصہ ہو اور اللہ سے اوسکا فضل وکرم مانگو

باز رہو گے تو تمہاری غلطیون کو ہم معاف کر دینگے اور تمکو بعد مرنیکے بڑی عزت کی جگہ (جنت) مین داخل کرینگے - پس اگر یہ عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اخلاقی برائیون کی جڑ یعنے حسد نہ کیا کرو اس حسد کا ازالہ سرے سے یون ہو سکتا ہے کہ جو کچھ خدا نے تمکو دیا ہوا ہے اوسی پر قناعت کرو اور جن امور کے ساتھ خدا نے بعض کو بعض پر برائی دے رکھی ہے اسکا خیال تک بھی نہ کرو اور یاد رکھو کہ مردون کو مردون کے کئے سے اور عورتون کو عورتون کے کئے حصہ ہے کوئی کسی کا بدلہ نہین لیگا مرد نیک وبد جو کچھ کرین گے اونکو ہوگا عورتین نیک وبد جو کچھ کرینگی اونکو ملیگا پس تم ان بیہودہ خیالات تمنی حسد وغیرہ سے باز آؤ اور اللہ سے اوسکا فضل وکرم مانگو بیشک

(لاتتمنوا) مرد کے لئے عورت کی نسبت دوگنا حصہ سنکر عورتون نے خواہش ظاہر کی کہ ہمین مردون سے کمی کیون لگی حالانکہ ہم زیادہ محتاج معاش ہین اس آرزو سے روکنے کو یہ آیت نازل ہوئی - م تفصیل منہ

نہ عورت کی کوئی فریاد سنتا ہے نہ عدالت کچھ کر سکتی ہے گو عورت اپنے شوہر سے مفارقت کرلے عرصہ سے الگ ہو مگر جو کچھ جایداد وہ حاصل کریگی وہ شوہر ہی کی ہوگی اگر عورت پیشتر کچھ بندوبست نہ کرلے تو عورت کا وہ مال و اسباب جو اوسنے ایام مفارقت مین حاصل کیا ہے اوسکے شوہر کے قرضخواہ اوس سے لے سکتے ہین - مرد کو اپنی کل جایداد کا اختیار حاصل ہے چاہے وہ اپنے حین حیات مین غیرون کو دیجائے عورت کو کچھ نہین مل سکتا جب ایسے دستور جاری

چونکہ متواتر بالکم سے کم مشہور ہے جو دونو گروہون کی کتابون مین موجود ہے اسلئے اسپر اوسی ٹوٹے پھوٹے ہتیار سے حملہ کرنا کہ احادیث احاد حجت نہین - صحیح نہین

بعد فراغت مسئلہ ہذا کے ہم ابوبکر صدیق اکبر رضی کی حدیث مذکور کے فضایل مختصر فریقین کی کتابون سے نقل کرتے ہین - کل دنیا کی تاریخین اس پر متفق ہین کہ بعد پیغمبر (علیہ السلام) کے عرب کے مسلمانون مین ایک عجیب ہلچل مچگئی تہی ایکطرف مسیلمہ کذاب

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا

سب کچھ جانتاہے اور ہرایک مال مین جو

تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ

مان باپ اور قریبی رشتہ دار چھوڑ مرین ہمنے

عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

حصہ دار مقرر کئے ہین اور جن لوگون سے تمنے دوستی کی عہد وپیمان کئے

كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝ ع

ہین انکا حصہ بھی دیاکرو سب چیزین خدا کے سامنے ہین

خدا سب کچھ جانتا ہے پس تم ہمسے مانگو ہم تمہاری ہرایک حاجت مناسب مصلحت پوری کرینگے مگر دنیاوی ہیرپھیر اور ترقی تنزل اور کمی زیادتی کے متعلق نہ گھبرایا کرو اور چونکہ ہرایک مال مین جو مان باپ اور قریبی رشتہ دار بہن بھائی بیوی خاوند چھوڑ مرین ہمنے حصہ دار مقرر کئے ہین پس مارے حسد اور رنج کے اونکے حصے نہ دباؤ بلکہ ہرایک کو پورا پورا دیاکرو اور جن لوگون سے تمنے دوستی کے عہد وپیمان کئے ہین اونکے ساتھ بھی ہمدردی کرو اور اون کا حصہ مرشد بھی جو بحق دوستی تمپر واجب ہو پورا دیاکرو اور جان رکھو کہ سب چیزین خدا کے سامنے ہین

بقیہ

ہون اور مرد تنگ مزاج اور سوم کی ناک ہو تو عورت کی بڑی حق تلفی ہوتی ہے علاوہ ازین بعض باتون مین عورتون کی رعایت اور مردونکی حق تلفی بھی ہے - جرایم سنگین مین تو نہین مگر اور جرمون مین اگر عورت اور مرد دونون اوسکے مرتکب ہوئے ہون تو عورت سزایاب ہوگی - احصان (خاوند داری) کی وجہ سے عورت کو یہان تک پروانگی ہے کہ زنا کی سزا سے بھی محفوظ ہے اور اگر عورت اپنے شوہر کا کیسا ہی مال ومتاع لیجاوے اوسکی پرسش نہ ہوگی اگر کوئی غیر شخص صرف مال کی لالچ سے (بغیر زنا) عورت کے ساتھ اوسکے شوہر کا مال نکلوا لیجاوے تو اکثر صورتون مین تو دونو مین سے ایک ہی سزا پاویگا غرض یہ سب افراط تفریط کے مجموعہ قانون ہین جنکی مہذب قومین پابند ہین گو اب اوسکے ابطال کیلئے بہت کچھ زور مارتے ہین اور اوسکی شناعت اور قباحت رفع کرنے کو جلسے بھی پیدا کئے ہین مگر وہ امیرون کیلئے اوسط اور ادنی درجہ کی قومین اون سے محروم ہین البتہ سکاٹ لینڈ کے قانون بعض باتون مین کچھ معقول ہین مگر پھر بھی سب کے سب احکام الہی اور وحی کی اصلاح کی محتاج ہین

اسلام کی دنیوی برکتین ص۱۸ منہ

بقیہ

نے زور پکڑکر اپنی نبوت کا نشان بلند کیا جسکے ساتھ کئی ایک قبیلے ملگئے - دوسری طرف منکرین زکوٰۃ وغیرہ نے بغاوت شروع کردی یہان تک کہ بجز مکہ مدینہ (زادہما اللہ شرفًا) اور کوئی ہی مقام ہوگا جہان بغاوت نہ پھیل گئی ہو اس سب بلا سے ناگہانی کو صدیق اکبر رضہ نے بڑی متانت اور جوان مردی سے فروکیا - ایک طرف مسیلمہ کذاب کو مارا دوسری طرف تمام ملک مین امن قایم کرکے صرف اڑہائی سال کی مدت خلافت مین دمشق تک فتح بھی کرلی آخر ایسے ملک تھا جہ

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ
مرد عورتون پر
عَلَى النِّسَآءِ بِمَا
حاکم اس لئے
فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ
ہین کہ اللہ نے ایک کو
عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ
دوسرے پر بڑائی دے
اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ
رکھی ہے اور وہ اپنے مال خرچ کرتے ہین پس جو عورتین

یہ نہ سمجھو کہ ہمین کو میراث مین حصہ ادہ ملا ہے وہ بلا وجہ بہی خدا کی مغضوبیت کا حق رکھتی ہین جیسا کہ بعض مردون نے اپنا دگنا حصہ سنکر یہ جانا کہ ہمین نیک اعمال کا بھی دگنا ہی بدلہ ملیگا سو یہ خیال اون کا غلط ہے

کیونکہ مرد عورتون پر حاکم اور افضل اسلئے ہین کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر بڑائی دے رکھی ہے کہ مرد بہ نسبت عورتون کے فہم فراست مین عموماً بڑہکر ہوتے ہین اور نیز اس وجہ سے کہ وہ اپنے مال بیویون کے نان و نفقہ اور مہر مین خرچ کرتے ہین جیسی ان کی حاجتین بہ نسبت عورتون کے زیادہ ہوتی ہین ویسا ہی اون کا حصہ بھی زیادہ کیا گیا ہے عورتون کو چاہئے کہ اس مصلحت خداوندی کو سمجھین اور بمقابلہ اس خرچ کے خاوندون کی تابعداری کرین پس جو عورتین نیک ہین اونکی پہچان یہ ہے کہ وہ خاوندون کی تابعدار

شان نزول ۴۰

(اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ) ایک صحابی سعد بن ربیع نامی نے اپنی بیوی کو جنگل مین ایک طمانچہ مارا اوسکے باپ نے حضرت اقدس کی خدمت مین شکایت کی آپ نے فرمایا کہ عورت اوس سے بدلہ لیلے مگر چونکہ ایسا قاعدہ عام طور پر عورتون کو ادب سے مانع تہا اوس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم تفصیل منہ

بقیہ ۴۶

رضی اللّٰہ عنہ وارضاہ کیا ایسے مخصوص مین کسی دشمن اسلام کا کام تہا جو ابوبکرؓ نے کر دکہا دیا کیا یہ وقت ایسا نہ تہا کہ اگر ابوبکر صدیق ذرہ سی بھی غفلت کرتے تو اسلام عرب کیا کل دنیا سے اٹھہ گیا ہوتا۔ مین سچ کہتا ہون قطع نظر اون احسانات کے جو صدیق اکبر نے آنحضرت کی زندگی مین اسلام اور اہل اسلام پر کئے تھے جنکی بابت خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لاحد عندنا يد الا وقد كافيناه ما خلا ابابكر (مشکوٰۃ باب مناقب ابی بکر)

فرمایا ہے کہ مین نے سب کے احسانات کا عوض دیدیا مگر ابوبکر کا عوض مجہسے نہ ہوسکا تہ بعد وفات کا احسان مسلمانون پر ایسا ہے کہ تاقیامت اونکی گردنین اوسکے شکر سے سبکدوش نہین ہوسکتین۔ اس وقت جو کچھ اسلام کی تازگی یا نام و نشان ہے اسکے متعلق اس کہنے مین بالکل مبالغہ نہین کہ ابوبکر ہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے چونکہ یہ مضمون بیموقع ہے اسلئے بطریق اختصار علاوہ شہادت متفقہ مذکورہ بالا کے ایک ایک حدیث دونو فریق (سنی شیعہ)

قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ

خاوند کی تابعدار ہین بمقابلہ اسکو جو اللہ نے اونکو

اللّٰہُ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ

حقوق محفوظ رکہے ہین غائبانہ محفوظ رکہتی ہین اور جن عورتون کی

فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ

تم شرارت معلوم کرو انکو سمجہاؤ پہر اپنے بستر ون سے انکو علیحدہ کردو

وَاضْرِبُوْھُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا

اور مارو پہر اگر تمہاری فرمانبرداری کرین تو بیجا الزام

عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا

لگانے کی فکر نہ کرو خدا ہی سب سے بلند اور بڑا ہے

کَبِیْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِھِمَا فَابْعَثُوْا

اور اگر خاوند بیوی مین مخالفت پاؤ

ہین اور بمقابلے اسکے جو اللہ نے اون کے حقوق محفوظ رکہے ہین خاوندون کے اسباب اور اپنے آپ کو غیرون کے سامنے آنے سے غائبانہ محفوظ رکہتی ہین ایسی عورتون کی تم بہی قدر کرو اور جن عورتون کی تم شرارت معلوم کرو پہلے انکو باہتگی سمجہاؤ۔ پہر اگر نہ مانین تو اپنے بسترون سے انکو علیحدہ کردو پہر بہی اگر نہ سمجہین اور باز نہ آوین تو خفیف سا اونکو مارو۔ پہر اگر تمہاری فرمان برداری کرین تو اس خیال سے کہ ہم حاکم ہین اُن پر بیجا الزام لگانے کی فکر نہ کرو تم سب جہان کے حاکم تو نہین ہو خدا ہی سب سے بلند اور بڑا حاکم ہے پس وہ باوجود بڑا ہونے کے رحم کرتا ہے تو تم صرف چند روزہ حکومت پر اتنا زور کیون دکہاتے ہو اور اگر خاوند بیوی مین مخالفت پاؤ جو معمولی کوشش سے رفع صلح نہ ہوسکتی ہو

کی کتابون سے نقل کرکے حاشیہ کو ختم کرتے ہین

عن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعی ابا بکر اباک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول انا اولا ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر (مشکوۃ باب مناقب الصدیق)

عائشہ صدیقہ نے کہا ہے کہ مجہے پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکر کو بلا کہ مین لکہہ دون اور فیصلہ کردون ایسا نہ ہو کہ کوئی متمنی اس بات کی تمنی کرنے لگے کہ میرے سوا کوئی خلافت کے لائق نہین حالانکہ ابوبکر ہی خدا کو اور سب مومنون کو منظور ہے (کیا ہی اچہی بات ہو)

شیعون کی مشہور کتاب **کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ** مین لکہا ہے کہ امام ابو جعفر سے کسی نے پوچہا کہ تلوار کے قبضہ کو چاندی سے مرصع کیا کرون امام نے فرمایا ہان **ابوبکر صدیق** بہی اپنی تلوار کو چاندی سے مزین کر لیا کرتے تہے سائل نے کہا حضرت! آپ بہی ابوبکر کی نسبت صدیق کہتے ہین! امام اپنی جگہ سے کہڑے ہوکر بڑے زور سے فرمانے لگے کہ **نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق** جو اسکو صدیق نہ جانے خدا اوسکو دنیا و آخرت مین سچا نکرے (خدا چاہے ایسا ہی ہوگا)

منہ

حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا
تو ایک منصف مرد کے کنبہ سے تجویز کرو اور ایک عورت کے کنبہ
اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا
سو اگر وہ دونو ملکر صلح کرانی چاہینگے تو اللہ بھی اونمین صلح کی توفیق
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ وَاعْبُدُوا
دیگا بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا اور خبر رکھتا ہے اللہ کی عبادت
اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
مین مصروف رہو اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کیساتھ
اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
ساتھ احسان کرو قرابت والوں اور یتیموں
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ
اور مسکینوں اور نزدیک اور دور کے پڑوسیوں
الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ
سے اور ساتھ والوں سے اور مسافروں
السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ
اور غلاموں سے بھی احسان کرو خدا متکبروں
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ الَّذِيْنَ
اترانے والوں سے محبت نہیں کرتا جو خود بھی
يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ
احسان سے رکتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں

اور کنبے سے یعنی تو ایک منصف مرد کے کنبہ سے تجویز کرو اور ایک عورت کے کنبہ سے اگر وہ دونو منصف ملکر صلح کرانی چاہینگے اور نیک نیتی سے کوشش کرینگے تو اللہ بھی اون مین صلح کی توفیق دیگا بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اور ہر ایک شے سے خبر رکھتا ہے چونکہ اکثر ذمہ عورتوں سے جھگڑے مفضی الی النزاع ہوجایا کرتے ہین لہذا مناسب ہے کہ ہمیشہ جو اس طرف نہ جھکتے جاؤ بلکہ خدا کی توحید کا عالم مین نقارہ بجاؤ اور اللہ کی عبادت مین مصروف رہو کہ تمہارے کہنے کا ہی لوگون کو اثر ہو اور صحیح وجہ اسکا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو جنہوں نے تم کو ابتدا سے پرورش کیا نہ صرف ماں باپ سے بلکہ قریبی رشتہ دارون اور یتیموں اور مسکینوں اور نزدیک اور دور کے پڑوسیوں سے اور ساتھ والوں سے خواہ گاڑی مین ہی چند منٹ تک تمہارے ساتھ ہوں اور مسافروں اور غلاموں سے بھی احسان کرو کیونکہ توفیق ہوتے مخلوق سے احسان نہ کرنا ایک طرح کا تکبر ہے اور خدا متکبروں اترانے والوں سے محبت نہیں کرتا ۔ جو خود بھی احسان سے رکتے ہیں اور اپنی طبیعت کے موافق اور لوگوں کو بھی بخل ہی سکھاتے ہیں مثلاً اگر کوئی اون سے کچھ طلب کرے تو دینا درکنار اونکو آگے اپنے آپ کو ایسا محتاج بتلا دیکھاتے ہیں

وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا

اللہ کے دئے ہوئے فضل کو چہپاتے ہین اور ہمنے ایسے

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ

ناشکرون کے لئے ذلت کا عذاب طیار کر رکہا ہے جو لوگون

أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ

کے دکہانیکو خرچ کرتے ہین اور اللہ

بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ

اور قیامت کے دن کو نہین مانتے جسکا شیطان

لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۝ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ

دوست بنے اسلئے تو بہت ہی برا دوست ہے بہلا انکا کیا

لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنفَقُوا

حرج تہا اگر وے خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور اللہ کے

مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ۝

دئے ہوئے خرچ کرتے ہین اللہ انکو خوب جانتا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ

خدا کی عادت نہین کہ ایک ذرہ بہر بہی ظلم کرے ذرہ جتنی بہی نیکی ہو

حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا

تو اوسے بہی دوگنا کرتا ہے اور بڑا بدلہ دیتا ہے۔

کہ گویا اللہ کے دئے ہوئی فضل یعنی مال و دولت عیش و آرام کو چھپاتے ہین جو ایک قسم کی سخت ناشکری ہی پڑے کرین اور یہہ بھی سن لین کہ ہمنے ایسے ناشکرون کے لئے ذلت کا عذاب طیار کر رکہا ہے جیسا کہ یہہ لوگ دنیا مین اپنی ذلت ظاہر کرتے ہین ویسے ہی قیامت مین ذلیل و خوار ہونگے اور انہین کے بہائی ہین وہ بہی جو لوگون کے دکہانے کو خرچ کرتے ہین اور اللہ پر ایمان نہین رکھتے اور قیامت کے دن کو نہین مانتے کہ امید نیک جزا کی رکہین بلکہ شیطان نے ان کو سخت گرداب مین پہنسا رکھا ہے کیون نہ ہو جس کا شیطان دوست بنے تو پھر اوسکے ایمان کی خیر کہان اسلئے کہ وہ بہت ہی برا دوست ہے یارانہ گانٹھ کر فریب دیتا ہے بہلا ان کا کیا حرج تہا کہ اگر وے خدا کو جیسا کہ وہ واحد لاشریک ہے مان لیتے اور ساتھ ہی اسکے قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور اس خیال سے کہ خدا سب کامون کا بدلہ دیگا اللہ کے دئے ہوئے مال مین سے خرچ کرتے تو ضرور ہی اونکو بدلہ ملتا اسلئے کہ اللہ انکو خوب جانتا ہے۔ علاوہ اسکے خدا کی عادت نہین کہ ایک ذرہ بہر بہی ظلم کرے اگر ذرہ جتنی بہی نیکی ہو تو اوسے بہی اپنی مہربانی سے دوگنا کرتا ہے اور اپنے پاس سے علاوہ اوس نیکی کے اخلاص کامل دیکھ کر بڑا بدلہ دیتا ہے۔ بہلا یہ ریاکار دنیا مین تو خدا سے نڈر لوگون کے دکھانے کو کام کرتے ہین جہان انکے دل کا کہوٹ لوگون کے دل سے چھپا رہتا ہے قیامت کے روز

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ

جب ہم ہر ایک جماعت مین سے ایک ایک گواہ

وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا ؕ

لاوینگے اور تجھہ کو بھی ان ریاکارون پر گواہ بنا دینگے

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا

اوس دن کافرون اور رسول کے نافرمانون

الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا

کی آرزو ہوگی کاش زمین مین دبائے جاوین

يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۟ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ سے کچھہ نہ چھپا سکین گے مسلمانو!

اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى

نشے کی بدمستی مین نماز کے قریب بھی نجاؤ

حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا

جبتک کہ اپنی بات کا مطلب نہ سمجھو اور نہ بے غسلی

عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ

کی حالت مین جبتک غسل نہ کر لو لیکن مسافری

مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ

مین اگر تم بیمار ہو یا سفر مین جا رہے ہو یا کوئی تم مین

مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

سے پاخانہ پہر کر آیا ہو یا تمنے عورتون سے صحبت کی ہو پہر

انکا کیا حال ہوگا۔ جب ہم ہر ایک جماعت مین سے ایک ایک گواہ لاوینگے اور تجھہ کو بھی ان ریاکارون پر گواہ بنا دین گے۔ اوس دن ان کافرون اور رسول کے نافرمانون کی آرزو ہوگی کہ کاش زمین مین دبائے جائین۔ اس قدر ذلت کا باعث یہہ ہوگا کہ گواہون کی گواہی سے سب راز عیان ہو جائینگے اور خود بھی اللہ سے کچھہ نہ چھپا سکین گے۔ مناسب بلکہ واجب تو یہہ تھا ایسی ریاکاری کرتے ہوئے خدا سے جو ان کے دلون کے حال سے واقف ہی حیا کرتے کیونکہ حیا کی صفت خدا کو نہایت پسند ہے جو لوگ اوس سی حیا کرتے ہین وہی انجام کار فلاح یاب ہون گے۔ جب ہی تو مسلمانون کو حیاداری سکہاتا ہے۔ کہ مسلمانو! خدا سے شرم کرو نشے کی بدمستی مین اوسکے حضور مین نماز کے قریب ہی نہ جاؤ جبتک کہ اپنی بات کا مطلب نہ سمجھو اور نہ بے غسلی کی حالتمین نماز پڑہو جبتک غسل نہ کر لو لیکن مسافری کی حالت مین اگر ہو تو اسکا حکم آگے آتا ہے[۲]

ہے اگر تم بیمار ہو یا سفر مین جا رہے ہو

یا کوئی تم مین سے پاخانہ پیشاب

پھر کر آیا ہو یا تم نے

عورتون سے صحبت

کی ہو پھر ان

صورتون

[۲] شان نزول لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ شراب کی حرمت سے پہلے بعض صحابہ نے مستی مین نماز پڑھنی شروع کی تو سورۂ کافرون مین لا اعبد کی جگہ اعبد پڑھ رہا جس سے معنے دگرگون ہو گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی م

مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
تمکو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو منہ
بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا
اور ہاتھون کو مٹی ملو بیشک خدا بڑا معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
کیا ان کتاب والون (یہود و نصاریٰ) کو نہین دیکھ چکا
يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا
کہ بیدینی کو دام دیکر خریدتے ہین اور دل سے چاہتے ہین کہ کسی طرح
السَّبِيْلَ ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا
تم بھی سیدھی راہ سے بہک جاؤ اللہ تمہارے دشمنون کو خوب جانتا ہے اسی
وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ
ہی تمہاری کارسازی اور حمایت کو کافی ہے بعض یہودی خدا کے کلام کو بھی
الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ
موقع مناسب سے بدل ڈالتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمنے سن لیا اور
عَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا
نہین مانا ہماری سن تیری کوئی نہ سنے اور زبان مروڑکر دین مین طعن کرنیکو

تمکو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو طریقہ اوس تیمم کا یہہ ہے کہ موںہہ اور ہاتھون کو مٹی ملو جس سے تمہاری خدا کے حضور مین خاکساری پائی جائے اور اس خاکساری سے عفو کی امید رکھو بیشک خدا بڑا معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے — اس خاکساری کے بھید کو جو لوگ نہ سمجہین اور جھوٹے اعتراض کرین تو تو (اے محمد) انکی طرف کان بھی نہ لگا۔ کیا تو ان کتاب والون (یہود و نصاریٰ) کو آنکھون سے نہین دیکھ چکا کہ کس طرح کی بے ایمانیان کرتے ہین گویا کہ بیدینی کو دام دیکر خریدتے ہین اور پھر اسی پر ہی بس نہین بلکہ ساتھ ہی اسکے دل سے چاہتے ہین کہ کسی طرح سے تم بھی سیدھی راہ سے بہک جاؤ مگر تم ان سے مطمئن رہو اللہ تمہارے دشمنون کو بہہ ہون یا اور انکے بہائی بند خوب جانتا ہے اللہ ہی تمہاری کارسازی اور حمایت کو کافی ہے اوسکے ہوتے کسی کی حاجت نہین ان کتاب والون کی کہانتک تمکو سنائین ایسے ایسے کام کرتے ہین کہ جن سے یون سمجہا جائے کہ گویا خدا سے ہی منکر ہین بعض یہودی تو اس حد کو پہنچ چکے ہین کہ خدا کے کلام کو بھی موقع مناسب سے بدل ڈالتے ہین اور تیرے سامنے اگر کہتے ہین کہ ہمنے آپکا ارشاد سن لیا اور جی مین کہتے ہین کہ نہین مانا اور چلتے ہوئے بددعا بھی دیتے ہین کہ اے نبی ہماری سن خدا کرے تیری کوئی نہ سنے اور زبان مروڑکر دین مین طعن کر کے تجھے مخاطب کر کے

(اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ) یہود کی شرارت یہانتک پہونچی تھی کہ مارے رنج اور حسد کے حضرت کی خدمت مین آتے تو جہلا کی طرح زبان مروڑ مروڑ کر گالیان دیتے۔ گو ان گالیون کو مسلمان نہ سمجھتے لیکن وہ اپنے جی مین خوشی مناتے انکی اس مخفی خباثت پر اطلاع دینے کو یہ آیت نازل ہوئی ✦

✦ راعنا کے دو معنے ہین "ہمکو دیکھئے" اور "ہماری چرواہے" یعنی کمینے یہودی دوسرے معنے مراد لیتے اور مسلمان اول سمجھتے ۱۲

بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ

معین کرنیکو راعنا کہ جانتے ہین اگر کہتے ہیں ہمنے

قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا

سُنا اور تابع ہوئے سُنئے اور ہماری طرف نظر

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ

کیجئے تو یہ اون کے لئے بھلی اور درست ہوتی لیکن

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا

۴۶ خدانے انکی بے ایمانی کیوجہ سے انکو اپنی رحمت سے دور کردیا ہے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا

اے کتاب والو ہماری اوتاری ہوئی کلام کو مانو

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ

تمہاری پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہے پہلے اس سے

وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

کہ ہم کتنے ہی موہون کو بگاڑ کر انکی پیٹھ کی شکل پر الٹ دین یا

كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

جیسی کہ ہفتہ والون پر کی تھی اور اللہ کا حکم ہو کر ہی

مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ

رہتا ہے یہ تو ہرگز نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف کرے

جس سے جانتے ہین کہ ہمنے بہت اچھا کام کیا ہے حالانکہ ان کے حق مین یہ کارروائی سراسر مضر ہے ہان اگر تیری حضور مین اگر یون کہتے کہ صاحب جو کچھ آپ نے فرمایا ہمنے خوب سنا اور اوسکے تابع ہی ہوئے ہماری گذارش قدر یا تُسنئے اور ہماری طرف نظر شفقت کیجئے تو یہ گفتگو ہر طرح سے اونکے لئے بھلی اور درست ہوتی کہ انجام کار اونکو ذلت نہ پہنچتی جو اوس پہلی گفتگو سے پہنچنے والی ہے۔ لیکن خدانے انکی بے ایمانی اور سخت دلی کی وجہ سے اونکو اپنی رحمت سے دور کردیا۔ سواب سوا کسی قدر ظاہری ایمانداری کے خدا کی باتون کو دل سے نہین مانین گے۔ اب ہم تم سب کو مخاطب کرکے ایک بھلی بات بتلاتے ہین جسکا جی چاہے مانے جسکا جی چاہے انکار کرے سنو! اے کتاب والو (یہودیو اور عیسائیو) ہماری اوتاری ہوئی کلام کو مانو جسکے انکار کی تمہارے پاس کوئی وجہ نہین نہ تو وہ بذات خود غلط ہے اور نہ وہ تمہارے عقاید سابقہ کے خلاف ہے بلکہ تمہاری پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہے کہ بیشک توریت انجیل کی اصل تعلیم خدا کی اوتاری ہوئی ہے یہی دو وجہ کسی امر کے انکار کی ہوتی ہین کہ یا تو وہ امر بذات خود صحیح اور مدلل نہین ہوتا اور اگر مدلل ہو تو بسا اوقات انسان کے مسلمات سابقہ کا مخالف ہوتا ہے اسلئے وہ اسکو تسلیم کرنے سے اعراض کرتا ہے سوان دونو وجہون مین سے کوئی وجہ بھی نہین پائی جاتی پس تمہین مناسب بلکہ واجب ہے کہ اوسکو مان لو پہلے اس سے کہ کتنے ہی موہون (کافرون) کو ہم بگاڑ کر انکی پیٹھ کی شکل پر الٹ دین یا ان پر لعنت کرین جیسی کہ ہفتہ مین زیادتی کرنیوالون پر کی تھی اور یہہ دن ضرور ہونیوالا ہے اسلئے کہ اللہ کا حکم ہو کر ہی رہتا ہے

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ

اسکے سوا جسکو چاہے گا بخش دیگا اور جو کوئی

بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اللہ سے شرک کرتا ہے وہ تو بڑا ہی طوفان باندھتا ہے کیا تو نے

يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۤءُ

اون کو نہین دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہین اللہ جسکو چاہے پاک کردیتا ہے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ

اور انپر ایک تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا غور تو کرو اللہ پر کیسا بہتان

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اَلَمْ

باندھتے ہین یہی گناہ صریح کافی ہے کیا

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ

تو نے انہین سے اونکو نہین دیکھا جنکو کچھ حصہ کتاب الہی سے ملا تھا

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کہ بتون اور شیطانون کو مانتے ہین اور کافرون کو [illegible] کہتے ہین

ہان اسکے سوا جس کو چاہے گا بخش دیگا اسلئے کہ جو کوئی اللہ سے شرک کرتا ہے وہ تو بڑا ہی طوفان باندھتا ہے اور روز حساب کو اپنے اپنے اعمال کا ہی جوابدہ ہونا ہوگا نہ بیٹے کو باپ کا فخر ہوگا نہ باپ کو بیٹے کا باوجود ایسے اعلان صریح کے بعض لوگ اس بات کی وجہ سے دلیری کرتے ہین کہ ہمارے باپ دادا بڑے خدا کے مقبول تھے کیا تو نے اُن احمقون کو نہین دیکھا جو باپ دادا کے فخر پر اپنے آپ کو گناہون سے پاک سمجھتے ہین کیسی غلطی پر ہین کیا وہ اپنے آپ کو پاک کرنے سے پاک ہو سکتے ہین ہرگز نہین ہان اللہ جسکو چاہے گناہ معاف کرکے پاک کردیتا ہے اس غلط خیالی کا مزہ بھی اوس روز جانینگے جسروز سب لوگون کا حساب لیا جاویگا اور ان پر ایک تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا غور تو کرو اللہ پر کیسا بہتان باندھتے ہین یہی گناہ صریح اونکو جہنم مین لیجانیکے لئے کافی ہے تو انکی اس افترا پردازی پر بھی تعجب کرتا ہوگا یہی ایک تعجب کی بات انہین نہین بلکہ یہ تو تعجبات کے پتلے ہین کیا تو نے انہین سے اونکو نہین دیکھا جنکو کچھ حصہ کتاب الہی سے ملا تھا وہ کیسی بدذاتی

شان نزول 4 (الم تر الی الذین یزکون) ایک دفعہ بعض یہودی اپنے بچونکو دکھا کر جناب کے پاس لائے اور پوچھا کہ بتلائیے انپر بھی کوئی گناہ ہے آپ نے فرمایا نہین بولے کہ اسی طرح ہم بھی گناہون سے [illegible] ہین جو ہمارے گناہ رات کو ہوتے ہین اور رات کے دن کو محو ہوجاتے ہین اسکے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ۔م راقم کہتا ہے کہ زمانہ حال کے بہت سے پیر و فقیر اسی طرح اپنی شیخیان بگھارتے ہین اور جہلا مین سوخ بڑھا کر خدا سے مردود ہوتے ہین ان سب آفتون کی جڑ عجب ہی ہے (نعوذ باللہ)

شان نزول 8 (یؤمنون بالجبت) ایک دفعہ یہودی مشرکین مکہ کے پاس جاکر اس امر کے مستدعی ہوئے کہ سب ملکر مسلمانون سے لڑین اہل مکہ نے کہا کہ تم اور مسلمان دونو اہل کتاب ہو عجب نہین کہ یہی کچھ تمہارا فریب ہو جبتک تم ہمارے بتون کو سجدہ نہ کرو ہم نہین مانینگے یہودیون نے اسکو قبول کرلیا اوسی اثنا مین مشرکین مکہ نے انسے سوال کیا کہ بہلا ہم لوگ تو ناخواندہ ہین اصلی ہمین تو چندان مذہبی امور کی سمجھ نہین تم تو خواندہ ہو یہ تو بتلاؤ کہ ہمارا دین اچھا ہے یا ان مسلمانون کا جواب دیا تم بیشک اچھے ہو حالانکہ تم لوگ تو اپنے آبائی دین پر ثابت قدم ہو اور اہل اسلام اپنا آبائی طریق چھوڑ کر نیا رستہ نکالا ہے انکی اس دروغگوئی کے اظہار کیلئے یہ آیت نازل ہوئی (معالم بتفصیل منہ)

هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝
یہ مسلمانون سے سیدہی راہ پر ہین
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ
انہین پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس کو خدا لعنت
اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ
کرے اوسکے لئے تو کسی کو حامیتی نہ پاوَیگا تو کیا ان کا
مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ
خدا کے ملک مین کچہہ حصہ ہے پہر تو لوگون کو ایک رائی
نَقِيْرًا ۝ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى
برابر بہی نہ دینے کیا یہہ لوگون خدا کے دئے ہوئے فضل پر
مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَيْنَآ
حسد کرتے ہین ہمنے ابراہیم کی
اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ
اولاد کو کتاب اور تہذیب دی تہی اور
مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ
اونکو بڑا ملک بخشا تہا پس بعض تو ان مین سے نبی کو مان گئے
مَّنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝
اور بعض ابہی تک اوس سے انکاری ہین اونکو جلانیکو جہنم کافی ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ
جو لوگ ہمارے احکام سے منہ پہیرتے ہین

کر رہے ہین کہ بتون اور شیطانون کو مانتے ہین اگر وقت پر تبونکے آگے سجدہ بہی کرنا پڑے تو کر دیتے ہین اور کافرون کے حقمین جو شرک کفر مین مبتلا ہین کہتے ہین یہہ مسلمانون سے سیدھی راہ پر ہین کیسے ظلم کی بات ہے کیون نہ کرین انہین پر خدا نے لعنت کی ہے جس کے سبب دین و دنیا مین ذلیل اور خوار ہونگے کیون نہ ہو جسکو خدا لعنت کرے اوسکے لئے تو کسیکو حمایتی نہ پاویگا جو اوسکو ذلت اور خواری سے بچاوے باوجود اسکے پہر اتنی دلیری سے کفر و شرک لوگون کو سکھاتے ہین تو کیا انکا ہی خدا کے ملک مین کچہہ حصہ ہے کہ جو چاہین اپنے صوبے مین احکام نافذ کرین پہر تو علاوہ بے دینی کے لوگون کو بوجہ اپنے بخل کے ایک رائی برابر بہی نہ دیتے جب یہہ کچھ نہین تو پہر پیغمبر کے مقابلہ پر لوگون کو کفر و شرک کی باتین بتلانا کیا معنی کیا یہہ لوگون (رسول اور اوسکے اتباع) سے خدا کے دئے ہوئے فضل پر حسد کرتے ہین کہ انکو ہدایت کیون ملی سو یہہ بہی کیسا غلط خیال ہے اسلئے کہ ہمنے پہلے بہی تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور تہذیب دی تہی اور دنیا مین بہی اونکو بڑا ہی ملک بخشا تہا جس سے اونکے دونو پہلو دین و دنیا کے قوی ہو گئے تہے کیا اونکے حاسد اونکا کچہہ بگاڑ سکے تہے جو یہ لوگ کتاب والے مسلمانون سے حسد کر کے اونکا بگاڑینگے پس یہ سنتے ہی بعض تو اونمین سے نبی کو مان گئے اور بعض ابہی تک اوس سے انکاری ہین جس مین اونہین کا حرج ہے اون کے جلانے کو جہنم کافی ہے کچہہ ہی کرین ہمارے ہان عام قاعدہ ہے کہ جو لوگ ہمارے احکام سے منہ پہیرتے ہین

نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ
ہم اونکو ضرور ہی آگ مین ڈالینگے جب کبھی اونکے چمڑے جل جایا
بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا
کرینگے اونکے عوض ہم اور چمڑے بدل دیوینگے تاکہ وہ
الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا
عذاب چکھین اسلئے خدا بڑا ہی زبردست بڑی حکمت والا ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ
جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بہی کرتے رہتے ہین اون کو
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
ہم ایسے باغون مین داخل کرینگے جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی
فِيْهَا اَبَدًا لَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ
انہین مین ہمیشہ رہینگے اون باغون مین انکے لئے بیبیان پاک ہونگی

ہم اونکو ضرور ہی آگ مین ڈالین گے - جہان پر اونکی حالت
سخت کسی چرسی کی ہوگی اور جب کبھی اونکے چمڑے جل جایا کرینگے
اون کے عوض ہم اور چمڑے اونکو بدل دیوینگے تاکہ وہ خوب
عذاب کا مزہ چکھین - ہمیشہ اسیطرح بلا مین مبتلا رہین گے یہ نہوگا
کہ بیوقت اتفاق کرکے خدا پر حملہ کرین اسلئے کہ خدا تو بڑا ہی
زبردست بڑی حکمت والا ہے - کسی کی کیا مجال ہے کہ اوسکے
سامنے چون کر سکے انکے مقابل کے لوگ جن سے یہ حسد کرتے ہین
یعنی جو لوگ اللہ اور رسول کے حکمون پر بدل و جان ایمان لائے ہین
اور پہر اوسی کے مطابق نیک عمل بھی کرتے ہین یہان تک
کہ اونکو موت بھی آجاتی ہے اونکو ہم ایسے باغون مین داخل کرینگے جنکے
نیچے نہرین بہتی ہونگی نہ صرف چند روزہ بلکہ انہین مین ہمیشہ رہینگے ان باغون
مین علاوہ نعماء خداوندی اونکے لئے بیویان پاک ہونگی جو سوا اپنے

تفسیر

(كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ) اِس آیت کے مضمون سے بعض آریون نے مسئلہ تناسخ پر دلیل پکڑی ہے اسکے علاوہ اور
کئی آیتون سے جو اسکے ہم معنی ہین جنکی فہرست ہم ذیل مین دینگے مطلب برآری کرنے کی بہی کوشش کی ہے - آیات
مذکورہ کے بتلانے سے پہلے آریون کا دعوے جسپر وہ ان آیات کو بطور الزامی دلایل کے پیش کیا کرتے ہین بتلانا ضروری
ہے جو انہین کے الفاظ مین درج ذیل ہے -
آریون کا مذہب ہے کہ دنیا مین جو بندے گناہ کرتے ہین اونکی سزا کے لئے حیوانون کے قالبون مین اونکو جانا ہوتا ہے مگر کس
طرح ؟ کوئی بیٹھے بیٹھے حیوان نہین بنتے بلکہ باقاعدہ انڈے کے اندر یا حیوانون کے پیٹ مین جسم طیار ہوتا ہے
اوسمین گنہگار آدمی کی روح ڈالی جاتی ہے - غرض دنیا کا انتظام جس قدر خدا نے انسانون اور حیوانون مین ملاپ کا رکھا ہے
یہ سب انتظام بندون کے گناہون پر موقوف ہے - چنانچہ آریہ مذہب کا ایک بڑا حامی اپنے رسالہ ثبوت تناسخ مین
یون رقمطراز ہے

وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝
اور ہم انکو دائمی عیش مین داخل کرینگے
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ
اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم امانتین
اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
مالکون کے پاس پہنچا دیا کرو اور نیز جب لوگون مین
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا
فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے کرو جو نصیحت خدا انکو کرتا
يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝
ہے وہی خوب ہو اللہ سنتا اور دیکھتا ہو

خاوندون کے کسی کیطرف نگاہ نہ اُٹھائیگی اور ہم اون کو دائمی عیش مین داخل کرینگے اگر ان باتوں کا انعام مین لینا چاہتے ہو تو سنو کہ اللہ تمکو ایک ضروری حکم دیتا ہے کہ تم امانتین مالکون کے پاس جبوقت وہ تمسے طلب کرین پہنچا دیا کرو ایسا نہ کرو کہ اون کو خود ہی ہضم کر جاؤ یا دیتے وقت بے پروائی سے کسی اور شخص کو دیدو جس سے انکا حرج ہو اور نیز جب لوگون مین کسی قسم کا فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے کرو اکثر اوقات تمکو انصاف سے روکنے والے ناصح مشفق بن کر ڈرائینگے کہ فلان صاحب بڑے رئیس ہین گو وہ حق پر ہین لیکن اگر آپ اون کے خلاف فیصلہ کرینگے تو وہ صاحب رنجیدہ ہو جائینگے جس سے آپ کا نقصان ہوگا مین آپ کو دوستانہ سمجھاتا ہون اور نصیحت کرتا ہون کہ آپ اون کے مخالف فیصلہ کسی طرح نہ کرین سو ایسے نادان دوستون کی نصیحت پر کان نہ لگاؤ جو نصیحت خدا تمکو کرتا ہے وہی خوب ہے، اگر تم انصاف پر کمربستہ رہوگے تو کوئی بھی تمہین چاہے کتنا بڑا رئیس ہی کیون نہ ہو تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔ اسلئے کہ اللہ سب کی باتین سنتا ہے اور سب کے کام دیکھتا ہو ممکن نہین کہ جو لوگ اوسکی رضا جوئی

شان نزول

(ان اللہ یامرکم ان تودوا الامٰنٰت) فتح مکہ کے زمانہ مین آپنے کعبہ شریف مین داخل ہونا چاہا تو دربان نے چابی دینے سے انکار کیا حضرت علیؓ نے اوس سے جبراً چھین لی جب آپ باہر آئے تو حضرت عباسؓ نے چاہا کہ کعبہ کی کنجی مجھے ملے اسپر یہ آیت نازل ہوئی جسکے مطابق حضرت علی سے کنجی لیکر اوس دربان کے پاس بھیجکر جتوا دی اوسنے کہا پہلے تو مجھ سے جبراً چھین لی اب یہ کیون دیتے ہو آپنے فرمایا خدا نے یہی حکم بھیجا ہے منصفانہ ارشاد سن کر وہ فوراً مسلمان ہوگیا۔ صہ

"مسئلہ اواگون (تناسخ) کے رو سے دو قسم کے جسم مانے گئے ہین ایک کرم جونی (اعمال خانہ) دوم بھوگ جونی (سزا خانہ)
" جس جسم مین سمجھنے کی طاقت اور نیک و بد کرنیکی تمیز دیگئی ہے وہ کرم جونی اور جس جسم مین نہین دیگئی وہ بھوگ جونی ہے
" اس لحاظ سے انسان کرم جونی اور باقی بھوگ جونی ہین چونکہ حیوان بھوگ جونی ہین وہ نیک یا بد کام نہین کر سکتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
مسلمانو اللہ اور رسول
الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
اور اپنے فرمان رواؤن کی تابعداری کرو پہر اگر کسی امر مین تمکو
فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
باہمی جہگڑا پڑے تو اوسکو اللہ اور رسول کیطرف
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ
پہیرو اگر تم اللہ اور قیامت پر ایمان رکہتے
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝
ہو یہ بہتر ہے اور انجام کار اچہا ہے

کو مقدم کرین پہر اونکو خدا ذلیل کرے بلکہ ہمیشہ وہی معزز رہین گے انہین کا خاتمہ بخیر و عافیت ہوگا جب ہی تو تمہین حکم ہو کہ مسلمانو اللہ اور رسول کا کہا مانو اور اپنے فرمان روأون کی موافق شریعت کے تابعداری کرو پھر اگر کسی امر شرعی مین تم کو باہمی جہگڑا پڑے تو اوس کو اللہ اور رسول کیطرف پہیرو ایسے امور شرعیہ مین کہ جنمین خدا اور رسول کی نصوص صریحہ موجود ہون حاکمون کی رائے پر چلنا تمکو جایز نہین اگر تم اللہ کو اپنا مالک مانتے ہو اور قیامت پر ایمان رکہتے ہو تو اسی طرح کئے جاؤ یہ کام ہر طرح سے بہتر ہے اور انجام کا بھی اچھا ہے

ظاہر باطن مین احکام شریعت کی تسلیم کرو نہ کہ منافقون کیطرح صرف ظاہر

شان نزول +

(وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) حضرت اقدس نے ایک دفعہ کسی طرف فوج بہیجی اوسکو حکم کیا کہ اپنے سردار کی تابعداری کرنا موقع پر پہنچکر وہ سردار کسی وجہ سے فوج پر خفا ہو گیا حکم دیا کہ لکڑیاں بہت سی جلاؤ جب جل پڑین تو بولا کہ تم جانتے ہو کہ آنحضرت نے تمہین میری تابعداری کا حکم دیا ہوا ہے وہ بولے کہ بیشک دیا ہوا ہے بولا کہ میرا حکم ہے کہ اس آگ مین کود پڑو اسپر بعض کی رائے تو مصمم ہو گئی مگر دوسرون نے اونکو سمجہایا کہ ہم تو مسلمان ہی ہوئے تہے اسی غرض سے کہ آگ سے بچین جب مسلمان ہو کر بہی ہمین آگ ہی نصیب ہوئی تو اسلام نے ہمین کیا فایدہ دیا چنانچہ ایسا ہوا کہ کوئی بہی اسپر جرأت نہ کر سکا جب آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور یہ قصہ معروض کیا تو آپنے فرمایا کہ اگر تم اوس آگ مین کود پڑتے تو ہمیشہ اوسی مین رہتے اسلئے کہ کسی مخلوق کی اطاعت خالق کی بے فرمانی مین جایز نہین اسپر آیت

بقیہ حاشیہ نمبر ۹

جس طرح جیلخانہ کے قیدی دکو) سزا کی میعاد گزرنیکے بعد جیل سے رہائی ہوتی ہے نہ کہ کسی اچہے کرم سے اسی طرح سزا کی میعاد گذرنیکے بعد حیوانی قالب سے رہائی ہونی چاہئے اور وہ پہر جس درجہ جسمانی سے تنزل ہوا تہا اسی درجہ مین انتقال کیا جاتا ہے

حاشیہ نمبر ۱۰

وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) اس آیت کے معنی بالکل صاف اور واضح ہین کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اولو الامر کی اطاعت امور جایزہ مین واجب ہے۔ اولو الامر لفظ مرکب ہے جسکے معنے صاحب امر کے ہین جسکو دوسرے لفظون مین امیر یا حاکم کہتے

نازل ہوئی۔ بخاری یعنی اسکو جانیو مین اپنے افسرون کی اطاعت کرو اور خلاف شرع مین نہین ۱۲

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
کیا تونے اون کو نہین دیکہا جو دعوی کرتے ہین
بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ
کہ جو کچہہ تیرے پر اور تجہہ سے پہلے
قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى
اُترا ہے ہم سب کو مانتے ہین اور چاہتے ہین کہ
الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا
شریرون سے فیصلہ کرائین حالانکہ اونکو
بِهٖؕ وَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا
اس سے انکار کرنے کا حکم ہو چکا ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ کسی طرح اونکو بہکا کر

کیا تونے (ای محمد) اور تمنے اے مسلمانو! اونکو نہین دیکہا جو دعوی کرتے ہین! جو کچہہ تیرے پر اور تجہہ سے پہلے خدا کا کلام اُترا ہے ہم سبکو مانتے ہین اور حالانکہ حالت عملیہ اونکی بالکل اسکے مخالف ہے جب کبہی کوئی معاملہ آپڑے اور موافق شریعت خداوندی کے اون کا حرج ہوتا ہو تو اُس صورت مین چاہتے ہین کہ شریرون اور شریعت کے مخالفون سے فیصلہ کرائین حالانکہ پہلے ہی سے اون کو اس سے انکار کرنے کا حکم ہو چکا ہے مگر وہ باز نہین آتے اور شیطان بہی اپنی گہات مین ہے چاہتا ہے کہ کسیطرح اونکو بہکا کر ہدایت سے

شان نزول: (اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ) ایک یہودی اور مسلمان منافق مین کچہہ تنازع تہا یہودی نے کہا اس کا فیصلہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسکے پاس لے چلتے ہین منافق نے بوجہ اسکے کہ دل مین جانتا تہا کہ مین غلطی پر ہون اور آنحضرت تو کبہی غلطی کی حمایت نہ کرینگے آنحضرت کی خدمت مین حاضری سے انکار کیا اور ایک یہودی کا نام لیا کہ اوسکے پاس چلین جو کچہہ وہ فیصلہ دے گا منظور کرلینگا کیونکہ وہ جانتا تہا کہ وہان کچہہ دیکر کام بنجائیگا آخر وہ یہودی بہی مجبور ہوگیا اور دونو ایک کاہن کے پاس فیصلہ کو گئے اسپر یہہ آیت نازل ہوئی اور منافق بظاہر مومن کی قلعی کہل گئی - معالم

جیوانی قالب کے ثواب اعمال سے نہین ثبوت تناسخ ص۹۵-۱۹۷
یہہ ہے آریون کا دعوی بعبیر آیات مندرجہ ذیل کو مسلمانون کے الزام کی غرض سے پیش کیا کرتے ہین
(۱) وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـئِیْنَ (بقرہ) (۲) فَلَمَّا عَتَوْا عَمَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـئِیْنَ (اعراف) (۳) قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَیْهِ

چنانچہ حدیث شریف مین ایت موصوفہ کا شان نزول اسیطرح آیا ہے جیسا کہ ہمنے کالم شان نزول میں لکہا ہے -
پس اس حدیث سے اس آیت کے معنے بالکل صاف ہو گئے کہ اولو الامر سے مسلمانون کے امیر یا حاکم مراد ہین رہی یہہ بحث کہ

بَعِيْدًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ
دور ڈال دے اور جب اونکو کوئی کہے کہ اللہ کے اوتارے
اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ
ہوئے حکم اور اوسکے رسول کیطرف آؤ تو منافقوں کو دیکھتا ہے تیرے
يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ فَكَيْفَ اِذَآ
سامنے آنے سے رکتے ہین پھر کیا ہو گیا
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
جب انکی ایسی بداعمالیون کے سبب انپر کوئی مصیبت پہنچیگی
ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ
تو تیرے پاس قسم کہاتے ہوئے آوینگے کہ واللہ باللہ ہم نے تو

سے دور ڈال دیا۔ اور ہمیشہ اپنا نفع ونقصان نہین سمجھتے
اور جب اونکو کوئی کہے کہ اللہ کے اوتارے ہوئے حکم اور اوسکے
رسول کیطرف آؤ جو کچھ فرماوین اوسکے موافق اپنے فیصلے کرو
جب اون کو کسی طرحکا حرج معلوم ہو تو منافقوں کو دیکھتا ہے تیرے سامنے
آنے سے رکتے ہین بھلا پھر کیا ہوگا جب اُن کی ایسی بداعمالیون
کے سبب سے اُن پر
کوئی مصیبت پہنچیگی
تو تیرے پاس قسم
کہاتے ہوئے آوینگے
کہ واللہ باللہ ہم نے تو

وجعل منہم القردة والخنازیر (مایدہ) (۲) واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظہورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربكم قالوا بلی (اعراف) (۵) ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم (اعراف) (۶) نحن خلقنهم وشددنا اسرهم واذا شئنا بدلنا امثالهم تبديلا (دهر) (۷) يوم ينفخ في الصور فتأتون افواجا (انبيا) (۸) فاخرج منها انك من الصاغرين (اعراف) (۹) ويقولون سبعة وثامنهم كلبهم (كهف) (۱۰) كلما نضجت جلودهم بدلنهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب (نساء) (۱۱) كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا (بقره) (۱۲) ببابل هاروت وماروت (بقره) (۱۳) نحن قدرنا بينكم الموت وما نحن بمسبوقين (الواقعه) (۱۴) وما من دابة في الارض ولا طائر يطير بجناحيه الا امم امثالكم (۱۵) ان الصفا والمروة من شعائر الله پہلے مطلب بتلانے آیات قرآنی کے بغرض توضیح تناسخ

کہ علماء مجتہدین کے قیاسات اور استنباط کی اتباع واجب ہے یا نہیں سوال بحث کا منشا ہماری سمجھ مین تو آجتک نہ آیا۔ نہ آیندہ کو آنے کی امید ہے اسلئے کہ علماء کی عصمت کا تو کوئی بھی قائل نہین اصول فقہ مین صاف مذکور ہے کہ مجتہد کی بات بعض دفعہ صحیح اور بعض دفعہ غلط بھی ہو جایا کرتی ہے۔ پس اگر اوسکے قیاسات قران اور حدیث سے مستنبط ہونگے جن کو دوسرے

+ المجتہد قد یصیب وقد یخطی۔

اِلَّاۤ اِحۡسَانًا وَّ تَوۡفِیۡقًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ
صرف بہلائی اور باہمی ملاپ چاہا تہا اون کے دلون
یَعۡلَمُ اللّٰهُ مَا فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ
کی بات خدا کو معلوم ہے پس تو ان سے مونہہ پہیر
وَعِظۡهُمۡ وَقُلۡ لَّهُمۡ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَوۡلًاۢ بَلِیۡغًا ۝
اور نصیحت اور نہایت نرم بات اثر کرنیوالی انکو کہہ
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذۡنِ
اور رسول ہم اس لئے بہیجتے ہین کہ ہمارے حکم سے
اللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ
لوگ اوسکی تابعداری کرین اور جب انہون نے اپنا برا کیا تہا تیرے

صرف بہلائی اور باہمی ملاپ چاہا تہا سو اسیم خدانخواستہ آپکے ارشاد سے منحرف تہوڑے ہی ہین آپ ہمسے کسی نوع کا رنج نہ کہین ہمارے لئے دعا کرین خدا ہماری تکلیف دور کردے غرض ایسی ویسی ادہر اودہر کی بہت سی باتین ملائین گے انکے دلونکی بات خدا کو معلوم ہے پس تو ان کو برا بہلا کہنے سے مونہہ پہیر اور نصیحت کر چہوڑا کر نہ سختی سے بلکہ نہایت نرم بات اثر کرنے والی انکو کہہ یہ بزرگ کتنے ہی تیرے مخالف کوشش کرین تیری ترقی کو کسی طرح مسدود نہ کر سکین گے اسلئے کہ تیری ترقی کے ہم خود حامی اور ذمہ دار ہین کیونکہ نہ ہو یہ تو عام قاعدہ ہے کہ رسول ہم اسی لئے بہیجتے ہین کہ ہمارے حکم سے لوگ اوسکی تابعداری کرین سو تیرے سے بہی یہی معاملہ ہوگا ہزارون اور لاکہون بلکہ کروڑہا تک تیرے ماننے والون کی نوبت پہنچے گی۔ اور اگر یہ لوگ بہی اس وقت

متنازعہ کے معنی بیان کرنے بہی ضروری ہین ۔
واضح رہے کہ تناسخ جسے ہندی مین پنر جنم اور آواگون بہی کہتے ہین یہ ہے کہ روح بعد چہوڑنے اس جسم کے کہ جسمین وہ اب ہے کسی ایسے جسم مین چلی جائے جو حسب تنوع ان کے پیٹ یا انڈے کے اندر بنایا ہوا ہو جس کو دوسرے لفظون مین تناسخ توالدی کہتے ہین یہی ہے آریون کا دعوے جسپر آیات متذکرہ بالا پیش کرتے ہین اب ہم ان آیات موصوفہ کا صاف مطلب تبلاتے ہین
واضح رہے کہ بائبل کے مقامات کا جواب گو ہمارے ذمہ نہین تاہم ہماری تقریر سے ان مقامات کا جواب بہی ہو چکیگا جس کے لئے دونو فریق (آریون اور عیسائیون) کو ہمارا مشکور ہونا چاہیئے آریون کو تو اسلئے کہ اون کے شبہات دور ہوگئے عیسائیون کو اسلئے کہ اونکی طرف سے ہم نے جواب دیکر اون کو سبکدوش کیا اور انکی طرح نہین کیا کہ تکذیب آمیز مین مسلمانون کے مقابل تمام انبیاء علیہم السلام کو گالیان سنکر یہ بہی آریون کی مدح سرائی کرتے ہین (دیکہو اخبار نور افشان) پہلے جواب دینے اور مطلب بتلانے ان آیات کے یہ بتلانا بہی ضروری ہے کہ ہر ایک کلام کے معنی وہی صحیح ہونے

بقیہ حاشیہ نمبر ا لفظون مین فہم قرآن و حدیث کہنا چاہیئے تو انکے ماننے اور تسلیم کرنے سے مین نہین جانتا کہ کون مسلمان انکار کریگا اور اگر بتقاضائے انسانیت اور بتقاضائے بشریت اون سے کچہ خلاف ہو گیا تو کیا کسی ایماندار کا ایمان بمقابلہ آیت یا حدیث

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

پاس آکر خدا سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کیلئے

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ

بخشش مانگتا تو اللہ کو معافی دینے والا

لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

مہربان پاتے پس تیرے رب کی قسم ہرگز یہ لوگ ایماندار نہ ہونگے

ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ

جبتک آپس کے جھگڑوں میں تجھ ہی کو منصف نہ بنا دینگے پھر اپنے

وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ

دلوں میں تیرے فیصلہ سے ناراض ہوں بلکہ اسکو قبول کرلیں

جب انہوں نے بوجہ انکار کے اپنا برا کیا تھا تیرے پاس آکر خدا سے بخشش مانگتے اور رسول بھی انکی منت اور اخلاص کو دیکھکر انکے لئے خدا سے بخشش مانگتا تو اللہ کو ضرور اپنے حق میں معافی دینے والا مہربان پاتے پس تیرے رب کی قسم ہرگز یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جبتک آپس کے جھگڑوں میں تجھ ہی کو منصف نہ بنا دینگے۔ پھر اپنے دلوں میں

تیرے فیصلے سے ناراض نہ ہوں

بلکہ اوسکو بخوشی قبول کرلیں

یہ تو انکا حال سنا ہے

سادہ احکام کے متعلق ہے اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنی

ہیں جو متکلم کے منشاء کے مطابق ہوں اور اگر کسی کلام کے ایسے معنی ہوں جو متکلم اوسکو صحیح نہ جانتا ہو گو اپنی کھینچ سے ہم اونکو سیدھا بھی کرلیں مگر حقیقت میں سیدھے نہیں ہونگے کیونکہ متکلم ان معنی سے انکاری ہے غالباً یہ اصول سب اہل زبان کو پسند ہوگا۔ پس بعد اس تمہید کے اجمالی جواب ان آیات سے یہ ہے کہ چونکہ متکلم قرآن (یا یوں کہئے کہ خدا) کو ناسخ سے انکار ہے کیونکہ اوس نے جزا سزا کا جو طریق بتلایا ہے کسی سے مخفی نہیں متکلم قرآن کہتے بلے کی جون کو ہرگز سزا نہیں بتلاتا ملکہ نالائقوں اور مجرموں کیلئے وہ جہنم کا رستہ کھولتا ہے تو پس آپ (یا منصف مزاج آپ کے بھائی) سمجھ سکتے ہیں کہ جس متکلم نے تناسخ سے صاف اور واضح الفاظ میں انکار کیا ہو اوسی کے کلام

اسکے ماننے کی اوسے ہدایت کریگا۔ پس مولینا عبدالحق صاحب تفسیر حقانی کا فرمانا کہ آجکل ایک فرقہ نیا پیدا ہوا ہے جو اپنے آپکو غیر مقلد اور اہل حدیث سے ملقب کرتا ہے اس (قیاس) کا منکر ہے اور اسکے جواب میں وہ احادیث پیش کرتے ہیں جنمیں کتاب و سنت پر عمل کرنے کی تاکید اور قیاس مخالف کتاب و سنت کی برائی پائی جاتی ہے لیکن جمہور کو اس سے کب انکار ہے بلکہ کتب اصول فقہ میں احناف و شوافع کے علماء اعلام نے تصریح کر دی ہے کہ اول کتاب اللہ پھر سنت رسول اللہ پھر اجماع امت پھر قیاس اور جو قیاس حدیث کے برخلاف ہو اس پر عمل کرنا درست نہیں وہ کہ

اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ

کہ اپنی جانون کو قتل کر دیا اپنے گھرون سے نکلجاؤ

مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ

تو بہت ہی کم لوگ ان مین سے کرتے اور جو کچھہ اونکو

فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

نصیحت کی جاتی ہے اگر اسپر عمل کرتے تو انکے لئے ہر طرح سے

وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ

بہتر اور ثابت قدمی کا موجب ہوتا اور اوس وقت ہم اونکو

مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ

اپنے ان سے بڑا ثواب دیتے اور انکو راہ راست پر

جانون کو اللہ کی راہ مین قتل کر دیا اپنے گھرون سے باہر نکل جاؤ تو شاید بہت ہی کم لوگ ان مین سے کرتے اور اکثر بالکل علانیہ منکر ہو بیٹھتے اور جو کچھہ انکو نصیحت کی جاتی ہے اگر اسپر عمل کرتے تو اون کے لئے ہر طرح سے بہتر اور ثابت قدمی کا موجب ہوتا

اور اوس وقت

ہم اون کو

اپنے ان سے

بڑا ثواب دیتے

اور ان کو

راہ راست

کی منزل پر

سے تناسخ کا ثبوت نکالنا کہان تک ریت کے تیل اور دمدار آدمی اور سینگ دار گدہے کے مشابہ ہوگا اب تفصیلی جواب ہی سنئے۔ پہلی دوسری اور تیسری آیت کا مطلب بالکل واضح ہے (اگر انکے ظاہری معنی ہی لئے جاوین) کہ بعض نالایقون کی شکل کو خدا نے اسی زندگی مین آدمی سے بندر کی شکل مین مبدل کر دیا اس واقع کو تناسخ سے کوئی علاقہ نہین تناسخ تو یہ ہے کہ روح بعد چھوڑنے اِس بدن کے کسی ایسے بدن مین جو موافق قاعدہ مان کے پیٹ یا انڈے کے اندر طیار ہوا ہو داخل ہو جیسی کہ ہمنے پہلی تفصیل کی ہے۔ ہان اگر اِس کو بھی آریہ تناسخ کہتے ہین تو یہ ایسا ہے کہ اپنی بیوی کا نام ملکہ رکھنا جسے کوئی دوسرا نہ مانیگا۔ چوتھی آیت کا مطلب

قیاس درست ہی بلکہ امام اعظم حضرت ابو حنیفہ نے تو صحابہ کے قیاس کے مقابلہ مین بھی اپنے قیاس کو معتبر سمجھا چہ جائیکہ حدیث و اجماع کے خلاف ہین۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ حیرت افزا ہے کہ کس زور و شور سے مولوی صاحب نے فرقہ اہل حدیث کا ذکر کیا اور کیسے حقارت آمیز الفاظ مین ان کا نام خدا خدا کر کے قلم سے نکالا مگر آخر بات نکلی تو یہ کہ اونکی دلیل کو مع دعوے مولینا صاحب نے تسلیم فرما لیا اور بجز ظاہری خفگی کے اندرونی اتفاق کی اطلاع بخشی فنعم الوفاق اسی لئے ہمنے کہا کہ اس تنازع

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
پہونچا دیتے اور جو لوگ اللہ اور اوسکے رسول کی
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
فرمانبرداری کرتے ہین وے ان لوگون کیساتھ ہونگے جنپر خدانے
النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ
انعام کئے یعنی اللہ کے نبی اور صدیق اور شہید اور
الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝
نیکوکار اور یہہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہین
ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝
یہ مہربانی خدا کی طرف سے ہوگی اور اللہ ہی جاننے والا کافی ہے

پہنچا دیتے اسلئے کہ جو لوگ اللہ اور اوس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہین وے اون لوگون کے ساتھ ہونگے جن پر خدا نے احسان اور انعام کئے یعنی اللہ کے نبی اور صدیق اور شہید اور نیکوکار اور یہہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہین انکی صحبت مین رہنے والا ہی وہی انعام پاویگا جو اونکو ملیگا۔ یہ مہربانی خاص خدا کی طرف سے ہوگی نہ کسی مخلوق کی طرف سے جو اون پر کسی قسم کا احسان جتلادے اور اللہ ہی جاننے والا کافی ہے موافق اپنے علم کے اونکو دیگا اون کو سوال تک کی بہی نوبت نہ پہنچے گی۔

شان نزول: مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ) ایک شخص ثوبان نامی آنحضرت سے نہایت محبت رکہتا تہا ایک دفعہ نہایت بیقراری مین بہاگا آیا آپنے پوچہا ثوبان کیا حال ہے اچہے ہو کہا کہ حضرت اچہا ہون کوئی بیماری نہین فقط مینے آج آپ کی زیارت نکی تہی اسلئے گہبراہٹ ہوئی اور مجہے قیامت یاد آئی تو اور بہی زائد رنج ہوا اسلئے کہ جنت مین آپ بلند مرتبہ انبیاء کے ساتہ ہونگے وہان ہماری رسائی کیسے ہوگی کہ ہم دیدار پر انوار سے مشرف ہون اوسپر آیت نازل ہوئی۔ م
راقم کہتا ہے کہ آپکی محبت کی علامت یہی ہے کہ ہر معاملہ مین آپکی سنت ملحوظ رکہ کر اوسپر عمل کرے ورنہ دعوئی محبت غلط۔ منہ

[illegible]: یہ ہے کہ خدا نے ابتدائے پیدائش مین تمام بنی آدم کی روحون کو موجود کر کے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اور اس اقرار کو اون کی طبیعت مین ودیعت کر دیا یہی وجہ ہے کہ اگر آدمی کو بد صحبت نہ ہو تو ضرور خدا کی ربوبیت کا قائل ہوتا ہے۔ بہلا اس کو تناسخ سے کیا علاقہ ؟

[illegible]: ہم آجتک نہین سمجہے یہی وجہ ہے کہ ہمنے تفسیر مین ان مسائل پر بحث کرنا ہی اپنی حیثیت سے بالا جانا ہے مبارک ہین وہ لوگ جو اس دعوی پر (کہ غیر نبی کا قول فعل نبی کے قول فعل کے مقابل سند نہین) علمی ثبوت دکہا دین ورنہ دیانی لفاظی

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ
مسلمانو! اپنے بچاؤ سے لیا
فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝ وَاِنَّ
کرو پھر چاہے متفرق ہوکر نکلو یا جمع ہوکر کوئی
مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ
تم میں سے سستی کرتا ہے پھر اگر تمکو کسی طرح کی تکلیف
مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ
پہونچے تو کہتا ہے کہ خدا نے مجھ پر بڑا ہی احسان کیا جو میں
مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ
ان کے ساتھ حاضر نہ تھا اور اگر تمپر خدا کی طرف سے مہربانی ہو

چونکہ غیب دانی خاصہ خدا ہے جو تم میں نہیں پایا جاتا لہذا تم مسلمانو! اپنے دشمنوں سے بچاؤ کرنے کیلئے ہتہیار لیا کرو۔ پھر چاہے متفرق ہوکر نکلو یا جمع ہوکر غرض جس طرح اپنے لئے مناسب سمجھو عمل کرو مگر وقت ضرورت ضرور ہی نکلو ہم جانتے ہیں کہ کوئی تم میں سے بوجہ ضعف ایمان یا نفاق قلبی کے سستی کرتا ہے اور جنگ میں نہیں نکلتا ہے۔ پھر اگر اتفاقا تم کو کسی طرح کی تکلیف پہنچے تو وہ بطور شکریہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھ پر بڑا ہی احسان کیا جو میں ان مسلمانوں کے ساتھ حاضر نہ تھا اور اگر تمپر خدا کی طرف سے مہربانی ہو جائے

پانچویں آیت کا مطلب بھی صرف اتنا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مرتے ہیں چونکہ انکو اصل غرض زندگی کی جو نجات ہے حاصل ہو چکی ہے اسلئے ان کو مردہ نہ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں بھلا اسے تناسخ سے کیا مطلب چھٹی آیت کا مطلب بھی صرف اتنا ہی صحیح ہے کہ خدا نے نانا ہے کہ ہمنے ان کافروں کو (جو قیامت کے ہونے سے اس وجہ سے منکر ہیں کہ خدا اتنی بڑی مخلوق کو کیونکر جمع کریگا) پیدا کیا ہے اور جب چاہیں گے انکی تبدیل اشکال کر دیں گے اور مٹی میں ملا دیں گے اور پھر اسی سے اوٹھا دیں گے۔ اسکو بھی تناسخ سے کیا تعلق ساتویں آیت کا مطلب بھی بالکل واضح ہے بلکہ تکذیب کے ساری تانے بانے کو توڑتا ہے خدا فرماتا ہے جسدن میت کے لئے پکارا اور آواز کیجائیگی اوس دن تم جماعت جماعت ہوکر سب حاضر ہو جاؤ گے اسسے تناسخ سے کیا مطلب معلوم ہوا کہ قرآن شریف نے جزا و سزا کیلئے روز قیامت مقرر کیا ہے وہ کہ کتون اور سوردن کی جونین۔

پر جو خدا نے خفگی فرمائی ہے کسی سے مخفی نہیں صاف فرمایا ہے "کیوں وہ باتیں منہ پر لاتے ہو جو کرکے نہیں دکھاتے یہ تو اللہ کے ہاں بڑی غضب کی بات ہے کہ کہے پر عمل نہ کرو"۔

لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون

منہ

اللّٰہِ لَیَقُوْلَنَّ کَاَنْ لَّمْ تَکُنْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ
تو کہتا ہے ہائے افسوس میں بھی ان کے ساتھ
مَوَدَّۃٌ یّٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا
ہوتا تو بڑی مراد پاتا گویا تم میں اور اس میں کبھی دوستی نہ تھی
فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوۃَ
پس جو لوگ دنیا کو آخرت کے بدلہ میں بیچ
الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلْ
دیتے ہیں اللہ کی راہ میں جنگ کریں جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے

تو نا حق ملتا ہوا کہتا ہے ہائے افسوس میں بھی انکے ساتھ جنگ میں ہوتا تو آج انکی طرح بڑی مراد پاتا پھر تو اس تمہاری مال دولت پر ایسا رنج کرتا ہے کہ گویا تم میں اور اس میں کبھی دوستی کی نسبت ہی نہ تھی ورنہ یہ تو سمجھتا کہ گو مجھکو فایدہ نہیں پہنچا مگر جبکہ میرے دوستوں کو پہنچا ہے تو فی الجملہ مجھے بھی خوش ہونا چاہئے مگر ایسا نہیں کرتا کیونکہ اس نے دنیا کو دین پر مقدم سمجھ رکھا ہے۔ مگر خالص مومنوں کی یہ عادت نہیں وہ تو دین کو دنیا پر ہر حال میں ترجیح دیتے ہیں بلکہ دنیا کو دین کے عوض حسب موقع فروخت کر دیتے ہیں پس جو لوگ دنیا کے فواید کو آخرت کے بدلہ میں بیچ سمجھ کر گویا بیچ دیتے ہیں اور دنیا کو چھوڑ کر دین لیتے ہیں اللہ کی راہ میں آخرت حاصل کرنیکو دین کے دشمنوں سے جب وہ انکو تنگ کریں تو خوب جنگ کریں یہ سمجھیں کہ مقتول ہونگے تو بڑا ہی بدلہ انکو ملیگا

فوائد

۸۔ آٹھویں آیت کا مطلب صرف اتنا ہے کہ شیطان نے جب نافرمانی کی تو اُسے حکم ہوا کہ تو اس جگہ سے نکل جا کیونکہ تو بوجہ اپنی بدکاری کے ذلیل ہو چکا ہے اسے بھی تناسخ سے کیا علاقہ۔

نویں آیت کا مطلب بھی اصحاب کہف کا قصہ ہے کہ چند لوگ جو بوجہ اپنی دینداری اور توحید باری کے مخلوق سے تنگ آکر ایک پہاڑ کی غار میں جا چھپے تھے جب وہ چلے تو انکے ساتھ ایک کتا بھی چلا۔ پھر انکی تعداد میں اہل کتاب باہم مختلف تھے انکی بابت خدا فرماتا ہے کہ بعض کہتے ہیں وہ جوان دیندار سات تھے اور کتا اُن میں آٹھواں۔ اس بھلا تناسخ سے کیا مطلب

دسویں آیت بھی بالکل واضح ہے اور تناسخ کی جڑ کاٹ رہی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب کافروں اور مکذبوں کو آگ جلا دیگی تو انکے جلے ہوئے چمڑوں کے بجائے انکو اچھا چمڑا دیا جائیگا تاکہ پھر جلیں اس سے تو بالکل ہی تناسخ باطن ہو گیا کہ خدا نے جزا سزا کے لئے کتوں بلوں کی جونوں کو تجویز نہیں کیا بلکہ قیامت کو۔

گیارھویں آیت کا صرف اتنا مطلب ہے کہ خدا فرماتا ہے تم اے مشرکو! اور نا شکو! (دہریو) خدا سے کس طرح منکر ہوتے ہو حالانکہ تم پہلے بیجان (یعنی مٹی) تھے پھر تمکو خدا نے پیدا کیا اسے بھی تناسخ سے کیا تعلق۔ اگر اموات کے لفظ پر شبہ ہو تو یہ لفظ قرآن میں خشک زمین پر بھی آیا ہے دیکھو فَاَحْیَیْنَا بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا اموات کے معنی بیجان کے ہیں۔ چنانچہ دوسری آیت پیدائش انسانی یوں بیان کرتی ہے اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ یعنی ہمنے تم کو ذلیل پانی

أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

یا غالب آجائے ہم اوسکو بہت بڑا بدلہ دینگے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تمہین کیا ہوا کہ اللہ کی راہ مین اور

وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

اون ضعیف مردون اور عورتون اور

وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا

بچون کے بچانے کو نہین لڑتے ہو جو کہتے ہین اے ہمارے

مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ

مولا ہمکو اس ظالمون کے شہر سے نکال اور ہمارے لئے اپنے ہان

لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا

سے کوئی حمایتی مقرر کر اور

مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۝ الَّذِينَ آمَنُوا

کوئی مددگار بنا جو مومن ہین

بلکہ جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑائی کرے پھر چاہے وہ مارا جائے یا دشمن پر غالب آجائے دونو حالتون مین ہم اوسکو بہت بڑا بدلہ دینگے۔ اس قدر جہاد کی فضیلت سن کر بھی تمہین کیا ہوا کہ مستعد ہوکر اللہ کی راہ مین اور اون بیچارے ضعیف مردون اور عورتون اور بچون کے بچانے کو نہین لڑتے ہو جو کفار
کی تکلیف سے بچان
اگر کہتے ہین کہ اے
ہمارے مولا ہمکو اس
ظالمون کے شہر
سے کسی وجہ سے
نکال اور ہمارے لئے
اپنے ہان سے
کوئی حمایتی مقرر کر
اور کوئی مددگار بنا۔

منی سے پیدا نہین کیا۔ بس دونو آیتون کا مطلب ایک ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہی اسکا شاہد ہے کہ انسان قبل صورت موجودہ کے بصورت منی ہوتا ہے۔

بارہوین آیت کا مطلب یہی صرف اتنا ہے کہ زمانہ سابق مین جو شخص مرتد ہو جاتے لوگون کو جادو سکھاتے تھے ہو اسکی تفصیلی تفسیر مذا لج مین دیکھو اسے بھی تناسخ سے کوئی علاقہ نہین۔ تیرہوین آیت کا مطلب وہی ہے جو چھٹی آیت کا۔

پندرہوین آیت کا مطلب صرف اتنا ہے کہ صفا مروہ دو پہاڑیاں خدا کی نشانی ہین تفصیل کیلئے دیکھو تفسیر مذالج اسے ہی تناسخ سے کیا تعلق۔

چودہوین آیت البتہ قابل ذکر ہے کہ اس آیت مین کذب فیے حسب بیان سکرٹری آریہ سماج لاہور کسی قدر جہوٹ سے بھی کام

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہین اور جو کافر ہین
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ
وہ شیطان کی راہ مین جنگ کرتے ہین سو تم شیطان
الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ
کے دوستون کو مارو شیطان کی تدبیر نہایت
ضَعِيفًا أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ
سست ہے کیا تو نے اونکو نہین دیکھا جنکو حکم ہوا تہا
كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
کہ اپنے ہاتہون کو بند رکہو اور نماز پڑہتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو

سنو! جو لوگ مومن ہین وہ اللہ کی راہ مین لڑتے ہین اور جو
کافر ہیں وہ شیطان کی راہ مین جنگ کرتے ہین سو تم شیطان
کے دوستون کو مارو وہ تم پر کسی طرح غالب نہین آسکینگے
اس لئے کہ اون کے حامی شیطان کی تدبیر نہایت سست
ہے باین ہمہ بعض ظاہری مسلمانون کے
حوصلے نسبت سابق کے بہی پست ہوگئے
ہین نہین۔ کیا تو نے اون کو
نہین دیکہا جن کی جہاد کی درخواست پر
اُن کو حکم ہوا تہا کہ ابہی جنگ کا موقع نہین اپنے ہاتہون کو لڑنے
سے بند رکہو اور خاموش ہو کر صبر سے نماز پڑہتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو

شان نزول

قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ) بعض صحابہ نے بوجہ تکلیف شدید مشرکین مکہ کے آرزو ظاہر کی تہی کہ ہمین لڑنے کی اجازت ہو
حکمت الہی کا تقاضا تہا آنحضرت نے بہی اجازت نہ دی جب مدینہ مین حکم نازل ہوا تو بعض سادہ لوح اس سے گہبرائے۔
اون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم

لیا ہے اصل مطلب آیت کا تو صرف اتنا ہے کہ خدا فرماتا ہے زمین کے چرند پرند بہی تمہاری طرح جماعت مین جیسے
تم ایک نوع ہو وہ بہی ایک ایک نوع ہین مگر چونکہ اتنے مطلب سے مکذب کا مقصود نہین ہوتا تہا اس لئے اوس نے
اسکے ترجمہ مین (تہین) کا لفظ زیادہ کیا اور یون ترجمہ کر دیا کہ "امتین تہین مثل تمہاری" جس سے آریہ سماج نے جانا
کہ ہمارے اپدیشک بڑے وِدوان (عالم) ہین کہ عربی مین بہی ایسے فاضل ہین کہ چاہین تو سیدہی عبارت کا اُلٹا
ترجمہ کرین جیسا کہ ایک مداری نے کیا تہا جو شاید کسی آریہ سماج کا ممبر تہا کہ "آمَنْتُ بِاللَّهِ بی بی آمنت کا ایک لڑا تہا۔
وَمَلَائِكَتِهِ وہ اوسکی ملائی کہا گیا وَكُتُبِهِ اوسنے اوسے کتون سے پڑوایا" اسی طرح آریہ مکذب مثل مشہور اندہون مین کا
راجا عربی کی ڈگری لینے کو اس آیت کا ترجمہ کرنے بیٹہا ہے اس پر حیرانی یہ ہے کہ خود ہی ترجمہ فارسی تفسیر حسینی سے

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ
پس جب اون پر جہاد کا حکم ہوا تو اُنہین سے ایک جماعت
مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ
لوگون سے ایسے ڈرتے ہین جیسے کہ اللہ سے
أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ
ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کہتے ہین
كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا
اے ہمارے مولا کیون تونے ہمپر ابہی سے جہاد فرض
إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا
کردیا کیون تہوڑی سی مدت تک ہمکو تاخیر نہ دی
قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا
تو کہدے دنیا کے سامان تو بہت ہی قلیل ہین آخرت کا گہر پرہیزگارون
تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ
کیلئے بہت بہتر ہے اور تمپر کچہہ بہی ظلم نہ ہوگا جہان تم ہوگے

پس جب ان پر جہاد کا حکم ہوا تو اونہین سے ایک جماعت لوگون
سے بوجہ بزدلی کے ایسے ڈرتے ہین جیسے کہ اللہ سے ڈرنا چاہئے
بلکہ اس سے بہی زیادہ اور بطور رنج کے کہتے ہین ای ہمارے
مولا! کیون تونے ہمپر ابہی سے جہاد فرض کردیا کیون تہوڑی
سی مدت تک تونے ہمکو تاخیر نہ دی تو اے محمد انسے کہہ دے
کہ بہلا کب تک جیو گے دُنیا کی زندگانی اور اوس کے سامان
تو بہت ہی قلیل ہین اسمین دل لگا کر کیا لوگے آخرت کا گہر
پرہیزگارون
کے لئے بہت
بہتر ہے جہان
تم کو پورا بدلہ ملیگا
اور تمپر کچھ بھی ظلم
نہ ہوگا۔ یہ بہی
ضرور نہین کہ تم میدان جنگ مین مرہی جاؤ اور بغیر جنگ کے ہمیشہ زندہ رہو

بقیہ حاشیہ

نقل کرتا ہے جس کے الفاظ یہ ہین کہ ایشان اُمتا نند مثل شما در آفرینش و مردن و زندہ شدن ”کیا کوئی فارسی خوان بہی سمجھ سکتا ہے مین نہین جو اس فارسی کو سمجھے کہ ”اند“ کا لفظ حال کیلئے ہے یا ماضی کے لئے اصل یہ ہے کہ جب آدمی کو خوف خدا نہ ہو تو پہر جو چاہے کرتا پہرے **اذا لم تستحی فاصنع ماشئت** سچ ہے

بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

بعد جواب آیات مذکورہ کے ہمارا حق ہے کہ ہم بہی آریون سے دو چار رہون آریون کا دعوی جو ہمنے اونکی کتاب سے نقل کیا ہے اپنے مفہوم بتلانے مین بالکل صاف اور واضح ہے کسی شرح اور حاشیہ کا محتاج نہین مضمون صاف ہے کہ انسانی قالب روحون کے لئے اصل ہے اور باقی حیوانی قالب بطور سزا حسب جرایم ملتے ہین۔ پس اگر یہی

الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة وان تصبهم حسنة

موت تمکو آ دبا ئیگی گو تم بڑے مضبوط قلعون

یقولوا هذه من عند الله وان تصبهم سیئة یقولوا

مین ہی ہو اگر اونکو بہلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہین کہ یہ اللہ

قل کل من عند الله فمال هؤلاء القوم

کی طرف سے ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچی تو کہتے

لا یکادون یفقهون حدیثا ما اصابک

ہین یہ تیری طرف سے ہے پہران لوگون کو کیا ہوا کہ بات ہی

من حسنة فمن الله وما اصابک من

جو تجہہ کو بہلائی پہنچے وہ تو اللہ کی مہربانی سے آور جو تجہہ کو تکلیف

سیئة فمن نفسک وارسلناک للناس

پہنچے وہ تیری نفس ہی ذریعے سے تو تجہہ کو لوگون کے لئے رسول بناکر

بلکہ جہان تم ہوگے خواہ میدان جنگ مین ہو یا اپنے گہرون مین عورتون کے پاس ہو وقت مقرر پر موت تمکو آدبا ئیگی گو تم اوسوقت بڑے مضبوط قلعون مین ہی ہو تعجب ہے کہ بجائے فرمانبرداری اور اطاعت کے ایسے ہو رہے ہین کہ اگر ان کو بہلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہین یہ اللہ کیطرف سے ہمکو پہنچی اور اگر اتفاقاً کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہین یہ تیری طرف سے ہے ممکن نہین کہ کوئی شے بغیر حکم الہی کے ہو سکی پہران لوگون نا فہمون کو کیا ہوا کہ ایسی صریح بات ہی نہین سمجہتے کہ جو کچہہ ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے گو یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر ایک کام کے اسباب ہوتے ہین مگر اس طور سے نہین جیسے کہ یہ سمجہتے ہین کہ ایک کی نحوست سے دوسرے کو تکلیف پہنچے بلکہ اصل یہ ہے کہ جو تجہہ کو (اے مخاطب) بہلائی پہنچے وہ تو محض اللہ کی مہربانی سے ہے کیونکہ کسی کا خدا کے ذمہ کسی طرح کا حق نہین جو کچہہ ہے اوسکا احسان ہے اور جو تجہہ کو تکلیف پہنچے وہ تیری نفس سے ہے یعنی بعض اوقات مناسب مصلحت خفیف سی تکلیف پہنچانی منظور ہوتی ہے۔

آریون کا مذہب ہے اور مشکل یہی ہے تو ہماری طرف سے اس پر مختصر سی نظر ہے۔
(۱) اول یہ کہ دنیا کے کل اجسام جو اجزا سے مرکب ہین اپنی ترکیب کی وجہ سے ضرور کسی خاص وقت سے موجود ہوئے ہین جس سے پہلے نہ تہے اسلئے کہ مرکب اپنی حالت ترکیب اجزا مین علیحدگی اجزا سے خبر دیتا ہے پس ضرور ہے کہ کسی خاص وقت سے اسکی ابتدا ہوئی ہو جو ترکیب کنندہ نے ان کے لئے مناسب سمجہی ہو پس ابتدائے آفرینش عالم مین خدا نے روحون کو کونسا قالب بعد ترکیب عنایت کیا تہا اگر سبکو قالب انسانی ہی دیا تہا اور قرین انصاف بہی یہی ہے کہ جب جرم نہین تو حیوانی قالب جو روحون کے لئے بدکاری پر ایک قسم کا قیدخانہ ہے کیون ملنے لگا تہا۔ جو خدا کی قدوسیت کے برخلاف ہے پس ایسے وقت مین کہ تمام روحین دنیا میں انسانی قالب

رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مَنْ
بہیجا ہے اور خدا ہی گواہ کافی ہے جو شخص
يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ
خدا کے رسول کی تابعداری کرتا ہے وہ اللہ کی تابعداری
تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝
کرتا ہے اور جو منہ پہیرتا ہے ہمنے تجھ کو ان پر نگہبان کرکے
وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ
کہتے ہین کہ ہم حاضر ہین پہر جب تیرے پاس سے علیحدہ ہوتے
عِنْدِكَ بَيَّتَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ
ہین تو ایک جماعت اون مین سے تیرے کہنے کے خلاف
تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ
مشورے کرتے ہین انکو مشورے اللہ کے ہان محفوظ ہین پس تو ان سے منہ پہیر

نحوست کو تیری طرف نسبت کرنا بالکل لغو اور جہوٹ ہے کیونکہ ہمنے تو تجھ کو لوگون کے لئے رسول بنا کر بہیجا ہے اور تیری تبلیغ رسالت پر خدا ہی گواہ کافی ہے وہ جانتا ہے کہ تونے اونکو پہنچا دیا اگر تیری مانین گے تو خدا کی خوشنودی حاصل کرینگے اور اگر بے ادبی کرینگے تو سزا پاوینگے کیونکہ جو شخص خدا کے رسول کی تابعداری کرتا ہے درحقیقت وہ اللہ کی تابعداری کرتا ہے جس نے اوسکو بہیجا ہے اور جو تیری طاعت سے منہ پہیرتا ہے تیرا کچہہ نہیں بگاڑتا کیونکہ ہمنے تجہ کو اون پر نگہبان کرکے نہین بہیجا کہ اونکے بگڑنے کا تجہ سے جواب طلب ہو ہم اونکی حالت کو خوب جانتے ہین علاوہ بداعمالیون کے دورنگی چال چلتے ہین تیرے سامنے اگر کہتے ہین کہ ہم تعمیل ارشاد کو حاضر ہین۔ پہر جب تیرے پاس سے علیحدہ ہوتے ہین تو ایک جماعت اون مین سے یعنے سرگروہ اونکے تیرے کہنے کے خلاف بہتان باندہتے اور مشورے کرتے ہین جس سے لوگون کو تیری طرف سے نفرت ہو یاد رکہین انکے مشورے اور بہتان اللہ کے ہان محفوظ ہین جنکی سزا انکو بھگتنی ہوگی پس تو انسے منہ پہیر

مین ہی ہونگی حیوانی کام کس سے لیتے ہونگے جن کا شمار کرنا ہی وقت ضایع کرنا ہے کون نہین جانتا کہ دنیا کے انتظام کا مدار ہی حیوانات پر ہے۔ یہ سب کام جو حیوانات دے رہے ہین (مثلاً ہل چلانا۔ دودہ دینا۔ چمڑون سے ذاید پہنچانا) انسانون سے لئے جاتے ہونگے ۔ ایک آدمی کے مرنے پر اوسکا چمڑا اوتار کر جوتے بنا لیتے ہونگے اور ہر ایک شخص وقت ضرورت اپنی عورت کا دودہ پی لیتا ہوگا۔
علاوہ ما سکے آریون کے خیال کے مطابق مرد عورت کا تفرقہ ہی اعمال سے ہی ہے۔ پس ابتدائے آفرینش مین اگر سب مرد ہی ہونگے اور غالباً یہی ہے کہ مرد ہی ہون۔ تو حاجت بشری کا کیا طریق۔ اگر بچہ بازی کو جائز رکہین تو نطفہ کس طرح ٹہرتا ہوگا۔ اور اگر کل عورتین نہین تو بہی مشکل جبتک مرد کوئی نہ ہو توالد تناسل مشکل بلکہ

عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور اسدہی پر بہروسہ کر خداہی کارساز کافی ہو

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ

کیا قرآن مین غور نہین کرتے اگر یہ

عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا

سوا خدا کے کسی اور کیطرف سے ہوتا تو اسمین کئی طرح کا اختلاف پاتے

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا

اور جب انکو پاس کسی طرف کے امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے تو

بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ

اوسکو مشہور کردیتے ہین اور اگر اوس خبر کو رسول تک

لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

اور مسلمانون کے با اختیار لوگون کیطرف پہنچاتے تو اون مین سے تحقیق کرنیوالے

اور انکی پرواہ نہ کر اور اسد ہی پر بہروسہ کر اس لئے کہ خدا ہی کارساز کافی ہے کیا ایسے منصوبہ بازی مین وقت ضایع کرتے ہین اور اس قرآن شریف مین غور نہین کرتے کس طرح انکا افشاراز صاف صاف لفظون مین کرتا ہے کہ انکو مجال تکذیب نہین ہوتی اگر یہ قرآن سوا خدا کے کسی اور کیطرف سے ہوتا تو اوسمین کئی طرحکا اختلاف پاتے جس سے اوسکی تکذیب کا اونکو موقع ملتا اور انکی چالبازی سنو کہ جب اونکو پاس کسی طرف کے امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے تو بلا سوچے بجھے اوسکو مشہور کردیتے ہین تاکہ ملک مین بدنظمی پہیلے اور اگر اوس خبر کو سن کر ہمارے رسول تک اور مسلمانون کے با اختیار لوگون کیطرف پہنچاتے تو اون مین سے تحقیق کرنیوالے اوس خبر کو محقق کرتے اور نتیجہ نکالتے اگر اوسکی اشاعت مین مصلحت ہوتی تو کرتے نہین تو اوسکو مخفی رکھتے

(۴) جب انسانی قالب بہگ جونی (قیدخانہ) نہین تو پھر وہ سوال جس ہی بحال آگر آپ لوگون نے تناسخ تراشا تہا اسی طرح بحال ہا۔ یعنی یہ کہ انسانون کی مختلف پیدائش مختلف حالت کیا باعتبار مرض وصحت اور کیا باعتبار دولت وغربت) کیون ہو اس سوال ہی بحث کی غرض سے آپ لوگون سے پہر خیم (پہلے اعمال) کا بدلہ مانا تہا کہ جس انسان نے جو کچہ پہلی جون مین کیا وہی اوسکو یہان ملتا ہے اور جو کچہ یہان کرتا ہے وہ کسی دوسری جون مین ملیگا۔ لیکن مکذب کی عبارت مذکورہ کہہ رہی ہو کہ انسانی قالب بہوگ جونی نہین جسکو دوسرے لفظون مین یون کہئے انسانی قالب سزا کیلئے تجویز نہین ہوا بلکہ روحون کی اصلی منزل ہے جب ہی تو آپ کی تمثیل قیدی والی صحیح ہو گی تو اب بتلائیے لنگڑا لنگڑا کیون ہوا اور کوڑہی کوڑھی کیون ہوا اور اندھا اندھا کیون اگر گھبر اکر کہین کہ پچھلے اعمال کا بدلا ہے تو غلط جبکہ انسانی جون بہگ جونی نہین تو اس جون مین پہلے جرمون کی سزا کیسی غرض مثل مشک پر ہے۔

فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ قَامَ تَحْتَ الْمِيْزَابِ

+ مینہ سے بہاگ کر پنالے کے نیچے آ کہڑا ہوا۔

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا

اور مہربانی نہو تو بجز چند لوگون کے سب شیطان کے پیچھے ہو لیتے

قَلِيْلًا ۝ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ

پس اللہ کی راہ مین جہاد کر تو اپنی جان کا

اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ

ہی ذمہ وار ہے مسلمانون کو بھی رغبت دے عنقریب خدا

اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ

کافرون کی جنگ کو روک دیگا اور خدا کی جنگ بڑی سخت

بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً

اور اوسکا عذاب بہت ہی سخت ہے جو شخص بھلی بات

حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ

کی سفارش کرتا ہے اوس کو اوس مین سے حصہ ملتا ہے

شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا

اور جو کسیکو برے کام کی راہنمائی کرتا ہے اوسکو بھی اوس برائی کا حصہ پہنچتا ہے

سچ تو یہ ہے کہ مسلمانو! اگر تمپر اللہ کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی موقع بموقع
ان منافقون کی چالبازی سے تمکو مطلع نہ کرتا اور فتح پر فتح نمایان
نہ دیتا تو بجز چند محقق لوگون کے سب شیطان کے پیچھے ہو لیتے
کچھ تو ان منافقون کی کارگذاری سے اور کچھ تکلیف دینی اور شکست
کہانے سے پس اس شکر کے بدلہ مین کہ تیری امت کو خدا نے
ان دونو بلاؤن سے محفوظ رکہا اللہ کی راہ مین مستعد ہو کر
جہاد کر خواہ تیرے ساتھ کوئی ہو یا نہ ہو تو اپنی جان کا ہی ذمہ وار
ہے سو پورا کر اور مسلمانون کو بھی اس کار خیر کی رغبت دے
اگر مستعد ہو کر خدا کے حکمون کی تعمیل کئے جاؤ گے تو عنقریب خدا
تمہارے دشمنو ان کافرون کی جنگ کو روک دیگا اور اون کو مغلوب
کر دیگا پہر وہ تمہارے سامنے ہرگز نہ ٹھہر سکین گے اس لئے کہ
تمہارا حامی خدا ہوگا اور خدا کی جنگ زبردست اور اوسکا عذاب
بہت ہی سخت ہے۔ اسی طرح تو مسلمانون کو ترغیب دیتا رہ نیز اکیا ہی
سے مانین یا نہ مانین تجھے تو ہر حال مین اوسکا ثواب ملجائے گا
کیونکہ جو شخص بھلی بات کی سفارش کرتا ہے کوئی اوس پر عمل کرے یا نہ کرے اوس ناصح کو تو ضرور ہی اوس
سے حصہ ملتا ہے اور ایسا ہی جو کسی کو برے کام کی راہ نمائی کرتا ہے اوسکو بھی اوس برائی کا حصہ پہنچتا ہے پہر چاہے

(۳) اگر انسانی قالب سے روح نکل کر اپنے برے کامون کا پہل کسی حیوانی جون مین بہگتنے کو جاتی ہے تو چاہئے تہا کہ انسانون کی نسبت سے حیوانات دن بدن ترقی پر ہون اور انسانی پیدائش بالکل تنزل پر اسلئے کہ یہ تو ظاہر ہے دنیا کی تمام آبادی مین سے اِس مسئلہ کے ماننے والے بہت ہی تہوڑے ہین جنکو ہندوستان مین ہندو کہتے ہین باقی سب کے سب کیا مسلمان اور کیا یہود اور کیا عیسائی کیا برہمو وغیرہ اس سے منکر ہین اسی انکار کی وجہ سے وہ بقول آپکے خدا کو سخت ظالم اندہا ماجہ سمجھتے ہین اور

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا ۝

اللہ ہر ایک چیز پر کا محافظ ہے

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ

جب تمکو کوئی سلام کہے تو اسکو سلام اچھا سلام پھر

اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

یا اوسی جیسا سلام پھیر دو خدا ہر چیز کا حساب لینے

حَسِيْبًا ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ

والا ہے اللہ کے سوا کوئی دوسرا خدا نہین بلاشبہ

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ

قیامت کے روز تمکو جمع کریگا اللہ سے زیادہ

مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ

راست گو کون ہے پھر کیون تم منافقون کے

فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ

بارے مین دو گروہ ہوکر منتفرق ہوگئے ہو اللہ نے اونکو

کوئی چھپ کر کرے یا ظاہر کسی صورت مین اوسکی کمی نہ ہوگی

کیونکہ اللہ ہر ایک چیز پر محافظ ہے ہمیشہ لوگون کو نیکی کی ترغیب

دیتے رہو اور خوش خلقی سے پیش آؤ خوش خلقی سے

ہدایت کی اشاعت ہوتی ہے جب ہی تو ہمین کہین کہ جس

وقت تمکو کوئی سلام کہے تو اوسکے سلام سے اچھا سلام اوسکو

دو یعنے السلام علیکم کے جواب مین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

کہو یا اوسی جیسا سلام پھیر دو کہ السلام علیکم کے جواب مین

وعلیکم السلام پر ہی قناعت کرو۔ غرض ہر طرح سے اوسکا جواب

دو کہ موجب تمہاری محبت اور اتفاق کا ہو اور یہ جانو کہ تمہارے

حرف حرف کا بدلہ ملیگا کیونکہ خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے اِن

صفات کا اوسمین ہونا ضروری ہے اسلئے کہ اللہ کے سوا کوئی

دوسرا خدا نہین تمام جہان کا مالک پرورش کنندہ وہی ہے

اوسی نے تمہین دنیا مین پیدا کرکے ڈھیل دے رکھی ہے انجام کار

بلاشبہ قیامت کے روز تمکو جمع کریگا جہان تمہین حساب دینا

ہوگا اس واقع کو بالکل سچ جانو اللہ سے زیادہ راست گو کون ہے جسکی بات پر یقین لاؤ گے خدا ہی تو ابتدا سے تمہارے

دشمنون کے حال تمپر ظاہر کرتا رہا جن کو تمنے بالکل مطابق پایا پھر کیون تم منافقون کے بارے مین جو اعلی درجہ کے تمہارے

دشمن ہین دو گروہ ہوکر منتفرق ہوگئے ہو بعض اونکو مسلمان جانین اور بعض اونکو کافر کہین حالانکہ وہ یقینی کافر ہین اسلئے کہ

اور ساتھ ہی اسکے یہ غضب کہ کوئی موسیٰ نبی کو مانتا ہے کوئی عیسےٰ کو کوئی سیدنا محمد (علیہم السلام) کو پس بقول آپکے

اگر یہ بڑے بڑے نیک کام بھی کیون نہ کرین تو بھی مجرم ہین۔ کافر ہین۔ پاجی ہین۔ دشمن ہین وغیرہ وغیرہ کیا نہین کہا ہین

غرض سب بے ایمانیون کی جڑ ہین۔ پھر اسپر طرفہ یہ کہ انھین ہی اکثر ملک فریب کل کے عام طور پر شراب خوار۔ ماس (گوشت) خور۔ زنا کار

اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ

اللہ نے اونکو گمراہ کردیا پھر کیا تم خدا کے گمراہ کئے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا

کو راہ پر لانا چاہتے ہو خدا جسکو راہ نہ دیوے تو اسکے لیے کوئی صورت

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ

نہ پاوےگا وہ چاہتے ہین کہ تم بہی اونکی طرح کافر ہوکر ایک سے ہوجاؤ

سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى

پس تو اون مین سے کسی ایک کو بہی دوست نہ بناؤ جب

يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

جبتک وہ گھر چہوڑکر اللہ کی راہ مین نہ نکلین اور اگر منہ

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا

پہیرین اونکو پکڑو اور جہان پاؤ قتل کرڈالو اور اون مین سے

مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اِلَّا الَّذِيْنَ

کسی کو دوست بناؤ اور نہ حمایتی ہان اون کو نہ مارو

اللہ نے اونکو بوجہ اونکی بداعمالیون کے گمراہ کردیا اب وہ ہرگز راہ پر نہین آسکین گے کیونکہ جس کی نسبت جناب باری مین سزا کا فتویٰ لگجائے اوسے کوئی منسوخ نہین کرسکتا۔ پہر کیا تم خدا کے گمراہ کئے ہوئے کو راہ پر لانا چاہتے ہو۔ ہرگز تم اس خیال مین کامیاب نہ ہوگے اسلئے کہ خدا جسکو بداعمالی کی سزا مین راہ نہ دے تو اوسکے لئے کوئی صورت نہ پاویگا کہ کیطرح اوسکو راہ راست پر لاوے تم اونکے ایمان کی نسبت جہگڑتے ہو اور وہ چاہتے ہین کہ تم بہی اونکی طرح کافر ہوکر ایک سے ہوجاؤ۔ پس جب اونکی یہ حالت ہے تو اون مین سے کسی ایک کو بہی دوست نہ بناؤ جبتک وہ گھر چہوڑکر اللہ کی راہ مین لڑنے کو نہ نکلین اور ثابت قدم نہ رہین اور اگر باوجود دعوی اسلام کے اس سے منہ پہیرین اور دھوکہ دہی اور چال بازی سے باز نہ آدین تو اون کو پکڑو اور جہان پاؤ قتل کرڈالو اور اون مین سے نہ کسیکو دوست بناؤ اور نہ حمایتی ہان اونکو نہ مارو

دروغگو۔ جوئے باز وغیرہ وغیرہ۔ رہے ہندو جو اس پاک مسئلہ کے ماننے والے اور اپنیا سے منہ پہیرنیوالے سو انکی حالت یہ ہے کہ عام طور پر سوائے معدودے چند آدمیون کے (جن کا حساب ہاتہون کی اونگلیون پر ہوسکتا ہے) سبکے سب بت پرست زانی۔ شرابی۔ جہوٹے۔ دغاباز وغیرہ وغیرہ۔ یہ ہی گئے۔ رہی مقدس قوم آریہ سو اون مین سے بہی ایک پارٹی گوشت کہانے کی وجہ سے کذبکے نزدیک راندہ درگاہ ہے اور شراب وغیرہ بہی تو انمین کچھ کم نہین ہر پس بعد اس تلاش کے اگر ہونگے اور برگزیدہ مخلوق اور پہلے مانس اور نیک اور بڑے ہی نیک ہونگے تو گہاس پارٹی کے آریہ اور پرتی نہ ہی سبہا کے ممبر ہونگے جو ان سب خرابیون اور گناہون سے پاک صاف۔ پس وہ لوگ جنہین سوائے گہاس پارٹی آریہ کے سب دنیا کی آبادی شامل ہے اگر مرین تو بوجہ اپنی بدکرداری کے ہرگز اس قابل نہین کہ انسانی جون مین آوین جبتک کہ اپنی

يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ
جو تمہارے معاہدہ والون سے معاہدہ رکہین یا تمہارے
اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ
لڑنے اور اپنی قوم (کفار) سے لڑنے سے باز آکر
اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ
تمہارے پاس آجاوین اگر خدا چاہتا تمکو
عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
تو انہین کو تمپر غالب کر دیتا پہر وہی تمکو مارتے پس اگر وہ
وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ
تم سے کنارہ کش ہوان اور تم سے نہ لڑین اور تمہاری طرف صلح کے پیغام
سَبِيْلًا ۔ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ
بہیجین تو انسے لڑائی کی خدا نے تمکو اجازت نہین دی اور لوگ
اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى
ایسے ہی تم کو ملینگے کہ جو چاہنگے کہ تم سے امن مین رہین اور اپنی قوم سے بہی
الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ
جب کوئی انکو فساد کیطرف بلائیگا تو بہاگ کر اوسکیطرف جاوینگے
پس اگر وہ تم سے کنارہ کش نہ ہوین

تمہارے معاہدہ والون سے معاہدہ رکہین یا تمہاری لڑنے
اور اپنی قوم (کفار) سے لڑنے سے باز آکر تمہارے پاس
آجاوین اور تمسے صلح جوئی کرین۔ اپنی قوت بازو کے غرور
مین ایسے لوگون کو نہ مارو اور خدا کا شکر بجا لاؤ کہ تم کو اطن
پر فتح عنایت کی ورنہ اگر خدا چاہتا تو انہین کو تمپر غالب
کر دیتا پہر وہی تمکو مارتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہون اور
تم سے نہ لڑین اور تمہاری طرف صلح کے پیغام بہیجین تو انکے
در پے ہرگز نہ ہوؤ اسلئے کہ انسے لڑائی کی خدا نے تم کو اجازت
نہین دی ہان انہی کی قسم کے اور لوگ ایسے ہی تمکو ملین گے
جو بظاہر چاہین گے کہ تم سے بہی امن مین رہین اور اپنی قوم
سے بہی لیکن عملی کارروائی انکی یہ ہوگی کہ جب کوئی انکو
جہگڑے فساد کی طرف
بلائے گا تو بہاگ کر
اوس کیطرف
جاوینگے
پس اگر وہ تمسے کنارہ کش نہ ہون

بد اعمالی کی سزا کسی حیوانی قالب مین پوری نہ کرلین۔ پس تمام دنیا کی آبادی کا خدا حافظ حالانکہ مردم شماری دن بدن
ترقی پذیر ہے بالخصوص یورپ مین اور خاص کر انگلینڈ مین جہان کہ تمام ہی حیوانی جون کے لائق ہین۔ فتدبر۔
(۴) قاعدہ کی بات ہے کہ جس مجرم کو سزا ہو بکر اوسکی اصلی حالت کی طرف پہیرنا ہو اسکو اس سزا کا علم بہی ہونا چاہئے کہ یہ سزا مجہکو
فلان گناہ کے عوض مین ہے تاکہ آیندہ کو اس گناہ سے بچے۔ پس اگر حیوانی قالب سزا کے لئے ہے تو حیوانون کو بہی اس جرم کی خبر

وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ

اور تمہاری طرف صلح کے پیغام نہ بھیجین اور اپنے ہاتھون کو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ

نہ روکین تو اونکو پکڑو اور جہان پاؤ اونکو قتل

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ؕ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ

کرڈالو انہین لوگون پر اللہ نے تمکو غلبہ دینا ہے کسی مسلمان کا کام نہین

اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا

کہ مسلمان کو قتل کرے مگر غلطی سے جو شخص کسی مسلمان کو

خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ

غلطی سے مار دے تو وہ ایک غلام مسلمان آزاد کرے اور اسکے

اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ

وارثون کو اسکا خون بہا دیوے مگر جب وارث کو

قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ

معاف کردین اور اگر وہ تمہارے دشمنون میں سے ہے گرخود مسلمان ہے،

اور تمھاری طرف صلح کے پیغام نہ بھیجین اور اپنے ہاتھون کو تمہاری لڑائی سے نہ روکین تو اونکو پکڑو اور جہان پاؤ اون کو قتل کرڈالو انہین لوگون پر اللہ نے تم کو غلبہ دینا ہے۔ ہان مسلمانون کے قتل سے پرہیز کرو کسی مسلمان کا کام نہین کہ کسی مسلمان کو دانستہ قتل کرے مگر غلطی سے ہو تو امر دیگر ہے اسکا تدارک یون ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو غلطی سے مار دے

تو وہ ایک غلام

مسلمان آزاد کرے

اور اوس کے وارثون کو اوس کا

خون بہا دیوے

مگر جب وارث اوسکے خون بہا کو خود ہی معاف کردین تو معاف بھی ہوسکتا ہے اور اگر وہ مقتول تمہاری دشمنون یعنی

حربی کفارون سے ہو مگر خود مسلمان ہے

ضرور ہے کہ فلان جرم کی پاداشس مین مجھے سزا ملی ہے تاکہ بعد پورا کرنے اِس سزا کے انسانی قالب مین آکر ویسے جرم نہ کرے لیکن برعکس اسکے ہم دیکھتے ہین کہ کسی آپ کو خبر نہین کہ پہلے وہ کس حیوان (کتے۔ بلے۔ گھوڑے بیل) کی جون مین تھا اور کس جرم کی سزا کا بدلہ تھا۔ پس جب خدا کے انصاف کو اس تفاوت مراتب کی وجہ سے بچاتے ہو تو اس سراسر ظلم کی کوئی صورت تدارک نہین کہ مجرم کو بے خبری مین سزا دیتا اور اوسکو خبر نہ ہوتا کہ کس جرم کے عوض مین یہ سزا ملی تہی اور بعد بھگتنے سزا کے اصل حالت مین بہی اوس سے بے خبری (واہ رے انصاف)؟

(۵) اگر انسان بداعمالی کی سزا بھگت کر اپنی اصلی حالت کیطرف ہی آتا ہے تو بیچارے۔ بھنگی۔ اندہے۔ کوڑہی۔ خدامی سایل۔ گدا۔ فاقہ پر فاقہ اٹھانے والے کیا ہمیشہ اسی حالت مین رہین گے اور ہمیشہ سے اسی حالت مین ہین کیونکہ بقول آپکے

مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

تو صرف مسلمان غلام کا آزاد کرنا اور اگر وہ

مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ

تمہارے معاہدہ دار قوم میں سے ہے تو اوسکے وارثوں کو خون بہا

رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

دینا اور ایک غلام مسلمان کا آزاد کرنا ضروری ہے پھر جو شخص

مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا

غلام نہ پاوے تو دو مہینے پے در پے روزہ رکھے یہ اللہ کے ہاں سے معافی ہے

حَكِيمًا ۝ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے جو شخص مومن کو دانستہ قتل کر ڈالیگا تو اوسکا

جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ

بدلہ جہنم ہے جسمیں وہ ہمیشہ رہیگا اور خدا کا غضب اور

تو صرف مسلمان غلام کا آزاد کرنا قاتل کے ذمہ ہی - اور اگر وہ مقتول مومن تمہارے معاہدہ دار قوم میں سے ہے تو اوسکی وارثوں کو خون بہا دینا اور ایک غلام مسلمان کا آزاد کرنا ضروری ہے پھر جو شخص غلام یا اوسکی قیمت نہ پاوے تو وہ مہینے پے در پے روزہ رکھے یہ اللہ کے ہاں سے معافی ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے اوسکی علم و حکمت کا یہی تقاضا ہے کہ یہلی باتیں تمکو بتلاوے اور روزہ ہی رکھنے پر بہی معافی دیدے - البتہ جو شخص مومن کو بلحاظ ایمان دانستہ قتل کر ڈالے تو اوس کا بدلہ اس گناہ کی سزا میں جہنم ہے جسمین وہ ہمیشہ رہیگا - اور خدا کا غضب اور

جس درجہ جسمانی سے تنزل ہوا تہا اسی درجہ مین انتقال کیا جاتا ہے تو کیا ان معذوروں کی روحون نے کوئی تمسک لکھ دیا ہوا ہے کہ ہمین یہی حالت پسند ہے اور کہہ دیا ہے کہ ؎ اور ہونگی تیری محفل مین اوٹھنے والے حضرت داغ جہان بیٹھ گئی بیٹھ گئی (۶) اگر حیوانی قالب بہوگ جونی اور جرمون کیلئے سزا خانہ ہے تو آپ لوگون کو مسلمانون اور دیگر اقوام گوشت خورون کا شکر گزار ہونا چاہئے جو جانورون کو ذبح کر کے بہتیرے آریون کے بہائی بندون کی نجات کراتے ہین یا کر انکی سبب مین (۷) اگر قالب انسانی روحون کے لئے اصل ہے اور آپ لوگون کا یہی اصول ہے کہ روح کی خواہش ترقی علم کی طبعی اور اصلی ہے اسی وجہ سے وہ باوجود قدیم ہونیکے خدا کے قابو مین آئی تا کہ اس سے جسم لیکر اپنی معلومات وسیع کرے تو یہ کیا وجہ ہے کہ بہت سی انسان بالخصوص برہمن جو ہندون مین بڑی اول درجہ کی شریف قوم ہے ترقی علم سے محروم ہین اگر اس قالب انسانی مین روح اپنے اصلی تقاضا کو پورا نہ کریگی تو کون سے قالب مین کریگی حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ بہت سون کو علاوہ دنیاوی موانع کے قدرتی موانع بہی ہوتے ہین مثلاً آنکھ سے اندہا ہونا یا کان سے بہرہ ہونا یا کسی ایسے نادار کے گہر مین پیدا ہونا جہان بجز

وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیۡمًا ۝

اور لعنت اوسپر ہوگی اور اوسکے لئے بڑا عذاب طیار ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِیۡ

مسلمانو جب کبھی تم اللہ کی راہ مین سفر کو جاؤ تو

سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا

بخوبی دریافت کر لیا کرو اور جو کوئی تمکو

لِمَنۡ اَلۡقٰۤی اِلَیۡكُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا

سلام علیکم کہے تو اوسکو مت کہو کہ تو مسلمان نہین کیا

تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا

کیا دنیا کا اسباب لینا چاہتے ہو

اور لعنت اوسپر ہوگی اور اوسکے لئے بڑا عذاب طیار ہے اِس خیال سے کہ تم بھی اِس عذاب مین کہین مبتلا نہ ہو جاؤ تمہین ہدایت کی جاتی ہے کہ مسلمانو جب کبھی تم اللہ کی راہ مین سفر کو جاؤ تو مخاطبون کا حال بخوبی دریافت کر لیا کرو کہ مومن ہین یا کافر تاکہ غلطی سے کسی مسلمان کو نہ مارو اور جو کوئی نا واقفی مین تمکو سلام علیکم کہے تو اوسکو مت کہو کہ تو مسلمان نہین یونہی ہمکو فریب دینا ہی کیا تم اوسکو مار کر دنیا کا اسباب لینا چاہتے ہو

شان نزول

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا) ایک دفعہ صحابہ کے لشکر کے مقابل ایک شخص سلام کہتا ہوا آیا اوسکی غرض یہ تھی کہ چونکہ میں مسلمان ہون انکو خبر کر دون تاکہ غلطی سے مجھکو قتل نہ کر ڈالین صحابہ مین سے ایک شخص نے اِس خیال سے کہ یہ صرف ظاہر داری کرتا ہے اوسے قتل کر ڈالا چونکہ یہ قتل قانون اسلامی کے خلاف تھا اسلئے یہ آیت نازل ہوئی سعد بالاختصار منہ

تفسیر نمبر ۹

پیٹ پالنے کے (وہ بھی بھیک مانگنے اور پاخانہ اوٹھانے سے) کچھ کر ہی نہین سکتے۔

(۸) اگر انسانی قالب اصلی ہے اور جس قالب سے انتقال ہوتا ہے اوسی قالب مین روح آتی ہے تو ذرا غور کیجئے کیا اسی طرح مرتے رہین گے اور اِنکی روحین ہمیشہ سے اسی طرح چھوٹی عمر مین بلکہ بعض ماں کی پیٹ مین ہی قالب چھوڑتی آئی ہین اگر ندکورہ درجہ جسمانی کے سنی یہ بتلاؤ کہ امیری اور غریبی کی حالت مراد ہے اور تو پھر بھی سوال ہوگا کہ غریب بدمعاش ہیکر جو بوجہ ناداری کے سبب اعمال کر گزرنے مین یہی اِن کے لئے اعلی درجہ ہے تو اِن بیچارون کی کیسی شامت آئی کہ ایک تو بوجہ ناداری اور غریبی کے بد افعال کرنے پر دنیاوی حاکم اِن کو قید کرین اور پھر انکی سزا مین بندر سور بھی بنین پھر وہان سے خلاصی پا کر بھی آدمی تو بن سے کہ دبی دہی ناداری اور غریبی کے قالب مین پر میشور اونکو بھیجتے ہے پھر اسی طرح ہمیشہ تک اُن کی بُری گت ہوتی رہی اور اگر یہ نیک ہی ہون تو کیا فایدہ جبکہ تھوڑے گناہ پر بھی حیوانی قالب مین قید ہونا اور وہان سے چھوٹ کر

فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ

خدا کے ہان غنیمتین بہت ہین تم بہی پہلے

مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ

اسی طرح تہے لیکن اللہ نے تمپر احسان کیا پس تم بخوبی دریافت

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ لَا يَسْتَوِي

کرلیا کرو خدا تمہارے کامون سے آگاہ ہے بے عذر مسلمان

الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي

بیٹھے رہنے والے اور اللہ کی راہ مین اپنے مالون

الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

اور جانون سے جہاد کرنیوالے برابر نہین ہین اپنے

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ

مال اور جان سے لڑنے والون کو بیٹھ رہنے

وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

والون پر مرتبہ مین بڑائی دی رکہی ہے دونو کو عام طور سے اچہا وعدہ دے رکہا ہے

دینی بدلہ تو اسمین نہین اگر تمکو مال اسباب کی ہی خواہش دامنگیر ہے تو اللہ سے مانگو وہ ضرور تمکو دیگا کیونکہ خدا کے ہان غنیمتین بہت ہین اگر تم سمجہو کہ یہ شخص مسلمان ہوتا تو کافرونکو چہوڑ کر پہلے ہی سے ہم مین کیون نہ آملتا تو جان لو کہ تم بہی پہلے اسی طرح کفار سے دبے ہوئے تہے لیکن اللہ نے تم پر احسان کیا پس تم بخوبی دریافت کرلیا کرو اس مین ہرگز سستی نہ ہونے دو دل مین سمجھ رکھو کہ خدا تمہارے کامون سے آگاہ ہے اس حکم سے ڈر کر ایسا ہی نہ کرو کہ جہاد ہی چہوڑ دو۔ پہر تو تم ثواب عظیم سے محروم رہجاؤ گے اس لئے کہ بے عذر مسلمان گہر مین بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ مین اپنے مالون اور جانون سے جہاد کرنے والے برابر نہین ہین۔ اپنے مال اور جان سے لڑنے والون کو گہر مین بیٹھ رہنے والون پر مرتبہ مین بڑائی دے رکہی ہے ہان دونو کو عام طور سے اچہا وعدہ دے رکہا ہے اون کے ایمان

اصلی حالت (غریبی اور محتاجی) مین آتا ہے تو کیا نتیجہ ہوگا اس سے تو بہتر ہے کہ اِس بیچاری روح کو جو بقول آپکے خدا کی پیدایش ہی نہین اس چندروزہ زندگی کے احسانات کے بدلہ مین (جو اس غریبی اور محتاجی کی حالت مین خدا نے اسپر کئے اور در در بہیک منگائی تہی) اون سے دوگنے چوگنے برس قید کرلیا جاتا اور پہر ہمیشہ کے لئے اوس کمبخت کو رہائی ہوتی اور اپنی کمائی سے آپ گذارہ کرتی اور ایسے خدا کو دور سے سلام کہتی۔ سچ پوچہو تو اگر خدا اوسے چہوڑ دے تو کبہی بہی خدا کے سامنے نہ آوے اور ایک ہی بار کے آزمانے پر اوسکے بلانے پر بہی دور سے اوسکو کہہ دیوے مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ بلکہ اور روحون کو بہی یہ کہہ کر روکے کہ ؎

حسینون سے نہ دل اپنا ہاری دیکہے بہالے مین + نہین سے سے ہو رکنے کے سنگ ناگ کالے ہین

آزمودہ کو آزمانے سے شرمندگی حاصل ہو۔

الْحُسْنٰى ۚ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ
اور مجاہدوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب عظیم کی بزرگی عطا
اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۚ
کی ہے کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ
اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے ان لوگوں کو جو اپنی جانوں
الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۖ
پر خود ظلم کرتے ہیں موت کرتے وقت فرشتے پوچھتے ہیں آپ
قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ قَالُوْٓا
کہاں تھے وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم مجبوری سے زمین میں رہتے تھے
اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۚ
فرشتے کہیں کیا خدا کی زمین فراخ نہ تھی کہ اوسمین تم ہجرت کر جاتے

اور اعمال صالحہ کا بدلہ جنت میں اونکو ملیگا اور مجاہدوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب عظیم کی بزرگی عطا کی ہے یعنی کئی درجے اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی بھلا کیوں نہ ہو اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے یہ نہیں کہ خواہ مخواہ بھی بلا وجہ کفار کے ملک میں (جہاں پر احکام شریعت بجالانے سے تکلیف پہنچائی جاتی ہو) ٹھہر کر معذور ہو جائیں بلکہ ایسے لوگ درحقیقت اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں اون لوگوں کو جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں بجائے معذور رکھنے کے فوت کرتی وقت فرشتے بطور زجر کے پوچھتے ہیں کہ کیوں صاحب آپ کہاں تھے کس حال میں رہے کہ ہمیشہ دینی امور میں ذلت اور رسوائی ہی اپنے پر لیتے رہے اسکی وجہ کیا تھی وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم مجبوری سے کافروں کی زمین میں رہتے تھے یہ وجہ ہماری دینی ذلت کی تھی فرشتے کہتے ہیں یہ تمہاری وجہ موجہ نہیں کیا خدا کی زمین فراخ نہتی کہ اوسمین تم ہجرت کر جاتے

شان نزول (اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ) بعض لوگ باوجود مسلمان ہونے کے آنحضرت کی ہجرت کے بعد بھی مکہ شریف میں ہی رہے حتیٰ کہ طوعاً و کرہاً جنگ بدر میں مشرکین مکہ کے ہمراہ ہو کر بمقابل اہل اسلام لڑنے کو بھی آئے اونکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی م باختصار منہ

تنبیہ: (۹) اگر انسانی قالب روحوں کیلئے اصل ہے اور حیوانی قالب قید خانہ تو بتلائے اگر ایکہزار یا کم سے کم سو سال تک تمام مخلوق نیک کام کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے وہ لائق سزا ہوں تو بوجہ انکی بیداری کے یہ تو حیوانات کے قالب میں جانے سے رہے ان البتہ حیوانات اپنی قید بھگت کر اصلی حالت انسانی قالب کیطرف آ دینگے جسکی وجہ سے حیوانات میں ایک روز ایسی کمی ہوگی کہ ہمیں سواری کے لئے کوئی گھوڑا دودھ کے لئے کوئی گائے اور شہد کے لئے کوئی مکھی بھی نہ ملیگی تو پھر ان بیچارے نیکوں کا جو سو سال تک نیکی کے کاموں میں لگے رہے یہی انعام ہونا چاہئے تھا کہ جو آرام انکو بدکاری میں تھا گاڑی سواری کو گئے

فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ

سو ایسون کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بُری جگہ ہے

مَصِيْرًا ۙ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

ہان وہ ضعیف مرد اور عورتین اور بچے

وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً

جو نکلنے کی طاقت رکہتے ہین اور نہ

وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ فَاُولٰٓئِكَ

راہ پہچانتے ہین سو امید ہے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا

کہ ایسون سے خدا معاف کرے گا اللہ بڑا معاف کرنیوالا

غَفُوْرًا ۝ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بخشنیوالا ہے۔ جو کوئی اللہ کی راہ مین ہجرت کرتا ہے

اور دوسری جگہ بامن و عافیت اپنی مختصر زندگی نباہتے

سو ایسون کا ٹھکانا بیشک جہنم ہوگا اور وہ بری جگہ ہے

ہان وہ ضعیف مرد اور عورتین اور بچے جو نہ نکلنے کی طاقت

رکہتے ہین اور نہ بیچارے راہ پہچانتے ہین انکے لئے دونو مانع

سخت درپیش ہین سو امید ہے کہ ایسون سے خدا معاف

کریگا اسلئے کہ اللہ بڑا معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے

تھوڑے سے عذر واقعی پر بھی معاف کر دیتا ہے

لوگ تو خواہ مخواہ ذلت اوٹھا کر کفار کے

ملک مین رہتے ہین اور ہجرت

نہین کرتے حالانکہ

ہمارے ہان قاعدہ ہے

کہ جو کوئی اللہ کی راہ مین کفار کی تکالیف سے تنگ آکر ہجرت کرتا ہے

بہنیں دودھ پینے کو جا تو رو جھ برداری کو وہ بھی ہم تھ سے جاتا رہا بلکہ بغور دیکھین تو کل انتظام عالم مین فرق آگیا اوس وقت اون نیاب ہیگتون کے موہنہ سے بیساختہ نہین نکلیگا ؎ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

اس ہماری تقریر سے نہ صرف مسئلہ تناسخ کا ابطال ہوا ہے بلکہ بغور دیکھین تو کل ویدک مت (مذہب وید) کا ابطال لازم آتا ہے کیونکہ ویدک تعلیم مین یہ تقاضا ہی نہین کہ میری پابندی سب لوگ کرین حالانکہ دین الٰہی کا یہ تقاضا ضروری ہے اس مسئلہ (عدم تقاضائے وید) کی بحث مفصل ہمارے رسالہ الہامی کتاب سے ملسکتی ہے جو عنقریب نکلنے والا ہے انشاء اللہ

(۱۰) بہ تبدیل الفاظ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ اگر حیوانی قالب بھوگ جونی ہے تو ہم فرض کرتے ہین کہ تمام دنیا مین سو دو سو سال تک تمام لوگ بدکار غدار (جیساکہ آجکل عموماً ہے) زانی شرابی کل کے کل ایسی قسم کے ہو رہین جن مین سے کوئی بھی انسانی قالب کے لائق نہ ہو۔ تو بتلائیے تمام دنیا کا انتظام کس طرح ہوگا جبکہ سارے ہی جیو (روح) بوجہ اپنی بدکاری کے حیوانی قالب مین چلے گئے اور ایک روز ایسا آپہنچا کہ سب کے سب حیوانات ہی ہون اور انسان ایک بھی نہ ہو تو نتیجہ اہل الرائے سوچ لین۔ منہ

يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ط

زمین مین بہت آسائش اور فراخدستی پاوے گا

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

جو کوئی اللہ اور رسول کی خاطر گھر سے نکلے

ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ

پھر اوسکو موت آجاوے تو اللہ کے ذمہ اوسکا ثواب ہو گیا

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے جب تم زمین مین

فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا

سفر کرنے کو جاؤ تو تمہین نماز کا قصر کرنا

مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ

جایز ہے اگر تمہین ڈر ہو کہ کافر تم کو

كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا

ستائینگے کفار واقعی تمہارے صریح دشمن

مُبِينًا ۝ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ

ہین اور جب تو (اے محمد) اون مین ہو

لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ

اور نماز پڑھانے لگو تو چاہیے کہ ایک جماعت تیرے ساتھ

وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا

کھڑی ہو جاوے اور اپنے ہتیار بہی ساتھ لیں پھر جب سجدہ کر چکیں

زمین مین بہت آسایش اور فراخدستی پاتا ہے یہ بہی نہین کہ ہجرت کا بدلہ دنیا ہی مین نہ ملے اور نہ یہ کہ گھر سے نکل کر کسی امن کی جگہ مین پہنچنے پر موقوف ہے بلکہ جو کوئی اللہ اور رسول کے دین کی خاطر گھر سے بہ نیت ہجرت نکلے پھر پہلے پانے کسی امن گاہ کے راہ مین ہی اوسکو موت آجاوے تو اللہ کے ذمہ اوسکا ثواب ہو گیا جہان سے پورا پورا اوسکو ملیگا ایک حبہ بہی نقصان نہ ہوگا۔ اسلیے کہ خدا بڑا بخشنیوالا مہربان ہے ذرا دل جھکنے کی دیر ہے کہ فوراً اوسکی رحمت دستگیر ہو جاتی ہے دیکھو تو دنیا مین اوسکی مہربانی کے آثار جو مہاجرین پر ہین بلکہ اونکی طفیل تمام مسلمان مسافرون پر کیسے ہین کہ ہمنے عام حکم دے رکھا ہے کہ جب تم زمین مین سفر کرنے کو جاؤ تو تمہین نماز کا قصر کرنا جایز ہے یعنی بجائے چار رکعت کے دو ہی پڑھو اگر تمہین ڈر ہو کہ کافر لوگ نماز مین تمکو ستائینگے کیونکہ کفار واقعی تمہارے صریح دشمن ہین۔ اور جب تو (اے محمد یا تیرا کوئی نایب) اون مسلمانون مین ہو اور نماز پڑھانے لگے تو چاہیے کہ اون حاضرین مین سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو جاوے اور ایک جماعت کفار کے مقابلہ پر جمے رہین اور وہ کھڑے ہونیوالے بقدر حاجت اپنے ہتیار بہی ساتھ لے لین پھر جب پہلی رکعت کا دوسرا سجدہ کر چکین

فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ
تو تمسے پیچھے چلے جائیں اور دوسری جماعت
اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
جنہوں نے نماز نہیں پڑھی آ جائیں اور تیرے ساتھ نماز پڑھ
حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور اپنا بچاؤ اور ہتیار ساتھ ہی رکھیں کافروں کی تو یہ
لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ
دلی آرزو ہے کہ کسیطرح تم اپنے ہتیاروں اور بچاؤ سے غافل ہو تو
عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
تو تمپر ایک ہی دفعہ ٹوٹ پڑیں اگر تمکو بارش وغیرہ
اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى
کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو
اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ
ہتیار اُتار رکھنے مین تمپر گناہ نہین اپنا بچاؤ ساتھ رکھو
اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ فَاِذَا
اللہ نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے پس
قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
جب تم نماز پڑھ چکو تو کھڑے بیٹھے کروٹوں پر لیٹے ہوئے اللہ کو
وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
یاد کرو پس جب تمکو جنگ سے آرام ملے تو نماز پڑھو

تو تمسے پیچھے چلی جائیں اور دوسری جماعت جنہوں نے ابھی نماز کی کوئی رکعت نہین پڑھی اور ہنوز تمہاری حفاظت کو کفار کے مقابلہ کھڑے ہین آ جائین اور تیرے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھ لین اور جب تو اپنی دو رکعتون پر سلام دے چکے تو ہر ایک جماعت پہلی اور پچھلی اپنی ایک ایک رکعت علیحدہ پڑھ لین مگر اپنا بچاؤ اور ہتیار ساتھ ہی رکھیں شاید کہ عین نماز مین ہی کفار حملہ آور ہون تو انکو روکنا پڑ جائے اسلئے کہ کافرون کی تو یہ دلی آرزو ہے کہ کسیطرح تم اپنے ہتیارون اور سامان سے غافل ہو تو تمپر ایک ہی دفعہ ٹوٹ پڑین سو تم اسکا لحاظ رکھو کہ کہین انکو تمہاری غفلت مین موقع نہ ملجائے ان اگر تمکو بارش وغیرہ کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو اور تمام ہتیار اوٹھانے تمکو مشکل ہون تو ایسی صورت مین ہتیار اتار رکھنے مین تمپر گناہ نہین۔ رکھ دو۔ مگر پھر بھی تمام نہین تو بقدر ضرورت اپنا بچاؤ ساتھ رکھو اور یہ نہ سمجھو کہ کفار کی بڑی شان وشوکت ہے جو ہمکو ایسے تاکیدی حکم ہو رہے ہین ایسا نہ ہو کہ اگر ہمسے ذرہ غفلت ہو جائے تو کافر ہمپر غالب آ جائین ہرگز تمپر غالب نہین آوینگے اسلئے کہ اللہ نے کافرون کے لیے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے سو اب ان کی ذلت کے ایام آگئے ہین پس جب کسی جھگڑے مین نماز پڑھ چکو تو ہر حال مین کھڑے بیٹھے کروٹون پر لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرو پھر جب تمکو جنگ سے آرام ملے اور

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا
نماز مسلمانون پر بڑا تاکیدی
مَّوْقُوْتًا ۝ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُوْنُوْا
فرض ہے کفار کی تلاش مین سست نہ ہو
تَأْلَمُوْنَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُوْنَ كَمَا تَأْلَمُوْنَ
اگر تم تکلیف پاتے ہو تو وہ بھی تمہاری طرح
وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ وَكَانَ
تکلیف اوٹھاتے ہین تم اللہ سے اوسکی امید رکھتے ہو جسکی اونکو نہین
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
اللہ کو جانتا اور بڑی حکمت والا ہے ہمنے سچی کتاب
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرٰىكَ
تیری طرف اتاری ہے کہ تو لوگون مین اللہ کے بتلائے ہوئے
اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ
حکم کرے اور دغابازون کا حمایتی نہو اور اللہ سے
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ
بخشش چاہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اون کیطرف سے

کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو تو مثل سابق پوری نماز پڑھو اسلئے کہ نماز مسلمانون پر بڑا تاکیدی وقت بوقت فرض ہے اسمین کسیطرح کی کمی نہ ہونے دو اور آرام مین پہنس کر کفار کی تلاش مین سست نہ ہو اگر تم اسمین تکلیف پاتے ہو تو وہ بھی تو تمہاری طرح تکلیف اوٹھاتے ہین پس جب وہ تمہاری تلاش مین سست نہین ہوتے تو تمہاری سستی کے کیا معنی؟ حالانکہ تم اللہ سے اوس ثواب کی امید رکھتے ہو جسکی اونکو نہین اور جان لو کہ اللہ سب کچھ جانتا اور بڑی حکمت والا ہے اوس نے اپنے دین کی حمایت کا دار و مدار تم ہی پر نہین رکھا ہوا بلکہ اپنی حکمت کے ذریعہ ہر طرح سے کرسکتا ہے اس جنگ جہاد سے یہ ہرگز منظور نہین کہ تم خونخوارون کیطرح موقع بے موقع آدمیون کو تنگ کرتے پہرو اور مسلمان اور کافر کے معاملہ مین مسلمانون کو بھی خواہ مخواہ چاہے وہ غلطی پر بھی ہو ترجیح دینے لگو نہین ہرگز یہ منظور نہین بلکہ ہمنے تو یہ سچی کتاب تیری طرف اس لئے اتاری ہے کہ تو لوگون مین اللہ کے بتلائے ہوئے قواعد سے حکم کرے اول اون مین سے یہ ہے کہ ظالم اور مظلوم مین تمیز کرے اور دغابازون کا حمایتی نہ ہو۔ اگر تجھ سے سہوًا اس فیصلہ مین غلطی ہو جائے تو اللہ سے اوسکی بخشش چاہ وہ معاف کر دیگا اس لئے کہ خدا بڑا بخشنے والا

شان نزول

ف (اِنَّا اَنْزَلْنَا) ایک شخص نے کسی دوسرے کی بوری آٹے کی چرا کر ایک یہودی کے ہان رکھ دی لوگونمین جب اس چوری کا چرچا ہوا تو بعض لوگون نے آٹے کے نشان سے پہچانا کہ یہان سے آٹا نکل کر اوس یہودی کے مکان پر گیا ہے اوس یہودی سے دریافت کیا تو اوس نے اصل چور کا نام لیدیا اوس چور کی برادری کے لوگون نے آنحضرت کی خدمت شریف مین آکر واویلا کیا کہ ہمارا آدمی ناحق بدنام ہو رہا ہے آپ لوگونکو سمجھا دین کہ اوسکا نام نہ لین چنانچہ آپنے اونکے ظاہری حال پر رحم کہا کر چاہا کہ لوگون کو اوسکا نام لینے سے روکین مگر چونکہ درحقیقت اسیکا کام تہا اوسکے حق مین آیت نازل ہوئی (معالم)

عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
جھگڑا نہ کیا کر جو اپنے بھائیون کی خیانت کرتے ہین خدا کو
مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝ يَّسْتَخْفُوْنَ
دغاباز بدکار ہرگز پسند نہین لوگون سے تو
مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ
چھپ سکتے ہین خدا سے تو نہین چھپ سکتے جب رات
مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ
کو ناپسند باتون کے مشورے کرتے ہین تو وہ انکے ساتھ ہوتا ہے
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ هٰٓاَنْتُمْ
تمام ان کے اعمال کا خدا نے احاطہ کر رکھا ہے بھلا
هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ
تمنے دنیا مین تو انکی طرف سے جھگڑا کر لیا
فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ
قیامت کے روز انکی طرف سے کون جھگڑے گا یا
يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا
کون انکی کارسازی کریگا - جو شخص برا کام کرے
اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا
یا کسی بھائی پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے اللہ کی بخشش اور مہربانی
رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ
کا حصہ ضرور پاویگا جو کوئی گناہ کرتا ہے اپنا ہی برا کرتا ہے

اور اون بدمعاشون کیطرف سے جھگڑا نہ کیا کر جو اپنے بھائیون بنی نوع کی خیانت کرتے ہین خدا کو دغاباز بدکار ہرگز پسند نہین - یہ بدکار نہین سمجھتے کہ لوگون سے تو چھپ سکتے ہین خدا سے تو نہین چھپ سکتے - اسلئے کہ جب رات کو ناپسند باتون کے مشورے کرتے ہین تو وہ خدا تعالی اپنے علم سے اون کے ساتھ ہوتا ہے نا پسند باتون کی سی کوئی خصوصیت نہین بلکہ تمام ان کے اعمال کا خدا نے احاطہ کر رکھا ہے - بھلا تمنے دنیا مین تو انکی طرف سے جھگڑا کر لیا - قیامت کے روز ان کیطرف سے کون جھگڑے گا یا کون انکی کارسازی کرے گا کوئی نہین البتہ دنیا مین اس بداعمالی کا تدارک ممکن ہے کہ جو شخص برا کام کرے کہ جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے یا کسی بھائی بنی نوع پر ظلم کرے جس سے دوسرے کو صدمہ مالی بدنی یا روحانی پہنچے - پھر اللہ سے ڈر کر مظلوم سے معافی چاہے اور اپنے افعال قبیحہ پر خدا سے بخشش مانگے اللہ کی بخشش اور مہربانی کا حصہ ضرور پاویگا ان بدکارون کو چاہئے کہ اپنی بداعمالیون کا بہت جلد علاج کرین اسلئے کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے اپنا ہی برا کرتا ہے کسیکو اسکی خرابی نہین

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً
خدا سب کچھ جانتا ہے اور بڑی حکمت والا ہے جو شخص چھوٹا موٹا گناہ
اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا
کرکے کسی بیگناہ کے ذمہ لگاتا ہے تو اوسنے بڑا بہتان اور
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ
صریح گناہ اپنے سر اوٹھایا ہے اگر اللہ کا فضل اور اوسکی رحمت تیرے شامل
لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ
حال نہ ہوتی تو انمیں سے ایک جماعت تیرے بہلانیکا قصد کرچکی تھی
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ
اور اپنے ہی آپ کو بہلاتے ہیں اور تجھکو کچھ بھی ضرر نہ دے سکینگے تیرے
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
خدانے کتاب اور دانائی اور فہم کی باتیں اتاری ہیں اور تجھکو وہ باتیں
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ لَا خَيْرَ فِيْ
سکھائی ہیں جو تو نہیں جانتا تہا اور تجھپر خدا کا بڑا فضل ہے انکی اکثر سرگوشیوں
كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ
میں بہلائی نہیں۔ ہاں جو شخص دوسرے کو صدقہ یا نیک کام
اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
یا لوگوں میں اصلاح کرنیکا حکم کرے جو کوئی یہ کام اللہ کی مرضی
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
حاصل کرنے کو کرتا ہے ہم اوسکو بہت بڑا اجر دینگے

پہنچے گی کیونکہ خدا سب کچھ جانتا ہے اور ساتھ اسکے بڑی حکمت والا ہے اوسکی حکمت اور دانائی اسکی مخالف ہے کہ کسیکا کیا کسی پر ڈالے اور یہ بھی سنلو کہ جو شخص کسی قسم کا چھوٹا موٹا گناہ کرکے کسی بیگناہ کے ذمہ لگاتا ہے وہ سخت سزا میں مبتلا ہوگا کیونکہ اوسنے بڑا بہتان یعنی بیجا الزام اور صریح گناہ اپنے سر اوٹھایا ہے تو یہ ہے کہ اگر اللہ کا فضل اور اوسکی رحمت تیرے شامل حال نہ ہوتی کہ وقت بوقت تجھے تیرے مخالفون کے حال سے مطلع نہ کرتا تو تو ضرور غلطی کر بیٹھتا اسلئے کہ انمیں سے ایک جماعت تیری بہلانیکا قصد کرچکی تھی کہ تجھے کسیطرح غلطی میں ڈالیں کہ خلاف واقع سچ جھوٹ بولکر تجھ سے فیصلہ کرالیں لیکن درحقیقت اپنے ہی آپ کو بھلاتے ہیں کیونکہ انکی ایسی شوخیون کا وبال انہی کی جان پر ہوگا جس کا عوض اوٹھائینگے اور تجھکو کچھ بھی ضرر نہ دے سکینگے تو بھلا ان کے بہلانے سے کیا بھول جائیگا تیرے پر تو خدا نے کتاب قرآن شریف اور دانائی اور فہم کی باتیں اتاری ہیں اور تجھکو وہ باتیں سکھائی ہیں جو تو نہیں جانتا تہا اور علاوہ اسکے تجھپر خدا کا بڑا فضل ہے پھر بھلا جسکی حمایت اور حفاظت اس طور سے ہو اوسکو یہ خام عقل والے کیا ضرر دے سکتے ہیں بڑی سرگوشیاں کریں انکی اکثر سرگوشیوں میں بھلائی نہیں ہاں جو شخص اپنی سرگوشی میں دوسرے کو صدقہ یا نیک کام یا لوگوں میں اصلاح کرنیکا حکم کرے اسکی سرگوشی البتہ بہتر ہے

الثلثة

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ

اور جو شخص بعد معلوم ہونے ہدایت کے رسول کی نافرمانی

الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

کریگا اور مومنون کے خلاف راہ چلیگا تو جس طرف اوسنے

مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ؕ

رخ کیا ہم اوسی طرف اوسکو پھیر دینگے اوسکو جہنم مین داخل کرینگے جو بہت بری

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ

اللہ شرک کو ہرگز نہین بخشیگا اور سوا اسکے جو چاہے گا

ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ

بخش دے گا اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے

ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ

وہ تو بڑی دور کی گمراہی مین جا پڑا ہے اللہ کے سوا عورتون کو

اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ

پکارتے ہین اور شیطان مردود کو پکارتے ہین

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ

جسپر خدا نے لعنت کی ہے اور اسنے کہدیا تھا کہ مین تیرے بندون مین سے

اور جو شخص بعد معلوم ہونے ہدایت کے رسول کی نافرمانی کریگا
اور مومنون کی خلاف راہ چلے گا تو جس طرف اوس نے
رخ کیا ہم بھی اوسی طرف اوسکو پھیر دینگے اور انجام کار اوسکو
جہنم مین داخل کرینگے جو بہت بری جگہ ہے جسپر ہم اونکو جہنم
مین داخل کرینگے یہ عام قاعدہ ہوگا کہ اللہ شرک کے جرم کو ہرگز
نہین بخشیگا اور سوا اسکے جو چاہیگا بخش دے گا اس لئے
کہ جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ تو بڑی ہی دور کی گمراہی
مین پڑ جاتا ہے - دیکھو تو کیا احمق پنا ہے کہ اللہ کے سوا عورتون
جیسی کمزور چیزون کو پکارتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ ہم کن کو پکار
رہے ہین وہ اپنی زندگی مین نیک ہون یا مقرب الٰہی مگر
درجہ خداوندی اور حاجت روائی تو کسی مخلوق کو حاصل نہین ہو سکتا
گو بظاہر اپنے زعم مین ان بزرگون کی عبادت کرتے ہین مگر
درحقیقت یہ لوگ شیطان مردود کو پکار رہے ہین جسپر خدا نے

لعنت

کی ہے اور اُس نے

اوسی وقت کہدیا تھا کہ مین تیری بندون مین سے

شان نزول

ـله (ومن یشاقق الرسول) جس چور کا پہلی آیت مین ذکر ہے بعد ثبوت چوری کے مکہ کے مشرکون مین جا ملا اور اسلام اور اہل اسلام سے مرتد ہو گیا اوسکی حق مین یہ آیت نازل ہوئی سم
راقم کہتا ہے یہ حالت اور سزا مرتد کی جب ہی ہے کہ ارتداد پر قایم رہا اور اگر توبہ کر کے مسلمان ہو جاے تو سب کچھ معاف ہے چنانچہ
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مین ارشاد ہے - منہ

نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ

ضرور ایک حصہ اپنا تابعدار بناؤنگا اور انکو گمراہ کرونگا انکو جی مین

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ

امیدین ڈالونگا اون کو تبلاؤنگا تو چارپاؤن کے کان ٹہیارینگے

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ

اور اون کو تبلاؤنگا تو وہ اللہ کی پیدایش کو بدل دینگے جس

يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ

خدا کو چھوڑکر شیطان کو اپنا دوست بنایا پس اوسنے

خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۭ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ

صریح ٹوٹا پایا اونکو وعدے دیتا ہے اور آرزوئین دلاتا ہے

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ

اور جھوٹی آرزوئین دلاتا ہے انہین کا ٹھکانہ

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا

جہنم ہے اور اوس سے نکلنے کی راہ نہ پاوینگے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اونکو ہم ایسے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

باغون مین داخل کرینگے جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی جنمین ہمیشہ

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ع

رہین گے اللہ کا وعدہ سچا ہے اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہے

ضرور ایک حصہ اپنا تابعدار بناؤن گا اور اونکو گمراہ کرون گا جس کا طریق یہ ہوگا کہ ابتدا مین اون کے جی مین امیدین ڈالون گا اور بعد اس کے جب وہ کسیقدر اسمین مصروف ہو نگے تو اون کو تبلاؤں گا تو چارپاؤن کے کان ٹہیارینگے اور غیر اللہ کے نام سے اونکو وقف کرینگے اور پہر اون کو تبلاؤن گا تو وہ اللہ کی اصلی پیدایش (یعنی توحید) کو بدل دینگے۔ یاد رکہو جس نے خدا کو چہوڑکر اشیطان کو جسکے تمہاری نسبت یہ خیال ہین اپنا دوست بنایا پس اوسنے صریح ٹوٹا پایا۔ وہ تو ایسا مکار ہے کہ یونہی اون کو بذریعہ خام خیالیون کے وعدے دیتا ہے کہ تم فلان قبر کی منت مانو یا فلان بت کے آگے مٹھائی رکہو تو تمہارا یہ کام ہو جائے اور جھوٹی آرزوئین دلاتا ہے کہ فلان قبر پر نذر چڑہانے سے قیامت کے روز اونکی شفاعت سے نجات ہو جائیگی فلان دنیا کا کام سنور جائیگا۔ وہ احمق لوگ جو اسکے خیال مین آجاتے ہین ویسا ہی کرتے ہین انہی لوگون کا ٹھکانہ جہنم ہے جہان اونکو ہمیشہ رہنا ہوگا اور وہان سے کہین نکلنے کی راہ نہ پاوینگے اور ان کے مقابل وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام بہی کئے انکو ہم ایسے باغون مین داخل کرینگے جنکے نیچے نہرین بہتی ہونگی جنمین ہمیشہ رہین گے اللہ کا وعدہ سچا ہے تبلاؤ تو اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ يَعْمَلْ

نہ تو تمہاری خواہشوں پر ہے اور نہ اہل کتاب کی مرضی پر جو

سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا

جو کوئی برا کام کریگا اوسکی سزا اوٹھائیگا اور اللہ کے سوا کسی کو اپنا حمایتی

وَّلَا نَصِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ

اور مددگار نہ پاویگا اور جو شخص مرد ہو یا عورت مسلمان ہوکر

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

نیک کام کرینگے سو جنت میں داخل ہونگے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ

اور ان پر ذرہ بھر بھی ظلم نہ ہوگا کیا کوئی شخص اوس سے بھی اچھا

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

دیندار ہے جسنے اپنے آپ کو اللہ کا تابعدار بنایا اور نیک کام بھی کرتا رہا اور

حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ وَلِلّٰهِ مَا

ابراہیم یکطرفہ کے پیچھے چلا اور ابراہیم کو خدانے اپنا مقرب بندہ بنایا تھا جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝

آسمان اور زمین میں ہے سب اوسی کی ملک ہے خدا سب کو گھیرے ہوئی ہے

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ

عورتوں کی بابت تجھ سے سوال کرتے ہیں تو کہدے کہ اللہ تمکو

پس اگر تم بھی اوسے ایسا ہی مانتے ہو تو سنو! کہ نجات

کا مدار نہ تو تمہاری مشرکین کی خواہشوں پر ہے کہ بُت پرستی

سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور نہ اہلکتاب کی

مرضی پر ہے کہ مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے نجات ہو جاتی

ہے نیک اعمال موجب نجات نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جو کوئی

برا کام کرے گا اوسکی سزا اوٹھائیگا اور اللہ کے سوا کسی کو اپنا

حمایتی اور مددگار نہ پاویگا - اور ایسا ہی جو شخص مرد ہو یا عورت

مسلمان ہوکر نیک کام کرینگے سو جنت میں داخل ہوں گے اور

ان پر ذرہ بھر بھی ظلم نہ ہوگا کہ انکے اعمال صالحہ میں سے کچھ کم

کیا جائے کیوں نہ ان لوگوں کو ایسا بدلہ ملے جنہوں نے

اللہ کے حکموں کو بدل و جان قبول کر لیا - کیا کوئی شخص اوس سے

بھی اچھا دیندار ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ کا تابعدار بنایا

اور پھر اوسکی مرضی کے موافق نیک کام بھی کرتا رہا اور خاص کر یہ بھی

کہ ابراہیم یکطرفہ کے پیچھے چلا اور کامل اخلاص کی وجہ سے ابراہیم کو خدا

نے اپنا مقرب بندہ بنایا تھا یوں تو جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب

خدا کی ہی ملک ہے کوئی مقرب منہ سے اوسکا ساجھی نہیں ہو سکتا

دنیا کے بادشاہوں پر جو وزیروں کے قبضے میں سب کچھ دے رکھتے ہیں

قیاس کرنا غلط ہے خدا باوجود اس قدر وسیع سلطنت کے بذات خود

سب کو گھیرے ہوئی ہے ہر ایک بات کو مناسب جانتا ہے اور اسی کے موافق حکم دیتا ہے لہذا تو اوسکی تبلیغ میں سرگرم رہ اور اونکی رسوم

قبیحہ از شرک کفر اور چھوٹی لڑکیوں کا قتل بڑی ہوں تو والدین کے مال سے اونکو محروم کرنا یتیم لڑکیوں پر نکاح میں لا کر طرح طرح کے ظلم و ستم کرنا وغیرہ وغیرہ

شان نزول ...

شان نزول
یستفتونک ... اور اخلاقی ...

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ

عورتون کی بابت حکم بتلاتا ہے وہی جو تمکو کتاب قرآن میں ان

لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

یتیم لڑکیون کے حق مین سنایا جاتا ہے جنکو تم پورا حق مقرر نہین دیتے اور انسے

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى

نکاح کرنا چاہتے ہو اور ضعیف بچون سے سنایا جاتا ہے اور یہ کہ یتیمون سے انصاف

بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ

کی کارگزاری کرو جو کچھ تم بھلائی کرو گے اللہ کو سب

عَلِيْمًا ۝ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا

معلوم ہے اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی بدمزاجی یا بے پرواہی

اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا

معلوم کرے تو انکو باہمی صلح کر لینے مین گناہ

صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ

نہین صلح بہتر ہے ہر نفس کو اپنے فایدہ کا لالچ ہے

وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اگر تم احسان کرو گے اور بچو گے تو خدا تمہارے سب کامون سے

خَبِيْرًا ۝ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ

خبردار ہے بیویون مین تم برابری ہرگز نہ کر سکو گے

کے مٹانے مین کوشش کر تا رہ۔ تیری کوشش کا ہی نتیجہ ہے

کہ اکثر لوگ شرک کفر چھوڑ کر اب اس درجہ پر پہنچ گئے ہین

کہ عورتون کی بابت تجھ سے سوال کرتے ہین کہ انکو نکاح

مین لاکر کس طرح معاملہ کرین۔ تو انکو آسمانی کہہ دے کہ اللہ تمکو

عورتون کی بابت بہت انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ حکم وہی

جو تمکو کتاب قرآن مین ان یتیم لڑکیون کے حق مین سنایا

جاتا ہے جنکو تم پورا حق مقرر نہین دیتے اور بوجہ خوب صورتی

اور مالداری کے انسے نکاح کرنا چاہتے ہو اور جو ضعیف

اور ناتوان بچون کیلئے تمہین اسی کتاب قرآن مین سنایا

جاتا ہے کہ انکے ماں باپ اور قریبیون کے مال سے انکو

خواہ لڑکے ہون یا لڑکیان حصہ موافق شریعت دیا کرو اور

خلاصہ سب کا یہ ہے کہ یتیمون سے انصاف کی کارگزاری

کرو جو انکے حقوق واجبہ اور جائزہ ہین عمدہ طور سے ادا کر دیا کرو اور

جو کچھ تم ان سے یا کسی غیر سے بھلائی کرو گے اسکا بدلہ پاؤ گے

اسلئے کہ اللہ کو سب معلوم ہے ہمیشہ بیوی خاوند مصالحت سے

بسا کرین۔ اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے بدمزاجی یا بے پرواہی

معلوم کرے تو انکو باہمی صلح کر لینے مین گناہ نہین کسیطرح کی

خواہ نان و نفقہ کی کمی سے یا ہو عہد پیمان جائز طور پر کر لین غرض

صلح سے رہین کیونکہ صلح عموماً بہ نسبت فساد کے بہتر ہے۔ اور اس بات کا خیال نہ رکھین کہ میرا کسیطرح کا نقصان نہ ہو ایسا کرنے سے

صلح نہ ہو گی اسلئے کہ ہر نفس کو اپنے فایدہ کا لالچ ہے دوسرے کا نقصان ہی کیون نہ ہو اپنا ہی فایدہ ہر ایک کو ملحوظ رہتا ہے مگر عادت

وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا
گو تم خواہش ہی کرو پس بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ کہ
كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ
دوسری کو لٹکتی ہوئی کر چھوڑو اور اگر آپس میں صلح سے رہو گے اور بچو گے تو
اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝
اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے
وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ۚ
اگر دونو علیحدہ ہو جاوینگے تو اللہ بھی اپنی فراخدستی سے ہر ایک کو بے پرواہ
وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي
کر دیگا اللہ بڑی فراخی والا بڑی حکمت والا ہے جو کچھ
السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ[1]
آسمان اور زمین میں ہے اللہ ہی کی ملک ہے پہلے تم سے
وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ
پہلی کتاب والوں (یہود و نصاری) کو اور تمکو بھی نصیحت کر رکھی
وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ
ہے کہ اللہ سے ڈرا کرو اگر تم اوسکی ناشکری کروگے تو جو کچھ
لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ
آسمان و زمین میں ہے سب اللہ کا ہے

[1] شان نزول وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ اہلکتاب یہود و نصاری سے بعض سوالوں کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی

پورا بدلہ دیگا اس حکم خانہ داری کا ایک ضمیمہ ہنوز اور بیان طلب ہے وہ یہ ہی سنو کہ متعدد بیویوں کی صورت میں ہر ایک امر کہانے پینے دلی محبت وغیرہ کی برابری ہرگز نہ کر سکوگے گو تم خواہش ہی کرو چونکہ یہ متعذر بلکہ قریب محال ہے پس بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو لٹکتی ہوئی کر چھوڑو کہ نہ وہ ایسی ہو کہ خاوند دار کہلائے کیونکہ تم اوسے پوچھتے نہیں اور نہ بیوہ ہے کیونکہ تمنے اوسے قید کر رکھا ہے چھوڑتے نہیں اور اگر آپس میں صلح سے رہوگے اور اختیاری معاملات مثل کھانا۔ کپڑا۔ شب باشی میں ظلم سے بچوگے تو اور امور (جیسے دلی لگاؤ کا کسیطرف زاید ہونا) اللہ تمکو معاف کر دیگا کیونکہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ناموافقت کی صورت میں عورت کو بند کرنے سے چھوڑ دینا بہتر ہے اگر دونو علیحدہ ہو جاوینگے اور ایکدوسرے کے ظلم سے دور رہینگے تو اللہ بھی اپنی فراخ دستی سے انکو ایک دوسرے سے بے پرواہ کر دیگا۔ ایسا کرنا اللہ سے کچھ دور نہیں اسلئے کہ اللہ بڑی فراخی والا ہے جس قدر چاہے ہر ایک دیسکتا ہے اور ساتھ ہی بڑی حکمت والا ہے کہ ایسے طور سے دیتا ہے جو کسیکی سمجھ میں بھی نہیں آتا ہو فراخی اوسکی کا یہی ثبوت کافی ہے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے درحقیقت اللہ ہی کی ملک ہے۔ چونکہ آسمان اور زمین کے سب لوگ کیا پہلے اور کیا پچھلے ہمارے ہی غلام اور مخلوق ہیں جب ہی تو ہمنے تمسے پہلے کتاب والوں (یہود و نصاریٰ) کو اور تمکو بھی نصیحت کر رکھی ہے کہ اللہ سے جو سب آسمان اور زمین کا خالق مالک ہے ڈرا کرو اوسکی بے فرمانی نہ کرو اسمیں تمہارا ہی فائدہ ہوگا اور اگر تم اوسکی ناشکری کروگے تو اوسکا کوئی حرج نہیں جو کچھ حرج ہے تمہارا ہی ہے کیونکہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب اللہ کا ہے کوئی شے دنیا میں نہیں جو اوسکی ملک نہ ہو

اللّٰہُ غَنِیًّا حَمِیْدًا ۝ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
بڑی خوبیوں والا ہے۔ آسمان وزمین کی سب
وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ اِنْ
چیزیں خدا ہی کی ہیں خدا اکیلا ہی کارساز کافی ہے
یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ
اگر چاہے تو سب لوگوں کو ہلاک کردے اور اوروں کو لا کر
وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا ۝ مَنْ
اللہ اس پر قادر ہے جو شخص
کَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ
فقط دنیا کا ہی انعام چاہتا ہے اللہ کے ہاں
ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا
دنیا اور آخرت دونو کا انعام موجود ہے اور خدا سنتا اور
بَصِیْرًا ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا
دیکھتا ہے مسلمانو! خدا لگتی منصفانہ
قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی
گواہی دیا کرو گو تمہارے
اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ
لئے یا تمہارے ماں باپ کیلئے یا تمہارے قریبیوں کیلئے نقصان

باوجود اس قدر وسعت کے اللہ ان سب سے بے پرواہ بذات خود بڑی
خوبیوں والا ہے۔ پھر سن رکھو آسمانوں زمین کی سب چیزیں خدا ہی
کی ہیں اگر بھلائی اپنی چاہو تو اوسی کے ہو رہو خدا اکیلا ہی کارساز
کو کافی ہے کسی کی اوسکے ہوتے ہوئے حاجت نہیں وہ ایسا
بڑا زبردست مالک ہے کہ اگر چاہے تو سب لوگوں کو ہلاک کر دے
اور تمہاری جگہ اوروں کو لے آوے یقیناً سمجھو کہ اللہ اس پر قادر ہے
پھر ایسے مالک الملک کے مرضی کے خلاف جو شخص فقط دنیا کا ہی
انعام چاہتا ہے کیسی سخت غلطی میں ہے انہیں چاہیئے تھا کہ دونو جہانوں
کا انعام مانگتے۔ کیونکہ اللہ کے ہاں دنیا اور آخرت دونو کا انعام موجود ہے
سا تھ ہی اوسکی وسعت اس امر کی مقتضی ہے کہ صرف دنیا اوس سے طلب
نہ کی جائے بلکہ دونو جہان کی بھلائی اوس سے مانگی جاوے وہ ہمیشہ
مناسب مصلحت تمکو دیتا ہے اور خدا سب کی سنتا ہے اور سب کو دیکھتا
پس اے مسلمانو! تم ہی اگر دین و دنیا کا انعام لینا چاہتے ہو تو سنو!
اسکے حصول کیلئے ضروری ہے کہ تمہارے دونو پہلو زبردست ہوں
کسی طرح کا ان میں ضعف نہ ہو سب سے زیادہ تاکیدی گو توحید سے مرتبہ میں
موخر تمہارے معاملات کا پہلو ہے اوسے ایسا مضبوط رکھو کہ علاوہ
اپنے معاملات کے اگر کسی معاملہ میں شاہد بھی بنو تو خدا لگتی منصفانہ گواہی دیا کرو
گو وہ شہادت خود تمہاری لئے یا تمہارے ماں باپ کیلئے یا تمہاری قریبیوں کیلئے

نقصان یا نقصان کا باعث ہو تو بھی تم سچی شہادت سے نہ رکو اگر کوئی شخص غنی ہو یا فقیر تو بھی اونکے لحاظ سے شہادت
میں کمی یا ونی نہ کرو نہ غریب کے حال پر ترس سے اور نہ غنی کے ڈر یا نفع کی سبب سے شہادت کو بدلو۔ کیونکہ خدا اونکا متولی ہے۔ نہ تم غریب کو اس طرح سے بغیر

إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ

اگر کوئی شخص غنی ہو یا فقیر خدا ان کا مولی ہے پس تم انصاف کیلئے

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا

اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے نہ چلو اور اگر زبان دباکر گواہی دو گے یا منہ پھیر دو گے تو

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

خدا تمہارے کاموں سے آگاہ ہے مسلمانو!

آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي

اللہ اور رسول کے ماننے میں مضبوط رہو اور جو کتاب خدا نے

نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن

اپنے رسول (محمد) پر اور اس سے پہلے اتاری ہیں اون کو ماننے میں

قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

بھی ثابت قدم رہو جو کوئی اللہ کا یا اوسکے فرشتون کا یا اوسکی

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ

کتابون کا یا اوسکے رسولون کا یا قیامت کے دن کا انکار کریگا سو بڑی دور

آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا

جو لوگ ایمان لاکر پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر منکر ہو گئے

كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا

پھر دن بدن کفر میں بڑہتے گئے خدا انکو ہرگز نہ بخشیگا اور نہ انکو راہ دکھائیگا

منظوری خدا کے نفع پہنچا سکتے ہو نہ غنی سے بغیر مرضی خدا فایدہ اوٹھا سکتے ہو پس تم

الفضا اگر تمہین اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چلو اور اگر تم شہادت نہ دو گے یا گواہی

زبان دباکر کچھ ایسی ذو الوجہین باتین کہو گے جس سے

کسی حقدار کا نقصان ہو یا بالکل ہی شہادت سے منہ پھیر دو گے

تو ان دونو صورتون مین سزایاب ہوگے اور خدا سے

کسی طرح تم اپنے آپ کو چھپا نہ سکو گے اسلئے کہ خدا تمہارے

کامون سے ہر وقت آگاہ ہے مسلمانو تمہارا دوسرا

گروہ مین اول پہلو دینداری کا ہے جو دوسرے لفظون مین

معاملات خالق کے نام سے موسوم ہے وہ یہ ہے کہ اللہ

اور رسول کے ماننے مین مضبوط رہو اور جو کتاب خدا نے اپنے

رسول (محمد) پر اور جو کتابین اس سے پہلے موسیٰ اور عیسیٰ

اور دیگر انبیاء پر اتاری ہین اون کے ماننے مین بھی ثابت قدم

رہو اور قرآن کے موافق عمل کرتے رہو اور یاد رکھو کہ جو کوئی

اللہ کا یا اوسکے فرشتون کا یا اوسکی کتابون کا یا اوسکے رسولون کا

یا دن قیامت کے ہونے کا انکار کریگا سو بڑی ہی گمراہی مین

پڑ جائیگا جس سے اوسکو حق کیطرف متوجہ ہونا مشکل ہو جائیگا اسلئے

کہ ایسے امور ضروریہ کا انکار صریح کفر ہے۔ تو گویا بعد ماننے کے جب

ہی تو ہم کہین کہ جو لوگ ایمان لاکر پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے

بعد اسکے پھر منکر ہو گئے پھر دن بدن اپنے کفر مین بڑہتے گئے یہانتک کہ مر گئے خدا اونکو ہرگز نہ بخشیگا اور نہ اونکو جنت کی راہ دکھائیگا

شان نزول (اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) بعض دنیادار پیر تو کہہ تو خود غرضون کے حق مین جو دین فروشی کو اپنا شیوہ سمجھتے ہین یہ آیت نازل ہوئی۔ منہ

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ
منافقون کو سنادے کہ انکو سخت درد کا عذاب پہنچیگا
الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
تو وہ ہین جو مومنون کے سوا کافرون کو مخلص
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ
دوست بناتے ہین کیا یہ ادنکے پاس سے عزت
فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي
چاہتے ہین عزت تو ساری اللہ کے ہاتہ مین ہے حالانکہ اوس نے کتاب
الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا
مین یہ تمپر حکم نازل کردیا ہوا ہے کہ جب تم اللہ کے حکمون سے انکار یا
وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا
مسخری ہوتی سنو تو تم اون کے ساتھ مت بیٹہو جب تک
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ
وہ کسی دوسری بات مین نہ لگین ورنہ اوسی وقت تم بہی ان جیسے ہوجاؤگے
جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا
اللہ قیامت کے روز منافقون اور کافرون کو جہنم مین اکہٹا جمع کریگا
الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ
جو تمہاری گہات مین ہین پہر اگر خدا کی طرف سے تمکو فتح پہونچے

انکے بہائی ہین وہ لوگ جو ظاہر تو کسی غرض دنیاوی کو مسلمان بنتے پر دل مین کفر چہپائے ہوئے ہین تو ان منافقون دورخون کو بہی سنادے کہ ان کو سخت درد کا عذاب پہنچیگا۔ ان کو اگر تمنے پہچاننا ہو تو ہم تبلائے دیتے ہین یہ لوگ وہ ہین جو مومنون کے سوا کافرون کو مخلص دوست بناتے ہین جب ہی تو موقع پر دینی امور مین بہی مومنون کے مقابلہ کافرون کو ترجیح دیتے ہین۔ کیا یہہ نالایق اون کافرون کے ہان سے عزت چاہتے ہین کہ اونکے ذریعہ سے لوگون مین معزز بنین۔ ہرگز عزت نہ پاوینگے اسلئے کہ عزت تو ساری اللہ کے ہاتہ مین ہے بغیر اوسکی مرضی کے کوئی معزز نہین ہو سکتے دیکہو تو اس چند روزہ عزت کیلئے کیا کیا خرابیان کیسے کیسے کفریات اختیار کرتے ہین۔ جو لوگ اللہ کی آیتون سے ٹہٹہا اور مسخری کرتے ہین اون سے ملاقات نہین رکہتے ہین حالانکہ اوسنے کتاب (قرآن شریف) مین تمپر یہہ حکم نازل کردیا ہوا ہے کہ جب تم اللہ کے حکمون سے انکار یا مسخری ہوتی سنو اور تم اوسکا رد بہی نہ کرسکو تو تم انمین مت بیٹہو جبتک کسی دوسری بات مین نہ لگین ورنہ اوسیوقت تم بہی اون جیسے ہوجاؤگے جیسے یہہ لوگ دنیا مین کفار سے دوستی محبت کرتے ہین اوسی طرح اللہ قیامت کے روز ان منافقون اور کافرون کو جہنم مین اکہٹا جمع کریگا۔ اور نشان اونکی معرفت کا معلوم کرنا ہو تو سنو! وہ لوگ ہین جو تمسے علیحدہ رہکر تمہاری گہات مین ہین پہر اگر خدا کی طرف سے تمکو فتح پہونچے تو خوشامدی بن کر ——

مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ

پہونچے کہتے ہین کیون صاحب ہم تمہارے ساتہہ نہ تہے اور اگر

لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ

کبہی کافرون کی جیت ہوئی کہتے ہین کیون صاحب ہمنے تمپر قابو نہین

وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

پایا تہا پہر تمکو مسلمانون سے نہین بچایا پس اسدہی قیامت کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي

روز انکا فیصلہ کریگا - خدا ہرگز کافرون کو مومنون پر غلبہ

الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ

نہ دے گا جو منافق

اللّٰهَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ

اسدسے داؤبازی کرتے ہین وہ انکو سزا دیگا - نماز پڑہنے بہی کہڑے ہوتے ہین

قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ

تو سست سست کہڑے ہوتے ہین صرف لوگون کے دکہانیکو اسد کی

اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ

یاد تو بہت ہی کم کرین اسی حال مین متردد ہین نہ انکی طرف نہ اونکی طرف

لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ

جسکو اسد بہٹکا دے تو اوسکی نجات کی راہ

کہتے ہین کیون صاحب ہم تمہارے ساتھ نہ تہے اس سے غرض اونکی غنیمت سے حصہ لینا ہوتی ہے جو اونکی نہایت کوشش ہے اور اگر کبہی کافرون کی جیت ہو تو چونکہ بظاہر مسلمان بنے ہوئے ہین لہذا اگر اونکی معیت کا دعوی کرین تو وہ صاف جہٹلا دینگے اسلئے اون سے یون نہین کہتے کہ ہم تمہارے ساتھ تہے بلکہ اون سے اور ہی چال چلتے ہین اون پر احسان جتلا کر کہتے ہین کیون صاحب ہمنے تمپر قابو نہین پایا تہا - پہر باوجود اسکے تمکو مسلمانون سے نہین بچایا اسوجہ سے ہم انعام کے قابل نہین ہین یہہ انکی کارروائی دنیا سازی کی ہے پس اسدہی قیامت کے روز ان کا فیصلہ کرے گا - جہان پر واقعی انکی کلی کہلجا دے گی - دنیا مین بہی خدا ہرگز کافرون کو مومنون پر غلبہ نہ دے گا - بشرطیکہ مومن مومن ہون کہ دوسرے ایسی بیجا حرکتین جو منافق کر رہے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے خیال مین اسد سے داؤبازی کرتے ہین وہ بہی انکو داؤبازی اور فریب کی سزا دیگا - ممکن نہین کہ ان چال بازیون سے اوسے فریب دے سکین جو کچہہ کرتے ہین اخلاص مندی کو اسمین مطلق نہین ہوتی یہان تک کہ نماز پڑہتے ہین تبہی کہڑے ہون تو سست سست کہڑے ہوتے ہین پہر یہہ بہی اخلاص سے نہین بلکہ صرف لوگون کے دکہانیکو کہ ہم مسلمان ہین تاکہ موقع پر آگے بڑہ کر دم مارنیکو طیار رہین جب نماز کا یہ حال ہے تو پہر اور کسی کام کا کیا ٹہیک اسد کی یاد تو بہت ہی کم کرین کبہی ہنسے ہنسانے اسد کا نام منہہ پر آگیا تو آگیا ورنہ کوئی غرض مطلب ہی نہین اسی حال مین متردد ہین کبہی ادہر کبہی ادہر دل سے نہ انکی طرف نہ اونکی طرف صرف اپنے مطلب کیطرف انکی ایسی حرکتون کی یہی سزا ہے کہ اسد نے

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
نہ پاوے گا مسلمانو! مومنون
لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
کو چھوڑکر کافرون کو دوست نہ بناؤ
الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا
کیا تم چاہتے ہو کہ صریح الزام اللہ کا
لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
اپنے ذمہ آپ ہی لگاؤ منافق آگ
فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ
کے نیچے کے درجے میں ہونگے (اور اے مخاطب)
تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا
کوئی انکا حمایتی نہ پاویگا ہان جنہون نے توبہ کرلی اور عمل درست کرلئے
وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ
اور اللہ کے دین کو مضبوط پکڑ لیا اور اخلاص سے اللہ کی عبادت کرتے رہے
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ
سو یہ لوگ مسلمانون کے ساتھ ہونگے اللہ مومنون کو
الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ
بڑا ہی بدلہ دیگا اگر تم شکرگزاری کرو
بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝
اور اللہ کو مانو تو خدا کو تمہارے عذاب سے کیا مطلب ہے خدا تو بڑا ہی قدردان ہے علم والا

بھی انکو ہمیشہ کیلئے سیدھی راہ سے بھٹکا دیا ہے پھر جس کو اللہ ہی
راہ سے بھٹکا دے تو اوسکی نجات کی راہ نہ پاویگا چونکہ ان پر جو بلا آئی
ہے وہ کفار کی دوستی سے ہی آئی ہے لہذا تم مسلمانو! مومنون کو
چھوڑکر کافرون کو مخلص دوست نہ بناؤ کیا تم یہی چاہتے ہو کہ صریح
الزام اللہ کا اپنے ذمہ آپ ہی لگاؤ اسی دوستی کی وجہ سے تو
منافق آگ کے نیچے کے درجے مین ہونگے جہان پر سب سے
زیادہ مصیبت ناک عذاب مین رہین گے اور تو (اے مخاطب)
بہت بڑی تلاش سے بھی کوئی انکا حمایتی نہ پاویگا جو انکو اس بلائے
عظیم سے رہائی دیوے یا دلادے ہان اسمین شک نہین کہ جنہون
نے اس فعل قبیح سے دنیا مین ہی توبہ کرلی اور باقیماندہ عمل
اپنے درست کرلئے اور اللہ کے دین کو مضبوط پکڑ لیا اور اخلاص سے
اللہ کی عبادت کرتے رہے تو یہ لوگ پکے مسلمانون کے ساتھ ہونگے
اللہ مومنون کو بڑا ہی بدلہ دیگا۔ اسلئے کہ جو باتین چاہئے تہین وہ
انہون نے پوری کردین پھر عذاب کیسا۔ عذاب تو سرکشی اور مخالفت
احکام الٰہی کا نتیجہ ہے ورنہ اگر تم شکرگزاری کرو اور اللہ کے حکمون کو
مانو تو خدا کو تمہارے عذاب سے کیا مطلب بلکہ تمہاری نیکیون کا عمدہ بدلہ دیگا
اسلئے کہ خدا تو بڑا ہی قدردان ہے اور ہر ایک کے اخلاص کو جانتا
ہے اوسی کے موافق بدلہ ہی دیتا ہے چونکہ خدا ہر چیز کو
جانتا ہے اسلئے اوس نے ان منافقون کی عادات قبیحہ کا
اظہار کیا اور آئندہ بھی کرتا رہے گا اس سے مت سمجھو کہ تم ہی ایک

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ

بری بات کا بلندی سے اظہار کرنا اللہ کو پسند نہیں

الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا

ہان جسپر ظلم ہوا ہو خدا سنتا ہے اور

عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا

جانتا ہے اگر ظاہر طور پر یا چھپکر نیکی کرو یا معاف

عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝

ہی کرو تو خدا بڑا ہی معاف کرنیوالا بڑی قدرت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

جو لوگ اللہ کی توحید یا اوسکے رسولوں سے منکر ہوتے

وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

ہین اور چاہتے ہین کہ اللہ اور اوسکے رسولون کے ماننے مین تفرقہ

وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ

کرین کہتے ہین کہ ہم بعض کو مانتے ہین اور بعض سے انکاری ہین

وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ

اور چاہتے ہین کہ اسکے بیچ بیچ مین راہ نکالین

سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا

یہی لوگ پکے کافر ہین

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

اور انہین کافرون کیلئے ہمنے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے

دوسرے کے عیب علانیہ بیان کرتے پہرو۔ یہہ تمہین ہرگز جایز نہین کیونکہ بری بات کا بلندی سے اظہار کرنا اللہ کو پسند نہین۔ ہان جس پر ظلم ہوا ہو وہ اگر اوس ظلم کا اظہار کسی سے کرے یا ظالم کے حق میں بددعا کرے تو اوسکو جایز ہے باوجود اس کے وہ بہی اگر آہستہ آہستہ صرف اللہ کے سامنے ہی اوس ظلم کا اظہار کرے تو بہتر ہے کیونکہ خدا تو سب کچھ آہستہ ہو یا خفیہ سنتا ہے اور ہر ایک کا حال جانتا ہے سب ہی تو تمہین کہین کہ اگر تم بجائے شکایت ظاہری کے اوس ظالم سے ظاہر طور پر یا چہپ کر نیکی کرو اور سلوک سے پیش آؤ یا اگر اتنا بڑا کر تمہارا حوصلہ نہین کہ ظالم سے بجائے بدلہ لینے کے نیک سلوک کرو تو معاف ہی کردو تو اللہ بہی تمہارے گناہ معاف کردیگا اسلئے کہ خدا بڑا ہی معاف کرنیوالا بڑی قدرت والا ہے مگر با این ہمہ جو لوگ اللہ کی توحید سے یا اوسکے رسولون سے منکر ہوتے ہین اور چاہتے ہین کہ اللہ اور اوسکے رسولون کے ماننے مین تفرقہ کرین بعض کو مانین اور بعض سے انکاری ہون نہ صرف یہی کہ یہ کفر مخفی رکھتے ہین بلکہ زبان سے بہی کہتے ہین کہ ہم بعض کو مانتے ہین اور بعض سے انکاری ہین جیسے یہودی اور عیسائی اور چاہتے ہین کہ اسکے بیچ بیچ مین راہ نکالین ان لوگون کو سخت ذلت پہنچیگی یہی لوگ پکے کافر ہین گو یہہ اپنے آپ کو اہل کتاب اور مومن کہین اور انہین کافرون کے لئے ہمنے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے -

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا

اور جو لوگ اللہ کو اور اسکے سب رسولون کو مانتے ہین اور انہین

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

سے کسی رسول مین تفرقہ نہین کرتے عنقریب اللہ انکو کامون

اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟

کے بدلے بخشیگا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ

جو تجھ سے اہل کتاب (یہود) سوال کرتے ہین کہ آسمان

كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

سے ساری کتاب اوتار دے موسیٰ سے انہون نے

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً

اس سے بڑھکر سوال کیا تہا کہنے لگے ای موسیٰ خدا ہمکو کہلم کہلا نمودار کر

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا

پس انکے ظلم کیوجہ سے انپر بجلی گری پھر کہلی کہلی نشانیان

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْ

آنے کے بعد بہی انہون نے بچہڑے کو معبود بنالیا

اور جو لوگ اللہ کی توحید کو اور اسکے سب رسولون کو مانتے ہین اور انہین سے کسی رسول کے ماننے مین تفرقہ نہین کرتے کہ بعض کو مانین اور بعض کو نہ مانین عنقریب اللہ قیامت کے دن اُن کے کامون کے بدلے مناسب انکو بخشیگا اور ان کے سب گناہ معاف کردیگا اسلئے کہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے ہر طرح سے لوگون پر احسان ہی کرتا ہے دُنیاوی حاجتون کے علاوہ دینی حاجات کیلئے نبی اور رسول بہیجتا ہے بالآخر سب لوگون کی ہدایت کو تجہے (اے محمد) رسول کرکے بہیجا اور طرح طرح کے معجزات دئے اور آیندہ بھی دیگا۔ ہان جو سوال انکا خلاف مصلحت و حکمت ہوگا وہ ہرگز پورا نہ ہوگا چنانچہ یہہ بات جو تجھ سے اہل کتاب (یہودی) سوال کرتے ہین کہ ان کے سامنے آسمان سے ساری کتاب اوتار دے مصلحت کے خلاف ہے اول تو سامنے کسی کے کبہی کتاب نہین اُتری ایسا اگر ہو تو ایمان بالغیب پھر کیا۔ دویم چونکہ قرآن شریف کے مخالف بہت قسم کے لوگ ہین ایک تو صریح اور کہلے طور پر مخالفت کر رہے ہین ایک خفیہ در پے مخالفت ہین جیسے منافق انکی بے ایمانیون اور شرارتون سے پیغمبر کو اطلاع دینی ضروری ہے جو اسی قرآن کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً دی جاتی ہے پس ان اہل کتاب کا یہہ سوال مصلحت کے کیسا خلاف ہے مگر تاہم تو ان کے اس سوال سے تعجب کر و اسلئے کہ موسیٰ سے انہون نے اس سے بہی بڑھکر سوال کیا تہا کہنے لگے ای موسے خدا ہمکو کہلم کہلا سامنے دکہا بہلا بتلاؤ یہہ سوال بہی کچھ دانائی کا سوال ہے کبہی کسی نے خدا کو دنیا مین سامنے دیکھا بہی ہے اور ممکن بہی ہے کہ کوئی بشر اوسکو دیکھ سکے ہمیشہ اوسکی قدرت سے اوسکا ثبوت ملتا ہے پس چونکہ یہہ سوال انکا بہت بیجا اور نوامد الٰہی

عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۞
پہر ہمنے یہہ بہی معاف کردیا اور موسیٰ کو غلبہ ظاہر دیا
وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا
ہمنے اونپر وعدہ لینے کیلئے کوہ طور کو کہڑا کردیا اور اون
لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ
کہا کہ دروازہ مین سجدہ کرتے ہوے داخل ہوؤ اور یہہ بہی
لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا
کہا تہا کہ ہفتہ مین زیادتی نہ کرو اسپر ہمنے اون سے
غَلِيْظًا ۞ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ
بڑا مضبوط وعدہ لیا تہا - پہر انکی بدعہدیونکی وجہ سے اور آیات
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ
خداوندی کے انکار اور انبیا کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے
وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا
اور انکی بیہودہ گوئی کی وجہ کہ ہمارے دل محفوظ ہین بلکہ اللہ
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۞ وَّبِكُفْرِهِمْ
نے انکے کفر کیوجہ سے اونپر مہر کردی لیکن بہت تہوڑی
وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۞ وَّقَوْلِهِمْ
نصیحت مانتے ہین - انکے کفر اور مریم صدیقہ پر بہتان عظیم لگانیکی وجہ سے اور
اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
غلط گوئی کیوجہ سے کہ ہمنے عیسیٰ مسیح ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کرڈالا

اس عیب ان کو پوجنے لگ گئے پہر ہمنے یہہ بہی معاف کردیا۔ اور ان کے سردار اور پیغمبر موسیٰ کو دشمنون پر غلبہ ظاہر دیا۔ اور اونکی سرکشیون کے سبب ہمنے ان بنی اسرائیل پر وعدہ لینے کیلئے کوہ طور کو کہڑا کردیا اور اون کو شکر کہانے کو ہمنے اون سے کہا کہ دروازہ مین سجدہ کرتے ہوے داخل ہوؤ اور یہہ بہی ہمنے اون سے کہا تہا کہ ہفتے مین زیادتی نہ کرو یعنے ہفتے کے روز کی مقررہ عبادت کے ادا کرنے مین سستی اور برے کامون مین چستی نہ کرو اور اس پر ہمنے اون سے بڑا مضبوط وعدہ لیا تہا مگر اونہون نے ایک کو بہی ملحوظ نہ رکہا پہر جو کچہہ اون سے معاملہ ہوا سو کچہہ تو انکی بدعہدیون کی وجہ سے اور کچہہ آیات خداوندی کے انکار کی وجہ سے اور کچہہ انبیاء کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے اور کچہہ پیغمبر کے مقابلہ انکی بیہودہ گوئی کی وجہ سے کہ ہم تیری بات نہین سنتے اسلئے کہ ہمارے دل بری اور غلط باتون کی رسائی سے محفوظ ہین حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ اللہ نے انکے کفر اور بے ایمانی کیوجہ سے اون پر مہر کردی ہے پس اسی لئے تو بہت تہوڑی نصیحت مانتے ہین اور بالآخر بقیہ بلا کے آخری کفر اور مریم صدیقہ پر بہتان عظیم باندہنے کی وجہ سے اور مسیح کی نسبت اس بیہودہ اور غلط گوئی کیوجہ سے تہا کہ بیشک ہمنے عیسیٰ مسیح ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کرڈالا

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ

حالانکہ نہ تو اونہون نے اوسکو مارا اور نہ سولی دیا ہان انکو ایک

لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ

قسم کا اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ اسمین خالف ہین سخت

مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ

غلطی مین ہین اونکو علم نہین ہان اپنے خیال کی پیروی

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ

مین ہین اونہون نے ہرگز اوسکو قتل نہین کیا بلکہ اللہ نے اوسکو

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اپنی طرف اوٹھا لیا اللہ بڑا ہی زبردست بڑی حکمت والا ہے اور اسکو مرنے سے

اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پہلے پہلے سب اہل الکتاب اسکو مان جاینگے اور وہ قیامت کے دن اونکی

يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ

شہادت دیگا پس یہودیون کے ظلم کیوجہ

هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ

سے اور بہت سے لوگون کو اللہ کی راہ سے

وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝ وَّاَخْذِهِمُ

روکنے اور بیاج لینے کی وجہ سے حالانکہ

الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ

اس سے اون کو منع کیا گیا تہا اور لوگون کا مال

حالانکہ نہ تو اونہون نے اوسکو مارا اور نہ سولی دیا۔ ہان انکو ایک قسم کا اشتباہ ہو گیا جس سے خیال کر بیٹھے کہ ہمنے اوسکو مار ڈالا اصل بات یہی ہے جو ہمنے بتلائی ہے اور جو لوگ اسمین ہمارے بتلائے ہوئے کے مخالف ہین سخت غلطی مین ہین واقعی طور پر اونکو علم نہین ہان اپنے خیال کی پیروی مین ہین۔ اصل بات تحقیقی ہم بتلا چکے ہین کہ انہون نے ہرگز اوس کو قتل نہین کیا بلکہ اللہ نے اوسکو اپنی طرف زندہ اوٹھا لیا۔ گو کسی آدمی کا زندہ آسمان پر چڑھ جانا بظاہر عادت کے خلاف اور بعض کوتہ اندیشون کی نظرون مین نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے مگر اللہ کے نزدیک ایسے امور نہ محال ہین نہ مشکل کیونکہ اللہ بڑا ہی زبردست بڑی حکمت والا ہے۔ بہت سی کام لوگون کی نظر ان مین مشکل ہون مگر اللہ ایسی حکمت سے اونکو پورا کر دیتا ہے کہ بڑے بڑے عقلا حیران رہ جاتے ہین جیسا کہ مسیح کا آسمان پر اوٹھانا جو ظاہر بینون کی نظر مین بڑی مشکل بات معلوم ہوتی تہی مگر خدا نے اوسکو کر کے دکہا دیا اور انجام بہی یہہ ہوگا کہ قرب قیامت جب مسیح دنیا مین آویگا تو اوس کے مرنے سے پہلے پہلے سب اہل الکتاب یہود و نصاری اوسکو اللہ کا رسول مان جاوینگے اور وہ قیامت کے دن اونکی شہادت دیگا کہ انہون نے مجہے جیسا کہ چاہئے تہا مانا۔ خیر یہہ تو ایک جملہ معترضہ مسیح کے متعلق تہا اب اصل کلام سنو پس خلاصہ یہہ کہ یہودیون کے ظلم کی وجہ سے جب وہ اپنی حد سے گذر گئے اور بہت سی لوگون کو اللہ کی راہ سے روکنے اور بیاج لینے

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ
کہا نیکی وجہ سے ہمنے اونپر بہت سی پاک چیزین جو انکو پہلے
عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ
سے حلال تہین حرام کردین انمین سے کافرون کیلئے درد ناک عذاب طیار کر رکہا ہے
مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
اور عام ایماندار تیری طرف اتاری ہوئی کتاب اور
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ
تیرے سے پہلی اتاری ہوئی کو مانتے ہین اور نماز
وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
پڑہنے والے زکوٰۃ دینے والون اور اللہ اور
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا
پچھلے دن (قیامت) پر صحیح ایمان رکہنے والے ہم سے
عَظِيْمًا ۝ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى
بہت بڑا اجر پاوینگے۔ ہمنے تیری طرف الہام کیا جیسا کہ نوح کیطرف
نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى
اور اوس سے پیچھے اور نبیون کی طرف اور
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب
وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ
اور اوسکی اولاد اور عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کیطرف الہام کیا

کی وجہ سے حالانکہ اس سے ان کو منع کیا گیا تہا اور لوگون کا
مال حرام طریق سے کہانے کی وجہ سے ہمنے ان پر بہت سی پاک
چیزین جو ان کو پہلے سے حلال تہین حرام کردین یہ انکی سزا
دنیا کی تہی اور قیامت کے روز انہین سے کافرون کیلئے دردناک
عذاب طیار کر رکہا ہے۔ البتہ انہین سے علم الٰہی کے پختہ اور عام
ایماندار تیری طرف اتاری ہوئی کتاب اور تیرے سے پہلے اتاری
ہوئی کو واقعی طور پر جیسا کہ چاہئے مانتے ہین اور نماز بجماعت ٹہیک
پڑہنے والے قابل مدح ہین اور حسب طاقت مال کی زکوٰۃ بہی
غربا و مساکین کو دینے والون اور اللہ اور پچھلے دن (قیامت)
پر صحیح ایمان رکہنے والے ہم سے بہت بڑا اجر پاوینگے۔
تعجب ہے کہ تیری رسالت سے کیون منکر ہین تو نیا رسول ہو کر
دنیا مین تو نہین آیا
ہمنے تو
تیری طرف
الہام
کیا جیسا کہ نوح
کیطرف اور اوس سے
پیچھے اور نبیون کیطرف
اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحق اور یعقوب اور اوسکی اولاد اور بالخصوص
عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کیطرف الہام کیا تہا

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ
اور داؤد کو ہمنے زبور دی بہت سے رسولوں کی ہمنے
عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ
تجھے اطلاع کردی ہے اور بہت سے تجھ کو نہیں بتلائے
وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ
اور موسے سے اللہ نے باتیں کیں ہم رسول بھیجتے رہتے جو
مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ
بھلی سنانے والے ہیں اور عذاب سے ڈراتے تاکہ بعد آنے رسولوں کے لوگوں کا
حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝
اللہ پر کوئی عذر باقی نہ رہے خدا بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ
اللہ تو تیری طرف اتاری ہوئی کتاب کی شہادت دے رہا ہے کہ اسی نے
بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝
اسکو اپنے علم کیساتھ نازل کیا اور فرشتے بھی گواہی دے رہے ہیں اور اللہ ہی کی شہادت کافی ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
جو لوگ کافر ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے
قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ہیں وہ تو بڑی سخت گمراہی میں ہیں بیشک جو لوگ کافر ہیں

اور داؤد کو ہمنے زبور دی۔ اسی طرح تجھ کو کتاب (قرآن) دیا۔ مختصر یہہ کہ ہمیشہ سے ہم مخلوق کی ہدایت کو انبیاء بھیجتے رہے بہت سے رسولوں کی ہمنے تجھے اطلاع کردی ہے اور بہت سے ابھی تک تجھ کو نہیں بتلائے اور موسے سے اللہ نے بلاواسطہ باتیں کیں ہمیشہ ہم رسول بھیجتے رہتے جو لوگوں کو بھلی سناتے اور عذاب سے ڈراتے تاکہ بعد آنے رسولوں کے لوگوں کا اللہ پر کوئی عذر باقی نہ رہے کہ عذاب ہونے پر یہہ نہ کہیں کہ ہمکو تو نے اطلاع نہیں کی تہی کہ فلاں کام برا ہے اُسے نہ کرنا اور فلاں کام اچھا ہے اوسے کرنا خدا بڑا غالب ہے اگر رسولوں سے منکر ہوکر کہیں بچ نہیں سکتے وہ بڑی حکمت والا ہے اپنی حکمت سے انکے اندر سے ہی عذاب کے اسباب پیدا کرسکتا ہے اسی مطلب کو تجھ کو رسول کرکے بھیجا کہ عرب کے مشرکوں اور یہود و نصاریٰ کو ان کی برائیوں پر مطلع کرے سو یہہ لوگ اگر تجھے نہیں مانتے اور تجھ کو اللہ کا رسول نہیں جانتے نہ جانیں اللہ تو تیری طرف اُتاری ہوئی کتاب کی شہادت دے رہا ہے کہ اسی اللہ نے اوسکو اپنے علم کیساتھ مفید جانکر انکی ہدایت کیلئے نازل کیا اور آسمان و زمین کے فرشتے بھی گواہی دے رہے ہیں اور اصل تو یہہ ہے کہ اللہ ہی کی شہادت کافی ہے اُسی کی شہادت پر اس قرآن کا انجام فتح ہوگی وہ اپنی شہادت کا ایسا ثبوت دیگا کہ دیکھیں گے باقی رہی کفار اہل کتاب کی شہادت ہوئی تو کیا نہ ہوئی تو کیا کیونکہ جو لوگ کافر ہیں اور لوگوں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں مشرکین عرب ہوں یا اہل کتاب وہ تو بڑی ہی سخت گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں

وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۙ
اور ظلم کر رہے ہین ہرگز اللہ انکو نہ بخشیگا اور نہ نجات کی راہ بتلاویگا
اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ
ان جہنم کی راہ ضرور انکو دکہائیگا جسمین ہمیشہ ہمیش رہینگے اور یہہ اللہ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ
پر بہت آسان ہے لوگو یہہ رسول تمہارے رب
الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ
کیطرف سے سچے احکام لایا ہے اسکو مانو تو تمہارا بہلا ہوگا اور اگر
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
تم نہ مانوگے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھہ آسمانون اور زمینون مین ہے اور اللہ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا
بڑے علم والا بڑی حکمت والا ہے۔ اے کتاب والو! اپنے مذہب میں حد سے نکلو
تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
سوائے سچی بات کے اللہ کے ذمہ مت لگایا کرو عیسی ابن مریم صرف اللہ کا رسول
وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
اور اسکا حکم ہے جسکو اسنے مریم کیطرف بہیجا تہا پیدا شدہ اور اسکی طرف سے ایک روح ہے
وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
پس خدا کو اور اسکے رسولونکو مانو اور تین نہ کہو باز آؤ اپنا بہلا چاہو خدا تو صرف ایک ہی ہے
سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
اولاد ہونے سے پاک ہے جو کچھہ آسمانون

پہر اونکا ہی کچھ شمار ہے ہرگز نہین بیشک جو لوگ کافر ہین اور
اور لوگون پر بوجہ گمراہ کرنیکے ظلم کر رہے ہین جیسے آجکل کے مشنری
ہرگز اللہ انکو نہ بخشیگا اور نہ قیامت مین نجات کی راہ بتلاویگا ہان
جہنم کی راہ ضرور انکو دکہاویگا جسمین ہمیشہ ہمیش رہینگے یہ نہ سمجہو کہ دنیا
مین تو ان کا بڑا رسوخ ہے بڑے بڑے حکام ہی ان سے ڈرتے ہین پہر
خدا انکو کیسا عذاب کریگا کیونکہ اللہ پر یہہ آسان ہے کچہہ مشکل نہین دنیا کے
حکام ہی اگر انکا کچہہ رسوخ ہے تو وہ ان سے ڈرتے ہین تو اسلئے کہ یہ انکو کچہہ
ضرر پہنچا سکتے ہین اللہ کو انکے ضرر سے کیا خوف وہ ذات وراء الورا اکبر
الکبیر اور ہے نہین بلند آواز سے پکار رہا ہی لوگو یہہ رسول تمہارے رب کیطرف سے
سچے احکام لایا اسکو مانو تو تمہارا بہلا ہوگا اور اگر تم نہ مانوگے تو سخت سزا
دیگا اسلئے کہ اللہ ہی کا ہے جو کچہہ آسمانون اور زمینون مین ہے ممکن نہین کہ
اوسکی حکومت سے تم باہر جا سکو اور ساتھہ ہی اسکے اللہ بڑے علم والا بڑی حکمت والا ہے
اے کتاب والو! بالخصوص تمہین ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنے مذہب مین
حد سے نہ نکلو اور سوائے سچی بات کے اللہ کے ذمہ مت لگایا کرو جیساکہ
کہتے ہو مسیح خدا ہے حالانکہ عیسی مسیح ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور
حکم ہے جسکو اسنے مریم کیطرف بہیجا تہا پیدا شدہ اور اوسکی طرف سے
ایک روح یعنی نیک بندہ ہے پس سیدہی روش تو یہ ہے کہ خدا کو واحد لا
ساجہی خدا اور اوسکے رسولون کو اوسکے رسول مانو اور تین خدا یا تین جزون سے
مرکب خدا نہ کہو اس سے باز آؤ اور اپنا بہلا چاہو خدا تو صرف ایک ہی ہے
نہ کوئی اسکا جز ہے نہ ساجہی اولاد ہونے کے عیب سے پاک ہے جو کچہہ آسمانون

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۞ لَّن يَسْتَنكِفَ الْمَسِيحُ أَن

اور زمینوں مین ہے سب اوسی کی ملک ہے اللہ کارساز کافی ہے نہ تو مسیح کو خدا کا

يَكُونَ عَبْدًا لِّلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ۚ وَمَن يَسْتَنكِفْ

بندہ بننے سے عار ہے اور نہ مقرب فرشتون کو جو کوئی اللہ کی بندگی سے

عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ۞ فَأَمَّا

عار سمجھے یا تکبر کرے سو اللہ ان سبکو اپنے پاس جمع کریگا پھر جو لوگ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم

ایمان لائے اور عمل اچھے کئے انکو پورا بدلہ دیکر اور زیادہ بھی اپنے فضل سے

مِّن فَضْلِهِ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ

عطا کریگا اور جنہون نے اوسکی بندگی سے عار اور تکبر کیا ہوگا انکو دردناک

عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا

عذاب سے معذب کریگا خدا کے سوا نہ مددگار کسیکو

وَلَا نَصِيرًا ۞ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن

پاوین گے لوگو! تمہارے خدا کا رہنما (محمد) تم پاس

رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۞ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

آچکا اور ہمنے کھلا نور تمہاری طرف اتارا ہے پس جو لوگ اللہ کو

بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ

مانین گے اور اوسی سے مضبوط تعلق کرینگے تو انکو اپنی رحمت اور

وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۞

مہربانی مین داخل کریگا اور انکو اپنی طرف سیدہے رستہ پر پہنچا دیگا۔

مسیح کو جب

اور زمینون مین ہے اسکی ملک ہے اللہ ہی سب بندون کی کارسازی کو کافی ہے وہ سبکا مالک ہے نہ تو تم خدا اور خدا کا بیٹا تجویز کرتے ہو خدا کا بندہ بننے سے کسی قسم کا عار ہے اور نہ مقرب فرشتون کو جنہین مشرکین عرب خدا کی بیٹیان سمجھتے ہین ایسین کچھ تکبر ہے اور ہو بھی کیونکر سکتا ہے جبکہ انہون نے یہ قاعدہ سن رکھا ہے اور اسکا انکو پورے طور پر یقین بھی ہے کہ جو کوئی اللہ کی بندگی سے عار سمجھے یا کسی قسم کا تکبر کرے سو اپنا ہی برا کرتا ہے اس لئے کہ وہ اللہ ان سب کو اپنے پاس جمع کریگا پھر جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کئے ہونگے اونکو پورا بدلہ دیکر اور زیادہ بھی اپنے فضل اور مہربانی سے عطا کریگا اور جنہون نے اوسکی بندگی سے عار اور تکبر کیا ہوگا اونکو دردناک عذاب مین معذب کریگا جہان سے کسیطرح نہ تو وہ خود ہی چھوٹ سکین گے اور نہ خدا کے سوا کوئی حامی اور نہ مددگار کسیکو پاوینگے بالآخر پھر ہم کہتے ہین کہ لوگو! اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو سنو! تمہارے خدا کا رہنما (محمد) تم پاس آچکا اور اوسکی شہادت کو ہمنے کھلا نور قرآن شریف تمہاری طرف اتارا ہے پس بعد اسکے یہ فیصلہ ضرور ہوگا کہ جو لوگ اس رہنما کے ذریعہ سے اللہ کو واحد لاشریک مانین گے اور اوسی سے مضبوط تعلق کرینگے تو اللہ اون کو اپنی رحمت اور مہربانی مین داخل کرے گا اور اون کو اپنی طرف پہنچنے والے سیدہے راستہ پر پہنچاوے گا جہان پر پہنچ کر اون کی یہ علامت ہوگی کہ جو کچھ کرین گے وہ تجھ سے پوچھ کر تیری اجازت سے کرینگے جیسا کہ

يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا
مسلمان تجھ سے پوچھتے ہین تو کہدے اللہ خود تمکو کلالہ کا حکم سناتا ہے
هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
اگر کوئی ایسا شخص مرجائے کہ اولاد نہ ہو اور اسکی بہن ہو تو بہن اسکی جایداد متروکہ
وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا
مین سے نصف کی مالک ہوگی اور وہ سب مال کا وارث ہوگا اگر اسکی اولاد نہ ہو
اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً
پھر اگر دو بہنین ہون تو اونکو دو ثلث ترکہ سے ملیگا اور اگر بہن بہائی مرد
رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
وعورت وارث ہون تو مرد کو عورت سے دگنا حصہ ملیگا اللہ تمہارے لئے احکام
لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ نہ بہولو ۔ اور اللہ کو سب کچھ معلوم ہے ۔

یہہ مسلمان تجھ سے کلالہ کا حکم پوچھتے ہین تو اِن کو کہدے کہ تمہاری نیک نیتی کا ثمرہ یہہ ہے کہ اللہ خود تمکو کلالہ کا حکم سناتا ہے تم کان لگا کر سنو ! اگر کوئی ایسا شخص مرے جسکی اولاد نہو اور اوسکی بہن ہو تو اس صورت مین وہ بہن اوسکی جائداد متروکہ مین سے نصف کی مالک ہوگی اور وہ بھائی سب مال کا وارث ہوگا اگر اوسکی ہمشیرہ کی کوئی اولاد نہو اور مرجائے - پہر اگر دو بہنین ہون تو اون کو دو ثلث ترکہ مین سے ملینگے اور اگر اوس کلالہ کے کئی بہن بہائی مرد وعورت وارث ہون تو مرد کو عورت سے دگنا حصہ ملیگا اللہ تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ نہ بہولو - ہرگز اوسکے بتلائے کے خلاف نہ کرو اللہ کو سب کچھ معلوم ہے جس کسیکا جو حصہ اور اوس کے متعلق حکم صادر فرمایا ہے اوسے ہی واقعی سمجھو -

اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ

تم المجلد الثاني بالخير

اللّٰهم اغفر لكاتبه

جناب مولوی سید ابوالقاسم صاحب لاہوری

مصنف اعتصامات تفسیر شریف ثنائی را ملاحظہ نمودم الحق او برای طالب مطلوب
محبوب بر نہج خوب باسلوب مرغوب باہم الفت داوہ آید جزاک اللہ سبحانہ
جل شانہ عن الاسلام و اہلہ احسن الجزاء و وفقک لاتمام کتابک الکریم
و مولفک الشریف تفسیرک المنیف عن اللطیف الخبیر وطونٹن
نشر ہذا التفسیر الذی لیس لہ النظیرہ

از رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو ماشاء اللہ تفسیر حدیث فقہ اور دیگر علوم سے کافی طور پر باخبر ہیں ایک نوجوان صالح اور موجودہ زمانہ کے حالات سے بھی واقف ہیں انہوں نے ایک تفسیر بڑی محنت و صفائی سے لکھی ہے اور تفسیر کرنے میں تفسیر القرآن بالقرآن و بالحدیث کا پورا اہتمام والتزام رکھا ہے اور بہت بڑا اور خاص کام جو مولوی صاحب موصوف نے اپنی تفسیر میں بالالتزام کیا ہے وہ اُن اعتراضات کی تردید نہایت مدلل طریق سے ہے جو غیر قوموں کے سوا مغربی فلسفہ کی پیروی کرنے اور اپنے تجربہ اور مشاہدہ کو اپنا امام بنانے والے لوگوں نے قرآن شریف کی صداقتوں اور برکتوں سے بے بہرہ تعلیم پر کئے ہیں درحقیقت اس بارہ میں مولوی صاحب کا یہ کام ایسا ہے کہ جس سے دنیا اور آخرت میں انشاء اللہ بہت بڑی مدد ملنے کی قوی امید ہے - اس تفسیر کے شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں آنحضرت کی نبوت پر چار زبردست دلیلیں لکھی ہیں پہلی جلد شایع ہو گئی ہے کاغذ نہایت عمدہ سفید لکھائی واضح اور خوشخط اسلام کے سچے طالبوں کیواسطے یہ تفسیر نعمت غیر مترقبہ ہے جس طرح ہو سکے اسے خرید کر بغیر تکلف اور تامل کریں

جناب مولوی ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی جسکا مصنف ایک جوان صالح فاضل مولوی ثناء اللہ صاحب ہے، واللہ حسیبہ میرے ملاحظہ سے گذری اردو سلیس عام فہم ہونیکے علاوہ اور کئی خوبیاں اسمیں ہیں قرآن مترجم اور اسکی تشریح بعبارت تفسیر اور پورا کرنا ضرورت زمانہ کا بردِ تحریفات محرفین نیچریہ وغیرہ وغیرہ لہذا ایسی تفسیر آجکل نظر رہنما بہت ہی ضروری ہے خصوصاً کم علم لوگوں کیواسطے تو ہوائے زمانہ کے بد اثر سے بچنے کیلئے ایک مستحکم سپر ہے واللہ الموفق +

جناب مولوی حکیم نیاز احمد صاحب خلف الصدق حکیم عبدالرحیم صاحب زمیندار موضع کہوہ ضلع مظفر نگر

آپکی کتاب تفسیر ثنائی میرے مطالعہ میں آئی میرا دل مجھ کو یقین دلاتا ہے کہ یہ بحر انوار سے چشم حق بین کو نور اور دل کو ترقی ایمان کا سرور حاصل ہوا ہوگا۔ مگر پیران باطل کیلئے تو آتشکدہ ہے کہ جس کے دیکھتے ہی انکی آتش مخالفت مشتعل ہو گئی اب اسپر بھی اگر انکی سوزش قلبی بھڑکی رہے تو خدا حافظ

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

خداوند تعالیٰ آپکے اس دریائے فیض سے ہر موافق مخالف کو مستفیض فرمائے

جناب مولوی سید نور الحسن صاحب خلف الصدق جناب مولوی سید نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم مغفور از بھوپال

مرقومہ بر لیٹر پیپر کے رکی

تفسیر ثنائی اول جلد مرسلہ جناب بعد وصول میری مطالعہ سے اور کو حضرت نواب صاحب امام ذہنیہ بہت مسرور ہوئی حسب الحکم مکلف ہوں کہ اگر اسکی دو جلدیں طبع ہوں تو ارسال نمائے

جناب مولوی حافظ محمد عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی

تفسیر ثنائی مرسلہ پہنچی جزاک اللہ جزاء خیراً فی الدنیا والآخرہ اس تفسیر کو دیکھ کر میرے دل سے آواز آئی کہ الحمد للہ میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے باقیات صالحات بنا دی ہیں میرے شاگرد سے تمکو فایدہ پہنچا اور تمسے لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے

جناب مولوی غلام رسول صاحب مفتی امرتسر

تفسیر ثنائی کئی مواقع سے دیکھی طرز عجیب نہج غریب ہے مخالفین اسلام و معترضین نادانوں کے اعتراضات کی عمدہ تردید ہے **وَلِلّٰہِ دَرُّ المُصَنِّف**

+ رپورٹ بارہواں سالانہ جلسہ

جناب مولوی محمد شمس الحق صاحب مسین ڈیانوان ضلع عظیم آباد پٹنہ

نامہ گرامی مع ایک جلد تفسیر ثنائی کے وصول ہوا جزاکم اللہ خیرا آپنے عمدہ عنوان طرز پر اسکو لکھا ہے تقبل اللہ منک *

جناب مولوی الطاف علی صاحب قصبہ سہار ضلع متھرا

ورینولا جلد اول تفسیر ثنائی میری نظر سے گزری الحق تفسیر مذکور مین زمانہ حال کے الحاد و ارتداد کی تردید جیسی کہ چاہئے اسکا کافی و وافی التزام ہے اور قابل فہم خاص

صوفی نظام الدین صاحب چشتی از حیدراباد دکن

بہت سی تفاسیر نظر سے گذرین مگر مجھ اسیر دل بول اٹھا ہے کہ تفسیر ثنائی اپنا نظیر نہین رکھتی خدا آپکو سلامت رکھے اور اپنی مہم مین کامیاب کرے اس زمانہ کے اختصار پسند کامل بیان کو چاہنے والے نوجوان لوگون کو تو بالکل اکسیر و دُرِ نایاب ہے ایسی کہ جس کو بوجہ قلب سے کبھی علیحدہ نہین ہوسکتی خدا آپکو اسکا اجر دے علم اور ہدایت اور سعادت اسی کو کہتے ہین

خطیب قادر بادشاہ صاحب از مدراس

تفسیر ثنائی واقعی عمدہ ہے موجودہ تفاسیر مین اس ڈھنگ کی کوئی تفسیر اب تک میری نظر نہین آئی مصنف کے حق مین تو دل سے یہی دعا نکلتی ہے جزاک اللہ فی الدارین خیرا

منشی محمد عبد الحی صاحب وکیل از چندوسی ضلع مراد آباد

جلد اول تفسیر ثنائی مینے اپنے ایک دوست کے پاس اتفاقیہ دیکھی کرکے بعض بعض مقامات پڑھکر سبحان اللہ کیا نادر و بے مثل تفسیر آپنے لکھی ہے خدا آپ کو آپکی محنت کی جزا عطا فرماوے اور آپ آیندہ اپنے ارادون مین کامیاب ہون جلد اول کی ایک کاپی بذریعہ وی۔ پی مجھے عنایت فرمائیے۔

منشی محمد حسن صاحب اوورسیر از دوسہ

تفسیر ثنائی عام مسلمان کم درجہ کی لیاقت کیواسطے تو بہت ہی مفید ہے کیونکہ آپنے جو ترکیب رکھی ہے وہ بہت ہی عمدہ ہے براہ مہربانی جلد دوم بذریعہ وی پی مرحمت فرماوین

حافظ محمد حبیب اللہ صاحب کوتوال چھاونی متھرا

آپ کی تفسیر ثنائی کی پہلی جلد بندہ کے پاس آئی ہے دوسری جلد کا اشتیاق ہے جس قدر طیار ہو گئی ہو روانہ فرماوین بندہ ممنون و مشکور ہوگا *

منشی افضل حسین صاحب وکیل از حیدرآباد دکن

جلد اول تفسیر ثنائی پہونچی لیکن اوس جلد کے مطالعہ سے اور شوق دل پیدا ہوا جلد دوم طبع ہو چکی ہو تو براہ مہربانی روانہ فرمائیے *

جناب مولوی نور محمد صاحب مہتمم رسالہ نور علیٰ نور لودھیانہ

تفسیر ثنائی کا طرز نہایت ہی عمدہ اور ترجمہ بامحاورہ بہت ہی اچھا ہے خدا مقبول فرماوے آمین *

جناب مولوی ضیاء الرحمن صاحب از کلکتہ

تفسیر ثنائی واقعی بہت عمدہ ہے مگر افسوس کہ قدردان مفقود ہین *

منشی شیخ عبد اللطیف صاحب از مالیر کوٹلہ

آپنے اول جلد تفسیر ثنائی بھیجکر دل کو ایسا بے چین کیا ہے کہ جس کا کچھ ٹھکانہ نہین۔ خدا کے واسطے جلد دوم جس طرح جلد ممکن ہو بذریعہ وی پی ارسال روانہ فرماوین کیونکہ یہ تفسیر زمانہ حال کے حسب حال ہے اور تقریر پر تاثیر ہے جلد اول کو اول سے آخر تک دیکھا میرے خیال مین فی زمانہ ایسی تفسیر اور کوئی نہین لکھ سکتا اللہ تعالیٰ آپکو اس تصنیف کا اجر دیوے ہان حضرت بھیجیں تفسیر جلد دوم روانہ فرمائیے اگر کچھ دیر ہے تو اطلاع دیجئے کہ کبتک صبر کیا جاوے۔ لیدضرور جواب روانہ فرمائیے *

منشی عبد الاحد صاحب سلیحوان از کلو ضلع کانگڑا

تفسیر ثنائی جلد اول آج بذریعہ ڈاک ملگئی ہے واقعی یہ بہت عمدہ تفسیر ہے آپنے جو تکلیف اسکے لکھنے مین اوٹھائی ہے اوس سے امید ہے کہ اہل اسلام کو بہت کچھ فایدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ثواب عظیم آپ کو بخشے دوسری جلد چھپکر طیار ہوجاوے تو براہ مہربانی میرے نام بھیجدیجئے

ڈاکٹر میرزا لطیف بیگ صاحب از حیدراباد دکن

تفسیر ثنائی جلد اول بیشک بےنظیر اور نہایت عمدہ ہے کہ جسمین غیر مذاہب اور مخالفین اسلام کے جوابات معقول طور پر دئے گئے ہین جلد دوم بھی ضرور عنایت فرماوین

منشی سید میر احمد صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام پشاور

پہلی جلد کو مینے بغور پڑھا اور اوسکو بہت کچھ مفید پایا بڑی خوشی ہوئی کہ جلد ثانی بھی طیار ہونے والی ہے *

خاکسار مصنف اینکر منطورش کا عموما اور علماء کرام کی قدردانی کا خصوصا دل سے مشکور ہے میری نسبت جو الفاظ مہربانون کے قلم سے نکلے ہین محض انکا حسن ظن ہے ورنہ من آنم کہ من دانم علماء کرام سے ہمیشہ کیلئے امید ہے کہ خاکسار کو اغلاط تحریر کی اصلاح فرماتے رہینگے۔ برکریمان کارہا دشوار نیست

امرتسر ابو الوفاء ثناء اللہ